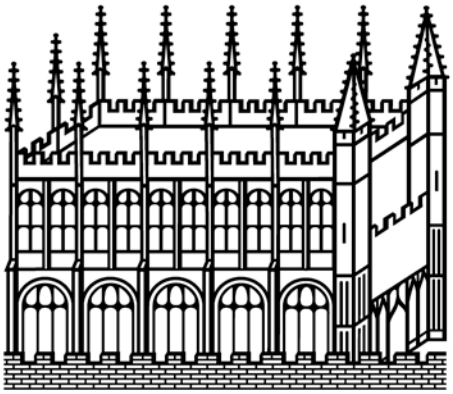


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

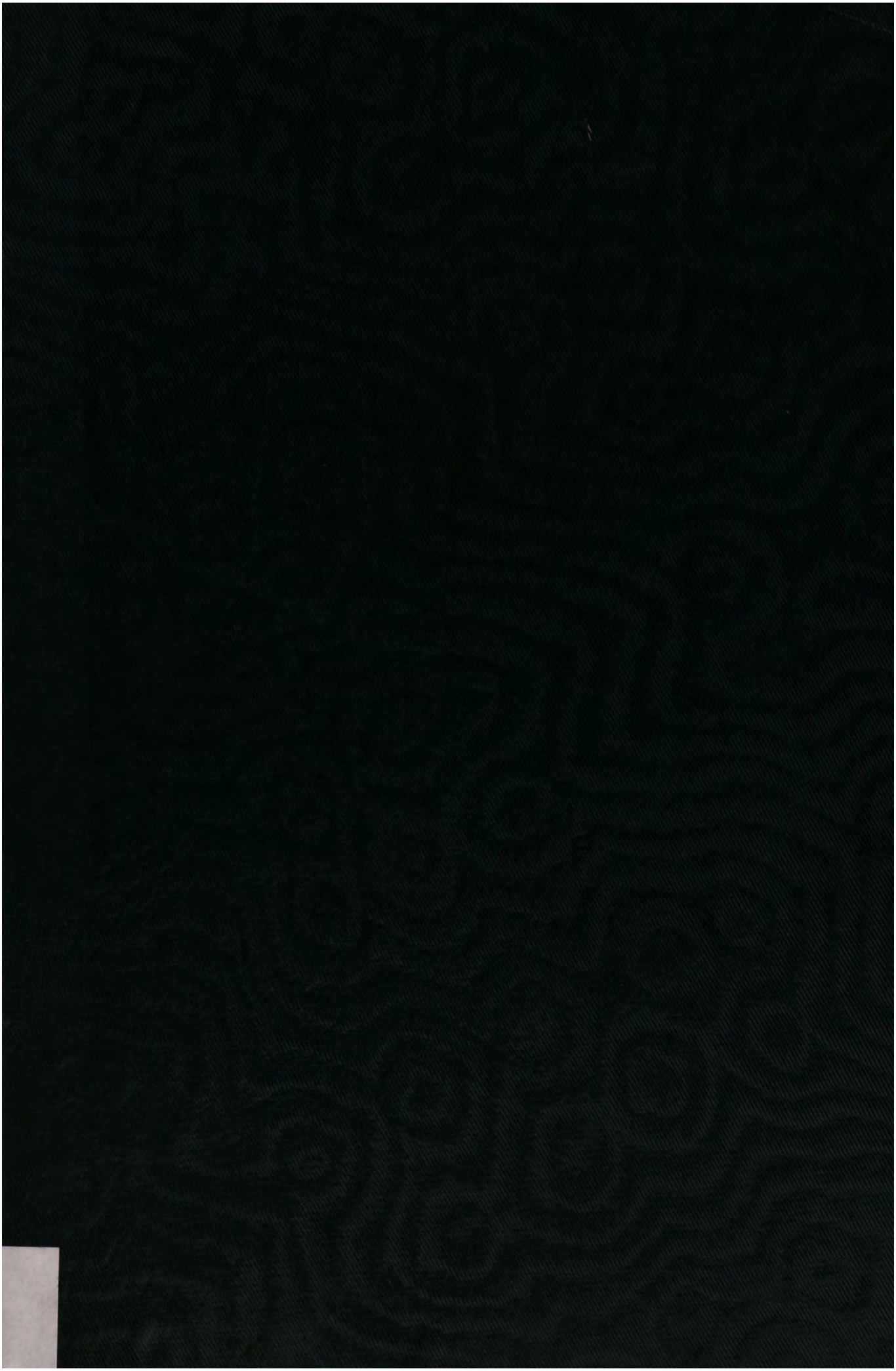
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





مرحوم کی تصنیفات سے ہی حالات
ملک چین ابتدا سے بلوفان تک سے لغایت
۱۸۲۱ع مشرح حالات اور عجائبات
ملک چین کے مندرج ہین —

تذکرۃ الکاملین — مشاہیر حکماء
علما کا تذکرہ مع تصاویر —

عجائب روزگار — تصنیف
جناب ماسٹر رامچندر صاحب بہادر
بیان اشیاء و مقامات مع تصاویر ہے

طلسم ہند جس مین احوال تمامی
راجگان ہنود از برہما تا راجہ جیچند
اور بعد اختتام سلطنت جملہ راجاؤن
کے احوال سلطنت بادشاہان اسلام کا
ہے تا عہد واجد علی شاہ —

تاریخ عہد نامجات و اقرار نامجات
وعطائے سند متعلقہ
ریاستہائے ہندوستان و حدود
ہندوستان کل سات جلد ونکی تعمیت

جلد اول — جس مین عہد نامجات
و اقرار نامجات و عطائے
سند متعلقہ لفٹنٹ گورنری
بنگالہ — و کچھار — و جینا
و کورسیا — و تپتی پور —
و آسام — و کوچ بہار و سکم
و سرحدات جنوبی و مغربی
و شمالی و ممالک کنگ و برہما و ملایو سنگاپور و پیرانگ ہین

جلد دوم جسمین عہد نامجات
و اقرار نامجات و عطائے سند
متعلقہ اضلاع شمالی و مغربی ہندوستان
دہلی و رامپور و فرخ آباد و بنارس
و اودہ و نیپال و پنجاب و ممالک
سرحدی پنجاب وغیرہ ہین —

جلد سوم جسمین عہد نامجات و
عطائے سند متعلقہ خاندان پیشوا
ناگپور اور بندیل کھنڈ —

جلد چہارم جسمین عہد نامجات
و عطائے سند متعلقہ خاندان ملک
راجپوتانہ و وسط ہند و مالوہ —

جلد پنجم جسمین عہد نامجات و اقرار نامجات
و عطائے سند متعلقہ ریاستہائے
حیدرآباد و میسور و گورگ پور و اطراف
مندراس اور جزیرہ سیلون
یعنے سنگلدیپ —

جلد ششم جسمین عہد نامجات و اقرار نامجات
و عطائے سند متعلقہ پریزیڈنسی
بمبئی یعنی ستارہ و کلہاپور و ساونت واڑی
و جاگیر مرہٹہ و گلابہ و جنجیرا
و سورت — و جسمین و باسدا
و جوار و منڈاوی و بارروچ و
کمبٹی و کاٹھیاواڑ و
کچھ و پہلن پور و ماہی کانٹا و لوا کانٹا

جلد ہفتم جسمین عہد نامجات
و اقرار نامجات و سند ہائے متعلقہ
سندہ و بلوچستان و فارس و
و عراق و عرب و ترکستان
فارس و سا حلان عرب و افریقہ ہین
اگر فرداً فرداً خریدہ ہووے تو جلد فی جلد

تاریخ جلد ولیہ — یہ مشہور
تاریخ مؤلفہ منشی خادم حسین صاحب
اکبر آبادی آدم سے تا ایندم جدول کے اندر
جزو کل کیفیت تاریخی بقید سنہ
مختصر مختصر روایت
درج ہوئی ہین —

تاریخ نپولین بونا پارٹ مشہور
شہنشاہ فرانس کی ہی اسکا ترجمہ مولوی
مشتاق حسین صاحب منصرم نے فرمایا

سفرنامہ جناب فوربس صاحب
بہادر کمشنر جنہون نے ۱۸۴۰ع مین یارقند کا سفر
فرمایا متضمن حالات اوس ملک کے —

قصص الانبیا اردو مولفہ محمد طاہر
در حالات انبیاء

عجائب القصص اردو — دو جلد
انبیا و اولیا کے حالات مبسوط ہین —

تاریخ بغاوت ہند مسمی بمحاربہ عظیم
غدر ۱۸۵۷ع کی تاریخ بغاوت ہند ہین
اکثر مقامات کے مفصل حال معرکہ کے
درج ہین چند انگریزی کتاب سے پنڈت
کنہیالال صاحب منصرم نے ترجمہ و تالیف کیا

وقائع کیپ — منشی برج بہوکن لال
صاحب رسیڈار جودیشل کمشنر بہادر اودھ
نے جزیرہ کیپ کا حال تحریر فرمایا —

تواریخ بکاولی گلدستہ حیرت
مشاہدہ باغ بکاولی مع لقمہ از محمد یعقوب صاحب

تاریخ حبیب السیر از منشی عنایت احمد صاحب
حالات پیغمبر علیہ السلام

حیات افغانی جناب محمد حیات خان
بہادر اسسٹنٹ کمشنر پنجاب کی
تصنیفات سے یہ کتاب مبسوط تاریخ
افغانستان و جغرافیہ و اشیاء تجارت ملکی اور
بود و باش سکنائے اوس ملک کا مع نقشجات —

نہایت سلیس اور چونکہ مصنف میر منشی و مدبر سلطنت عالمگیر ہے اور معرکہ آرا دونوں حقیقی بھائی رہتے تو حفظ مراتب اور بلا جانبداری جانبین کے یہ وقائع لکھا گیا اور مصنف اوس جنگ مین ہمرکاب شاہزادہ عظیم الشان نہایت قریب دھولپور متصل آگرہ واقع ہوئی اور اوس خانہ جنگی مین سلطنت کے مدبر اور منتظم اس قدر ضایع ہوئے کہ بعد ازان تیمور سلطنت کے زوال کا زمانہ ہوا

سیر المتاخرین ہر سہ جلد حالات شاہان دہلی ابتدای سلطنت تا جاہ فرخ انتہای عہد شاہ عالم تک خوب شرح و بسط کے ساتھ بعبارت سلیس لکھا ہے دو جلد

اقبالنامہ جہانگیری یہ تاریخ نہایت معتبر تالیف جناب آصف زمان مفید خان عہد شاہجہان مین تصنیف ہوئی ہے عبارت بمحاورہ اہل زبان ہے اول دفتر مین حالات اجداد محمد جہانگیر شاہ از امیر تیمور تا ہمایون شاہ دوسرے دفتر مین اکبر نامہ کا انتخاب بعبارت سلیس و محاورہ زبان بلکہ ابو الفضل پر ایک طرز زبان خاص کا طعن بھی کیا ہے تیسرے دفتر مین حالات تاریخی حضرت جہانگیر بادشاہ کے درج ہین مع حالات بنجہ تزک جہانگیری چونکہ یہ کتاب نایاب ہے دو نسخے بڑی تلاش سے بہم پہونچے اون دو نسخون کی مقابلہ و صحت کر کے طبع ہوئی۔

جامع التواریخ یہ عمدہ یادگار تاریخ زمانہ ابتدای عالم سے احوال پیدایش ارض و سماء و عرش و کرسی تخلیق جملہ کائنات و احوال انبیاء علیہم السلام و خلفاء و آئمہ و ملوک و خوانین مع جغرافیہ ہر دیار بہت لطف کے ساتھ تالیف جناب عالم علوم غریبہ مولوی فقیر محمد رحمہ اللہ تعالے والد ماجد جناب معلے خطاب مولوے عبد اللطیف خان بہادر ڈسپٹے کلکٹر کلکتہ۔

تاریخ خزانہ عامرہ - زبان فارسی کی تاریخ اور کچھ کچھ تذکرہ اور انتخاب اشعار متقدمین جنھون نے بصلہ سخن عطا حاصل کیے ہین۔

تاریخ گلزار کشمیر — عمدہ تاریخ ملک کشمیر کی مولفہ دیوان کرپا رام صاحب بہادر وزیر سری مہاراجہ صاحب کشمیر کاغذ شفاف گندہ۔

رسالہ جواہر العجائب - ذکر عورات شاعرہ کا اس مین ہے مصنف اسکا فخری بن امیری الہروی مشہور اوستاد ہے عہد مین طہماسپ شاہ ایران کے تھا یہ رسالہ بتصنیف فرمانکر بمقام سندہ اکبر شاہ غازی بادشاہ ہند کے پیشگاہ مین بطور ارمغان نذر کیا۔

خزینۃ الاصفیا دو مجلد مین مبسوط تصنیف منشی غلام سرور لاہوری در حالات جملہ انبیاء و اولیاء ابرار۔

تاریخ طبری - یہ کتاب فن تاریخ مین مشہور کتب تواریخ سے ہے مصنف ابو جعفر بن جریر الطبری اور اوسکی چار جلدین ہین جلد اول مین احوال ابتدا سے آفرینش کل موجودات سے تا احوال غرق فرعون ہے جلد دوم مین احوال حضرت موسے تا حدیث حضرت ربیع بادشاہ مصر ہے جلد سوم مین ذکر دو نفر اصحاب کہف سے تا ذکر بادشاہ کسریٰ ہے جلد چہارم مین احوال حضرت خاتم النبیین سے تا ذکر خلافت مستظہر اللہ بہت صحت کے ساتھ نہایت عمدہ چھپی ہے

روضۃ الصفا - تصنیف محمد خاوند شاہ فن تاریخ کی عمدہ مبسوط کتاب ہے۔

تحقیق الانساب معروف مظہر الحق مصنف سید رضا خان صاحب کلیانوی در تحقیق انساب

شواہد النبوت از جزء تا کل احوال حضرت خاتم الرسالہ و حالات آئمہ اطہار و صحابہ کرام بہت مبسوط ملا عبد الرحمن جامی نے لکھا ہے کہ ایسا مدارج النبوۃ اور معارج النبوۃ مین اوس بسط کے ساتھ نہین ہے

کتب تاریخ زبان اردو

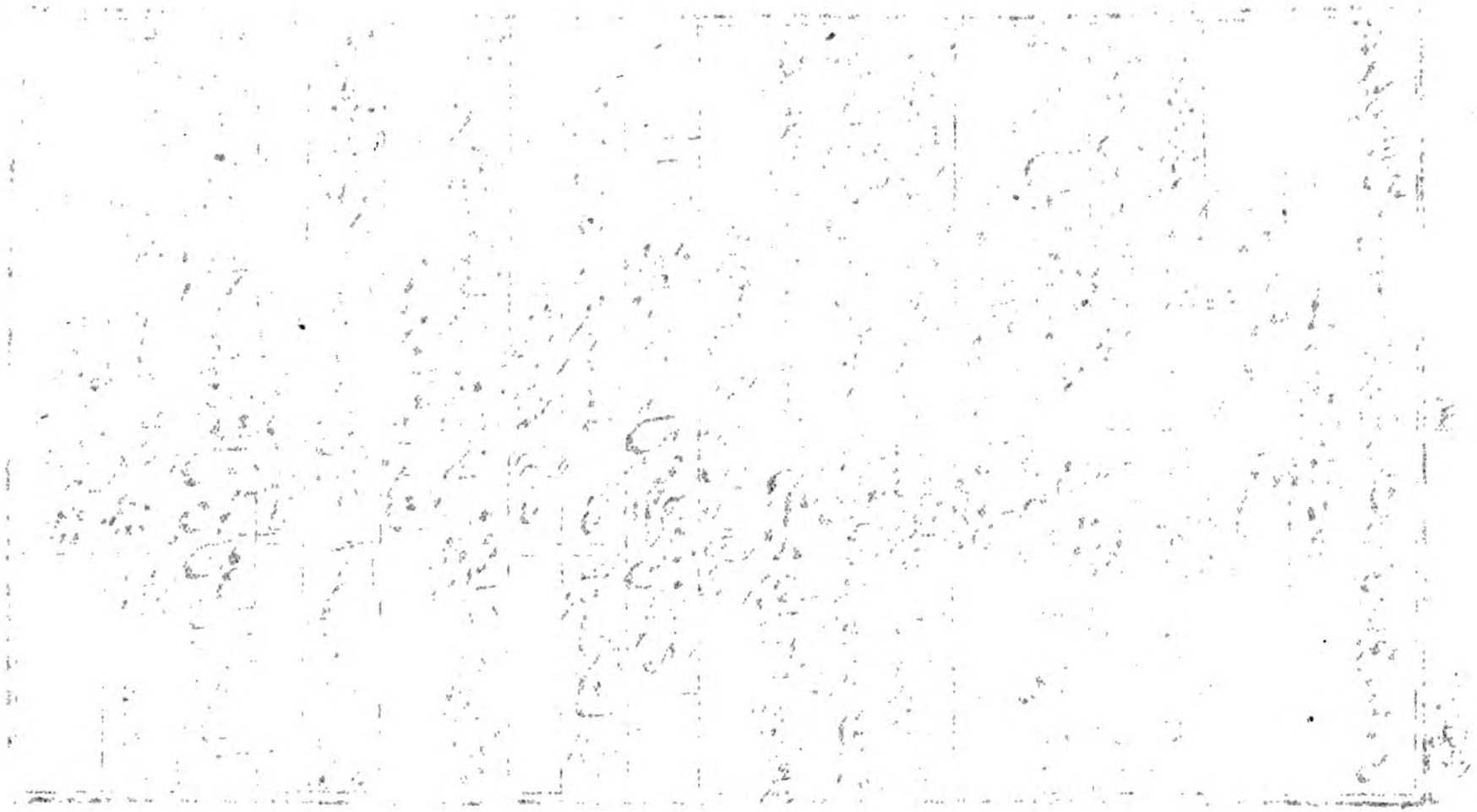
تاریخ ٹاڈ راجستان با نقشجات و بقصد یراست یہ نادر مبسوط تاریخ راجپوتان کے یادگار جسکی صحیح صحیح تاریخی حالات سے شوکت و سطوت قوم راجپوتونکی آشکار ہے قابل دیدہ کاغذ نفیس چھاپہ پاکیزہ بڑی اہتمام سے چھپی۔

صولت افغانی اردو اس مین واقعات فرمانروایان ہندوستان و تحقیق انساب افغانان ہے از محمد زرداد خانصاحب بہادر۔

فتوحات ہند خلاصہ تاریخ و واقعات ہند از عنایت حسین صاحب۔

اقوام الہند - بیان اقوام مختلف کا نہایت عمدہ ہے۔

تاریخ چین جیمس کارن صاحب



باہتمام کارپردازان مطبع موصوف بشہر ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۶ ہجری مطابق ماہ فروری سنہ ۱۸۷۰ع رونق طبع پذیرفت فقط

تاریخ طبع لرا قمہ

از تصانیف جناب پاک نصر اللہ خان	طبع تاریخ دکن گردید باصد زیب و جاہ
گفت سال انطباعش عیش اندر معجمہ	طبع گشتہ بعد یل و نادر و بی مثل و راہ

خاتمۃ الطبع حال طبعزاد خوشنویس نامکمال منشی تیغ نثار احمد صاحب لکھنوی سلمہ اللہ القوی شاگرد منشی پیارے لال صاحب

الحمد للہ ذو المنن کہ بعون آن نضارت بخش ریاحین چمن و بفضل آن خضارت افزائے نسرین و نسترن غنچہ نسخہ تاریخ دکن در مطبع صاحب جاہ وزور منشی نولکشور بماہ مارچ سنہ ۱۸۷۹ع بہ نسیم اہتمام مہتمم با احتشام منصرم حمید و خصال لالہ بشیشر دیال شگفتگی پذیرفتہ معطر ساخت مشام مشتاقان و مشک بیز دماغ خریداران گردید ۔

ایضاً تاریخ طبعزاد مقبول جامع یعنے منشی نثار احمد

در گلشن مطبع این رسالہ	ہمرنگ شگوفہ باز بشگفت	فکری بپی سرشار میدانست
	تاریخ دکن بجو خرد گفت	

قطعہ طبعزاد طبع وقاد شاعر غرا ناثر یکتا خواجہ محمد یحیی احیا خلف باشرف مستند الشعرا البقا

توصیف چنین کتاب روشن	گردون بہ بیاض ماہ بنوشت	احیا بزمان طبع تاریخ
	تاریخ دکن بجاہ بنوشت	۱۲۹۶ھ

قطعہ طبعزاد تازہ خیال ستودہ مقال منشی مدن موہن لال مورخ باکمال

جہان خرم ز طبع اینچنین نسخہ	زہے گلزار تاریخ دکن چاپہ	اگر تاریخ طبع این ہمی خواہی
	بگو سرشار تاریخ دکن چاپہ	۱۲۹۶ھ

مثنوی طبع تاریخ دکن

منشی نولکشور چه مطبع بنا نمود — صد علم و جوهر و هنر طرفه وا نمود — ذات نکوش منتخب و هر آمده
موصوف نام صدر بهر شهر آمده — در علم و فضل و خوش قلمی بسکه کاملست — اورا همان فوائق هر علم حاصلست
هر یک رساله که صحیح از قلم نمود — گوئی ز کلک صنع جواهر رقم نمود — بالله طبع کرده او هر یکی کتاب
منظور عالم آمد و مقبول شیخ و شاب — از اهل مطبع آمده هر کس چو خوشنویش — هم عالمست و منشی و دارد خط نفیس
گویم چو جمع گشته عطارد رقم روان — سعدی دور خویش بود هر یکی بجاست — در صحت همه کتب درس بالیقین
در هر مطبع دگری نیست همچنین — قرطاس خوب و عمده مداد است و خوش قلم — الحق کتب چنین بنظر آمده است کم
مطبوع کرد حال دکن خوشخط و صحیح — تالیف خان نکته رس و عالم فصیح — بس متقی و فاضل بیمثل و عالم است
در فوجدار دکن او صدر نامست — حاشا مفید خلق ندیدم چنین کتاب — شد هر کرا ز مطالعه نسخه فیضیاب
در دست خوش مطالب فاخر ز ان تمام — تاریخ طبع آمده مقبول خاص و عام — اشعار مثنوی بدعا یافت اختتام
آباد باد مطبع او یا خدا مدام — ای شعله سال طبع رقم کرد کلک من — مطبوع شد نوادر کیفیت دکن
۱۲۸۶

خاتم الطبع سابق

نتیجه فکر عالی سخنور بی سهیم و عدیل شاعر نازک خیال مولوی فدا علی متخلص بعدیل

ثنا ما همه ایزد پاک را ❊ فزاینده طارم تاک را ❊ درین هنگام فرخنده فرجام مرآت عالم نما و صحیفه
حیرت افزا غنی کتاب مستطاب عدیم المثل لاجواب مشهور الکنات و زمن مسمی بتاریخ دکن که هر لفظش
دستنبوی فصاحت و هر حرفش نخلخه مشام بلاغتست نظم حروفش چهره آرای گلستان ❊ سطورش
رونمای سنبلستان ❊ سوادش چون سواد کاکل حور ❊ بیاضش چون بیاض صبح پرنور ❊ مشتمل بر سوانح و
حالات بلدهٔ فرخنده بنیاد حیدرآباد من تصنیف عالم اکمل فاضل اجل مهر سپهر امارت و جلالت لعل
بدخشان رسالت و نبالت مبدع فضل و امتنان سرچشمهٔ خلق و احسان خان والاشان ستوده مناقب
دینی مولوی عبد العلیم نصر الله خان صاحب دام مجدهم حسب فرمایش تصنیف عظیم الشان مستغنی عن الوصف
والبیان در مطبع جهان مرجع صاحب خلق موفور منشی نول کشور مهما امکن بمطابقت اصل

خان و قبیله رس کی چو عدلش نظر کنی
نوشیروان نشسته بایوان عدل و داد
تا ناظم او بحکمه فوجداری است

از عدل و داد او دل داد خواه شاد
بالله که در کمال ہے الیوم از ازل
مثلش مر بطن مادر گیتی یکی نزاد

تصنیف کرد نسخه کیفیت دکن
گیخسرو ست و جام جهان بین بنا نهاد
هاتف بشعله گفت سن جمع این کتاب

از فرط آفتاب صفای ورق زیاد
۱۲۸۵ھ

ایضاً

آن مولوی معنوی معدلت آثار
فخر علما آمد و تاج سر ایمان
نور خرد ش شمع شبستان عدالت

جان آمده از معدلتش در بدن بیجان
از مثنوی او خاطر هر داد طلب شاد
ذات ضعفا پرور او اشرف انسان

تاریخ دکن گفت پی خواندن عالم
احوال دکن ساخت چو آئینه نمایان
تاریخ دکن شعله نظر کرد و بشش گفت

گلدسته عرفان که بود از گل و ریحان
۱۲۸۵ھ

ایضاً

مولوی معنوی مخدوم نصر الله خان
گنج فضائل آمدش جمله عالم برتری
سال ورا هم آمدش شعله نظم کرد

کرد تصنیف کتاب و شعله سالش زد رقم
کے سکندر همچو راقم کرده آئینه گری
۱۲۸۵ھ

ایضاً

آن عادلی که نظم ده فوجداریست
تاریخ گفت و حال دکن جمله وا نمود
سال ورا هم آمدش شعله نظم کرد

۱۲۸۵ھ

ایضاً

مولوی صاحب مخدوم که نصر الله خان
ناظم بزم عدالت گل و ریحان چمن
گفت تاریخ دکن شعله رقم زد سالش

آئینه خانه حالات اهالی دکن
۱۲۸۵ھ

ایضاً

حبذا تاریخ نصر الله خان عبد العلیم
مولوی احمد بیشکے خورجوی
شعله سال ختم تاریخ دکن منظوم کرد

نسخه قانون کے آئین ملک آصفی
۱۲۸۵ھ

ہجری المقدسہ نبوی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم صورت اختتام یافت نظم کریم رحیم خدای قدیر ۔ الیہ بود مرجعے والمصیر ۔ ہر بخشد خدا ہر سہ ما زندہ را ۔ نویسندہ خواننده گوینده را

قطعات تاریخ تصنیف کتاب تاریخ دکن

من تصنیف سخنور جلیل شاعر بی عدیل نازک فکر جادو خیال مہر سپہر معنی لعل بدخشان کمال میر کاظم علیخان صاحب بہادر موسوی دہلوی منصبدار المتخلص بہ شعلہ خلف الصدق جناب استاد اکمل وسخندان بی بدل افصح الفصحا ابلغ البلغا حضرت میر احمد علیخان بہادر المخاطب بمیر الشعرا دکن المتخلص شہید

قطعہ تاریخ

افتخار علما حضرت نصر اللہ خان
عادل ملک دکن کہ سلاطین زمن
علم وفضل وہنر وکسب وکمالاتش را

نہ بہندست نظیر ونہ عدیلش بعدن
آفتابیست جہانتاب کہ نورخردش
بہر آراستگی شد بجہان سایہ فگن

صالح ومتقی وعابد وزاہد مثلش
نافریدہ است بدہر عصر نو چرخ کہن
اصدق ومعتمد ومومن ودیندار ویمن

متدین کہ بوصفش ہمہ بگشودہ دہن
آنکہ صیت کرم ومعدلتش بگذشتہ
از حدود دکن ومغرب واقصای یمن

چہ امانت چہ دیانت کہ مزاج دستور
خرم از وے چو گل تازہ وخندان بچمن
دلنوازی کہ زانوار جبینش پیدا

ہمہ اشفاق حسین وہمہ اخلاق حسن
ملکت خلق خوشش خون بجگر از خجلت
کردہ در نافہ آہوی ختن مشک ختن

حکم بالغہ وبذاقت توام
کہ مسیحا ہمہ از حکمتش آموختہ فن
حبذا شاعر خوش فکر کہ وقت گفتار

خوشتر از طوطی شکر شکنش لطف سخن
مستغیثان ہمہ از معدلتش خرم وشاد
خلق آسودہ دل ودور ز شوب وفتن

سیر عالیت حکام دکن کردہ رقم
کہ بعالم لقبش آمدہ تاریخ دکن
مثل آئینہ ہمہ حال دکنیان پیدا

جام کیخسرویش نیز توانم گفتن
نثر شہ صفتش رشک بنات النعش ۱۲۸۵ھ
خجل از شعر چہ شعری وچہ پروین وبرات

باللہ ار بگذرد ایام وصد قرن دگر
مثلش از بطن موالید نزاید یکتن
شعلہ تاریخ دکن دید وسخن ہا در دہ نظم

چیست این آئینہ کیفیت ملک دکن ۱۲۸۵ھ

ایضاً

ای سوختہ ترک این نفس کن

خاتمہ ریختہ خامۂ عنبرین شمامۂ شاعر عدیم النظیر دبیر سحر تحریر منشی محمد محسن علی متخلص بساقی

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمدٍ وآلہ وصحبہ اجمعین نظم حمد شہنشاہ جہان آفرین * اول ہر نامہ وہم آخرین * ملک سخن تا کہ بگیرد نظام * خاص شود شہرت این نظم عام * او بگدا افسر شاہی دہد * افسر شاہی بگدائی دہد * ہستی او راست ثبات وبقا * بلکہ بحکم ست بقاؤ فنا * جن وملک تابع فرمان اوست * ہفت فلک غاشیہ گردان اوست * بعد ازان باد درود وسلام * ہر دم وہر لحظہ بخیر الانام * باعث ایجاد جہان ذات اوست * ممکن این کون ومکان ذات اوست * یافت چو زو ہستی ما انتظام * از کرمش باد بخیر اختتام * چون این کتاب فیض انتساب من تصنیف حضرت مولانا مقدس عالم باعمل فاضل عدیم البدل وحید العصر فرید الدہر مجمع کمالات منبع تفضلات حقائق آگاہ مقبول ومقتدای اہل اللہ سالک مسالک شریعت ناسک مناسک طریقت روشن ضمیر خورشید تنویر مولوی عبد العلیم نصر اللہ خانصاحب خورجوی ادام اللہ ابقائہ وافاض علی العالمین برّہ وفیضانہ اگرچہ بظاہر باخلاق خدا آمیختہ بانظم عدالت فوجداری ملازم بسرکار ذوی الاقتدار حضرت نظام صفت جاہ خلد اللہ ملکہ اند لیکن محض بہ آرامش وآرام ذوی الحقوق وعدل وانصاف گروہ انام کہ بعض وجوہ داخل عبادات وریاضات گفتہ اند اینہمہ مشقت شاق وریاضت ومحنت مالایطاق اختیار وگوارا ساختہ اند ورنہ در حقیقت درویش باخدا بی ریا صاحب کشف اہل باطن قدسی مواطن باہمہ بے ہمہ عالم عامل عادل باذل در معزولی ومشغولی اجرائے مصالح خیر بدستور سفرۂ انعام ماحضر گشادہ برای ہر صادر ووارد نزدیک ودور رباعی بظاہر شمولش بخلق خدا * بباطن زرنگ خودی ہم جدا * بوحدت گرائیدہ شد آنچنان * حجاب دوئی رفتہ از درمیان * حسب الارشاد فیض بنیاد ش چندی اجزا از نقل النقل وقدری مسودہ چکیدہ قلم کرامت رقم خاص مصنف صاحب فضل وکمال بخط شکستہ نمط راقم آثم محمد محسن علی نگینوی المتخلص بساقی الراجی الی رحمۃ اللہ القوی الباقی امروز بتاریخ بست ویکم شہر ربیع الثانی سال یکہزار ودو صد وہشتاد وپنج

شدند و نسبت بملازمان اعلی رسانیدند که دو و دو سه سه روز هیچ نمی خورند بحالت جذب سر آنشسته میمانند باری فیلی مست بر ایشان گذشت و ایشان بدستور نشسته ماندند و از جای خود حرکت نفرمودند تا آنکه مستی او فرو رفت و خرطوم در پای بوسی ایشان انداخت ایشان دست خود را ببینی او رسانیده فرمودند که برو بمقام خود که فیل باز گردید و بر مقام خود رسید مزار شریف ایشان در محله دبیرپوره بیرون دروازه شهر متصل بفصیل بلده است غفر الله لنا و لهم مزار حضرت مولانا شاه سعد الله صاحب مجددی مظهری نقشبندی ست قدس سره ایشان از مردم افغانستان از خلفای غوث اعظم مقتدای عالم حضرت مولانا عبد الله شاه عرف غلام علی شاه صاحب نقشبندی مظهری مجددی قدس اسرارهم اند گویند در سال یک هزار و دو صد و چهل و هفت هجری در حیدرآباد تشریف آورده خلائق را هدایت و ارشاد فرمودند و بسیاری را بنام خدای کریم آشنا نمودند و بعد اتمام سلوک بخرقه خلافت نواختند از آنجمله سید کریم الله صاحب بیرون دروازه علی آباد موجود اند و حکیم میر آصف علی صاحب در مغلپوره دست بکار و دل بیار دارند و حضرت شاه مسکین بجوار شیخ خود عزلت گزین و میر اشرف علی صاحب مجی مراسم شیوخ و مولانا نیاز محمد صاحب بدخشانی خلیفه گرامی مرد یست لاثانی سلمهم الله تعالی حضرت شاه صاحب ممدوح در سال یکهزار و دو صد و هفتاد و یک هجری برحمت حق پیوستند و در کونسه واڑی متصل فراشخانه حضوری دفن کردند جلالا در انجا بر مزار حضرت ممدوح گنبدی و خانقاهی و مسجدی و حوضی و دیگر امکنه ساخته اند مردمان حق دان و حق خوان بیشتر در آنجا میمانند و بفیض ظاهری و باطنی مستفید و مستفیض می شوند درین بلده جای مذکر الله به از ینجا نیست بیشتر از یاران حضرت ممدوح گرد مزار ایشان همچو پروانه گرد شمع آسوده اند رحمهم الله حضوریان اینجا را بمهام دنیا پروانه حال ساکنین اینجا گویا بقال این شعر است

ز میخانه دمی نام و نشان خواهد بود ✽ سر ما خاک ره پیر مغان خواهد بود ✽ فقط الحمد لله که از تاریخ دکن امروز که تاریخ دوازدهم شریف ربیع الاول سال یک هزار و دو صد و هشتاد و پنج هجری روز جمعه است بر احوال بزرگواران طریقت ختم گردید رحمهم الله ✽ بس کن ز حدیث عشق بس کن

مغفور معروف و مشهور و مزار حافظ صاحب رحمه الله در صحن مسجد مذکور است نام گیرندگان خاندان
آنحضرت ماری از زمین و سنگهای مکان و امکنه فروخته اند و میفروشند حال آنکه وقف است و در اوقات
سلطان حاکم زمانه را دست انداختن میرسد کاش اگر محکمه اوقاف مقرر شود بسیاری از امکنه باز برای
چند روز بقا پذیرند و روح واقفان مسرور و حاکم عند الله ماجور و عند الناس مشکور گردد و بست و ششم
مزار او جهاژ شاه صاحب است گویند کمال متقی بوده اند بدست خود مرغن پخته میخوردند بکسی التجا نمی بردند
و دو آما گوشت مرغ با روغن بسیار بدست خود پخته میخوردند مردم اینجا در التجا رفته مرغ ذبح کرده
با روغن بسیار بلا زر و جو به مرد و زن میبرند و میخورانند و مجمع عامیان در اینجا بروز پنجشنبه همیشه میشود
باقی از حال ایشان آگهی ندارم که از کجا بوده اند و بکدام بزرگ نسبت میدارند اما گویند که نسبت خود
بامراد شاه دهوتی درست کرده اند رحمه الله و بست و هفتم مزار شاه جاروب عرف جهاژ و شاه چشتی
تکیه ایشان مشهور است نزدیک کمان شاه علی بنده در شارع عام واقع اگرچه حالا نشان از ان
کمان نمانده است زیرا که شامل حویلی نواب مغفرت منزل که معروف بیادون در است گردیده است
مگر مزار ایشان هنوز باقی همه کس آن را میدانند گویند در عهد تاناشاه بوده اند از مجاذیب زمانه
او باری سواری سلطان میگزشت و ایشان بباد شاه دشنام داده اند باد شاه ایشان را در قلعه
محمد نگر قید فرمود و انار روز دیگر ایشان را برتکیه خود یافتند و ستور ایشان بود هر کجا که مسجدی یافتند
در ان جاروب کشیده خانه خدا را از خس و خاشاک میروفتند و پاک می فرمودند ؎ چون بیارے
طهارت ظاهر ❊ باطنت نیز حق کند طاهر ❊ چون همیشه جاروب همراه خود نگاه می داشتند
لهذا مردم ایشان را جهاژ و شاه می گفتند و روایت کنند که از مردم مکه معظمه از جاردب کشان
آنجای پاک بوده اند و الله اعلم بالصواب رحمه الله بست و هشتم مزار بود له شاه است ایشان
از سادات بیجاپور از مریدان شاه امین الدین علی اعلا رحمه الله هستند در عهد عبد الله قطب شاه بوده اند
در ابتدای عمر سوداگری اسپان می کردند بعد وفات پدر بزرگوار خود ترک تجارت کرده
همه مال و متاع دنیا را صرف براه حق تبارک و تعالی نموده از خدمت شاه صاحب موصوف مستفیض

کرا زسرم باریکه گردنمی شکست برداشتند و بر سر دیگران گزاشتند الحمد لله علی ذلک وفات
حضرت موصوف در سال یک هزار و نود و شش هجری شد رحمه الله بست و چهارم هزار میر انصاب
کار روائی و این بطرف غرب مستعد پوره بموضع عبد الله پور واقع دکنبد کمر کی مشهور و صاحب این
بمیر انجی خدا نما معروف از سادات حیدر آباد اند ملازم عبد الله قطب شاه بوده اند اول جماعه دار
سواران بودند آخر بر سالت سلطان ممدوح به بیجاپور خدمت سلطان عادل شاه رفتند و از انجا بعد
درستی مقدمات سلطنت باز گردیدند در میان راه غلغله درویشی خواجه امین الدین علی اعلی شنیدند
که از چله بر آمده اند و مردم بر ای زیارت حضرت ایشان میروند میران صاحب نیز عازم شرف لقای
ایشان شدند چون بدیدار مبارک شان فائز گردیدند و آداب تسلیم بجا آوردند خواجه صاحب نظر
بسنگے کرده مستانه وار فرموده ارشاد کردند که این سنگ چه میگوید همه سامعین خاموش ماندند
میر انصاب عرض نمودند که سنگ میگوید که الا کل شئی ما خلا الله باطل خواجه صاحب متبسم بر خاسته
میران صاحب را بحجره خود برده بعد قدری توقف بر آمدند میان شیخ و مرید سر مو فرق نبوده کس
ندانست که امین الدین کیست و فرق میان هر دو چیست و مرخص فرمودند میر انجی بحیدر آباد رسیده بهمه
خلق تا حیات مشغول گردیدند چون از علوم بهره کافی هیچ داشتند رسالات در وحدة الوجود نگاشته اند و وفات
ایشان بتاریخ هیجدهم شهر جمادی الاول سنه سال یکهزار و هفتاد و شش و در عبد الله پور آرمیدند
و فرزندان ایشان که امین الدین ثانی نام داشت گنبد یکه حالا موجود است بنا فرمود رحمهما الله و نسبت بهم
مزار سید شاه میران بخاری اول در اورنگ آباد بودند قوی الحافظه گویند هر روز یک باره کلام الله
شریف یاد کردند و هر شب بر مقتدیان خواندند که سامعان حیران ماندند و همیشه کلام الهی محفوظ
ایشان ماند بیجاپوری اصل بوده اند در سلسله قادریه اخذ بیعت بر دست مبارک محمد مدرس صاحب
فرمودند و خرقه خلافت سلسله موصوفه از ایشان ربودند همراه رکاب عالمگیر بادشاه از بیجاپور
بحیدر آباد آمدند دو پسر داشتند یکی را نام عبد الشکور بود و دیگر را اسم قطب عالم که ماموریشد
مسجدش در محله یوسف چوک متصل فتح دروازه نزدیک باره دری نواب امیر کبیر شمس الامرا بهادر

سید بادشاہ و ایشان پسر حضرت سید عبد القادر عرف شاہ حضرت قادری و ایشان پسر حضرت
سید محی الدین باوشاہ قادری و ایشان پسر حضرت سید عبد القادر عرف حضرت صاحب قادری
و ایشان پسر حضرت سید سعد الدین محمد قادری ایشان پسر حضرت سید محی الدین احمد قادری
و ایشان پسر حضرت سید عبد القادر عرف بڑی حضرت صاحب قادری اند و ایشان پسر حضرت سید میر صاحب
غوث ثانی بودہ اند لفاظ مراسم عرس ایشان را پیران صاحب سجادہ بجامی آرند و برائے اصراف
عرس و اخراج عود و گل و فاتحہ یازدہم و دوازدہم و خدمت وارد و صادر و نوبت وغیرہ
موضع واولیال و مقطعہ چودھر کوڑہ و لچھمن پٹی کوڑہ عملہ پرگنہ منچیر و سرکار محمد نگر صوبہ
فرخندہ بنیاد نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن از پیشگاہ نواب عالیجناب آصف جاہ نظام الملک
و نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر مغفور فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار رستم دوران سلیمان
اقتدار کشورستان مظفر الممالک از سطوی زمان بطریق انعام التمغا بنام فرزندان و متعلقان
حقائق و معارف آگاہ سید عبد القادر القادری عرف شاہ حضرت قادری مقرر شد بتاریخ
۲۹ ربیع الثانی سال بست و یکم جلوس مطابق سال یکہزار و یک صد و ہشتاد و یک فصلی موافق
ہشتم رجب المرجب سال یکہزار و یکصد و نود و سہ ہجری کرامت ایشان از وقت حیات تا انتقال ازین
عالم و بعد آن پیشتر متوسلان ایشان بیان میکنند رحمہ اللہ بست و سوم مزار شاہ راجو و ایشان
بہیرہ شاہ راجو بیجاپوری بودہ اند کہ برادر حقیقی حسین شاہ ولی قدس سرہ بودند مزار ایشان
بیرون بلدہ جانب جنوب است در خدمت ایشان سلطان ابو الحسن تانا شاہ را کمال عقیدت
بودہ است گنبد عالی شان بر قبر ایشان بنا فرمودہ اما بسبب ہنگامہ عالمگیری ناتمام مانده و
بانجام نرسیدہ گویند چون تانا شاہ را گرفتار کردہ می بردند بنظر او گنبد حضرت مرشد در آمدہ بر خاست
مراسم آداب بجا آورد و این خبر بحضرت عالمگیر رسید از تانا شاہ پرسید کہ ہنگام سلطنت عقیدہ
شما بودہ است کہ ہر چہ ہست بدعامی مرشد ما سید راجو ست حالا کہ نزع سلطنت شد باز آن
عقیدت چرا ست گفت ہر چہ بود از ایشان بود و ہر چہ بکد و شی شد از بخشش او شان است

خدمت اینجا میدہ اشتند در سال یکہزار و دو صد و شصت و پنج ہجری برحمت حق پیوستند مصرع
مادہ تاریخ کہ بر دروازہ غربی گنبد کندہ اند این است ع شجاع الدین مرشد قطب عالم ۱۲۶۵ھ * الحال
از نبائر ایشان دو کس را دیدہ ام نہایت مردم عمدہ از اہل ریاضت و محبت و صاحب ذوق
و شوق معلوم میشوند یکی را از ایشان نام ابو الفیض محمد دائم ست و دیگری را ابو الخیر محمد قائم
از پسران حاجی عبد اللہ مرحوم اند کہ پسر مولانا مغفور بودہ اند اللہ تعالی ایشان را دائم علے
الاتقار و قائم علی الاحتمار دارد و از بلیات دنیا مصون و از آفات زمانہ مامون ہر دو بیشتر
بدرگاہ و باغ حافظ صاحب مبرور کہ بر تالاب میر جملہ متصل درگاہ برہنہ صاحب واقع است تشریف
میدارند البتہ آن مقام جہت اعتکاف خوب است و برای اعتزال مرغوب و قندہار در ملک نظام
قصبہ است مشہور واقع در ضلع نادیر بعلاقہ بچل خان رسالدار فقط بست و دوم مزار شریف
حضرت غوث ثانی سید میران الحسنی الحسینی القادری البغدادی قدس سرہ است کہ بر لنگر
حوض گلکنڈہ واقع است سلسلہ ایشان با محبوب سبحانی سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ
باین تفصیل میرسد کہ جناب میران صاحب بن حضرت سید سلطان قادری و ایشان پسر حضرت سید
جلال الدین قادری و ایشان پسر حضرت سید علی قادری و ایشان پسر حضرت سید عبد اللہ القادری
و ایشان پسر حضرت سید مرشد قادری و ایشان پسر حضرت سید ابو القاسم قادری و ایشان پسر
حضرت سید حسن قادری و ایشان پسر حضرت سید موسی قادری و ایشان پسر حضرت سید
محمد قادری و ایشان پسر حضرت سید حسین قادری و ایشان پسر حضرت سید احمد قادری
و ایشان پسر حضرت سید عماد الدین ابو صالح نصر قادری و ایشان پسر حضرت سید عبد الرزاق
قادری و ایشان پسر سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ
رحلت حضرت غوث ثانی سید میران صاحب در دوشنبہ نہم ماہ جمادی الاولی سال یکہزار
و چہل و نہ ہجری است گویند عمر شریف حضرت ممدوح یکصد و ہفتاد سال بودہ است الحال
صاحب سجادہ اینجا سید سعد الدین صاحب عرف پیر انصاب قادری اند و ایشان پسر حضرت

مزار شریف حضرت غوث ثانی سید میران الحسنی الحسینی القادری البغدادی قدس سرہ

بدیدار گشت و اسهال ملین شروع شد حالیا غذا و ماده بالکل خارج گردیده حالا انتظار حکم الٰہی دارم که پیش بند گردد کھچڑی میخورم و پیچش میشود ذائقہ تلخ نیست اما دہن خشک میشود و خواب و اسهال نمی آید و رم در پا چیزی هست تپ بروز کم و بشب زیاده میشود و تشنگی بسیار است حال مفہم خوب نیست غذای یک وقت میخورم و ضعف و ناتوانی بحد بست که طاقت طاق گشته امیدوار توجهات فضل و کرم ایزد نا متناهی و نظر شفقت سامی ام زیاده السلام علیکم و قلبی لدیکم فقط بدریافت شدت بیماری ایشان کمال مضطرب گردیدم و بسبب نبودن سواری و بودن ملا از مقام فقیر بر فاصله و راه نرسیدم آخر شنیدم که ملا بتاریخ بستم شوال روز دوشنبه سال یک هزار و دو صد و هشتاد و یک هجری مقیم خانقاه حضرت شاه سعد الله صاحب رحمة الله بعد نماز مغرب برحمت حق تبارک پیوستند انا لله و انا الیه راجعون نعش بابرکت ایشان را بگورستان میر اشرف علی صاحب که خلیفه حضرت شاه سعد الله صاحب قدس سره اند بیرون دروازه تالاب میر حامد دفن کردند مخلصین را کمال رنج و الم گردید اما جز حسرت و یاد موت خود چه بتود در مرضیات الٰہی عم نوالہ سوای صبر و تسلیم چاره نیست افسوس هزار افسوس که فیضان تعلیم خوش قلمی و جواهر رقمی که بود بند شد لیکن شاگردان کامل که در دهلی شریف و پٹیالہ و قندهار و دیگر دیار گذاشته اند البته از صدقات جاریات اند غفور رحیم بخشد آن مرحوم را بجاه نبیه صلی الله علیه و علی آله وسلم و اصحابه اجمعین بست و دوم مزار حافظ مولانا شجاع الدین صاحب قدس سره است قریب درگاه بر بنه صاحب ست نهایت احاطه و گنبد و بسیاری مکان آراسته با انوار و فیضان پیراسته اند گویند گنبد غلام رسول عرف شمبهو پرشاد معتقد خاص ساخته خود و هم مع معشوقه خود محاذی مزار شیخ خود جانب غرب در گنبد آسوده است مولانا از بلده برهان پور اند خلیفه مولانا رفیع الدین صاحب قندهاری دکنی بودند درین بلده هر چه فیضان طهارت و تقوی و مسائل دینیات و حفظ کلام الله رواج یافته محض ببرکت فیضان روح پر فتوح ایشانست در افعال و اقوال ایشان برکت بوده ست از ثقات شنیده ام که از اوتاد ایجب بوده اند از راه باطن

بتاریخ بست و ہفتم شہر جمادی الثانیہ سال یکہزار و یکصد و ہشتاد و چار ہجری شد بر کوہ موسے
بسبب عارضہ درد گردہ برای تبدیل آب و ہوا تشریف برده بودند کہ این سانحہ ناگزیر در انجا شد
خدام جنازہ حضرت ایشان را در بلدہ طیبہ حیدر آباد آورده در صحن مکان ایشان کہ قریب تالاب
میر جملہ است اندرون شہر دفن کردند انا للہ و انا الیہ راجعون صاحب اولاد کثیرہ بوده اند ہنوز
مرحوم در نسل ایشان موجود اند اما بر طریقہ آبای خود نیستند فرد اولادی کہ بر طریقش
نبود ٭ چون آیت منسوخ کلام اللہ است ٭ رحمہ اللہ بستم ملا غلام رسول قندہاری
نقشبندی مجددی مظہری خوش قلم جواہر رقم کہ صدہا شاگرد در دہلی میدہشتند قضارا بماہ مبارک
سنہ یکہزار و دو صد و ہشتاد و یک ہجری در حیدر آباد بموسم گرما از ملک خود رسیدند و فقیر ہم دران
ایام وارد این بلدہ شدم شنیدم کہ ملا ورین بلدہ بخانقاہ شریف حضرت شاہ سعد اللہ صاحب
رحمہا اللہ وارد اند و بعارضہ زحیر مبتلے چون سوارے نمیدہشتم عذرہا نوشتم و کیفیت مزاج پرسیدم ٭
رقعہ حضرت ملا غلام رسول صاحب مدظلہم بتقدیم تسلیم ملتمس کہ بدریافت بیماری سامی کمال
رنج دارم اللہ شافی باد از حقائق مزاج مبارک کہ آنرا دریافتن میخواہم اگر اطلاع بخشند تا اگر دوائے
نزدم باشد بخدمت شریف رسانم یا نسخہ آن بنویسم ہنوز عذر ہای مانع سواری دارم مقبول
فرمایند و معاف دارند و الباقی عند التلاقی انشاء اللہ الکریم عبد العلیم نصر اللہ خان سیزدہم شوال
روز یکشنبہ سنہ ۱۱۸۱ ہجری **جواب** ملا مرحوم بنام فقیر کاتب الحروف مہربان من زاد اللہ برکاتہم
صورتیکہ دارم بمعرض بیان می آرم از دیرفذ استعمال ادویہ این است بارتنگ اسبغول تخم
ریحان تخم مرو ہمراہ لعاب ریشہ خطمی و لعاب بہیدانہ وقت نوشیدن نہایت خنکی معلوم
میشود و تقویت ہم دہد تا شام شش بار اسہال شد و حکیم دیگر آمدہ گفتند کہ ادویہ مذکورہ وقت دیگر
یعنے در شب بنواخت شش گھنٹہ باید خورد چونکہ بباعث سردی احتمال دیر ہضم ست بعد نوشیدن
بوقت دہ گھنٹہ شب اسہال رقیق شد کہ دران تخم برآمدن شروع گردیدہ بعدہ سد دہ تا نواخت
و دو گھنٹہ زان بعد مسدود گشتہ نہایت تکلیف برداشتم و بعد چند ساعت باز سدہ برآمدند افاقہ

او قابل دلپذیری ست بر کوہی کہ مدتہا منزوی ماندہ ہمان جا بعد وفات بر کوہ مذکور مدفون
شدند انا للہ وانا الیہ راجعون بستم شاہ رضا صاحب قدس سرہ از سادات رضوی بن میر بندہ علیخان
منصبدار شاہی ہمزلف نواب ثابت خان مغفور جاگیردار جالیسر اندوجالیسر قصبہ ست جنوب ضلع
کول بفاصلہ بست کروہ حالا واقع بضلع متھرا ہرگاہ بندہ علیخان ہمراہ نواب مغفور بودہ بجنگ
قلعہ شہید شدند ایشان باستغنا تمام فقیری قبول کردہ سیر عالم اختیار نمودند ہمراہ قافلہ سیاں
تا ہنگلاج کہ معبد ہنودست رسیدند واز انجا باز بشاہجہان آباد مراجعت نمودند و بروضۂ مبارک
حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا رضی اللہ عنہ معتکف شدہ استخارہ نمودند بشب
سوم اشارہ حصول فائدہ از شاہ اسرار اللہ رحمہ اللہ شد کہ سلسلہ ایشان بچند واسطہ بحضرت شاہ
وجیہ الدین علوی میرسد و شاہ رضا وقت صبح بر چشمہ کہ پائین روضۂ منورہ واقع است نشستہ
بودند کہ بزرگی پیدا شدہ ایشان را پیش خود طلبیدند ایشان پیش رفتند و قدمبوسی حاصل
نمودند آن بزرگ دست شاہ رضا را گرفتہ بر مزار شریف برده داخل طریق نمودند واز خود
ربودند بگفتا پیشتر آ پیش رفتند تکلف برطرف از خویش رفتند پس بصحبت خویش
جا دادند و ہمراہ خود بردند و عمل دعا حیدری را تعلیم فرمودند و بطرف گجرات آوردند اینوقت
شاہ رضا را میعت شاہ اسرار اللہ و شاہ نجم الدین بودہ است از انجا باورنگ آباد وارد شدند
از ینجا ہر دو بزرگ خود شان بشاہجہان آباد رفتند و ایشانرا بحیدرآباد فرستادند چون بحیدرآباد
رسیدند شہرۂ ایشان عام شد نواب غفران مآب جاگیر ایشان مقرر فرمودند رکن الدولہ دیوان و
وقار الدولہ و دیگر ارامرا آنزمان در خدمت ایشان ارادت و اعتقاد تمام میداشتند و آمد و رفت مینمودند
حضرت ایشان در دعوات اسماء الہیہ دعای حیدری خواندن نظیر خود نمیداشتند گویا سیف اللسان
بودہ اند اجزاء دعای حیدری ایشان را خدمت مکرمی نواب حسین الدین خانصاحب مدظلہم
کہ از نبیسہ نواب رکن الدولہ بہادر مرحوم اند از تبرکات دیدہ ام اما الفاظ آن با الفاظ دعای حیدری
فقیر تفاوت دارد و نیز در نظم عبارت ہر دو اختلاف فی الجملہ است وفات حضرت مغفور

صحت می بخشد بعون اللہ الشافی شانزدہم حضرت حسین شاہ ولی از اولاد حضرت سید خواجہ
محمد بندہ نواز گیسو دراز چشتی اند باین سلسلہ کہ حسین شاہ ولی بن شاہ اسد اللہ بن صفی اللہ بن
عسکر اللہ بن صفی اللہ دکن مہک بن سید محمد اکبر بن حضرت سید خواجہ محمد بندہ نواز گیسو دراز چشتی
قدس اسرارہم اند حضرت ولی موصوف از گلبرگہ بگلکنڈہ تشریف آوردند بادشاہ اینجا دختر خود را
بازدواج ایشان دادہ رسالہ چند ہزار سوار سپرد ایشان گردانیدہ از ایشان با دختر شاہ فرزندے
پیدا شد کہ امام الملک نامش کردند آن ہم بر منصب امیری بودہ گویند بادشاہ تالاب حسین ساگر
را باہتمام آنحضرت تیار کنانیدہ کہ بنام ایشان مشہور است و در تجلیات ماہ لقا عرف ماہ نامہ نوشتہ
است کہ ابراہیم قطب شاہ قصبہ مع تالاب عمدہ ہشت کروہے آباداں و بنا نمود چون سید
حسین شاہ ولی از تبار سید محمد چشتی گیسو دراز داماد ابراہیم بودند لہذا تالاب را بنام
سید حسین شاہ ولی باسم حسین ساگر موسوم ساخت عمر حضرت ایشان دراز یافتہ اند تا عصر سلطان
عبد اللہ قطب شاہ و قید حیات فیض بخش عالم بودند بانواع انواع کرامت ایشان معروف
میکنند در سال یکہزار و سی ہجری بجہار دہم جمادی الآخرے برحمت حق تبارک پیوستند رحمہ اللہ
ہفتدہم سید حسن برہنہ صاحب قدس سرہ ایشان را از چاشنے یافتگان حکیم سرمد دہلوی
رحمہما اللہ می نویسند گویند جذب بر ایشان مستولی بودہ است سیف اللسان بود ملازمان
سلطان عبد اللہ را در خدمت ایشان اعتقادی بودہ است مردم کرامتہای ایشان بسیار
بیان میکنند وصل حضرت مغفور بتاریخ شانزدہم ماہ جمادی الاول سال یکہزار و شصت و چار
ہجری گردیدہ گنبد مزار ایشان از محدثات معالی پرست خان ست و بفاصلہ دو کروہ طرف
مشرق از بلدہ واقع زیارتگاہ عالمیان ست رحمہ اللہ ہیجدہم حضرت شاہ زین الدین شبلی
از اولاد خواجہ ابو بکر شبلے ست رضی اللہ عنہما گویند از بغداد رسیدہ اند و بر کوہ گلکنڈہ وطن
گزیدہ رزاقیہ قادریہ اند مدتی دراز بران کوہ معتزل بودہ چلہ ہا کشیدہ گوی مقصود از میدان
عرفان بودہ وفات ایشان در سال یک ہزار و پنجاہ ہجری شد از فقرا عالمگیرے اند کہ فقرا و ایشان

خواجه رکن الدین عشق عظیم آبادی اند که تکیه ایشان در انجا مشهور است فقیر را در خدمت مولانا
ممدوح و هم حضرت شاه صاحب مغفور در سال یک هزار و دو صد و پنجاه و چار هجری بمقام اله آباد
بسیار حضوری مانده و صحبتها حاصل گردید پیر و مرید مرا بسبب غلامی طریقه آبادانیه مینواختند
و بانظار الطاف منظور میساختند مولوی صاحب بعد چندے تشریف بردند و از انجا بحیدر آباد تشریف
آوردند بعارضه سهال و پیچش که این عارضه سخت در حیدر آباد میشود برحمت حق پیوستند و در احاطه
حضرت شاه یوسف صاحب مدفون شدند یکی از یاران ایشان میان امیر علی نام بر مزار ایشان
میمانند با فقیر ملاقات نیست اما مردم بسیار بصفت ایشان میسرایند و چرا نباشد هر گاه پیران عظام
محمود و بنعوت پسندیده باشند ایشان چرا بتوجه آن حضرت بآن نرسیده باشند ۵ آهن که
بپارس آشنا شد ۵ فی الحال بصورت طلا شد ۵ خورشید نظر چو کرد بر سنگ ۵ تحقیق که
لعل بے بها شد ۵ تاریخ وفات مولانا مغفور ست چون فقیر برای بابوسی این هر دو بزرگ پیر
و مرید در لشکر بیجاپوری صاحبه در اله آباد میرفتم دربانان لشکر مرا رفتن نمیدادند دو دو ساعت فقیر
منتظر اجازت نشسته میماندم باری مولانا بسر وقت من رسیدند و بر دربانان بسیار غیظ و غضب
نموده فرمودند که فقیر آبادانیه را نمی شناسدای کم بختان از کن تا باین جا رسیدید حالا هم بتکلیف
ایشان اراده رفتن دیگر جا دارید گفتم المامور معذور پس خندیدند و مرا خدمت حضرت پیر و مرشد
بردند شاید که هفته نگذشته باشد که از انجا کوچ لشکر شد رحمها الله باید دانست که برای زحیر حیدر آباد
این نسخه مجرب یافته ام و بسیاری کسان را نفع بخشیده است که صحت یافته اند اما مرض جدید باشد
کهنه نشده باشد هوالشافی بادیان یک توله و زنجبیل یک توله از هر یک نصف نصف گرفته
بریان نمایند و نصف خام دارند و هلیله سیاه هفت عدد آن را بروغن گاو بریان کنند تا آنکه
سرخ گردد و نسوزد پس برآورده بپارچه چرب او را صاف کرده همه را کوفته برابر همه شکر
سرخ آمیزند اگر تشنگی بود یک توله اسبغول مسلم چرب بروغن کرده دران آمیزند والا فلاوا
همه پنج ماشه صبح و پنج ماشه شام همراه آب اگر موسم سرد بود به نیمگرم والا به سرد خورده باشند در هفته

تقسیم میفرمایند و مردم بحسن عقیدت خود شان بران پارچه ها همچو مرغان بروانه می افتند و چیده
می برند مدظله و دوازدهم شاه مومن چپ که بفارسی شاه مومن خاموش گویند با طائفه فقرا
مجردین سیر عالم نمودند و در عهد قطب شاهی وارد حیدرآباد گردیدند از طائفه حضرات چشت اهل
بهشت اند بطرف علی آباد سکونت اختیار فرموده بعد چندی وفات یافتند قدس سرہ مزار ایشان
بیرون شهر متصل شهر پناه دروازه مذکور واقع است گویند فقرا ازان شاهی اند و این غلط
معلوم میشود از خلفاء ایشان در عهد جناب نواب نظام علیخان بهادر میان حسین بخش صاحب بوده اند
و بعهد جناب نواب سکندر جاه بهادر تا بعصر جناب نواب ناصر الدوله بهادر غلام علیشاه صاحب خلیفه
بوده اند هم صاحب تجرید بوده اند الا بر غلام علی شاه صاحب تجرید ختم شد حالا یاد علی شاه صاحب
خلیفه صاحب عیال و اطفال موجود اند آنهم غنیمت بود و این هم غنیمت است رحمهم الله سیزدهم
حسینی بادشاه نام ایشان مرزا حسین بیگ از مرزایان هند بوده است هرگاه شاه فتح علی بزرگے
مجذوب هندی نژاد را نظر بر ایشان افتاد مقبول شد و رنگش درین ظهور گرفت ترک دنیا
کرد فقیر گردید در برزخ محمدیه میزیست تا آنکه نظر ایشان بر چین گر گوشامین که متمول بود و دولت
بسیار میداشت افتاد آن هم برنگ ایشان درآمده جامهٔ خود را بصبغة الله رنگین کرده با سلام
درآمده مجذوب شد و قائم مقام میرزا گردید ✽ بندهٔ عشق شدی ترک نسب کن جامی ✽
که درین راه فلان ابن فلان چیزی نیست ✽ نامش چین شاه گردید میر نواب سبزی فروش
هم نواخته نظر مرزا موصوف بوده است مزار مرزا و چین شاه در مستعد پوره است بعد چین شاه
چمن علی شاه شد که او متاهل بود بسلوک درآمد حالا فرزندش موجود رحمهم الله چاردهم مولوی
برهان الدین صاحب از خلفاء مرشدنا قبلهٔ عالم حضرت مولانا فخر الدین دهلوی چشتی بوده اند مزار شریف
ایشان بدرگاه حضرت شاه یوسف صاحب است قدس سرهم صفات کمالیه ایشان زیاده از تحریر
و تقریر است الحال فرزند ایشان مولوی عبد الله صاحب موجود اند عمهم الله فیضانهم پانزدهم
مولوی حاجی تراب علی صاحب از خلفاء حضرت شاه ابو البرکات صاحب ابو العلائی که از خلفاء

خیابانی بوده انداز بنیان چشتیه علیه الحال سلطان علی شاه خلیفه ایشان کار فرمای ساقیز خود
اند رحمهم الله وسلمه ربه نهم روشندل صاحب مصدر انواع کرامت بوده اند این اشعار مصداق
حال ایشان ست ؎ گهی خود را به لیلے می نمائی ؎ گهے در صورت مجنون در آئے ؎ نمائی
خویش را هر دم بشکلے ؎ عجائب دلبری و خوش ادائی ؎ از حال تفصیلے ایشان آگهی ندارم
که از کجا بوده اند مگر فی الواقع اسم با مسمی بوده اند ارادت بخاندان چشت اهل بهشت میداشتند
نام نامی مرشد ایشان شاه جمال الدین علی بوده است مزار روشندل صاحب بیرون دروازه
یاقوت پوره است الحال شاه جمال الدین ثانی خلف ایشان خلیفه موجود روشنی بخش قلوب طالبین
انداز معبود وسلمه ربه وهنم عالم علوم عقلیه و نقلیه از دان رحمان نکته سنج عرفان حضرت شمس الامرا
مغفور محمد فخر الدین خان صاحب مرحوم از اولاد حضرت شیخ فرید شکر گنج قدس سرهما اگرچه
بظاهر از ارباب دنیا سر خیل امرا بوده اند اما در باطن همه باخدا کاری داشتند و بس خلافت
طریقه از مولانا رفیع الدین صاحب قندهاری دکهنی یافته اند عمری در یاد حق گذرانیده اوقات
خود بصحبت پیران کرام بسر برده بآخر فرزند کریم خود را بخلافت ممتاز فرمودند چون وفات یافتند
مزار ایشان قرب درگاه حضرت برهنه صاحب شد فرزند گرامی ایشان هم والا اتباع سنن نبویه
اند صلی الله علیه وعلی آله وسلم و باجیار طریقه پیران عظام رضوان الله تعالی علیهم اجمعین مشغوف
رحمهم الله سلفه وسلم خلفه ومدظله یازدهم سید غلام نبی معروف بغلامی صاحب فرزند سید غلام سرور
صاحب مبرور حافظ عالم محدث عاشق رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم بوده اند مزار ایشان
متصل تکیه صوفی صاحب بیرون کهڑکی بوده صاحب است الحال نبیره حضرت ایشان سید غلام ضامن
خطیب مکه مسجد موجود اند خطیب صاحب هم صفات حمیده دارند و بهر جمعه وعظ هم میفرمایند مگر
بیان فرض و سنت و واجب و مکروه و مستحب و مباح و مفسد و حرام و حلال و عقائد اهل اسلام و اخلاق
احمدیه و اتباع سنت محمدیه نمی فرمایند ورنه چرا عوام و خواص اینجا در محرمات اکثر مبتلا میشدند
و بهر جمعه بعد وعظ پارچه های ادعیه نوشته پس از بیان فوائد خواندن و داشتن آن بمردم

قریب کھڑکی بود لہ صاحب مزار و تکیہ شاہ جعفر صاحب چشتی مغفور مشہور است پسران ایشان
بادشاہ صاحب مجذوب و شاہ عبد القادر کہ بسبب کثرت مراقبہ کوزپشت شدہ بودند علی صاحب
بودند وفات شاہ ابو الحسن صاحب شانزدہم شوال سال یک ہزار و یکصد و شصت و ہفت ہجری
واقع گردید قبر ایشان نیز بیرون دروازہ دبیر پورہ است گویند شاہ عبد القادر چشتی شافعی مذہب
بودہ اند و حصہ خود برابر درویشان از خانہ خود طلبیدہ میخوردند و برسم پدر بزرگوار خود بیاد
حق میگذرانیدند وفات ایشان بتاریخ بست و ہفتم صفر سال یک ہزار و یکصد و نود و نہ ہجری واقع
شد پائین مزار پدر والا تبار و والد بزرگوار بیرون دبیر پورہ است رحمہم اللہ ہفتم حضرت شاہ موسی
قادری پسر سید محی الدین عرف قادر شاہ قدس سرہما از اولاد حضرت سید عبد الرزاق بن
غوث ہمدانی محبوب سبحانی حضرت عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہما بودہ اند مولدات ایشان در سال
یک ہزار و یکصد و پنجاہ و دو بودہ است پدر بزرگوار ایشان بفرزندی ہمشیرہ خود ایشان را
دادہ بودند باین سبب در مستعد پورہ تشریف میداشتند اما گاہی از انجا خدمت والد ماجد
خود کہ اندرون بلدہ متصل دروازہ پل تشریف میداشتند میرسیدند در سال یکہزار و یکصد و ہفتاد
و یک ہجری بعمر نوزدہ سالگی بر سجادہ پدر بزرگوار خود زیب جلوس بخشیدند تا زندہ بودند مقید
جماعت بودہ نماز بجماعت بکمال اتباع سنت نبویہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میگزارند بزمانہ
غفران مآب علیہ الرحمۃ و الرضوان بودہ اند تا چہل و چار سال بارشاد و ہدایت خلق مشغوف
بودند سردار الملک گھاسی میان کہ بازاری بنام ایشان مشہور است مرید حضرت مغفور بودہ اند
در سال یکہزار و دو صد و پانزدہ ہجری روز دوشنبہ برحمت حق تبارک پیوستند رحمۃ اللہ علیہ مزار ایشان
اندرون بلدہ متصل پل دروازہ پل واقع کسی از فرزندان ایشان گنبدی مختصری مثل تابوت
خوشنما درست کنانیدہ است بعد ایشان سید غلام علی شاہ قادری شدند و بعد ایشان
سید مرشد صاحب قادری شدند و بعد ایشان سید مرتضی صاحب قادری شدند کہ الحال
موجود اند مدظلہ و رحمہم اللہ ہشتم بہار علی شاہ از چمنستان چشت بودہ اند پس ایشان چمن علی شاہ

بهر کس بخرابات نشد بی دین است ٭ یعنی که خرابات اصول دین است ٭ میرانند که خرقه خلافت
وارشاد از شاه فاضل صفا یافته اند وایشان از خلفاء امین الدین علی اعلے بوده اند بنسبت
فنافی الشیخ شتافته اگر از کسے میگرفتند جنس خشک میگرفتند وبجای مطهر بدست خود می پختند و
بکمال ادب بطریق مسنون میخوردند از طعام عموم مردم احتراز میفرمودند وفات ایشان بتاریخ یازدهم
جمادی الاخرے سال یکهزار ویکصد وچهل هجری واقع شد مزار ایشان بیرون حیدرآباد در ملکاپور
است متصل باغ گوردهن واس قریب آصف نگر بعد ایشان سید جمال شاه دهوتی شدند مزار
ایشان هم درانجاست رحمهما الله پنجم شاه جان الله بیجاپوری مجذوب مغلوب الاحوال صاحب الکشف
بین الاقوال بوده گویند از قوم شیخ بوده اند کلام با کسے نمی فرمودند زیرا که از آئین مشائخ کرام
است قلة الکلام والطعام والمنام والزاویه عن الانام والذکر علی الدوام ودر چار مینار میماندند و
چون وقت ایشان نزدیک رسید در شهر گشت شروع کردند ٭ مجنون صفتم در بدر وخانه بخانه ٭ یعنی که
به بینم رخ لیلے به بهانه ٭ گه معتکف دیر وگهی ساکن مسجد ٭ یعنی که ترا می طلبم خانه بخانه ٭
حاجے ببره کعبه ومن طالب دیدار ٭ او خانه همی جوید ومن صاحب خانه ٭ بتاریخ پنجم ماه رجب المرجب
سال یکهزار ویک صد وچهل هجری باشاه مراد دهوتی هم سفر آخرت شدند وبرحمت حق تبارک پیوستند
مزار ایشان برکناره رود موسی برکناره شمالی پل طرف افضل گنج زیارت گاه خلائق است
قدس سره ششم شاه ابوالحسن چشتی در ابتداء شباب روزگار پیشه بوده اند دست بکار ودل بیار
میداشتند آخر ترک روزگار ظاهری نموده در خجسته بنیاد رفته خدمت شاه جعفر صاحب که خلیفه شاه
نظام الدین اورنگ آبادی قدس سرهما بوده اند حاضر شده دست ارادت در خاندان قادریه
بدست ایشان داده ولباس درویشی پوشیدند وبعد ریاضت سالها سال همپای مرشد خود
که هم برادر نسبتی ایشان بودند به فرخنده بنیاد تشریف آورده ببیرپوره سکونت اختیار
فرمودند وهرگاه شاه جعفر صاحب چشتی قدس سره رحلت فرمودند وبرحمت حق تبارک پیوستند
شاه ابوالحسن چشتی ایشان را قریب دروازه بیرپوره بیرون بلده حیدرآباد دفن کردند حالا

بجاه النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اینجا مولانا تراب علی ابوالعلائی خیر آبادی افرد المقبولین
آسوده اند رحمہم اللہ دوم مزار حضرت شاه سید محمود چشتی ست قدس سرہ گویند نژاد ایشان
از نجف اشرف ست اول در شهر بدر آمدند و دست ارادت بشمس مولے داده و سه سال در خدمت
بابرکت ایشان بوده و بانعامات الهیه مشرف شده و به نسبت جذبیه فیض برداشته بحیدر آباد
رسیده بر قلعه کوهی موطن گرفتند گاهی سکر بر ایشان مستولی می بود و گاهے بصحو می در آمدند
بعد چندی فرمودند که مرقد من همین جا خواهد بود بسیاری از ایشان کرامت بظهور رسیده است
بزمانه تا ناشاه بودند سلطان بایشان ارادت نمیداشت فرمودند که حریفی پیدا شود و تا ناشاه
را اسیر کرده برد و همچنان شد که بعد چندی عالمگیر اورنگ زیب بادشاه انار الله برهانه رسیده
بدولت آباد برده اسیرش گردانید که بعد چارده سال در سن یکهزار و یکصد و دوازده هجری از
جهان بمرض اسهال در گذشت و بروضهٔ دولت آباد مدفون شد وفات سید شاه محمود در سال
یکهزار و یکصد ست و مرقد منور ایشان بر کوه است والحال این کوه بنام ایشان بین العوام والخواص
مشهور ست وصاحب اولاد و سلسله بوده اند بعد ایشان شمس عالم صاحب شدند بعد ایشان
شاه علی رضا چشتی شدند رحمہم اللہ سوم مزار حضرت بابا شرف الدین قدس سرہ است
گویند ایشان مرید و خلیفه حضرت شیخ شهاب الدین عمر سهروردی طاب ثراه برادر طریقه
مولانا معز الدین ترک بوده اند قبل از آبادانی بلدهٔ فرخنده بنیاد حیدر آباد حرسها الله عن
الفساد بر کوهی که در ینولا مرقد شریف حضرت ایشان بران است تشریف آورده متمکن شدند
وآن کوه هیئت خوش فضا راحت افزا که ارباب بواطن را نور می افزاید و اصحاب ظواهر را
سهر در مینماید و آن جبل نور از بلدهٔ مبارک بفاصله چار کروه طرف جنوب واقع است
عرس شریف ایشان بتاریخ نوزدهم شعبان می شود و خلائق بسیار بانبوه کثیر از
خواص و عوام در آنجا میروند تزور و تبرک بر رحمه الله چهارم مرقد مراد شاه دهوتی ست
از فقراء ملامتیه بوده اند بکمال اتقا پیراسته گو بظاهر خود را بخرابا تیان می نمودند بیت

یا کچهری خفته و آرام کرده و داخل محل میشود و اگر در خانه نوکری موت گردید او بعد چهل در حاضر میگردد
اندرین مدت اگر حاضر گردد مزاحمت میگردد و بابت ماتم پرسی یک فرزند موتی را دو شاله سفید
یا سیاه عطا میگردد و از دیوانی بعد هفت روز چاکری که در خانه او موت میگردد و حاضر مے شود
دو شاله سفید می یابد **فصل** در بیان اهل مزارات اینجا که از خواصان حق تبارک بوده اند اگرچه احوال
مفصل ایشان بتحقیق نه پیوسته اما هر چه از کیفیت اجمالی ایشان معلوم شد نگاشته مے شود
زیرا که مالا یحصل کله لا یترک جزوه ضرور دانستم که ختم فصول کتاب بر احوال بزرگان شود تا موجب
برکت درین کتاب گردد بدانکه یکی از اصحاب مزارات اینجا شاه یوسف صاحب اند قدس سره
گویند ایشان دو برادر بوده اند نام نامی یکی ازان یوسف صاحب و اسم سامی دیگری شریف صاحب
رحمهما الله هر دو بزرگ از سادات بلباس سپاهگری بلازمان بهادر شاه پسر عالمگیر انار الله
برهانه بوده اند بکمال اتفاق میگذرانیدند سفید پوش بوده اند و صحبت یکجائی می داشتند از یاران
مولانا سید ناکلیم الله جهان آبادی قدس سره بوده اند اراوت بسلسلهٔ قادریه می داشتند هرگاه
برای تنبیه شاهزاده کام بخش لشکر بهادر شاه بحیدرآباد آمد همپای عسکر ظفر پیکر بوده اند هرگاه
باد تند وزید که خیمه هر کس بر افتاد و هر درخت عظیم الجثه سر بسجده نهاد آن وقت چراغ ایزدی
پیش ایشان روشن بود و کلام الله مجید در تلاوت بینندگان در حیرت افتادند و سر عقیدت
در پای ایشان نهادند چون بادشاه بحیدرآباد رسید شاه یوسف صاحب قدس سره ترک خدمت
نموده عزلت گرفتند شریف صاحب هم بمتابعت ایشان رفتند بعضے ناقل اند که حضرت
اول مصری بوده اند و حضرت ثانی گیلانی مگر هر دو برادر طریقت بودند هر دو بریاضت و تقوی
و ورع و احتما میگذرانیدند حتی که آب ایشان بکاه دیگری رونمی آورد کرامت بسیار از ایشان
سر زده اند و روز بروز بظهور میرسید کسی را مرید نگرفته اند مزار هر دو بزرگ در موضع نام پلی است
و اینجا قطعه از جنت است عرس ایشان بتاریخ پنجم ذیحجه می شود بنای گنبد و مسجد و حوض
ایشان یکی از متوسلان نواب سعد الله خان ناظم ارکاٹ کرده است خدایا بیامرز آمرزیدگان آنجا را

طبیب میدانستند این رسم بدر انواب مختار الملک بهادر یک قلم موقوف فرموده اند و مقبلان آن را بسزای سخت رسانیده فلهذا کم شده است اما قلع آن کلیته هنوز نگردیده است از کلان تران ملازمان بجرمانه وقید وضبطی جاگیرات رسیده اند وخردان ایشان بموقوفی جرمانه وقید ومحرومی چاکرے فائز گردیده اند تاهم بازار رشوت بند نیست وچون بیشتر مردم اینجا حلال وحرام را نمی شناسد لهذا از وایشان میان طهارت ونجاست ولطافت وکثافت هیچ فرقے نیست بسا دیده ام که بدست خود شیشهٔ بول آورده اند وبهمان دست تر کوزهٔ تر را گرفته اند وهیچ مضائقه نکرده اند و شاگردان اینجا ومریدان اینجا اکثر تا غرض حصول مرام دنیا بمیان باشد همه مطیع باشند وچون غرض مرتفع شد هیچ عزت استاد وحرمت مرشد ندارند بلکه او را نمی شناسند اگرچه این مرض همه جاست لیکن اینجا بیشتر دیده شد پس هر او ستاد ومرشد را لازم است که بعد امتحان طالب بجد گرفته باشد فقیر که در اینجا وارد شدم اکثر مردم درخواست خواندن نمودند گفتم که بچشم حاضرم اما اول نوشتهٔ خوش طریقه بودن خود از مولوی عبد الحلیم صاحب بیارند پس خاموش ماندند فقیر هم خلاص یافتم از دستورات خاندان آصفیه است که اگر کسے از اوکار ونیا تنگ می آید وامن خود خواهد چیله سرکاری میگردد وفارغ البال وخوشحال میگذراند اگر خبر قتل کسے بحضور اخبارے میرساند میگوید که فلان تصدق شد واگر کسے خبر مردن کسی میرساند عرض میکند که دوا کار نکرد وبلنگ که بافته بان وستلی باشد نمیدارند بلکه بافته نواڑ که یک خط آن زرد ویک سرخ باشد نگاهدارند وبروز آخرین پلنگ نواڑ سفید برائے جنازه میرود آنرا نامبارک وبدشگون میدانند وبوریه هم بخانه نمیگذارند که اینهم سامان جنازه باشد ولفظ شامیانه را بروز جنازه بر زبان می آرند وهمیشه شامیانه را اونڈا پینگے وبعضے دار اپینگے نامند ودر محلات چرخه نمیروند که این ابد شگونی دانند وچون یکساعت یا دو بالا روز باقی میماند همه ڈیوڑهیا معمور میشوند یعنی آمد ورفت بند مے شود وهر گاه همین قدر روز مے برآید ڈیوڑهی ها روشن می گردند یعنے آمد ورفت جاری می گردد وبر هر ڈیوڑهی سیاهه نویس مقرر اند هر چه حکم از حضور یا بیگمات معظمات صادر میگردد در سیاهه نوشته میشود وهر ماما که بخانهٔ خود می رود چون باز می گردد ومی آید یک شب دو چوکی خانم

نکرد فقط وجون اختیار یابند از قتل و ایذا یکدیگر باز نمانند بدیگران چه رسد و رسم الخط حساب
که دارند خالی از فریب و پیچ نخواهد بود و غرض ازین سیاق الزام طرف مقابل میباشد تصفیه
کاغذ حساب فلهذا بعد آگاه شدن دستورات حسابیه این فرقه حضرت اورنگ زیب عالمگیر پادشاه
غفر الله له بسیاری را از پنڈتان قید فرموده مجلس انام پنڈت خانه کرده بود و از فرائض این فرقه
غیر محاسب است یا الزام دادن محسوب علیه ایا از طرفین نفع برداشتن فلهذا در ملک ما احکام انگریزی
میخواهند که محاسب مسلمان باشد و در جمله عمله سوائے برهمنان و ستارکلان از دیگر اقوام ملازم بکثرت
داشته شوند و مردم آنجا را اعم از انکه هندو باشند یا مسلمان او زنان احترازی نیست مسلمه یا هندو
شغلے دارد و مسلمان یا هندو به مشغوف کسی را با دیگری اجتنابی نه و همچنین جمع بین الاختین را مضایقه
ندارند اگر درین ناظم فوجداری کسی را بتعزیر مجلس میرساند یا مجلس مرافعه بلا لحاظ برپا میفرمایند نعوذ بالله
من ذالک السوء مردے نباشد که خواصی از طفولیت نداشته باشد الا من حفظه الله عن العین و زنی نباشد که از خردے
آشنا بکسے نباشد الا من صانها الله عن الشین و در حرام خوردن و افعال محرمه کردن از مردم اینجا چه عالم باشد
و چه جاهل همه مبتلا اند مثلا از سیندهی نوشیدن و رشوت خوردن و دزدی کردن و رهزنے نمودن و غارت
کردن و دغابازی نمودن و مال بفریب کشیدن و سود خوردن کمتر کسے باشد که دور بوده باشد
مسلمانان اینجا ریش می تراشند و بروت میگذارند و بر سر کلاه و پٹه و چوٹی می گذارند این همه
مکروه تحریمی ست و مرد زیر جامه تنگ تا شتالنگ می پوشند که اینهم ممنوع است و یکی از عجائب احوال
اینجا اینکه اگر شخصے بسببے کمزور میشود بازار اقوی که بود حاصل نمیگردد پس مرد مسافر را در اینجا نباید که
خون کشد یا بسیار مسهل گیرد یا در افعال نفسانی شغل کند یا راضی بسکونت این کشور گردد اگر اتفاق
قیام چند روزه شود باید که باز بسفر ملک خود تبدیل آب و هوای اینجا کند تا تازه دم گردد و در اینجا
چیزی جزئی بی سعی و تلاش و کوشش و انتظار میسر نمیگردد و از عادات مردم اینجاست که خیانت
در کار آقا کنند و بحال آن دزدی نمایند و بآن چیزے معتد بها پیدا کنند و فخریه میگویند که فلان شخص
چار لک روپیه پیدا کرد و این را کمال چالاکے و دانش ظاهر می کنند و ندانند و شکر انه را مردم اینجا

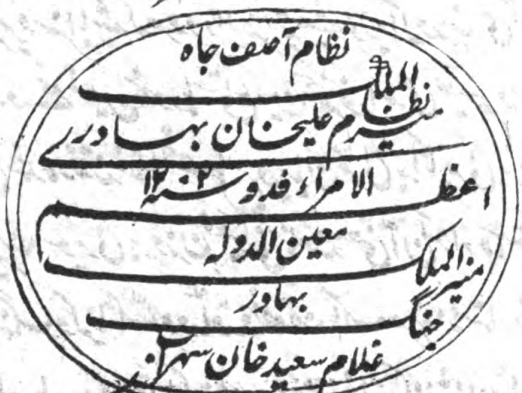
دو بهار و دو تابستان و دو خریف و دو زمستان و تمیز بین الفصلین بخوب ترین وجه ظاهر میگردد
زمین اینجا بنا بیع بسیار دارد و آب همه جا شیرین است امّا در آبار آب فی الجمله شوریت دارد و انگور
اینجا مزه انجیر ترش میباشد میگویم که صاحب تحفة العالم را همچنین اتفاق افتاده باشد ورنه
انگور اینجا برابر انگور کابل بلکه بهتر ازان بهم میرسد و همچنین انجیر و رینجا به گجرات میسر میشود فقط
و زمین این ملک قابل ربع کامل است اگر انتظام آن باحسن وجوه کرده شود و در تابستان
زراعات صیفی بآب باران و بدیگر موسم بآب برگها که سلاطین سابقه بسته اند پرورش می یابند
رئیس خوش اقبال و نیک نیت که تکلیف رعایا را بقدر یک ورده نمیگوارد و مختار او نهایت مدبر
و خیر خواه آقای خود که هر وقت در تزاید جاه و حشم و مزید دولت و اقبال خداوند نعمت خویش
میگذارند سبحان الله زهی والی مملکت و خی مختارش با مروت قدردانی فقرا و عزت علما از سلف
تا بخلف چنانکه الحال در ین سرکار عالی گاهی نشده است فقیر بجای یک پول که بمشکل میسر میشد بچشم زدن
صاحب یک لک روپیه میشود عالم باوجود بوریه نشینی بانعام حال مالک خزانه قارونی میگردد اگر
بحسن تدبیر مختار حال اندکی ظلم ناظمان و بیداد تعلقه داران و کارکنان از رعایا و برایا پستی می کرد
این ملک دکن مرغوب جهانیان خواهد بود اگر تدابیری که در کتاب تنویر تدابیر نوشته ام بعد
تعلیم مساحت پیمایش ملک و درستی نقشه های مواضع و کشت کنانیده شود تغلب زمینداران
و جاگیرداران و انعام داران واضح میگردد و بندوبست زمین بی تردد و افتاده باسرع زمان
میگردد و ترقی جمع بشرح نرم و ده گونه میگردد و مضمون من جار بالحسنة فله عشر امثالها بظهور میرسد مردم
اینجا چه شهری باشند و چه بدوی همه کاهل و کم محنت فلهذا نه از ایشان عالم میشود و نه حاکم اگر خدمتگاری
است او را هم تا نیمروز خفتن ضرور است و همه مجبول اگر زور کسی می بینند مطیع و باج گزار می شوند و اگر
کمزور میدانند باد نخوت در سر ایشان می پیچد کلاه نخوت را کج بغرور موفور می نهند و سلوک پشتها پشت
بیک لحظه فراموش میکنند و عهد و پیمان را بر طاق نسیان میگذارند بر اینهمه اینجا که دستار کلان کلان از
بر سر دارند متهم بدغا و فریب و طمع و حرص و مغالطه و هی معروف اند گویم خدا پنج انگشت یکسان

پس الیشان هرگاه جوان میشوند نگاه نمیکنند مرد هر زن را که میخواهد میدارد و زن هر مرد را که میخواهد
در کنارش میماند پس زن را سویرنی و مرد را سویری و هر دو را مرلی نامند و این هر دو بموجب
شرع و شاستر و قانون در حرام مبتلا میباشند مرد دوائی میخورد که قطع نسل میکند و در نطفهٔ او قوت
نامیه نمیماند و بعض زن دوای میخورد که عاقره میگردد و زنی که چنین دوای نمی خورد و بحمل
میرسد ساقط میگرداند اگر بچه پیدا میگردد او را قتل میکنند تا بزرگی او که بچشم عوام است زائل نگردد
بندوبست این فعل حرام و قتل نفس ناحق بر ذمت همت علیای سلاطین واجب و لازم است
و این نذر فعل حرام در قوم برهمن و چهتری و غله فروش نمیباشد بلکه در دیگر اقوام هنود آن
ملک هنوز جاریست عجب از حکام خیرخواه خلائق زمانه ماست که هنوز تحقیق این مسئله جزئیه را نفرموده
انتظام رفع آن نه نموده اند فقیر حقیر بدفع آن بدل و جان متوجه است حق تبارک ثواب این
انتظام را در حق این موجد محقق درج فرماید گویند در نیولا در شهر پالی که در علاقه ستاره بحکومت
انگریزی یکهزار و پنجصد مرد و دو هزار زن مرلی موجود اند و هر یک خود را بزرگ و مقبول دیوتا ظاهر
میکنند و اخبار عجیب و غریب از دو بیان میکنند و دمی از حرام نمیگزارند سرکار را ضرور است که بواسطهٔ
قابلهٔ بعد درستی فهرست اسمار آنها بذریعه عملهٔ پولس خبر حمل و اسقاط آن همیشه گرفته باشد و نیز فهرست
اسمار کسانیکه این زنان نزد اوشان روند یا اوشان نزد ایشان می آیند درست کنانیده همیشه
ارباب پولس برتاکید باشند که خبر حمل اوشان گرفته باشند اگر بچه پیدا شود آن حرامی پرورش
کنند اگر قتل حق کند قاتل را بقتل رسانند بلکه این رسم بد مرلی را بواسطهٔ شاستریان موقوف
کنانند فقط فصل دربیان اوضاع دکن و احوال حیدرآباد بدانکه میر عبداللطیف خان شوستری
در کتاب خود که موسوم تحفة العام است می نگارد که بیشتر اراضی بسبب قرب خط استوا هوای
معتدل دارد طول ایام و لیالی در جواد قوس بسیزده ساعت رسد و ازین متجاوز نشود و در
موسم زمستان مردم اینجا را ضرورت بآتش و پوستین و لباس پنبه و پشمین نافتد و در تابستان
بسردابه و گلستان و خنخانه و یخ احتیاج نگردد و قریب است باینکه هشت فصل شمرده شود

درباب سواری اپ مزبورہ عنایتی سرکار متعرض و مزاحم نشوند اگر درینباب تخللی درپیش آورده
مانع و مزاحم خواهد گشت و نوعی تقیید نمایند که آینده دست از مزاحمت آنجا باز دارد و در صورت
شرارت وایستادگی او را بحضور رسانند درینباب تاکید اکید دانند پنجم شوال سنه ۱۲۳۳ هجری سال یکهزار
و دو صد و سه هجری و مالکان در فوجداری نالش بردهیران بابت مزاحمت کرده بودند چون
اصل سند مدعیان پیش کردند شاید بعضے مدعی علیهم خاموش ماندند جرایان کار مدعی شد اگرچه
درین سند بوجوه نظر بوده است مگر ضرورت تحقیق آن نشد درینولا که بست و هفتم محرم سال یکهزار
و دو صد و هشتاد و پنج هجری ست پچهمن زین گر مدعی نالش مزاحمت وانگی دوله برپالکی هنگام
معاودت بردو کیاو کشتیا و مالیا مدعی علیهم کرده که دو صد سائیسان را همراه خود آورده مانع
و مزاحم سواری شدند که برآمدن نخواهم داد و کشت و خون خواهم کرد هرچند سیو پاچیله گرو
بمدعی علیهم فهمایش کرد مگر نشنیدند چون مدعا علیهم و چیله گرد را در فوجداری طلب کردم معلوم شد
که مدعی و مدعی علیهم همه چیله یک گروانند و منکر نصیحت چیله گرد که بجاے گرو دست هستند یعنے
چیله میگفت که تا آمدن چوریا گروجی کلان مزاحم سواری دوله و دولهن نشوند بعد آمدن گروجی
هرچه خواهند فرمود برآن عامل شوند گفتم که نزد قول دین اگر چیله سخن مشد را شنود سخن مصلحت آمیز گرو را
در خود نگیرد قابل تعزیر و سزا باشد که مرد و دالطریقه میشود زیرا که در هندی گفته اند هر روٹھے
گور پھیر منا دین گور روٹھے نہین ٹھور باستماع این سخن فوراً مدعی علیهم دست از مزاحمت
باز داشتند و راضی شده رفتند فقط **فصل** در بیان مُرلی بدانکه مرلی بروزن مرغی زنی باشد
که آن را در سنسکرت سویرنی بروزن فعیلتی نامند معنی آن آزاده است وچون کسی را
ازهنودان ملک تیلنگ و کرناٹک و دہاڈہ و نصف ملک مرہٹہ از ستاره تا پانی گھانڈی راو
اولاد نمیشود و نذر بنام بلیا یا لوچا یا گھنڈی راؤ می نمایند که ایشان را دیوتای خود اعتقاد
میکنند هرگاه بقدرت حق قدیر فرزند پیدا میشود عم ازان که دختر بود یا پسر آن را آزاد
میگردانند بمحبت پدری و مادری تا چارده سالگی پرورش او می نمایند و برحالش میگذارند

ہردو ملازم سرکار امیر کبیر بہادر اند اما سبب آنکہ در چادر گھاٹ بہ حشمت گنج پیش چاوڑی میباند و واہر
می شناسد گہارہ است کہ سنگ آمی ساید و می تراشد اگرچہ محسوب بجوہریان نیست اما زیادہ از
جوہریان نظر دارد و می شناسد فقط فصل دربیان دستوری عجیب و آن اینکہ اگر کسے نوشتہ از
اقوام خیاط یا روغن گر یا زرگر یا زین دوز یا مانگ بر اسپ سوار در شب گشت میگردد و این خبر
بسائیسان میرسد ہمہ جمع میشوند و او را بر اسپ سوار شدن نمی دہند و درین بلوی ہر جا کہ نام
سائس از ہر کس کہ باشد شریک میگردد و فساد ہا برپا میکنند تا آنکہ کروہ مرشد سائسان جھنڈہ
خود گرفتہ و بر چشم آن کشادہ گویا برای غزی پیش می آید تا آنکہ نالش اینچنین مقدمات مالک
عروسی با مردم پولس تا بسرکار میر سانند و ہم بفوجداری دائر میگردانند اگر بمرشد ایشان گفتہ میشود
کہ نقصان شما در سوار ہے ایشان بر اسپ چیست میگویند کہ از قدیم گاہی اینچنین نشدہ است و درین
ہنگ عزت شرفا است با مردم انیمہ جنگ و جدل کہ میکنیم برای شرفا میکنیم اگر شرفا خود منزلت خود را
کم کنند با مردم ناچاریم گویند بزمانہ مہاراجہ چندو لال بہادر ہم بسیار فساد سائیسان کردہ بودند اما در
عہد جناب نواب غفران مآب ہمچنین فساد کہ سائیسان کردہ بودند حکمے جاری شدہ بود کہ نقل آن

شاہ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی



بعمالان حال و استقبال بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد و صوبجات دکن نوشتہ میشود کہ بحسب فرمان
والاشان مورخہ ۲۰ شہر شعبان سنہ ۱۱۶۶ ہجری اسپ مشکی جانور عنایتی سرکار عالی از مہر
خاص جہت سواری دولہ و دولھن بنام مالکان سرفراز نمودہ شد باید کہ کسے ڈپیران

می اندازند نهر آنطرف بند کرده شده است جای افسوس ست که در گناه شریران بیچارگان نمازی
محروم المار شوند و نبع نواب امیر عالم که در حق ایشان که از صدقات جاریات بود بسبب
خباثت خبیثان بند شود در گناه یک کس که کشاینده مستراح ست دو کس از ثواب
محروم شوند یکی روح نمازیان و دیگر روح پرفتوح بانی نهر اگر کشاینده مستراح از غرباست فوراً قید
کرده شود اگر عدول حکمی کرده و اگر از امرا ست فوراً تنخواه یا جاگیر او ضبط کرده آید ورنه عجب نباشد
که آه غربا باجابت میرسد و صاحب مستراح بدیاح وبائی یا دیگر آفات از حق مستریح گردد ٭
بترس از آه مظلومان که هنگام دعا کردن ٭ اجابت از در حق بهر استقبال می آید ٭ و آنکه هنوز
بالیشان باین عمل ناپاک بلای نرسیده است گویا مصداق آیه کریمه شده اند وَیَمُدُّهُمْ فِی
طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُونَ یعنی مهلت میدهد ایشان را در گمراهی خویش سرگشته شده پس باید که ازین
مهلت بترسند و از تکلیف رسانی خلائق باز آیند و حق آنست که سبب بند شدن و علت
نرسیدن آب نهر در مغلپوره معلوم فقیر نیست هزار دهن و هزار سخن مصرع فکر هر کس
بقدر همت اوست **فصل** در بیان اسمار جوهریان این بلده که در اینجا مشهور اند بدانکه درینولا
درین بلده چند جوهری در جواهر شناسی مشهور اند یکی بهرلال است که اصلش از میرٹھ است
اما نژادش از حیدرآباد دکن ست در بیگم بازار نزد لاله شیولال و مونی لال بیماند دوم لاله جگناتھ
کھتری ست که در چادر گھاٹ بیماند آدم کمنه است برادھاکشن والا کاردانی مشهور ست در عهد سابق از
خاندانی مشهور معزز بوده است حالا زمانه ناموافق ست اما در فن جوهر شناسی نظر دقیق دارد و
کمال تحقیق سوم کالکا پرشاد لکھنوی از قوم اوسوال ست و دلال مورشاه صاحبست که در کسارٹھ
بیماند آدم هوشیارست و نظر عمیق دارد و چهارم کشن داس گجراتی ست ملازم دیوانی که در چادر گھاٹ
بیماند اگرچه جوانست اما آدم صاحب هوش است پنجم پرمیاست از قوم کومٹے در حیدرآباد
بیماند ششم بنسی لال پسر خوشحالی رام اگروالہ دهلوی که الحال در چارکمان بیماند هفتم پرشادی رام
مارواڑی ساکن بیگم بازار هشتم جیون مل مارواڑی پسر سمیر مل ساکن بیگم بازار قریب چادرگھاٹ این

نصب آن اینست که اول بزمین سرکاری تخم یا قلم درختان کارند و شخصے بران مامور فرمایند
تا پرورش آن تا دو سال کند بعده در شروع برشکال از انجا برآورده بر سر سڑک بر فاصله پانزده
پانزده گز نصب کنند و گرد آن حلقه زنند تا حیوانات آنرا نخورند و اگر بر کناره رود موسے
بر مقامات مناسب از پل کنند تا پل چادر گهاٹ بهر دو طرف بجائی که آب دریا در موسم خود
بآنجا نرسد درختها نصب کنند مردم میله محرم شریف را بسیار آسایش دهد زیرا که دیده ام
که مردم میله و اهل و کاکین بموسم گرما تکلیف تاب آفتاب کشیدن نمی توانند و بیقرار می شوند
همچنین اگر در جلوخانه سرکاری درخت نصب کرده شوند مردمان حاضری پنجسم ماه محرم و مستغیثان
و سوارے مردمان حضوری روزانه را بسیار آرام بهم رسد و این یادگار و ثواب مدت ها ماند و نیز در
جلوخانه ضرورست که برای شاشیدن مردمان چند جای علیحده مقرر کرده آید تا گرد مسجد جلوخانه
و جوانب در جلوخانه از عفونتهای این قاذورات پاک باشد و چون شاشیدن از امور سته
ضروریه است مردم مضطر بلالحاظ خانه خدا و خداخانه هر جا که حجاب می یابند میشاسند اگر چند جا برای
رفع این حاجت مقرر کرده شود و چندی کناس آنجا حاضر باشند و مردم را بجای مقرر نشانند
و هم تمام مقدم جلوخانه از تعفن پاک میشود و نیز از ضروریات است که نهر شهر را که برای آسایش
خلق الله فیض بخش عالم جناب میر عالم مغفور ساخته اند پاک دارند و ناوه دانهای مستراح را در آن
انداختن ندهند و از جمله کناسان که مهتران و خاکروبان باشند مچلکه گرفته شود که هر کس که اینچنین
فعل سازد و خبرش در فوجداری رساند و ازان جا اشتهار نام آن جاری گردد که فورًا آن
ناوه دان را بند کنند و مغاکی علیحده در مستراح خود کنند که هرگاه آب در آن جمع شود مهتر آنرا
آب را ببوبه پر ساخته دور انداخته باشد یا گاڑی مع آله برون آب از سرکار مقرر شود که مهتر
صباح او را پر کرده بیرون شهر انداخته باشد اگر کسے مطابق اشتهار عمل نخواهد کرد و تکلیف رسان
عالم خواهد بود در عدول حکمی مورد جرمانه خواهد شد و از مردم محله مغلپوره شنیده ام که بیچارگان
بسبب نرسیدن آب فریاد فریاد میکنند و شاید از سرکار بسبب اشرار چند که ناوه دانها در نهر

در بیگم بازار دوم میر روشن علیصاحب در بازار نورالامرا سوم شیخ فخرالدین حیدر صاحب عرف
نانا میان در بازار عیسی میان چهارم مرزا عبدالغفور بیگ دهلوی داروغه حوالات فوجداری
در محله سلطان شاهی پنجم مرزا اشرف بیگ صاحب در سلطان شاهی ششم نواب محکم جنگ بهادر
هفتم عبدالله خانصاحب پسر احت جنگ بهادر هشتم فضل شاه صاحب قریب باز شمس الامرا
بهادر نهم محمد خانصاحب قلعدار گولکنده برادرزاده محمد نجابت خانصاحب دهم بی نظیر جنگ
بهادر بیرون دروازه یاقوت پوره یازدهم حیدر علی خانصاحب پسر علی محمد خانصاحب وکیل
بدانکه جنگانیدن مرغان موجب عذاب سخت است وحرام است مناقره دیک زیراکه در حدیث
شریف از تحریش دیوک وبهائم نهی وارد شده است زیراکه فرمود صلی الله علیه وآله وسلم لعنت باد
بر کسیکه در بهائم تحریش کند وجنگانیدن مرغان داخل تحریش ست خروس سفید تاجدار پسند
سرور کائنات صلی الله علیه وآله وسلم بوده است وخصی کردن مرغ درست نباشد زیراکه رسول
مقبول صلی الله علیه وآله وسلم منع فرموده است ف هرگاه بیضه دراز ومحدودة الاطراف باشد
ازان ماده برآید واگر بیضه مستدیره وعریضة الاطراف بود ازان نر برآید ف بیضه که در نقصان
قمر ماکیان از بدار تا محاق دهد ازان بچه کمتر برآیند وانچه از استهلال تا ابدار دهد بیشتر ازان بچه برآیند
ف هر بچه را بعد ده روز اگر منقارش گرفته بیاویزند اگر حرکت کند وبپرزند نر باشد واگر ساکن
ماند ماده بود فقط فصل در بیان سواد شهر فرخنده بنیاد حیدرآباد بدان که سواد این بلده
فرخنده بنیاد نهایت خوب است اما بسبب آنکه براه که از بلده می آید بسبب بودن دکاکین
سیندهی ودکان های چاکنه که گزک آنست وبدم مسفوح ورودها وکبد وغیره میسازند
کمال متعفن است وهم بر سر سڑک درخت نصب نیستند البته مردم آینده وروندة آنرا تکلیف
میشود واگر دکانهای مذکوره دور کرده شوند وبهر دو کناره شوارع درختان بارور مثل انبه و
جامون وگولر والی وپیپل وبڑ نصب کرده شوند چنانکه دستور سلاطین اهل اسلام ست در طبقات
ناصری واکبری وتاریخ فرشته مندرج است نهایت آسایش مسافران را باشد وطریقه

که کمال نکوئی آنست که صله کند با دوستان پدر خود در غیبت او و صله عبارتست از انچه موجب وصلت و اخلاص باشد و از انجمله محمد بچل خان سالدار سند بیان ست نهایت متواضع العلماء و خادم الفقراء اما اولادش بر وضع پدر نیست لیکن در عدم ادای صوم و صلوٰة مساوی الاقدام پدر هدایهم الله الی الرشاد و دوم یوسف ئی از انجمله عبدالکریم خان جمعدار صرف خاص اند سه پسر دارند خانه ایشان در کهوکراری ست یکی صلابت خان دوم امیر نواز خان سوم محمد علی خان یازدهم پرول خان لودهی پسر لودهی خان جاگیر دارند قریب ڈیوڑهی لاله بهادر می باشند دوازدهم کامیاب خان جمعدار کهوکراند ملازم ویوانے در کهوکراری میباشند آدم خوب اند فقط

فصل در عجائب جانوران اینجا بدانکه از عمده جانوران اینجا مرغ اصیل مشهور که شهره اصالت آن در اکناف عالم رسیده است و آن بچند نام مشهور در اینجاست یکی یاقوت که جنگ خوب میکند و نمیگریزد و رنگ آن سیاه سرخی مائل میباشد و چنانکه یاقوت سوخته می شود وزن آن زیاده از پنج سیر نمیباشد دوم پیلا که رنگ آن زرد سیاهی مائل میباشد سوم گگر به فتح کاف عربے و بفتح کاف فارسی و سکون را مهمله که بسیار سیاه می باشد فیل بیعانه هم ازان است چهارم ڈنڈارس بفتح دال هندی و سکون نون و فتح دال هندی بالف پیوسته و فتح رائے مهمله و سکون سین مهمله سیاه و زرد و سفید و سرخ آمیخته میباشد پنجم نوری که همه سفید می باشد اگر بر دم پرهای زرد آرد آن را سرغا نامند و آن قسم ششم بود هفتم کاسنی که پرهای سرمئی دارد هشتم لاکها که رنگ آن همچو لاکه بود نهم بسنتی که بسیار زرد شگفته بود و این از جمله اقسام مرغ اصیل قسم اول است دهم چتیا که پرهای او سفید و سیاه باشند یازدهم جاوا که پرهای سفید خرد خرد دارد دوازدهم سبزه سیاه یعنی بازو سیاه و باقی همه پر سفید بود سیزدهم دودهیا سبزه آن که سفید باشد و قدری سیاهی دارد چاردهم کلبوئیا آنکه حوصله او سفید بود پانزدهم گیروا آنکه رنگ او مانند گیرو باشد و در ینولاکه درین بلده شوق مرغ اصیل دارند و نزد او شان از اقسام عمده هستند چند کس هستند یکی محمد ابراهیم خانصاحب همشیره زاده محمد بدهن خانصاحب جمعدار مرحوم

خواجہ دود چشتی رحمہ اللہ و بحرمت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمہ اللہ و بحرمت خواجہ عثمان ہارونی
رحمہ اللہ و بحرمت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ و بحرمت حضرت خواجہ پیر قطب الدین بختیار کاکی
اوشی رحمہ اللہ و بحرمت پیر و تو کبار خویشگی چشتی رحمہ اللہ و بحرمت پیر بایزید چشتی رحمہ اللہ
و بحرمت پیر جنو چشتی رحمہ اللہ و بحرمت پیر عمار چشتی رحمہ اللہ و بحرمت پیر صالح چشتی رحمہ اللہ
و بحرمت پیر فروض چشتی رحمہ اللہ و بحرمت پیر شمع چشتی رحمہ اللہ و بحرمت پیر خداداد چشتی رحمہ اللہ
و بحرمت پیر دولت چشتی رحمہ اللہ و بحرمت رحمت غازی چشتی رحمہ اللہ و بحرمت پیر رحیم داد چشتی
بیابانی رحمہ اللہ و بحرمت پیر دولت چشتی ثانی رحمہ اللہ و بحرمت پیر محمد اسمعیل چشتی رحمہ اللہ
و بحرمت پیر عبد الرحمان چشتی رحمہ اللہ و بحرمت پیر حسن شہید چشتی رحمہ اللہ و بحرمت پیر رحیم داد
ثانی چشتی رحمہ اللہ و بحرمت پیر عثمان سخی چشتی رحمہ اللہ و بحرمت پیر احمد خان شہید چشتی رحمہ اللہ
عاقبت پیر عمر خان چشتی بخیر گردان بلطفک الخفی و الجلی اللھم اغفر لہ و لذریاتہ
آمین ششم جہاندار خان خویشگے کہ در محلہ قاضی پورہ میمانند اما از خانوادہ ایشان آگہی ندارم
ہشتم مندوزی از انجملہ غلام رسول خان مندوزی اند و ایشان را ہم جماعت کثیرہ بودہ
است اما حالیا درین سرکار اشخاص چند ملازم مانده اند اما از ممتازان بودند سود بحیلہ
میخورند نہم قائم خانی این طائفہ اگرچہ از راجپوتان صحیح النسب ہندست اما بسبب شجاعت جبلیہ
خود از قرین افغان اند درین سرکار عالی از ممتازان اند از انجملہ عالم علی خان بہادر پسر
محمد خان دلاور نواز جنگ مرحوم جمعدار قائم خانی موجود از ممتازان سرکار و از خاندان عمدہ
گویند محمد خان مرحوم اگرچہ علم نمیدانستند اما با تواریخ شوق بسیار می داشتند این ہم دال
بر لیاقت ایشان است الحال محمد بخش خان خسر پورہ ایشان مرد نمازی نیک با مروت و حیا و
مرد مسکین است یقین کہ دلاور رسد باشد کار پرداز امور ات خانگی ایشان است و از انجملہ محمد بہاء الدین خان
جمعدار نیز از قائم خانیان است مرد جوان مسکین دلاور صالح محب الفقراء است اما باد وستان
پدر نکوئی نمیکنند و این خلاف سنت است زیرا کہ فرمود رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

سوم احمد علیخان مرحوم چہارم قاسم علیخان اول ایک پسر رضا علی خان نام کہ در چھاؤنی
چادر گھاٹ موجود دوم را ایک پسر محمد خان نام در مستعد پورہ موجود و ایشان را دو پسر
کریم داد خان و عبد اللہ خان و سوم را ایک پسر فیاض علیخان نام در مستعد پورہ موجود چہارم
را در مستعد پورہ دو پسر محمد صدیق خان و اکبر علیخان موجود و ششم خانوادہ پیر عثمان خان خویشگے
ایشان از قصور بودہ اند و توزی بودہ اند و فقیر نیز دو توزی ہستم اما در خیل بنی خیل ام پیر
عثمان خان مرحوم را چار پسر بودند یکی احمد خان المخاطب بمستعد یار جنگ شہید مغفور دوم
غلام محمد خان مرحوم سوم درانی خان مبرور چہارم پیر اسمعیل خان ایشان خود در مستعد پورہ
موجود دو دختری دارند نہ پسر و درانے خان را ایک پسر پیر خداداد خان سلمہ ربہ در مستعد پورہ
موجود و غلام محمد خان را پنج پسر یکی الہ داد خان کہ در چھاؤنی چادر گھاٹ موجود دوم غلام احمد خان
ایشان ہم در چھاؤنی مذکور موجود سوم پیر حسن خان در مستعد پورہ موجود چہارم پیر عثمان خان
در کوچہ جلال حی قائم ایشان ایک پسر است پیر طالع بند خان نام کہ در فرزندی ایشان پیر اسمعیل خان است الحال
در بازار گھاسی میان میباشند پنجم پیر سبحان خان در مستعد پورہ موجود و پیر احمد خان المخاطب بمستعد یار جنگ
شہید مرحوم را ایک پسر پیر عمر خان نام در مستعد پورہ موجود و ایشان را ایک پسر پیر احمد خان
نام و ایشان را ایک پسر پیر عبد الرحمن خان نام سلمہم اللہ تعالے چون ایشان از اولاد پیر تو ہستند لہذا شجرہ آبائی ایشان را
مینگارم تا برای و توزیان یادگار از فقیر باشد شجرہ خلافت طریقہ چشتیہ خویشگیہ قدس اللہ اسرارہم الیہم و رحمہم اللہ
الی بحرمت حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم و بحرمت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
و بحرمت خواجہ حسن بصری رحمہ اللہ و بحرمت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمہ اللہ و بحرمت خواجہ فضیل
بن عیاض رحمہ اللہ و بحرمت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رحمہ اللہ و بحرمت خواجہ
خذیفہ المرعشی رحمہ اللہ و بحرمت خواجہ ہبیرہ البصری رحمہ اللہ و بحرمت خواجہ ممشاد علو دینوری
رحمہ اللہ و بحرمت خواجہ ابو اسحق چشتی شامی رحمہ اللہ و بحرمت خواجہ ابو احمد چشتی رحمہ اللہ
و بحرمت خواجہ محمد چشتی رحمہ اللہ و بحرمت خواجہ محمد یوسف ناصر الدین چشتی رحمہ اللہ و بحرمت

محمد سید الاواخر والاوائل المختار من صفوة الاطائب والحال الخ انتہی حال پیدا شدن اینجماعت
را اگر دریافتن ست در طبقات اکبری بینند دستور این قوم ست کہ اگر از اہل دنیا باشد وقت مرگ
ترک دنیا میکنند اگر صحت می یابند باز متوجہ آن نمیشوند و مشائخ ایشان سوال نمیکنند اگرچہ بفاقہ
جان برلب رسیدہ باشد و ذکر و شغل بیشتر بر طریقہ چشتیہ و قادریہ مینمایند و مقید صوم و صلوٰۃ
میباشند نواب بوڈھن خان مرحوم کہ حالا ہمشیرزادہ ایشان محمد ابراہیم خانصاحب وغیرہ
اند و دولت خان و ستار خان و حسین خان و ہوشدار خان و باز خان و جنید خان و مصر یخان
و مصری خان میر شکار وغیرہ خوانین چنچل کوڑہ و قطبی کوڑہ ازینی ہستند دیگر نیازی از انجملہ
محمد خانصاحب قلعدار کولکنڈہ و محمد نجابت خانصاحب عم اوشان کہ در مغلپورہ میباشند نہایت
خلیق صاف طینت سوم خویشگی کہ از قوم جامع اوراق است و این طائفہ دریجا بچند مقام
سکونت اختیار کردہ است یکی در قصبہ بٹر خاندان حافظ غلام مصطفے خانصاحب مرحوم کہ تعلقدار
بدر بودند حالا غلام رسول خان و غلام نبی خان وغیرہما پسران ایشان ہستند دوم در باسم
ابوزمان خان عرف حسینی میان کہ ایشان را چار پسر بودند غلام علی خان و منصب علیخان و
نواب علیخان و عباس علیخان و فروع ایشان را نہم سوم در اورنگ آباد بمحلہ قطب پورہ
از ہنگام سلطان زمان حضرت عالمگیر اورنگ زیب بہادر علیہ الغفران ازاولاد عبد اللہ خان
خویشگی ہستند تفصیل ایشان را نہم چہارم عبد السلام خان خویشگی کیرتپوری مولد ایشان بنگلور
است در ملک برار کہ حالا در تحت و تفویض انگریزی ست و بہمانجا مزار میر حیات قلندر انشان
میدہند و اولاد این بزرگ در موضع کلوابن پرگنہ چریاکوٹ ضلع اعظم گڈھ موجود است پدر عبد السلام خان
کہ عبد الستار خان نام میداشت از کیرتپور ضلع بجنور آمدند و دریجا متاہل شدند اگرچہ عبد السلام خان
اولاد پسری نمیدارند اما خویش و اقارب ایشان ہنوز در کیرتپور موجود ہستند و پیر داد خان
برادر ایشان دریجا موجود زن گرفتہ بچہ ہا بر آوردہ اند پنجم صالح محمد خان خویشگی مرحوم
ایشان را چار پسر بودند یکی عبد الرحیم خان غضنفر یار جنگ مرحوم دوم محمد حسین خان مرحوم

نوشانیده باشند صحت یابد اینهمه خوراک جوان ست طفل را بمقدار عمرش میدهند و چون
برگزیدهٔ سگ چادر را آب تر کرده می اندازند خصوصاً چادر نیلی فوراً می میرد بچشم خود دیده ام و گزیدهٔ
آن بیهوش نمیشود بلکه با عقل و تمیز میباشد و همه را میشناسد اما در دل او خواهش گزیدن
دیگری پیدا میگردد اگرچه دیگران را میگوید که کسے نزد من نیاید که خواهم گزید زیرا که دل من برای
گزیدن خواهش بسیار دارد پس از و اگر احتراز نمیکنند البته همچو سگ بدندان میگزد که همان اثر
در ان پیدا میکند و آدمی هلاک میگردد و نعوذ بالله من هذا البلاء اللهم احفظنا عنه و عن کل سوء و
طرفه و عجیب و غریب این شهر لطافت بهر این است که در اینجا زنبور زرد و زنبور سرخ نمیشود در این
عرصه سه سال که مدت ورود فقیر اینجاست یکبار هم ندیده ام و بس **فصل** در بیان اقاغنه
اینجا که در ینولا خانوادهٔ اوشان مشهورست یکی ازان قوم نپی ست که بیشتر ے از ایشان معزز
و جمعدار و جاگیردار خوشخو خوش خلق خوش اوقات و خوش رو دلاور صاحب حمیت و حیا
مگر بسبب جهالت قوم خود باهم قصه و تکرار و فساد و عناد بسیار دارند اکثر ے از ایشان
مهدوی عقیده هستند که اعتقاد دارند که امام مهدی موعود علیه السلام آمدند و تشریف برند
چنانچه در ینباب ملا علی متقی رضی الله عنه رساله در زبان عربی تحریر فرموده است که آغاز آن
این است بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین و الصلوٰة و السلام علی سیدنا محمد و آله و صحبه
اجمعین و بعد فهذه رساله سمیتها بالرد علی من حکم و قضی ان المهدی الموعود جاء و مضی اعلم
رحمک الله لاشک ان وجود المهدی الموعود ثبت بالاحادیث و الآثار نحو من ثلثمائة فصاعدا ثم
طائفة فی بلاد الهند یعتقدون فی شخص مات و له نحو خمسین سنة انه هو المهدی الموعود الخ انتهے
ملای سجاوندی لقب جوابش در عربی نوشته است که آن دال بر جمداوست هر که شوق
دید و شنید او دارد هر دو را ملاحظه کند تا دریابد کل انا ترشح بما فیه شروع جواب الرد این است
بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی جعل من صلاح هذه الامة نصب الامام العادل و اعلی
ذکر من اختاره بولایتها فهو اعلی فی العاجل و الآجال احمده فی البکرة و الاصائل و اصلی علی نبیه

اگر یک میمیر و هزار از بوی او پیدا میشوند علاج دفع آن سوای روغن مالیدن بر بدن یا بر جائے که
ممکن باشد یا صابون در آب آمیخته در مسکن آنها انداختن یا آب گرم ریختن که بعضے غیر جائز داشته اند
نیست سوم کثرت مورچه سرخ که در ملکے اینقدر ندیده ام هر کجا در عضوی میگزد همان دم سوزش
بسیار میشود و عضو ورم میکند علاج گزیدن این بهاز روغن گاو مالیدن نیست اما باید که بعد ساعتی
او را بشوید ورنه هزار چند از مورچه خواهند رسید چهارم بسیاری کژدم در موسم گرما و برشکال که اکثر
کسان را میگزد و بسیار زهردار و فقیر را نیز این موذی در اینجا تکلیف به نیش زدن داده بود که
پیاز را با مرچ سیاه سائیده ضماد کردم و هم تماکو را سائیده ضماد کردم و بعد ساعت باز گرم
چند بار شستم بعد یکپاس افاقه شد عضو ملذوع را در آب تُرب داشتن و بیخ یا برگ ترب را سائیده
بر موضع گزیده ضماد کردن افاقه می بخشد اگر آب ترب بر کژدم اندازند فوراً اعضای کژدم را از هم
میپاشد و جدا میکند پنجم سگ دیوانه که در اینجا بیشتر میشود و بست بست مردم را میگزد
و همه مے میرند الا ماشاء الله و طرفه اینکه در محله می آید و هر که پیش او می آید میگزد و صورت موت
خود را می بینند و نمیکشند و کسی در پے کُشتن او نمی رود و این گزیدن سگ دیوانه را مدتی مقرر
نیست بعضے که گزنده زهر تیز دارد فوراً می میرد و بعضے دیر میکشد اگر فوراً موضع لسع باتش
یا به تیز آب سوزانیده شود بمثل کاشتک یا برآن شیر عشر نهاده شود یا حب السلاطین را سبز
آن برآورده سائیده بر جای گزیده ضماد نمایند که آبله برآرد و آب ازان جاری چند روز ماند
و انگس را شش ماشه از تخم سنگتر یا نارنگی یا ترنج یا چکوتره یا لیمون کاغذی از هر قسم که میسر گردد
و چار تولہ آب سائیده و بشکر سرخ دو تولہ شیرین کرده اگر سرما بود نیگرم ورنه سرد تا وقتیکه
زخم مندمل شود نوشانیده باشند بعون الله الشافی شفا خواهد یافت و این مجرب فقیر است
که بیشتر کسان را داده و صحت یافته اند و از سالها سال زنده و سلامت اند یا یک درخت ناه را
که در اینجا آن را نای گویند و آن درختی خرد بقدر یک بالشت نهایت تلخ میباشد بیازده
مرچ سیاه در آب پنج تولہ سائیده اگر سرما بود نیگرم نموده گزیده را تا اندمال زخم دندان سگ دیوانه

بعضے علاقہ داران و دکان داران ارباب بعض اصحاب کوتوالی بوجہ من الوجوہ رعایت میدارند
اگر این راست است قریب رغضب الٰہی و خشم بادشاہی مبتلا میشوند خلاف رائے سلطان رائے
جستن و بخون خویش باید دست شستن و علاقہ داران کہ مذکور شد بعضے از ایشان چنان بزرگوار
ہستند کہ در جناب شان گمان آبادانی دکان چنین افعال قبیح کردن تہمت بدگمانی برخود بستن ست بخدا
اگر این دکان در علاقہ ایشان باشد بلا اطلاع حضرت ایشان باشد اگر باحسن عنوان در جناب
ایشان خبرش رسانیده شود فوراً استیصال آن فرمایند اما ندانم کہ اہالے پولس چنان چرا نکردند
پس چرا مردمان گمان بدبیوستگے مردم پولس بارکان دکان نکنند و بر ایشان طعنہ نزنند و این
بدنامی ایشانرا کوچہ بکوچہ نگردانند و تا بسر کار نرسانند گوئی الواقع چنین نباشد اما از قفیہ ما قفیہ خالے نبود
اگر مخبری باثبات خواہد رسانید البتہ اہل پولس را جواب دہی مشکل خواہد بود بجز آنکہ گویند کہ ما مردم
را اختیار بر صاحبزادگان یا حضوریان نبودہ است گوئیم الحق اگر نبود چرا بسر کار عالی این عجز خود را
و بودن دکان بیرون از حیطۂ اختیار خود ظاہر نکردند و دیگران را جای انگشت نہادن گذاشتند
اگر صاف صاف ظاہر میکردند سر کار عالی خود بندوبست آن باحکام رسانی مے فرمودند یا بحضور
بندگان عالی دام اقبالہ عرض مینمودند چہ ذات اقدس حضرت عالی با محای اینچنین بدعات قبیحہ
ہمہ تن مصروف است و این ہمہ تعمیل ارشاد اقدس ست خدائے قدیر این شہر فرخندہ بنیاد را
ازین محرمات کہ خراب کنندۂ خانمان شرفای و قاطع نسل امرا ست و بیشتر شہر فارزادہ باختیار
این فعل قبیح میمیرند و بانواع امراض مبتلا گردیدہ سیہ چرہ میشوند پاک و صاف گرداند بحرمت النبے
و آلہ الامجاد **فصل** در بیان آنکہ درین شہر از موذیات چند قسم بیشتر میباشند کہ مردم اینجا را آنہا
تکلیف میشود بلکہ بزہر آنہا بعضے مردم جان بخدای کریم می سپارند یکی از انہا کثرت پشہ است
کہ ہر متنفس را آن تکلیف است علاجی مجرب برای دفع آن بہ از بودن مکان دور خصہ ہوادار
کہ دران مروحہ دراز کشیدہ شود و عود سوزانند نیست دیگر کثرت کھٹمل کہ ساس باشد باین
کثرت در ہر موسم میشوند کہ حسابی ازان نیست ہر چند ہر روز مکان صاف کنانیدہ شود مگر کم نمیشوند

گماشتہ آمدنی فی یوم دو روپیہ وہشت آنہ ودرشاہ گنج علاقہ مرد یہ جب وغیرہ مدکنخانہ مین حساب
آمدنی فی یوم دو روپیہ وہشت آنہ وقمارخانہ معصوم آمدنی فی یوم دو روپیہ وہشت آنہ و در
کسارٹھہ علاقہ صاحبزادہ صمصام الملک بہادر مدکنخانہ قادر حسین آمدنی فی یوم دو روپیہ وہشت آنہ
متصل پٹہ موہن لال گزر حسینی علم مدکنخانہ آمدنی فی یوم یکروپیہ وہشت آنہ ودر بازار گھاسی میان
علاقہ امیر کبیر بہادر مدکنخانہ کلثوم آمدنی فی یوم سہ روپیہ در بازار عنبر مدکنخانہ گماشتہ بابو خان آمدنی
فی یوم دو روپیہ وچار آنہ ودرگاڈی خانہ قریب ڈیوڑھی راجہ سنبو پرشاد علاقہ صاحبزادہ صمصام الملک
بہادر مدکنخانہ آمدنی فی یوم دو روپیہ وقمارخانہ آمدنی فی یوم دو روپیہ ودر شکارخانہ عقب ڈیوڑھی
مشید جنگ بہادر مدکنخانہ برہان صاحب آمدنی فی یوم یکروپیہ وہشت آنہ ودر دارالشفا قریب
طویلہ مختار بیگ مدکنخانہ عنبر علی آمدنی فی یوم یک روپیہ وچار آنہ ومتصل چاوڑی حسینی علم مدکنخانہ
انبہ پرشاد آمدنی فی یوم یکروپیہ وہشت آنہ ودر دروازہ یاقوت پورہ علاقہ بندہ علی اخباری مدکنخانہ
عبداللہ خان آمدنی فی یوم یک ونیم روپیہ بیرون کھڑکی ماتا علاقہ بندہ علی اخباری مدکنخانہ غلام حسین
آمدنی فی یوم سہ روپیہ وقمارخانہ آمدنی فی یوم سہ روپیہ بیرون دروازہ چادرگھاٹ علاقہ
حاجی بشیر مدکنخانہ قمر علی آمدنی فی یوم دو روپیہ وہشت آنہ ومتصل ڈیوڑھی بدھن خان جمعدار
ورکولسی واڑھی گزر بیگم بازار مدکنخانہ ننھی صاحب آمدنی فی یوم یکروپیہ ودروازہ آنہ وبیرون
دروازہ تالاب میر جملہ مدکنخانہ حسین بے زنکہ آمدنی فی یوم یک روپیہ وچہار آنہ ودر قاضی پورہ متصل
ڈیوڑھی سیف الدولہ بہادر مدکنخانہ آمدنی فی یوم یک روپیہ وچہاردہ آنہ بیرون فتح دروازہ
وربی بی گنج علاقہ نصرت جنگ بہادر مدکنخانہ سید علی آمدنی فی یوم یک روپیہ ودر گزر کماٹی پورہ
ورتاڑبن متصل ڈیوڑھی بھیکو میان مدکنخانہ آمدنی فی یوم یکروپیہ وچار آنہ ودرشاہ علی بنڈہ قریب
مکان قاضی صاحب مدکنخانہ آمدنی فی یوم یک روپیہ دوازدہ آنہ ودر چوراہہ شاہ گنج علاقہ
مرد یہ حمید خان مدکنخانہ کریم صاحب آمدنی فی یوم پنجروپیہ وہشت آنہ وبیرون لعل دروازہ
علاقہ محمد شکور جمعدار مذکور مدکنخانہ آمدنی فی یوم یک روپیہ وہشت آنہ دارد اگرچہ شنیدہ ام کہ بر حال

برای قلع و قمع آن شوند وارباب پولس را واجب ست که خوشی آقای خود و رضای موکلی را بر همه
اولی دانند و بر سماجت و لجاجت موسوسان هرگز التفات نه نمایند و بدانند که ؎ چون از و گشتی
همه چیز از تو گشت ؎ چون از و گشتی همه چیز از تو گشت ؎ بعض پلس خاطر اهل دنیا و آخرت
هر دو را خراب میکنند چنانچه درین مقدمه اگر عمله پولس تعمیل حکم حاکم مجازی نمیکنند مصداق ازین
سو رانده و ازان سو مانده میشوند و مورد عتاب حاکم حقیقی هم میگردند و بدانند که پادشاه سایهٔ
خداست هر که اکرام و تعظیم او میکند خدای تعالی او را می نوازد و بزرگ می گرداند و هر که اهانت
او میکند خدای تعالی اهانت او می نماید اگرچه تدبیر استیصال این فعل شنیع بافزونی محصول هم
ممکن بود دگر دیر میکشد ع ای ز غفلت بیخبر در هر چه باشی زود باش ؎ باقبال سرکار عالی نظام
حصول این مرام زود با نجام میرسد کیفیت مدکخانه و قمارخانه هر قدر که معلوم فقیر شد این ست
و این کیفیت تقریبی ست نه تحقیقی زیرا که در تحقیق این زیاده از نگاشته خواهد شد فقط نکم مدکخانه
بیرون دروازه علی آباد علاقه شرف الدین خسرپوره وقار الامرا بهادر آمدنی فی یوم ۳ روپیه
مدکخانه متصل خزانه جل پلی علاقه شمشیر علی دکاندار در گزر سلطان شاهی آمدنی فی یوم یک روپیه
و هشت آنه متصل باره راجه اندر گزر علی آباد علاقه کالی نواب مدکخانه عظیم الدین دکاندار آمدنی
فی یوم ۳ روپیه قمارخانه محمد نظام آمدنی فی یوم دو روپیه درڈیوڑهی خورشید علیخان بهادر
گزر علی آباد مدکخانه قاسم علی آمدنی فی یوم دو روپیه قمارخانه گماشته آمدنی فی یوم چهار روپیه
متصل ڈیوڑهی رفعة الملک مرحوم گزر اتوار چوک علاقه مسماة راجی دکان دار مدک خانه آمدنی
فی یوم یکروپیه و هشت آنه و در شکر گنج متصل مکان تلجارام خزانچی علاقه محمد شکور جمعدار مدک خانه
حیدر علی آمدنی فی یوم یک روپیه هشت آنه و قمارخانه آمدنی فی یوم یک روپیه دوازده آنه بیرون
دروازه غازی بنده علاقه محمد شکور جمعدار مدکخانه بنده علی آمدنی فی یوم دو روپیه بیرون
فتح دروازه در صالح کوڑه علاقه محمد شکور جمعدار مدک خانه بنده علی آمدنی فی یوم ۳ روپیه
و در خورشید گنج علاقه خورشید جاه بهادر مدک خانه استباجان آمدنی فی یوم ۳ روپیه و قمارخانه

محفوظ در دارین باشند و ثواب این انتظام در جریدهٔ اعمال حاکم وقت ثبت شود و بیشتر شیر فروشان
اینجا گاوان را روث اسپ و گاو میشان را روث فیل میخورانند فلهذا در شیر اینها مطلقاً اهمیت نمیباشد
و نه ذائقهٔ شیر دران میماند و طره بران اینست که دران شش چند آب می آمیزند اگر عملهٔ پولیس را
یا طبیبان یا محتسب را آله دریافت شیر داده شود و در آنجا امتحان شیر شیر فروشان شده باشد
و لائق فریب اوشان را سند داده شود امید که این فریب اوشان موقوف گردد و نیز تاکید کرده
آید تا روث چیزی بجانوران نخورانیده باشند چه شیر این قسم جانوران موجب امراض سوداوی میگردد
چه عجب که از اسباب مواد سوداوا مراض سوداویه یکی این هم باشد همچو آتشک و جذام
و قوباو سرطان وغیره پس بند کردن این فعل بر ذمت همت علیای حاکم زمان لازم و واجب است

فصل در بیان مدکخانه و قمارخانه این بلده فرخنده بنیاد بدانکه درین بلده چند مدکخانه و قمارخانه اند که
بسبب بودن آنها انواع قصه و فساد میشود و در انجا بیشتر بدمعاشان جمع میشوند اگرچه از طرف
رئیس و نائب رئیس اینجا بر کوتوال قدغن تمام ست که استیصال و قلع آنها کرده شود و کسانیکه مهتمم آنها اند
گرفته پانزده پانزده روز قید کرده شوند و بسزای واقعی رسند و عملهٔ پولس هم میخواهند و میکوشند که تعمیل
حکم قطعی سرکار بتدریج کرده شود چه بامضای این حکم قطعی نوعی فساد است زیرا که حامیان این
مهتمان اشخاص قوی هستند که زور میخواهند اما در امضای این حکم دیر نباید زیرا که دیگران
که ازین عمل باز داشته شده اند میگویند که فلان فلان را چرا منع نمی نمایند و دکان و خانه آنها را
بند نمی کنند در نصورت امضای حکم مشکل پس کسانیکه زور طلب باشند فوراً اطلاع آنها کوتوال صاحب
مفصل بلاردو رعایت بسرکار عالی نمایند و تنخواه حامیان این مهتمان ضبط کنانند تا فوراً تعمیل
این حکم سرکار نمایند و عجب مسلمان اینجا هستند که افعال غیر مشروع را خلاف حکم خدا و رسول او
باوجود دعوی اسلام محض برای قدری از نفع خود جائز دارند و نمیدانند که دنیا روزی چند ست
آخر کار با خداوند ست بلکه در اجرا داشتن این برای جرِّ منفعت خود کمال کوشش و سفارش میکنند
و مانعین را به سب و دشنام یاد می نمایند الله تعالی اوشان را هدایت فرماید که خود شان مستعد

فلهذا این فرقه ضاله بروز روشن تاخت و تاراج مال مردم می کنند و عالمی را بایذا می رسانند *

فصل در بیان نظم وزن غله فروشان و پیمایش پارچه بزازان اینجا چون گز و ترازو او زان آن در اینجا از سرکار والا اقتدار در بازارها مقرر نیست فلهذا در وزن و مساحت بسیار غبن فاحش است دیده ام که بیشتر کسان که در بازار برای خرید غله می آیند سنگ و ترازو از خانه خود همراه خویش می آرند اگرچه معدن آهن در علاقه سرکار عالیه است و هزارها توپ آهن بکار درین سرکار افتاده است می تواند شد که ازان گز و اوزان ساخته شوند و اوزان گز و ترازو بعلامت سرکاری ساخته بغله فروشان و بزازان از سرکار عطا شود و قیمت آن از خریداران گرفته شود امتحان این بعمله احتساب خواه فوجداری سپرده شود آسایش بسیار بخلائق رسد و انتظام مملکت گردد زیرا که مطفف درینجا بسیار اند که غله بوزن زیاده میخرند و بسنگ کم میفروشند و اصحاب غرض بهر ورنے و سنگے و میزانے که میدهند میخرند و ضرر می بردازند و کسی نمی پرسد **فصل** در بیان نظم گوشت و شیر اینجا بدانکه قصابان اینجا بیشتر هندو هستند اگر ذبح جانوری را می کنانند خود در گرفت و گیر جانور مذبوح هنگام ذبح شریک میشوند و چون با مسلم و غیر مسلم که صاحب کتاب نباشد هنگام ذبح شریک بود یا ذابح غیر عالم مسائل ذبح باشد و شرائط ذبح را بر وضع شرع شریف بجا نیارد حلال شدن مذبوح معلوم و معهذا قصابان اینجا جانوران بیمار و لاغر و مرده را گلوتر اشیده میفروشند فلهذا در گوشت آن ذائقه نمیباشد بلکه موجب بیماری عوام و خواص میگردد و بندوبست آن ضرور که در مسالخ طبیب معین کوتوالی یا شفاخانه اکثر اوقات رفته جانور انرا که برای ذبح می آرند مع عالم مسائل آنجا مذبوحان را بلکه در عالم حیات آنها دیده باشند اگر جانور بیمار یا لاغر او دیده باشند هرگز اجازت ذبح نداده باشند اگر کسے اینچنین کند او را بمصادره رسانند و چنان گوشمال واجب دهند که بازار تکاب چنین حرکت نکنند و نیز از ذابح جانوران که مسائل و شرایط ذبح ندانسته باشد او را بقاضی یا محتسب یا بعلماء سپارند تا مسائل ذبح او را بیاموزانند و امتحانش گرفته اجازت ذبح داده باشند تا لحم طری و مطهر بهر کس رسیده باشد و از حرام و گوشت ناقص مردمان

میباشد اول آمده میگوید کسی هست که نکاح خود کردن میخواهد اگر کسی اقبال میکند واز خانواده
و بنای او میپرسد میگوید که از عالیه خاندانست که مثل او کسی نباشد و کسے او را سوای مادر
نمانده است و بسیار حسین و ۵ ساله است اگرچه سیاه چرته و شصت ساله باشد و بسیار مالدار و زیور
و میانه و فیل و اسپ خواهد داد و زود بنکاح میرسانم و بعد خطبه بوصلت می درآرم و چنان و غن
قاز میمالد که مرد فریفته بر تقریر او گردیده آماده خطبه و نکاح میگردد و رسمیات اینجا بجا می آرد و
زیر بار میگردد و آخر بمراد نمیرسد و اگر بنکاح هم بعد سالها سال می درآرد بسیار از مادر و پدر و
برادر و اعمام و خالات او سبم میرسند که آدمی از خرچ آنها خراب و تباه می گردد و اکثر مال و
متاع ناکح قبل از نکاح و بعد از خطبه می گیرند و میخورند و جواب صاف میدهند ششم بعضے
خود را بلباس حکما آراسته علاج میکنند و هیچ ناخوانده و نانوشته نام خود حکیم محمد فاضل
و لچھمن سنگھ بید یا قربان علی شاه ظاهر و منور و اکثر میگذارند و هر کس او را قوت باه و امساک
یا امراض خبیثه میدهند و میخورانند و به پیرجمی خود مردمان را هلاک مینمایند و اگر امراض بدام فریب
ایشان در آیند خوب زر میکشند و متمتع میگردند و حواشی نشینان خود را میخورانند که پیش هر آینده
و رونده و صاف حکمت عملیه او باشند و مردمان را در غلا نیده بحکم الدنیا زور لا تحصل الا بالزور بدام
فریب می آرند هفتم بعضے کسان هستند که دکان هنڈی جاری میکنند و زیورات را گرو میگیرند
یا زیور مالکی در صره بسته بعوض و پیه پیشان او میگیرند که آنرا باصطلاح مهاجنان این جا گٹھوهن
نامند بفتح کاف عجمی و ضمه تا رهندی باتصال ها رهوز و سکون واو مجهول و فتح های هوز و
سکون نون بعده از زیورات جواهرات را بدل کرده میگیرند و بحکمت عملیه از گٹھوهن مال می برآرند
یا بعد چندی وواله می برآرند یا مال گرفته از پنجا می گریزند و مالک دست حسرت بر سر و سینه
میزند و های های کرده می نشیند و همچنین مردم کهساره که حکاک باشند الماس و زمرد و غیره را
بدل مینمایند و همچنین زرگر هستند که نگینه های الماس و زمرد و یاقوت را تبدیل کرده نگینه کم قیمت
وران نصب میکنند هر چند که نالش آن هم بفوجداری میرسد اما باثبات رسانیدن دشوار میشود

باشند نالش و پیه بر او در متوسط او دائر بدیوانی میگردد و چونکه رئیس اینجا را پرورش غریب و مسافر
از هر قسم که باشد مجبول الطبع ست عوام میدانند که شوق کیمیا میدارند اما غافل از نیت بخیر ایشان
اندرین مغلطه افتاده جوق جوق باظهار کیمیا بر در دولت بواسطه دهن گرفتگان حاضر میشوند و
فیضیاب میگردند و حاضر باشان حضور یا غافل ازین رمز یا عارف باسرار سلطانی بیشتری را بحضور
میرسانند و داخل حسنات میگردند که گفته اند ؎ گره بر سر بند احسان مزن ؎ که این رزق و شید ست و
آن مکر و فن ؎ و این نیست که حضور از نیک و بد آگاه نباشند ورنه چرا صابر علیشاه کیمیا گر را قید میفرمودند
و بحکم آنکه شان کریم کرم ست چرا طعام و تنخواه وافر عطا میفرمودند مجرم را نواختن کار کرما و رحمانیت
پنجم فرقه دلالات و آن بر چند قسم هستند بعضے ست که اسباب و اسپ کسان بوعده فروختن
از مالک می آرد و میگوید که نمائیده می آرم و مردم همراهی را که بفریب مزدوری یا نوکری همانروز
مقرر کرده می آرند که جائیکه میروم در انجا ترا نوکر کنانیده خواهم داد یا از ان جا اسباب بدست تو
خواهم آورد و چیزی مزدا و را امید هند و میگویند که خاموش نشسته باشی و بمالک مال آهسته میگویند که
آدم من نشسته ست من باز میرسم و اسباب گرفته برده خود کافور میشوند و مالک اگر آدم نشسته ماند او را
گرفته بکوتوالی میرسانند یا بفوجداری می آرند و شاخ گلوی او میگردند و مال خود میطلبند و آن بیچاره
هر چند وعده او ایمان میکند کس نمیشنود و آخر این بیع منجر بفساد میگردد و دیگرے چنان میباشد
که اسباب را مستعار بتقریب شادی وغیره می گیرد و آن را فروخته یار و پوش میگردد و یا بوعده
اینکه حاضر میکنم یا می آرم ماهها و سالها میگذرند یا میگوید که مال تو افتاد و با گم شد و نوبت بنالش
میرسد و ماخوذ می گردد و بخیه از کارش می افتد و بسیاری را از مالکان بجز حیرانے و پریشانی هیچ
بدست نمیرسد و مال هزار ها روپیه تلف میگردد و گاهی بعون الله می برآید انیکس بفریب بسزا
میرسد و بعضے از مردمان دلال و از زنان دلاله ها هستند که هنگام شام خانه بخانه میگردند و دنان
و مردان مجردان را میجویند و پیغام شادی و وصلت میرسانند و متمتع میشوند و مینمایند دیگری
و بنکاح میرسانند دیگرے و اینچنین زنان را در اینجا مشاطه نامند و این سراسر عنداره و مکاره

یا در دربار و سرکار رسوخ میدارم اگر شما را منظور بود ملاقات کنانیده دهم آن بیچاره بحکم صاحب الغرض
مجنون قبول میکند و خدمت ایشان مینماید آخر نتیجه جز حسرت نمی برد از و زیرا که یا بملاقات میرساند
یا نمیرساند اگر نمیرساند ترکی تمام شد و اگر میرساند آنقدر انتظار و امیدواری می کشد که یا می میرد و
یا محتاج محض میگردد که نان شبینه هم میسر نمی گردد و درین قرب هزارها مردم تباه شده اند و میشوند
چه فردای اینجا فردای قیامت ست دوم بسیاری مردم هستند که در تلاش اصحاب معاملات
میباشند و در بهر کچهری و دربار و نزدیک و دور هر یک از حکام حاضر میشوند و لاغرضی خود ظاهر مینمایند
و چون بار با بمعامله می پیوندند میگویند که با فلان حاکم یا فلان امیر یا فلان اهل قلم آشنائی میدارم در
حق شما سفارش خوب اهم کرد باین تقریب با اهل معاملات حق السعی و حق الشفاعت مقرر میکنند و منتفع میگردند
بطوریکه حاکم یا اهل قلم را خبری ازان نمیباشد اگر بزبور دیا دکهنی یا هندوستانی اگر نبری هم شد بطوری
تقریر سفارش می نمایند که آن محفوظ الله فی الله معلوم نمیشود نه بغرض و درینجا مسلم ست از خرد یا کلان و هندو یا مسلمان
که سفارش بدون انتفاع نمیباشد گویا مضمون این حدیث را خاص مردم موجود اینجا خواه ازین زمین
باشند یا از دیگر جا فهمیده اند که اشفعوا تو جروا و سفارشی بدون اجرت نمی باشد و حاکم عاجز
چگونه مسحور نگردد و هر گاه سفارش شنود و حق بود یا باطل و مقدمه نخواهد بود که خالی از سفارشی
باشد اگر فرشته هم درینجا حاکم خواهد بود ازین مرض و بای اینجا هم نجات نخواهد یافت از سلطان
عصر تا چوبدار خالی از سفارش کردن یا پذیرفتن نیست و میانجی خالی از انتفاع دنیوی نیست و
نباشد الا ماشاء الله سوم بعضے مردم هستند که خود را عامل قرار داده اند در زنان و مردان را انواع
انواع فریب حصول اولاد و مفارقت و مواصلت میان زن و شوی و طمع نوکری وغیره داده
زر میکشند و مردم را در دام فریب خود آورده متمتع میشوند و هزارها روپیه و مال و متاع می کشند
چهارم کیمیا گر که خود را از ساز قرار داده بمردم فریب میدهند بیشتر از خواص و عوام اینجا این مرض میدانند
و بدام فریب می آیند آخر نقصان و شرمندگی میکشند و این صاحب خورده و متاع برده کافور
میشوند یا نوبت بنالش فوجداری رسیده کیمیا گر صاحب قید کرده می شوند اگر سامانی داشته

بقال و پنڈال انگلو و باسارام اپیا کلالان و ایریا کرنم و بھوانی و بازاری ولی و بوندی سنیاسی
گواہ ہستند و کسان مذکورین تکذیب قول مدعی علیہ مذکور نمودند و شیخ میران و ایریا گواہان
متفق اللفظ و المعنی حسب دعوی مدعیہ گواہی دادند و گواہی عبد النبی و دو طفل مسمیان متیکا
و کوپیکا موید دعوی مدعیہ است و وضع شہادت برای اثبات امر عارض خلاف ظاہر و سحر امر عارض
خلاف ظاہر پس از شہادت آنہا الزام گردانیدن پسر مذکور را دختر بسحر حسب الدعوی مدعیہ بر
مدعی علیہ عائد گردیدہ مستوجب عقوبت گشت و طفل مذکور عاقل و مقر تکذیب دعوی مدعی علیہ نمودہ
تصدیق دعوی مدعیہ کرد و ثابت بتصادق ماند ثابت بالمعائنہ است و تصدیق شرط صحت اقرار
پس حسب تصادق دعوی مدعیہ ثابت گردید و ہرگاہ کہ سارق و قطاع الطریق و خناق و ساحر
فعل مکرر نمایند اگر حاکم در قتل آنہا مصلحتے داند قتل آنہا سیاستہ جائز ست و در نصورت تکرار فعل از روے
اقرار یا گواہی ثابت نگشت شرعاً مدعی علیہ مستحق قتل نیست مگر عقوبت لازم لہذا حکم دادہ شد
کہ پسر مذکور را تفویض مدعیہ کردہ شود و گنگا رام عقوبتاً و سیاستاً دائم الحبس با بجولانہ مقید باشد
و کوپیکا و متیکا و ایریا را مخلصی دادہ آید فقط المرقوم بست و نہم ماہ رجب المرجب ۱۱۵۹ ہجری و شخصے
را دیدم کہ در چشم شخصی سرمہ کشیدہ کہ او مبتلای کشندہ سرمہ گردیدہ و ہمراہ رفتہ و چند ماہ ماندہ
ہرگاہ والد آن مبتلا عامل و معمول را پیش من آوردند از معمول پرسیدم کہ حالا دل تو ہمراہ ماندن
با والدین خود میخواہد یا بعامل گفت کہ با عامل آخر عامل را قید کردم و معمول را والدش برد
ہمچنین بسیار عجائب و غرائب اعمال از زن و مرد اینجا دیدہ میشود و بمشاہدہ کثرت مقدمات
اعمال در وہم فقیر چنان موہوم شدہ است کہ زنی در اینجا نباشد کہ از سحر خالی باشد اما مردان بہ نسبت
زنان کمتر ساحر ہستند اگر ہستند در عوام غیر مسلم اللہ تعالی از شر نفاثات محفوظ دارد و انشاء
اللہ القدیر بعد تحریر کتاب جداگانہ در سحر خواہم نگاشت تا این کتاب دراز نگردد فصل در بیان مردم جوفرد
گندم نمای اینجا و آن بر چند قسم ہستند یکی آنکہ بعضے مردم اینجا ہستند کہ ہرگاہ مردم بی روزگار
را می یابند او را آمادہ میکنند کہ من پیش فلان و فلان امیر یا جمعدار یا رسالدار یا سیل یا ماما

ذی قعده ۱۲۷۸ هجری برای تحصیل معمول خود مع طفل مذکوره باز وارد موضع مذکور گردیده
مردمان وه طفل مذکور را دیده شناخته از سنیاسی مذکور مباحثه کردند سنیاسی مذکور گفت این طفل پسر
نیست دختر من ست اگر پسر باشد شما بگیرید و اگر دختر باشد من میگیرم اهل وه طفل مذکور را که عریان کرده
دیدند علامت انوثیت یافتند فقط خلاصه ترجمه ظاهر و نکٹ رام گوپال نبیره اش و رامادهنکر مرسله بهادر
مذکور اینکه طفل هذا مرد بود ذکر و انثیین میداشت فقط بعد ازان بتاریخ بستم جمادی الثانیه ۱۲۷۹ھ
مدعیه و مدعی علیه و طفل متنازع فیه را مع مثل مقدمه ببدرقه جوانان عدالت روانه هنگنڈه نموده
بقاسم یار جنگ بهادر نوشته شد که گواهان قرار داده مدعی علیه را از موضع اُماپور طلبانیده
پیش مولوی محمد نصر الله منصف رجوع کنانیده دهند که مولویصاحب مذکور بمقابله متخاصمین اظهارات
آنها گرفته شریک مثل نموده در بنجا خواهند فرستاد بمولویصاحب مذکور نیز بهمین مضمون تحریر یافت
قاسم یار جنگ بهادر گواهان مذکورین را از اُماپور طلبانیده پیش مولوی صاحب مذکور رجوع
کرده دادند مولویصاحب مذکور اظهارات آنها بمقابله متخاصمین گرفته روانه محکمه هذا نمودند
خلاصه اظهار مسماة یلی زوجه گنگارام اینکه عرصه سه سال شد که شوهرم پسر هذا را گرفته آورد و
این دختر بطنی من نیست فقط خلاصه اظهارات مسمیون راول ماپیا و بامن بوچیا و کوٹکر ملیا
بقال و پنڈا نگلو و باسارام ابیا کلالان و آیر پاکرنم و بهوانی و بازاری ویلی و بوندی سنیاسی
ساکنان اُماپور گواهان قرار داده گنگارام مدعی علیه اینکه مانان دختر نه اگاهی بچشم خود ها
ندیده ایم زوجه گنگارام مدعی علیه در موضع اُماپور دو دختر زائید یکی شیرخوار ست و دیگر هشت
ساله که بود مدعی علیه قبل یکسال او را گرفته برد و باز نیاورد و اهالیان محکمه طفل متنازع فیه را
بڈاکٹر معاینه کنانیدند نامبرده علامت انوثیت مذکور دیده گفتند که در علامت هذا نوعی شک ست
بالیقین گفته نمیشود که این مذکر ست یا مونث چون که یلما مدعیه دعوی گروانیدن پسر خود را
و دختر از عمل سحر بر گنگارام گوشائین مدعی علیه نمود و مدعی علیه این معنی انکار کرده ظاهر کرد
که دختر مذکور صبیه من ظهر ست بر این معنی یلی زوجه خود را اول ماپیا و بامن بوچیا و کوٹکر ملیا

خلاصہ اظہار گنگا رام مدعی علیہ اینکہ دختر حاضر ہذا صلبی منست از زوجہ ام مسماۃ یلی و در موضع اماپور متولد شدہ است چنانچہ مسمیون اول پاپیا و بوچیا یا من و کوئکیر ملیا بقال کنٹو کشٹما کلال و باسارام اپیا کلال وغیرہ گواہ اند خلاصہ اظہار ابراہیم گواہ اول مدعیہ اینکہ مدعی علیہ برای تحصیل معمول خود از عرصہ ہشت ماہ مرا ہمراہ خود داشتہ است دو ماہ بمراہی او شدہ بود کہ گرفتار گردیدم و کوپیکا طفل ہذا منست و مٹیکا نیز ہمراہ گنگا رام میباشد و طفل متنازع فیہ را من اکثر دیدہ ام کہ مرد بود ذکر و انثیین میداشت و در موضع کرنی کہ رسید نیز مرد بود ہمین کہ مدعی علیہ بالای بدنش دست مالید طفل ہذا زن شد فقط خلاصہ اظہار کوپیکا بعمر دوازدہ سالہ گواہ دوم مدعیہ اینکہ جدا در رحم مسمی ایرپارا کہ مدعی علیہ باقرار او دہ روپیہ و طعام ہمراہ خود از اُتاپور آوردہ است من بمظہر ہمراہش آمدہ ام و طفل حاضر ہذا مسمی لچھمن از من میگفت کہ مدعی علیہ مرا در صحرا یافتہ عرق برگ نوشانیدہ بیہوش کردہ ہمراہ خود آوردہ است و من مظہر لچھمن را اکثر دیدہ ام کہ علامات ذکوریت میداشت و موضع کرنی رسیدہ علامت انوثیت پیدا نمود فقط خلاصہ اظہار متیکا بعمر چاردہ سالہ سوم مدعیہ اینکہ من مظہر از عرصہ ہشت سال نزد گنگا رام مدعی علیہ ام مدعی علیہ بعوض قرضہ خود زنگی پدر متوفی مرا از عم من گرفتہ است و طفل متنازع فیہ مسمی لچھمن از عرصہ سہ سال نزد مدعی علیہ است طفل مذکور مرد بود و ذکر و انثیین میداشت و موضع کرنی زن گردید فقط خلاصہ اظہار شیخ میران گواہ چہارم مدعیہ اینکہ من مظہر طفل ہذا مسمی لچھمن را اکثر دیدہ ام مرد بود ذکر و انثیین میداشت مادرش حاضر ہذا است و پدرش پدیا متوفی بود و وقتیکہ بر خانہ انکٹ اوپٹواری شور و غوغا شد من ہم رفتہ دیدم تا آنوقت نیز طفل ہذا علامت ذکوریت میداشت ہمین کہ مدعی علیہ آمد و دست خود از اندام طفل ہذا فرود آوردہ علامات ذکوریت مبدل بانوثیت گردید مدعی علیہ میگفت کہ این پسر منست و دختر منست اگر پسر باشد از آن شماست و اگر دختر باشد از ان منست چنانچہ چھوٹی قتال نبی صاحب و یاکیا مخدوم صاحب و گھورو بھائی محمد حسین و انکٹ اوپٹواری و برمٹی ملیا و گنگا پوب چلنیا بچشم خود ہا این وارداتہا را دیدہ اند فقط خلاصہ اظہار عبد النبی گواہ پنجم مدعیہ اینکہ طفل ہذا مسمی لچھمن مرد بود ذکر و انثیین میداشت من میخواہید و ہمراہ نبیرہ من می بازید فقط خلاصہ ترجمہ عرضی انکٹ اوپٹواری موضع کرنی مرسلہ منصرم بہادر اینکہ لچھمیا نامی طفل را کہ قبل چہار سال سنیاسی سحر کردہ ہمراہ خود بردہ بود تا ریخ بستم ماہ

مقدمہ ہذہ بموجب قعہ دارالانشا سرکار محررہ نہم جمادی الثانیہ بغایت ۱۲۷۹ھ ہجری روبکار
گردید و کواغذ منتظمہ مرتبہ مثل بملاحظہ رسید خلاصہ اظہار مسماۃ بلما مدعیہ اول اینکہ قبل از سہ
سال بسرم مسمی لچھمن حاضر ہذا بعمر دہ سالگی در صحرا مویشی میچرانید گنگارام مدعا علیہ او را بسحر
وغیرہ مسخر کردہ ہمراہ خود ببردہ یکسال در موضع اُمّا پوردہ خودش داشت و دو سال ہمراہ خود
دہ بدہ گردانید برای تحصیل معمول خود بازبدہ من مظہرہ آوردہ بود کہ بلا نامی ڈہیر او را
دیدہ شناختہ بخواہرم مسماۃ رنگما اطلاع کردہ خواہرم بانکٹ راؤ ایمانمود پٹواری مذکور پسرم
را طلبیدہ مستفسر گردید پسرم نام من و پدر و خال و غیرہ اہل قرابت خود ظاہر میکرد کہ گنگارام مدعا علیہ
رسیدہ دست برانداہم پسرم گذاشتہ عمل تازہ نمودہ گفت کہ این پسر نیست دختر من ست این
بہ بینید اگر پسر باشد ازان شماست و اگر دختر باشد ازان منست پسرم بفور گذاشتن دستش زن
گردیدہ ذکر و انثیین غائب شد چنانچہ مسمیون انکٹ راؤ پٹواری و کشنیا کنبی و باپڑ دبھولی
و کاشنا کومٹی و باپیا و چندریا جوسیان بچشم خود ہا این واردات دیدہ اند فقط خلاصہ اظہار
لچھمن مدعی دوم اینکہ قبل از سہ سال گنگارام مدعی علیہ باتفاق شخصے دیگر مرا در صحرا تنہا
یافتہ عرق کدام برگ در دستم انداختہ و در ہر دو پرّہ بینی و در ہر دو گوش سوراخ کردہ
چیزی عمل نمود کہ من مظہر مسخرش گردیدہ ہمراہش شدم و مدعی علیہ مرا یکسال در موضع اُمّا پور
داشتہ و دو سال ہمراہ خود دہ بدہ گردانیدہ دوبار عرق کدام شجر مرا نوشانید باتفاق ایر پا
و دو طفل مسمیان تیکا و کوپیکا باز برای تحصیل معمول خود وارد دہ من شد بلا نامی ڈہیر مرا
شناختہ بانکٹ راؤ پٹواری اطلاع کرد پٹواری مذکور مرا و مدعا علیہ را طلبیدہ تکرار میکرد کہ مدعی علیہ
لنگوٹ من بر آوردہ پنجہ برای بستنم دادہ سہ بار دست از اندامم فرود آوردہ گفت کہ اگر این پسر باشد
از آن شماست و اگر دختر باشد ازان من ست من مظہر کہ مرد بودم بمجرد فرود آوردن
دستش زن شدم و ذکر و انثیین غائب گردید و این داغ سیاہ کہ بر من ست مدعی علیہ
بعد گرفتاریم بدست کدام زنکہ دہانیدہ است و این ہر دو طفل پیش ازین ہمراہ مدعی علیہ بودند فقط

همسفره باشند البته میخورند والحق زنان مزدور که طعام می آرند بشکل هضم میشود بارها دیده ام و
خورده ام که دران مطلقاً ذائقه نمیباشد این یاد هم بامردم باشد یا فی الواقع اثر نیت باشد که انما الاعمال
بالنیات وبموجب حدیث شریف نیز تاثیر نظر ثابت ست که در باب دفع آن ادعیه ماثوره اند وعقلاً چرا
تاثیر نظر نباشد که قوت مقناطیسی بعمل مسمریزم از نظر ناظر بشخص مخاطب می رسد و نظر خشم و غضب
در منظور الیه قابل مجرب است که اثر می کند و در ینباب کتاب مطول نوشته اند هرگاه در ماده قابله
ذی روح اثر می کند که ادراک میکند اگر در غیر ذی روح که ماده قابله داشته باشد موثر باشد
چه عجب که نادر و غریب نبود و مشاهده شد که خوبان عالم بیک گردش چشم کار نامرادان تمام میکنند
و انظار پاکان در منظوران هرگاه پاکیزگی و لطافت پیدا میکند پس اگر نگاه ناپاکان و خبائث
در نگاه افتادگان بدی و خباثت پیدا نمایند چه عجب پرنده باشد که گرمها اگر فته در جائی بند میکنند
و چندی بران نشسته تاثیر نظر خود بران می اندازد که همه دیدان بشکل او پیدا میشوند و می پرند دیگر
عرصه اگر کسے او را میکشد همه دیدان که دران بند می باشند میمیرند و هیچ دران پیدا نمیشود باین
تقاریر تاثیر نظر ثابت گردید و سحر اینجا بانواع و اقسام است هنوز ماهیت سحر اینجا راقم کتاب
را به تحقیق معلوم نشده و بتجربه نرسیده که آیا از قسم نقوش ست یا الفاظ یا ادویه یا مرکب بهمه و چه بعد اثر فی
کنانیدن بعضی را دوا از شکم برآمد و به نشان دادن بعضی مخبر یا خود مجرم نقوش برآمدند که در جای
علحده یا بالین مسحور دفن یا پوشیده زیرین نگاه داشته بودند و از بعضے ساحران الفاظ شنیده شده
اما بر کتب آن معلوم نشد و نه نام دوا و نه عبارت و نه نقوش دریافته شد و کم اثر کردن الفاظ و
نقوش که مسحوران را ندیده و نشنیده باشد هنوز معلوم نگردیده درین بلده پیش از رسیدن
فقیر شخصے جوگی طفلی را بسحر خود دختر کرده بود که مقدمه آن به فوجداری دائر شده بود و از انجا
سزا یافته که نقل روبکاری فوجداری در اینجا مینگارم تا مردمان حیرت افزاید و آن اینست

روبکارے گنگارام ولد ابیاسنیاسی مدعی علیه واقع
بدارالعدالت فوجداری بلدهٔ فرخنده بنیاد حیدرآباد ❊

غور نکرده بانفصال مقدمه پرداخته باشد آن تجویز نسوخ خواهد شد و در مقدمات هنود و در معاملات
دیوانی ضرورست که بعد تکمیل مثل بمجلس مرافع صدر مثل مرتبه مرافع اولی و مراتبه ثانیه را نیک
ملاحظه کرده صورت مقدمه بطور سوال با چند سوالات نوشته از شاستری مجلس مرافع صدر نوشته
گرفته حسب نوشته شاستری بانفصال پردازند شاستری را اجازت تحقیق و دریافت دادن ضرور
نیست بلکه مدام تبرسیل سوال و جواب میگرفته باشند و مدام تحقیقات ناظمان عدالتهای مرافع
اولی اگر دران خللهای از خللهای مفصله صدر دریافته نشود مقبول و مسلم خواهد ماند و هر شهادت
را که ناظم عدالت مرافع اولے بسبب عدم مطابقت یا دعوی یا بسبب تزلزلات شاهد
یا بدین سبب که مشهود له بگواه بروقت ادای شهادت تعلیم مینمود و جواب و سوالات باو
تلقین میکرد مردود خواهد نمود در مرافع ثانیه آن شهادت مردوده اصلا مقبول نخواهد شد بلکه
چنین گواه که در عدالت مرافع اولی مخالف دعوی مدعی بیان کرده بود ثانی الحال اگر به تعلیم
و تلقین مدعی در مجلس مرافع ثانیه موافق دعوی بیان کند لائق مواخذهٔ سرکاری و قابل رجوع
بعدالت فوجداری متصور خواهد شد و همچنین اگر مدعی علیه بعدالت مرافعه اولی جوابی داده بود
در مجلس مرافعه ثانیه از جواب اول اعراض یا رجوع نموده مخالف جواب اول جواب دیگر تراشد
آن جواب اصلا مقبول نخواهد شد و همچنین هیچ وجه ثبوت جدید بلا وجه موجه گرفته نخواهد شد
لیکن اگر مدعی شهود مقدمه بعدالت مرافع اولی حاضر کردن نتوانسته آنها را بمجلس مرافع ثانیه
حاضر کند مسموع خواهد شد فقط **فصل** در بیان زخم چشم بد و سحر که در ینجا بسیار است بدانکه مردم اینجا
را چه عام باشند و چه خاص هنگام خوردن طعام از انظار مردم چه خویش باشند و چه بیگانه بسیار
احتیاط است اگر شوی طعام میخورد در مکانی پس زن در انجا در هنگام خوردن نمی رود و او را
اجازت آمدن نمیدهند و همچنین اگر زن میخورد مرد در آنزمان نمی رود و اگر امیر بر طعام نشسته باشد
تا کسے دیگر از احباب او در آید رخصت آمدن نمیدهند تا فراغ بجای علحده نشسته باشد و
بنعمت خانه نمی در آید و هرگز رو بروی کسیکه محال اطمینان نباشد نمیخورند الا باشریکان که

سرکار عالی بلف هذا مرسل و نظر بر مراسله معتمد عدالت سرکار مثبته نشان ۲۱۹ مرقومست که سوای
ایام جمعه و عیدین و عاشوره در ایام معطله ضرورست که از ناظم و هر دو نائب یکی مع یکدو منشی
بکچهری حاضر باشند تا اگر کدامی کار ضروری پیش آید یا هیچک تحریر ضروری از طرف صاحب عالیشان
بهادر رسد در انصرامش تراخی واقع نشود و فصل در بیان میعاد مرافعه هر یک محکمه بلده و تعلقات وغیره
بدانکه میعاد مرافعه برای محکمات بلده یعنی مرافع کوتوالی بلده و بیرون بلده که در فوجداری میشود
و مرافع عدالت دیوانی خرد که بعدالت دیوانی بزرگ دائر میشود و مرافع عدالت فوجداری و عدالت دیوانی
بزرگ و صدارت که بمجلس مرافع صدر دائر میگردد از روز فیصله میعاد یکماه مقررست و برای مرافع تجویز
مجالس مرافع صدر که بسرکار دائر میشود میعاد دو ماه از روز فیصله مقررست و برای مرافع مقدماتی
که بنا راضی فیصله تعلقه داران بعدالت صدر تعلقات دائر میشود نیز میعاد دو ماه از روز فیصله مقرر
است و برای مرافع مقدمات صدر تعلقات که بمجلس صدر مرافع دائر میشود هم میعاد دو ماه از
روز فیصله مقررست بموجب مراسله سرکار واقعه مجلس صدر مرافع مورخه غره رجب سنه ۱۲۸۳ هجری و
اگر بابت مقدمات هر دو کوتوالی میعاد مرافع بسببی گذشته باشد و رای ناظم عدالت فوجداری بطریق
گذشتن عرضی مرافع قابل سماعت مرافع معلوم گردد و پس وجوه آنرا نوشته حصول اجازت تحقیق
آن از عدالت خاص سرکار عالی کند بعد یافتن اجازت از عدالت خاص سرکار عالی تحقیق آن نماید
و هر چه مناسب باشد اصدار تجویز کند و هر گاه مرافع مرافعت نماید باید که نقل حکم و تجویز حاکم زیرین
بهمر و دستخط حاصل کرده شامل عرضی خود نموده باشد و در عرضی وجوه ناراضی خود درج کرده باشد
بموجب فقره یازدهم دستور العمل مجلس اگر در رای اراکین مجلس تحقیقات هیچک مقدمه ناقص و ناتمام
متصور خواهد شد بمراد تکمیل تحقیقات بعدالت مرافع اولی برای تجویز مکرر میتوانند فرستاد اگر نقصان خفیف
باشد ارباب مجلس را میرسد که خود به تکمیل آن پردازند و بعدالت مرافع اولی واپس نکنند و هر تجویز که خلاف
مذهب مفتی به یا مخالف فقه حنفیه یا مخالف رواج و عرف عادت و یا برعکس روداد مثل باشد یا آن که ناظم
عدالت مرافع اولی سهوا کدامی دست آویز را ملاحظه نکرده باشد و یا بر کدامی دلیل قوی

فصل در بیان ایام تعطیل که بملازمان محکمات در آنروز بسبب اعیاد رخصت داده میشود و محکمه بندی شود و بتفصیل تعطیل هندو یا مسلمان یا هر دو

که بران اطلاع بسبب نبوده ندارم زید الله حکمه و دوام ملکه

ایام تعطیل مسلمانان که دران هندوان بدیوان حاضر باشند نه مسلمانان —	نام عید	تعداد ایام
	شب برات	یک یوم
	عید الفطر	سه یوم
	عید الاضحی	سه یوم
	دوازدهم شریف	یک یوم
ایام تعطیل هندوان که دران مسلمانان بدیوان حاضر شوند نه هندوان —	شیوراتری	یک یوم
	هولی	دو یوم
	اوکادی	یک یوم
	راکهی پونم	یک یوم
	جنم اشٹمی	یک یوم
	دسهره	دو یوم
	دیوالی	یک یوم
	محرم شریف پنجم و نهم و دهم	سه یوم بعده بموجب
ایام تعطیل هندو و مسلمان که همه امیشود —		رقعه عدالت خاص مورخه چهارم محرم ۱۲۵۳ سنه هجری از پنجم تا دهم تعطیل مقرر شد
	عرس رجب المرجب	دو یوم

امار رقعه عدالت خاص ست ۲۴ رجب سنه ۱۲۵۳ هجری که فرو تعطیلات اهل اسلام و هنود منظور کرده ملازمان

سرکار عالی ندارد ورنه مفصل می نگاشت حالا بطریق اجمال می نگارد و تفصیل و تحقیق را عمری
و دفتری می باید اول اینکه برای صدها قبور واقع بلده و ممالک محروسه روزانه و ماهانه و سالانه
برای عود و گل از احاد تا عشرات مبالغ مقرر است دوم جاروب کشی مزارات و قبور ما مور و صرف
چراغ و بتی آنجا از سرکار مقرر سوم صرف اعراس وغیره از هیجده لک روپیه از سرکار عالی مقرر
چهارم در صدها مساجد بلده و قصبات و قرای ممالک محروسه امام و موذن و خطیب بیومیه و
مشاهره وغیره مقرر پنجم خدمتهای قضا و احتساب هنوز مقرر و علوفه و وظیفه ایشان بصد هار و
جاری ششم نوکران عمله عهد آصف جاه اول مغفور هنوز تا عهد جناب نواب افضل الدوله بهادر دار
ملکه اکثر وفات یافته اند و منزوع الخدمت شده اند مصدر اجاگیر وغیره ایشان چه از نقد و چه از
اراضی اگرچه تخفیف رسیده باشد الی یومنا هذا برای ورثه ایشان جاری و مقرر است هشتم
ملازم دیرین هرچند مصدر جرائم شده معزول بلکه سزایاب هم شده باشند تا هم در سرکار والا ایجا
دستور قدیم حضوری ست که حسب حیثیت او عطیه سرکاری نسبت باو جاری میماند الغرض
هرکه را توسلی تا زمانه معتد به بدین سرکار ابد پایدار دست داد تمتع او و ورثه او گویا ابدی گردید
و منقطوع الرزق گردیدن او در صرف خاص ازین سرکار عالی همانا از محالات عادیه ست زیرا که در همه
ریاستها در شکم میزنند و درین وزارت برپشت نوکر میزنند نه بر شکم آنکه قانون اینجا همین ست هشتم
آنکه در ایام موسم انبه هزار ها بندی و چهکره انبه از علاقه نظام می آید خصوصا از کوهیر که انبه آنجا بسیار
لذیذ مشهور ست و اثمارش از انجا بکثرت می آید بر هر متنفس از ملازمان صغیر باشند یا کبیر در هر محکمه که
باشند حسب حصص تقسیم میشوند و غربا را از امرا و ملازمان بتصدق سرکاری بمراد خود میرسند و این
تقسیم تا عرصه دراز جاری می ماند اما اگر درخواستهای مستحقان از آغاز فصل نمی رسد باز یافتن
مشکل میگردد نهم همچنین تقسیم گوسپندان و بزان حسب مراتب ملازمان بتعداد مناسب برایشان
در ایام عید الاضحی میگردد و این همه جانوران از علاقه بقیمت واجب خریده می آیند و قبل از
روز عید الاضحی تقسیم میگردد همچنین بسیار از مراسم و قوانین خاصه این سرکار عالیجاه اضافه خواهد بود

انار ام پھل مغلظ معدہ است و فصل شریفہ درین ملک صحرائی میشود و بکثرت تمام و قتیکہ برشکال آخر
میگردد یعنی وقتیکہ آفتاب در برج عقرب می درآید فروختہ میشود و عالمی آنرا خوردہ شکم خود را
پر میکنند کہ بیک پول چارده در بلده فروخت میشود و در قریات یک سبد دراز ذانی بیک
پول خریده میشود و شریفہ کہ عمدہ و کلان باشد قریب سہ پاؤ میباشد نہایت شیرین و خوش
طعم می باشد ہزار ہا مردم را گزران بر خورش آن در موسم آن میباشد اما عیب در آن آنست
کہ پشک از دہان انداختن میشود یعنی تخم سیاہ بسیار دارد و بخورون اکثر تپ لرزہ عارض میگردد
و فصل کٹھل ہم در موسم برشکال درینجا میگردد در موسمیکہ فصل انبہ میباشد آنرا اپھنس نامند بسیار
کلان نمی باشد یعنی زیادہ از بست سیر ندیده ام و انبہ درینجا بانواع و اقسام میباشد زیادہ از
یک سیر ثمر آن درینجا ندیده ام و این بیان تخمی ست اما در اقسام قلمی از انفوس و حیدری و انبہ بمبئی
و انبہ گووہ بندر و الفن و دلپسند و ملغوبہ بسیار خوب میشود و اما بہتر از ہندوستان درینجا نخورده ام
عجب است کہ درینجا سبد انبہ ہدیہ بحضور بماہ دسمبر رسیده و فصل عام انبہ نخته درین ملک وقتی میباشد کہ
آفتاب در برج جوزا می آید و تا آخر اسد فصل آن میباشد اما انبہ ادرینجا ارزانی نیست چنانکہ در ملک ہندوستان
است کہ بیک آنہ بیک خربار می آید و قلمی وزن کرده فروختہ میشود و تخمی بشمار و عمدہ انبہ درینجا از
کوہیر مشہور ست و از سرکار عالی بر ہمہ عملہ ہای محکمات تقسیم میشود زیرا کہ بنام ہر یک از سرکار عالی بشمار
مقرر ست و این دستور فیض عام در کدامی سرکار از ہندوستان و انگریزی جائے مقرر نیست دام فیضانہ

فصل در بیان انکہ بعضے ابواب پرورش و معیشت بندگان خدا درین سرکار ابد بائدار اصفیہ
دام اقبالہ و نوالہ چنان مفتوح و مقرر ست کہ شاید در عہد بعض سلاطین انار اللہ برہانہم باشد
یا نباشد و در ہمین باب این سرکار والا اقتدار را بر ہمہ ریاستہای دو صد سالہ ہندوستان بلکہ
تمام جہان تفصیل کلی قطعی ست و در بعض این امور قطعاً بر جملہ ریاستہای گذشتہ و موجودہ شرف
دارد و این اظہار فقیر نہ از راہ خوش آمد و چاپلوسی باشد بلکہ بیان حق و ادای شرط نمکخواری می در ذکر
تاریخ است و این امور فقیر نو وارد را بہ نظر سرسری ست کہ چندان در دریافت و معلوم رسوم این

نوشته باآنها داده باشند و بابت وصول تنخواه یارسید جداگانه گرفته باشند یا برخط نوشته شهادت دو کس بر ان نوشته باشند و قسمی از ایشان کهاران پوربی انداوستان اکثر باوفا میباشند اما تنخواه بنسبت بهوئیان زیاده میگیرند و همه کار خانه داری از رفت و روب آب کشی و چراغ افروختن و دواساختن میکنند تنخواه اگر بهوئی درینولاشش روپیه حالی می یابند کهاران هندوستانی هشت روپیه میخواهند و هر وقت همه حاضر میباشند بخلاف بهوئیان اگر شش کس نوکر باشند چار اگر حاضر باشند و ازان همیشه غایب باشند و تنخواه حاضر و غایب یکسان می طلبند و میگیرند آب نمیکشند و کارهای مرجوعه ابجا نمی آرند و هنگام رفتن هامی و هوی بسیار میکنند و سوار را جنبش بسیار رسید هند که بیشتر سراسیف و استخوان جسم سوار بدرد می آیند زیرا که اکثر قدم درست نمی اندازند و لحاظ برابری دوش نمیدارند بخلاف کهاران که نه آواز برقفار میکنند و نه سوار را اذیت میرسانند سواری ایشان مفرح القلوب و آرام دهنده جسم و جان سواراست و سلوک کردن با بهوئیان نیکی را بدریا انداختن ست **فصل** در تفصیل میوه های اینجا و بیان اثمار که بیشتر درین ملک میشوند مع بیان موسم آن بدانکه خربزه درینملک وقتیکه آفتاب در برج دلو می آید میکارند و وقتیکه آفتاب در برج ثور میباشد اثمار آن بخوبی تیار میگردند و فصل آن بامراد میشود اما خربزه اینجا شیرین نمیشود و موسم انگور درینجا وقتی میباشد که آفتاب در برج حوت و حمل میباشد لیکن انگور در بعضی باغ مثل بوستان مرزا شهسوار بیگ صاحب در تمام دکن بلکه هندوستان لطیف شیرین نمی شود مقابل انگور کابل در مزه و حلاوت و طعم میگردد و تربزو خیار درینجا بهتر در حلاوت و کبر نمی باشد و از انڈ خربوزه که آنرا درینجا پپئی بفتح هر دو و بای فارسی و کسر همزه و سکون یا معروف گویند بکثرت نمی شود شیرین میباشد اما بوی دارد که بسبب آن بعض طبع متنفر میگردد و نارجیل بسیار پیدا میگردد و فصل فروختن آن وقتی باشد که آفتاب در برج دلو می آید و انجیر اینجا برابر انجیر کابل پیدا می شود بسیار کلان و شیرین و خوش مزه میباشد در موسم آخر برشکال بسیار فروخته میشود و فصل امرود که آنرا اجام گویند درام پهل که قسمی از شریفه ست هر دو در موسم آغاز گرما که آفتاب در برج ثور باشد فروخته میشود

فرمایند این بقیه فضلای آخرین زمان ست وتحیه واعظین ختم دوران است مدظله مولانا شهید را که
عاشق بیان میلاد رسول مقبول ست صلی الله علیه وآله وسلم مروج طریقه میلاد بهند است
اگرچه بیت طولی ست مگر ندانم بکدام مصالح عزلت گرفتند وهر سکوت زوند شاید بحکم آنکه دو پادشاه
در اقلیمی نگنجند باشد مگر اینجا وه درویش ورگلیمی نخسپند چرا نباشد درین بلدهٔ فرخنده بنیاد
طریق خواندن مولود شریف طرز دیگر دارد که جماعتها باهم مقابل نشسته بالحان خوش و
آواز دلکش قصاید مدحیه میخوانند ودر هند هر شخص فرادی فرادی می خواند مگر افسوس هزار
افسوس که مداحان اینجا اکثر بے نماز میباشند بلکه سیندهی خورده بزبان ناپاک مدح سرائے
میکنند حقتعالی ایشان را هدایت وتقوی ببرکت آن مدح بخشد وازین نجاست اوشان را
طهارت عطا فرماید اگر ارباب مجالس این ناپاکان را نطلبند ومتقیان را اقدر افزایند یقین که
اینها هم بشرم وحیا در آمده ترک خباثت نمایند وازین جنایت فحش وخباثت فاش باز آیند و
الله موفق والهدایت امر من لدیه وکل شیے یعود الیه **فصل** در بیان فرار کردن کهاران ملازم
وموسم گریختن آنها بدان که بهوتیان اینجا را هر کس که ملازم دارد باید که ضامن معتبر از وشان
گیرد واز وشان مچلکه بشواهد گیرد که هرگاه مامردم را نوکری گذاشتن منظور بود پیش از یک ماه
اطلاع نمایم اگر چنین نکنیم مجرم سرکار باشیم وباید که نام آنها بقید ولدیت وسکونت نوشته
پیش خود دارد وتصدیق سکونت آنها معرفت چودهری آنها کرده گیرد ورنه چون هنگام وبا
میرسد یا موسم گرما می آید بلا اطلاع داون آقا خود میگریزند هر چند دران وقت اوشان را
تسلے وتشفی داده شود اما هیچ سود نمیدهد اگر یکے از آنها بمرگ مفاجات مرد فوراً میگریزند پس
اگر بلا اطلاع بگریزند باید که نالش بر آنها حسب دستور ملازمان در فوجداری کنند تا آنها را در عدالت
طلب داشته در صورت اثبات جرم گریختن آنها از عدالت فوجداری بآنها تدارک بقید وجرمانه
تعزیر کرده خواهد شد واین عمل را فقیر رواج داده ام پیش ازین برین عمل کسی کار نمی بست
وکهاران همیشه تکرار بر افزایش تنخواه میکنند این شرح تنخواه را هم صاف در سر خط ایشان

لطافت الفاظ واهب العطا بامید افاضات شامل اہل حاجات باد ذائقہ بخش مذاق ادراک ست

رقعہ دیگر کہ در سال یک ہزار و دو صد و ہشتاد و چار طبع گردیدہ

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ
وبارک وسلم لآلی سپاس مقیاس
نثار بارگاہ حضرت منور شعاع خورشید
جمال محمدی ومنشر لوامع بدر مضی
جلال احمدیست کہ بعنایات بیغایات او

ایجا باکہ بوطیلا انوار ازل بیست
ایجا باکہ مشرق نور محمدیست
ایجا باکہ نور نعین جلوہ میکند
خصوصی ایجا باکہ نور محمدیست

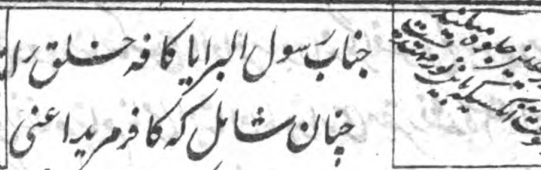
ایجا وصول فائدہ فیض عام بیست
ای مستفید نور یقین اینطرف بیا
تا بنگری بچشم کہ دین ہمین بیست

کلبہ احزان تاریک عصیان بمشعلہ آفتاب جہانتاب

مصداق انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا جلوہ گر وقوعیت درود نامعدود بر درگاہ آن نور الانوار صمدیت مصباح مشکوۃ احدیت بدر الدجی نور الہدی چراغ شب کرامت صبح روز قیامت افشان ست کہ از بوارق عطیات او قلوب مظلمہ گناہگاران منور پس ما مستفیضان لمعات ضیای مکرمت و سراج منیر مجلس عظمت و جلالت اضرورکہ مہر محبت شمع الشموع محفل اجتبا را ہادی راہ مغفرت ساختہ بفرمان واجب الاذعان یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما محکوم باشیم لہذا امید قوی کہ آن مہر الفت و رافت سعی موفورہ فرمودہ ہمچو تقرر ہر سال من ابتدای شب رویت ہلال لغایت نہی روز بدر کمال از سماعت احادیث شریفہ میلاد آن سرور امجاد سعادت وافر اندوختہ دعاگو را ممنون احسان ومشکور امتنان فرمایند فقط المستمد بانوار التجلی ابو الفیض سعید الدین عفا اللہ عنہ خادم الطلبہ محمد اکبر علی

اگرچہ در بیجاور اکثر مقام بزرگان عقد مجلس میلاد شریف میفرمایند وحاضران را بہ الطاف ظاہری کہ اعطای ربانی باشد می نوازند وبہدایت صوریہ ومعنویہ میرسانند مگر لطف شیر و برنج وشیرینی بیان برگنج اینجا در انجا کجا کہ مفرح حاضران وفیض بخش غائبان باشد وہر کس شریک فیض ظاہری و باطنی گردد بخدای تعالی در عمر و اقبال این بزرگ بیفزاید وتلاقی بامام آخر الزمان

جناب رسول البرایا کافہ خلق را
جنان شامل کہ کافر مرید اعنی



ابی لہب عنید را ہم بیاعث فرحت و سرور کہ در شب میلاد شافع یوم النشور ازان نامنظور بظہور رسید تخفیف در عذاب و خذلان حاصل گشتہ پس یا معشر الاسلام اگر برای مولد سعداء بدان خیر الانام در قبای بہجت و ابتسام نگنجیم البتہ در استحصال مراتب رفیعہ و اکتساب مناصب بدیعہ سعی بلیغ کردہ باشیم لہذا چون معہود ہر سال مژدہ شب غرہ شہر پر آمال لغایت آخر لیالی ہفتگانہ آن محافل ممدوحۃ الشمائل برای تبیین احادیث میلاد جناب سرور امجاد منعقد می گردند و مشتاقین بنابر استسعاد از تذکیر احوال قدسیہ و خصائل بہیہ آن سید البریہ حاضر میشوند اگر آن احسان فرماہم در شبہای موصوفہ بعد از غروب چہار گھڑی گذشتہ در نیخانہ تصدیع کشیدہ از برکات صلوٰۃ عشا بجماعت کثیرہ و سماعت احادیث شریفہ و سیر منیفہ استفاضہ فرمایند رجاکہ در مفہوم وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ داخل خواہند گردید زیادہ عنایات مبدع افاضات شامل اہل حاجات باد والسلام احسن الختام من المستضی بانوار التجلی کتبہ ابو الفیض سعید الدین خادم الطلبہ محمد اکبر علی بابرادین قعہ در نیجا چند فوائد برمی آید یکی آنکہ ہنوز مذکر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درین ملک موجود اند الحمد للہ علی ذلک کہ خود مستفید میشوند و دیگران را نیز شامل فیضان می گردانند دوم باین تذکیر کثیرہ جماعۃ و اجتماع صلحاء و مواخات و محابۃ میشود سوم ایجاد نبی خانہ در حیدرآباد مختص باین بزرگوار تحیۃ الصلحا ست کہ اتباع شیخ عظمت علی بریلوی مرحوم فرمودہ است باقی در تمام ہندوستان مکانی مخصوص باین نام نیست چہارم باجتماع بزرگان مضمون خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَنْفَعُ النَّاسَ بظہور میرسد پنجم یقین کہ این بناء فرخندہ را از اوقاف فرمودہ باشند کہ در ہر زمان ثواب رسان و راحت بخش مردمان باشد ششم بملاحظہ این قعہ روزمرہ فارسی بلدہ فرخندہ بنیاد بر متفرسان واضح و لائح خواہد بود چہ این تحریر از اجل فارسی دانان اینجاست کہ بنظر عبرت الا تاملال

محمد یوسف صاحب اندمد ظلهم که چهل و دو بار مناسک حج را ادا فرموده اند مگر افسوس که باوجود بهمرسانی
سفارش کامل هنوز از سرکار عالی نظام بنام نامی ایشان ماهواری مقرر نشده است این را جز
شومی طالع چه باید دانست زیرا که اگر در عهد چنین حاتم لاثانی اعنی مصدر فیوض ربانی جناب
فیضمآب نواب افضل الدوله بهادر دام اقبالهم بنام ایشان چیزی از وظیفه مقرر نشد پس کی
شدنی ست امرای اینجا البته از طرف خود چیزی بچیزی خدمت ایشان میفرمایند الله الکریم رئیس
اینجارا توفیق رفیق عطا فرماید تا ایشان هم از وظیفه خواری این سرکار والا اقتدار محروم نباشند

بملازمان سلطان که رساند این دعارا ۞ که لشکر پادشاهی ز نظر مران گدارا ۞ وصدها مردم را
هرسال از پیشگاه رئیس اعظم وامرای ایشان سامان سفر حج از نقد و جنس و چٹھی جہاز عطا
میگردد که از دیگر روسای هند و سهم حصول آنقدر دشوار ست بلکه غیر ممکن و محال الله تعالی
این خطهٔ طیبه را محفوظ و مصون دارد **فصل** در بیان کیفیت مجالس میلاد رسول مقبول صلی الله
علیه و آله وسلم بماه ربیع الاول در نبی خانه که عمدة المحدثین قدوة المحققین زبدة المفسرین فصاحت جایه بلاغت پیرا
مناظر الدوله فقیه الملک اعجاز المدرسین محمد اکبر علیخان صاحب مباحث جنگ واعظ سوتی همیشه میفرمایند اینک
مکان ساخته خود را بقنادیل و فانوس و جهاڑ و کنول و گلاس و دیگر شیشه آلات آراسته و پیراسته میفرمایند
و دعوت عامهٔ میدهند و جوق جوق از عوام و خواص و از امرا و غربا و علما و فضلا و فقرا و شعرا
می آیند و بیان احوال قدسیه و خصال مبهیهٔ آن سید البریه میفرمایند اما اول رقعات طبع فرموده
تقسیم میفرمایند دو رقعه در اینجا نقل کرده میشود که بآنجمله کیفیت واضح خواهد شد یکی رقعه که در سال یکهزار
دو صد و هشتاد و سه طبع شده بود

الله

عمت الآیه علیه و علی آله و صحبه صلوات
وسلامه عنایات بیغایات حضرت
واهب العطایا از طفیل ذات بابرکات

ایجا بیاکه مشرق نور محمدیست
ایجا بیاکه مهبط انوار ایزدیست
ایجا بیاکه مفتح منه و منتهی
لاطیب مفتح منه و منتهی

قم ثم انذر معشر الاسلام ان کنا
من العنایة رکنا یوم مبعثهم
ایجا نزول مائدهٔ عیش و ایمن
ایجا وصول فائدهٔ فضل و یسر

وملاقات امرا و علما و فقرا و صلحا و برآمدن اکثر حاجات و صحبت اربا فنون بودن مرجع
احتیاج دیگران و ملاحظه مجمعات و میله ها و مصاحبت حکام صدر انگریزی و حضوری رئیس و
ملازمت و مکالمت مختار ریاست چاکری بلده رجحان بر چاکری مفصل دارد مگر بلحاظ اینکه
در بلده همیشه گرانی غله و اجناس میباشد و تنخواه در مفصل بحساب روپیه حالی ست و در بلده
بشرح چلنی ست و آب و هوای بلده خراب و آب و هوای مفصل بهتر از بلده است و صرف
نوکر در بلده بسیار و در مفصل کم ست و آب و هیمه و هیزم و اکثر ماکولات و مشروبات و میوه جات
و ما یحتاج معاش در بلده بقیمت میسر میگردد و در مفصل بیشتر مفت یا بقیمت ارزان بدست میرسد اگر
در فصل غله خریده ذخیره دارد و بگرانی بخرج خود آورده باشد در نفع باشد و خدام مانند گاذر
و بهشتی و بهوئی و کناس در انجا باندک صرف بهم میرسند و در اینجا بدقت تمام میسر میگردند و در چاکری
بلده در بیشتر معاملات جوابدهی بسیار عاید می گردد چه هر کس در معامله خود نالش و شکایت
تا بسرکار میرسد و در بیرونجات جوابدهی کمتر ست زیرا که از بیرونجات در بلده برای شکایت کمتر
می آیند و در مفصل چاکران انجا را حکومت تامه حاصل میگردد و در بلده حکومت ناقصه بدست میرسد
و ماهوار چاکران مفصل در صیغه مال و فوجداری و دیوانی به نسبت چاکران بلده در اکثر احوال
بیشتر ست پس بوجوه مذکوره چاکری بیرونجات بر چاکری بلده فوقیت و غلبه دارد ❊

فصل در بیان کیفیت روانگی قافله حجاج

بدانکه قافله حجاج همیشه از بلدهٔ فرخنده بنیاد حیدرآباد بیشتر در ایامیکه آفتاب در برج دلو می آید یعنی شروع ماه بهمن روانه سمت بمبئی
میشود و در ینولا پانزدهم شعبان ست ۱۲۸۴ هجری مطابق دوازدهم دسمبر ۱۸۶۷ع دیکم پوس
ست و از انجا روانگی جهازات بنوزدهم اسفندار میگردد که آفتاب در برج حوت میباشد
الحال تاریخ سوم شوال ۱۲۸۴ هجری مطابق بست و نهم جنوری ۱۸۶۸ع بوده است الی تقسیم
چٹھی ها که بنام حجاج از سرکار نظام طبع شده میشود در آخر ماه رجب میگردد تا آخر رمضان المبارک
بعده موقوف میگردد و صدها چٹھی داده حصول حسنات میفرمایند امیر حجاج جناب مولانا

وباقی را بدیوان مختار خود بدولت ارشاد فرمودند چنانچه ایشان تا سه ساعت آنجا حاضر بوده نذور
گرفتند بعده برخاست فرموده بر فیل نشسته بگشاده پیشانی و فراغ بالی مبالغ خیرات بر فقرا تقسیم
فرموده آهسته آهسته تا بدولت سرای خویش نزول فرمودند و شکر حق تبارک بجا آوردند حضور
والده ماجده حضور و امیر کبیر بهادر و دیگر امرا و ملازمین حسب مراتب تصدق فرستادند گویند
فی صد سے روپیه بآرندگان انعام شد هنوز علاج آن بی ادب میشود و هر گاه از و احوال عزیمت
پرسیده میشود خود را بر جنون زده کلمات واهی بی سر و پا بجواب سوال بر زبان مے آرد
و هیچ راست و درست بیان نمی کند از حضور ارشاد است که بالوان اطعمه و انواع انعامات
و عفو قصور دل او را شاد و خوش کنند تا انچه فی الواقع حال بود راست راست بیان سازد
مگر آن گمراه هرگز براه راست نمی آید آینده هر چه بظهور رسد واقعه نگاران ازان بر نگارند یا بدار البوائر
رسانند گویند این همه خرابی و دلیری عوام که پیدا شد محض بسبب عدم التفات آقاے
نامدار گردیده اگر همیشه دربار می شد و دست شفقت بر سر فدائیان مالیده میشد هرگز کسے را
مجال اینچنین دلیری و گستاخی نمی شد **گویم** این سخن نافهمان است زیرا که خداوند نعمت با نمکخواران
خود همیشه الفت معنوی میباشد گو برای ربط و ضبط خود بظاهر بخشم می نوازند اما در باطن با نظار
الطاف و اعطاف تربیت می فرمایند نمی بینند که بروز وقوع این واقع آقای نعمت را چقدر
غم و اضطراب بصدمه چاکر خود بوده است که بار بار بملاحظه تردد مختار خود می فرمودند که امرو
دربار نخواهم کرد که نواب صاحب ممدوح اطمینان خود بحضور ظاهر کردند و ملال خاطر حضرت
را توحش خاطر چاکران بعرض رسانیدند تا آنکه طبع مبارک حضرت تسلے گرفته بدربار آوردند و نذور
حسب دستور گذرانیدند تا وحشت عالمیان دفع گردید الحمد لله علی ذلک **فصل در بیان آنکه**
نوکری بلده بهتر است یا چاکری مفصلات بدان که بنظر حضوری سرکار
و بودن در دربار و دانستن احکام و قواعد جدیده بیش از دیگران و رسیدن بانواع
ترقیات و بودن مورد انعام و اکرام و بهمرسی جمله اشیا بسبب بودن دار الحکومت و مستقر السلطنت

مردند وسبب زہر خوردن ایشان معلوم نشد بجای ایشان ڈاکٹر پیس جی ونڈو صاحب بہادر
تشریف آوردند ولفٹنٹ کرنیل جمس اسٹیبز صاحب بہادر نائب اول صاحب رزیڈنٹ بہادر
ہم بالیچ پور مبدل گردیدند و بجای ایشان مسٹر جی جی گارڈی صاحب بہادر اسسٹنٹ اول شدند
و مسٹر تویدی صاحب بہادر نائب دوم صاحب رزیڈنٹ بہادر بر مہم حبش تشریف بردند و
حالا بجای ایشان مسٹر جی ایچ ٹریور صاحب بہادر تشریف آوردہ کار فرمایند بروز عید الفطر
سال یک ہزار و دو صد و ہشتاد و چار ہجری نواب معلی القاب قدردان از کیا جناب نواب
میر قراب علی خان سپہ سالار جنگ مختار الملک بہادر کی سی ایس آئی برای گذرانیدن نذر بحضور پر نور
تشریف می برند کہ برگشتہ نصیبی کم بخت ازلی روشن علی نام کنیزک دادہ سید عمر خان
عرب گلولہ بندوق بر ایشان سر کردہ کہ خطا نمود دران سیماب پر کردہ بود کہ نواب ممدوح آگاہ
شدند و مردمان جلو قصد قتل او نمودند کہ او فورا تمنچہ دیگر بار سر کرد و گلولہ آن یک سپاہی ہندو
ہمراہی رسید فورا جان شیرین خود را برآقای خود قربان نمودہ بر زمین افتاد و گلولہ مذکور
از کلہ آن سپاہی گذشتہ آئینہ بوجہ را بطوری شکستہ کہ صدمہ آن بنواب والاشکوہ رسید سپاہیان
ہمراہی انگاہ خواستند کہ او را بقتل رسانند اما نواب والاجاہ مردمان ہمراہی را از قتلش منع
فرمودہ ارشاد کردند کہ نزنید نکشید بلکہ زندہ او را بگیرند در ینعرصہ او را بدست سپاہیان
ہمراہی چند ضرب خفیف رسیدہ مگر او را زندہ بدست آوردند کہ ہنوز در قید کوتوالی ست
و زخم او بعد بخیہ درست کردہ میشود ہر چند از و میپرسند نشان از مغوی نمیدہد خداوند نعمت
رئیس با استماع این گستاخی آن بی ادب کمال برہم شدند و حکم قتل دادند و بسیار عافیت و خیریت
مختار خود بکمال عنایت پرسیدند و فرمودند کہ امروز بسبب سنوح این سانحہ کہ دور از
ہوا خواہان باد دربار نمیکنم تا وقتیکہ آن مردود بہ قتل نمیرسند نواب صاحب عرض نمودند
کہ قربان حضور شوم نمکخوار بہر طور با اقبال حضور سلامت ماندم و بدون تحقیق حال قتل مناسب
نیست عرض پذیرا فرموده حکم تحقیق دادند و دربار فرمودند و چند نذر خود بدولت گرفتند

در حسینی علم که خانهٔ ایشان در کوچهٔ جلال ست باقی دیگر بسیاری از مهاجنان گرامی باشند که
از نام و نشان آنها هرگز آگهی ندارم حال ایشان در پردهٔ غیب الغیب باشد واللہ اعلم
بالصواب **فصل** در کیفیت امکنه و مقامات بلده و حوالے آن که قابل دید اند اینکه هر سه
پل یعنی پل کهنه و پل افضل گنج و پل چادر گهاٹ و چادر گهاٹ و چار کمان و حوض چار سو
و مکه مسجد و مدینه مسجد و جامع مسجد و مسجد چوک و جهان نما و گولهٔ آنجا و قلعهٔ گلکنده و کوه موسے
و عمارات آنجا و گنبد های سلاطین قطب شاهیه و کوه شاه شرف الدین قدس سرهٗ
و کوه سید محمود قدس سرهٗ و درگاه یوسف صاحب رحمها اللہ تعالی که پاره از ریاض جنت ست و
تالاب میر عالم و تالاب میر جمله و باره دری میر عالم و چینی خانه و آینه خانه سرکار عالی و درگاه
حضرت برهنه صاحب رحمه اللہ و درگاه حضرت اوجالی صاحب رحمه اللہ و درگاه حضرت
حسین شاه ولی قدس سره و کوٹهی صاحب عالیشان رزیڈنٹ بهادر و باغ سرور نگر و
بادشاهی عاشور خانه و مقام نعل صاحب واقع پتهر گهٹی و مکان علم حضرت عباس رضی اللہ عنه
و حسینی علم و چشمهٔ بی بی و باغ لنگم بلی نمی گویم غیر مماثل ست اما میگویم که بمشاهدهٔ هر یک ازین
سیاح را بصیرت بچشم عبرت او زیاده میگردد و میگوید که ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانک
ربنا و الیک المصیر **فصل** در بیان آنکه در ایام تحریر این کتاب سوانح که پیدا شد لائق درج این
کتاب ست بدانکه در هنگام نوشتن این تاریخ صاحب رزیڈنٹ بهادر یعنی مستر سر جارج یول صاحب
بهادر سی بی اند کی سی ایس آئی از حیدر آباد مبدل شدند و ممبر کونسل گردیدند و بجای ایشان
مسٹر سر ری چارڈ ٹمپل صاحب کی سی ایس آئی تشریف آوردند و نه ماه تشریف داشتند و باهمه
ملازمین و جمعداران و اهل دفاتر و موالی عدالت ها و امیر کبیر بهادر و پیشوای قار الامراء بهادر ملاقات
نمودند و بحضور ملاقات چند نمودند و بآخر سال تمام سنه یکهزار و هشت صد و شصت و هفت عیسوی
کیفیت اجرای کار جمله دواوین و احوال انتظام مالی و ملکی و فوجی را نوشتند و خود سکرٹری فارن
ڈپارٹمنٹ آف انڈیا شده بکلکته تشریف بردند و مستر بیم ٹن صاحب ڈاکتر بهادر مسموم شده

دارند که همه خواهند برآمد بعده مسهل روغن بید انجیر در شربت یا شیر بدهند تا بقیه مادهٔ آن همه برآید و همچنین اشیا خوردن سبب پیدایش بیماری رشته درین ملک ست پس باید که پنڈ کھجور خورده باشد که دافع بیمارے رشته و قاطع مادهٔ آن ست والسلام ۞

فصل در بیان دکانهای مهاجنان که درین بلده و حوالے آن نامی گرامی اند و در سرکار حاضر می شوند معزز اند تفصیل اسما آنها از هندوان

در کاروان دکان لکھمی داس و لچھمن داس گجراتی و در بیگم بازار دکان یکی هرگوپال و پورن مل دوم دکان شیولال و جیسی رام سوم دکان کشن لال و موهن لال چهارم سورت رام و گوبند رام مهیسری پنجم دکان آمرسی و سوجان مل و در چهنال بنده دکان لاله مدن گوپال بهیه و در باغ حشمت گنج متصل کوٹھی یکے دکان گوبند رام و متھرا داس دوم دکان پدم سی نین سی سوم دکان فتح چند و گردهاری لال چهارم دکان موتی لال و رام دهن پنجم دکان رام دهن و جگناتھ و ششم دکان هیمت رام سداسکھ و در ترب بازار یکی دکان جمنا داس و بال کرشن دوم دکان گوبند رام و کشن لال و در چار کمان و حوض چار سو که مشهور بسوکھا حوض که حوض خشک هم آنرا نامند یکی دکان نتھمل و گوردهن داس ست دوم دکان موهن لال و تیکٹ لال سوم دکان پریم سکھ داس و چنی لال که قریب بازوی مکان نصرت جنگ بهادر ست چهارم دکان کرپارام نکسالیست و در چوک تاکسار ٹھہ یکے دکان نارائن داس ترکھه داس که در موتری گلی بوده که حالا دیوالہ اش برآمده دوم دکان شیو کرن و جی چند سوم دکان وٹھل و ذکری و رام رتن که قریب مکه مسجد متصل دروازهٔ نصرت جنگ بهادر واقع ست چهارم دکان شیو پرشاد و جے چند ناڈیڑیا در کمان شمس الامرا بهادر یکی دکان گلاب داس و گنیش داس ست دوم دکان بھولا رام باکڑیا سوم دکان جیسی رام و موتی رام و در لاڑ بازار دکان هیر چند و حکم چند و هڈی ست و از مسلمانان و دکان مرزا ثابت علی بیگ

مردم خواص و عوام اینجا را بهاجی انباڑہ بسیار مقبول و مطبوع ست و شیرینی البته درین ملک از هر قسم
که باشد مردم اینجا را بسیار مضرست فلهذا کمتر می خورند مگر از نوعات شیرینی هر قسم از لوذیات
و حلویات بسیار میخورند و چنانکه در خانوادهٔ ایشان کثرت مٹھائی خصوصاً از بادام مستعمل ست
در دیگر قوم کمتر ک باشد و مردم اینجا از اچار و چٹنی هر قسم که باشد رغبت تمام دارند و با مربیات
کمتر ک خواهش دارند و مردم اینجا املی را بچند طریق می خورند فلهذا کسان اینجا با مراض گوناگون
مبتلا میشوند یکی آنکه مرض قت منی ایشان را عارض می گردد دوم بیشتر ایشان را دختر پیدا
میشود سوم از زن عاجز میشوند چهارم اکثر ایشان را مرض طحال عارض می گردد پنجم بسا
اوقات ایشان را ضعف معده عارض میگردد ششم همیشه هر شخص شاکی نزله میباشد و سوء هضم
را شکایت هر دم بر زبان است بیشتر از خانه بروران اینجا پلاؤ را که کهارا نامند می پرسند که در
هندوستان هم پلاؤ می شود گفتم که نے باز گویند پس چه میخورند گفتم که خاک یا باد سبحان الله
برنج که در ملک ما غربا را میسر ست متمولان اینجا گاهی در خواب هم ندیده باشند و دستوا
اینجا در تقسیم شیرینی فاتحه این ست که الایچی دانه یا بتاشه وغیره را در سبد گرفته پیش هر کس
سبد شیرینی را می نمایند و آن کس یک یک دانه ازان میگیرد پس گویا دستوا اینجا بمصداق مثل
مشهور است که تبرک آن باشد که از حلق فرو نرود چونکه از کویٹ که کیت باشد بسیار چٹنی
می سازند و از زن و مرد و بچه و جوان آن را میخورند فلهذا در شکم اکثر مردم این خراطین
و حیات وحب القرع پیدا می شوند و بدان می میرند و نیز مادهٔ پیدایش این مرض خونون
گینگل ست بکسر کاف فارسی و یاء مجهول و نون موقوف و ضم کاف فارسی و سکون لام
بیخ نوباوهٔ درخت تاڑ و نیز خوردن منجل ست بضم میم و سکون نون و فتح جیم تازی و سکون
لام که ثمرهٔ درخت تاڑ ست پس علاج مجرب خراطین آنکه دوا سین تی نین از قسم جوهر دوا
ست و در شفاخانهٔ انگریزی یافته می شود برائے جوان بقدر دو سرخ و برای بچه یک سرخ
یا نصف یا ربع آن در شکر سرخ آمیخته حب بسته صباح بخورانند تا پنج روز و غذا را کھچڑی

وبجلیان دو ومرکیان دو ولورگادو وچوگڑیان وچندن بار وچوگڑیان لہریا وچناک
وگینی دوال وتلشی وچنپاکلی ومالا وکرن پھول ودُکدُکی وبدک ولچھا جڑاوے
وست لڑا وبدی ومرزابی پرواہ وجھل ملی وجودائی وچکریان کہ درگوش وانتی ہم
دران می اندازند وبازوبند وبھج بند ودست بند ولورتن وکڑہ بازو وپٹری وکنگن
وپہونچیان بدانہ اکھہ یا بدانہ گندم یا بدانہ کوتھ میر وبدانہ پنی چھلے انگشتان دست وانگوٹھی
وآرسی وپای زیب وتوڑہ چشم کبوتر وپائل وکوکھرو وپیڑی ولول بضم لام وواو
معروف وگجری بابای مجہولہ مثل بفتح میم یعنی چھلا انگشتان پاہشت عدد وبرنجک
ولرزک ومچھلیان پس گوش وبلاق ودُر وپچھوی وجھانوری وجھانجن فقط واگر زن بیوہ
میشود چوری طلامی پوشد **فصل دربیان خورش مردم عوام وخواص انجا**
بدان کہ خورش مردم عوام اینجا از غربا بیشتر نان زرت زرد یعنی جوار را میخورند ونیز ازان
دلیا ساختہ باترشی وماست میخورند ونیز از زرت سفید انپل می سازند یا لچھارا کہ مندوا
باشد سائیدہ درآب انداختہ می جوشانند ہرگاہ ہمچو آش غلیظ میشود دران نمک انداختہ
ہمچو کڑھی می نوشند ونان باجرہ می خورند وخشکہ برنج را باوال یا شورباریا باگڑی املی خام یا پختہ
می خورند یا بابقول یعنی بھاجی انتاڑہ کہ سن باشد یا باترہ خرفہ یا چولائی یا ماٹ یا پالک یا چوکا
یا سودا یا ہوتی کہ تین تپیا باشند یا چندن بتھوا می خورند وآمراء نان گندم یا خشکہ برنج را
باوال یا شوربا می خورند یا با ساگ میتھی وترہ برگ ملائم املی پختہ کہ چغر باشد میخورند یا آن را
باگوشت پختہ بانان میخورند یا نان باترہ انباڑہ یا توری یا کدوی سفید یا بہنڈی یا دلپسند
کہ ڈھینڈس باشد یا باترہ چولائی یا خرفہ یا ماٹ دپالک وچوکا وترہ سودا یا ہوتی
بود باترہ چندن بتھوا ویا جنجوڑا کہ چنچینڈہ بود یا با ترکاری پلول وشکر کدو کہ آن اکدو شیرین
ہم نامند ویا با کریلا ویا با پیٹھا ہمچنین دیگر ترکاری ہا مے خورند ونیز پلاؤ یا بریانی یا مزعفر
یا شیر وبرنج وکباب ہر قسم وترشی ہر قسم با فراط ومرچ سرخ بکثرت میخورند خصوصاً

رکھا اور جو شخص کہ علیؓ سے عداوت و بغض رکھا گویا مجھسے بغض رکھا جو مجھسے بغض رکھا گویا خدا
سے بغض رکھا اللھم اجعلنی من محبیہ آمین **فصل** در بیان لباس مردان اینجا و اسلحہ ایشان
و در ذکر البسہ زنان اینجا و زیور ایشان بدانکہ ہر گاہ مردان اینجا بدربار حضور پر نور حاضر میشوند
عام لباس جامہ و دستار منصبداری کہ بر وضع دربار شاہی ست و دوشالہ و رومال یا دوپٹہ
و پٹکہ و پرتلہ قبضہ دار و شمشیر یا پیش قبض و زیر جامہ سفید یا از مشروع یا کمخاب یا گلبدن
و کفش دکھنی یا لاہوری پوشیدہ حاضر دربار می شوند اگر دستار منصبے یا عمامہ نباشد
بدیگر دستار دستوری حاضر شدن بدربار حضور پر نور نمیدہند اما حکام انگریزی بکلاہ و لباس خود
حاضر میشوند اما موزہ لب فرش از پا بیرون میکشند و عموما مردم اینجا باہمین لباس ست اما
انگرکھہ چین دار با کلیہای بسیار و دراز کہ از کعب ہم گذشتہ زمین را می بوسد میپوشند و در جا
رسم سنجاب نیست و ہم پاٹ جامہ بسیار نمی باشند بلکہ جامہ اینجا بطور نیمہ ہندوستان میباشند
و بند ہم بنسبت ہندوستان کمتر دارند و چولی آن قریب بہ سینہ می دارند و زیر جامہ مردم اینجا
اکثر چست و تنگ می پوشند و رومال رنگین از دیور کنڈہ یا از چڑالی یا از منگل گرے بدست
دارند و رومال پشمی سفید باشال یا دوپٹہ بنارسی یا مادیڑی بر بہر دو دوش ہمچو بالا بند
می پوشند و بعضے از دلاوران و شجاعان اینجا جلتہ و جوشن و زرہ و دستانہ آہنی و خود
و چار آئینہ می پوشند و تفصیل اسلحہ اینجا این است قرابین و بندوق باقسام و تمنچہ
و پیش قبض و شمشیر بانواع خود و کٹار و جمدھر و خنجر و بانک و قرولی و بچھوا و گپتی و سانگ
و برچھی و نیزہ و تبر و کمان و تیر و سکین و سنگین و تبانی و چھورا و شیر پنجہ و کٹا و بان
و بلم و سیلابہ و ڈانگا و لباس زنان اینجا بیشتر کرتی و چولی و زیر جامہ بسیار تنگ و دوپٹہ
بسیار و رازا تا زنان شریف ازار کمتر پوشند اما لنگہ بسیار می پوشند و پیشواز را پوشیدن
رسم کمتر ست و تفصیل اسماء زیورہائی کہ زنان اینجا می پوشند این ست نتھہ یعنی حلقہ بینی
و ٹیکا و تعویذ و چوٹی و چاند یعنی سیس پھول و ستارہ سورج و بادلیان و چاند بادلیان و جھومر و

ہزار پایہ کھنکھجورا باشد و گنٹہ بضم کاف فارسی وسکون نون وفتح تا ہندی و ہاء مختفی تالاب
ڈکوری بکسر دال ہندی وضمہ کاف عربی باواو مجہول ویاء معروف کرکے پرندہ است
کہ از گل خانہ مے سازد وآن را در ہندی انجنہاری وہلنی وکو مہارے نامند و
فارسی اینجا از فارسی تمام دنیا جدا است واین حالا نشدہ است بلکہ تغلیط آنی از قدیم معلوم
میشود چنانکہ از کاغذات کہنہ یافتہ میشود وحال اردوی اینجا را نیز ہمچنین باید شمرد پس
فقرات چند در اردوی اینجا می نگارم تا دستور اردوی اینجا معلوم گردد بدانکہ صاحب چار گلزار
شہدا می نگارد فضیلت بخاری اور مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کتے ہین کہ
فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کہ ایک شب کو خواب مین دیکھا مین کہ دلو یک
چاہ پر رکھا ہوا ہے اوس چاہ سے جسقدر خداوند تعالی چاہا سنید امین پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ
اوس دلو کو لیے ایک یا دو مرتبہ سینچی اور اونکی کشش مین ناتوانی تھی حقتعالی اون کو
مغفرت کری پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اوس دلو کو لے بہت سینچی کہ تمام تشنہ لوگ
سیراب ہوگئے تو وی کتاب تہذیب مین لکھے ہین کہ اشارہ خلاف سے ابو بکر رضی اللہ عنہ
کی اور ترقی اسلام وحصول فتح وفتوح ممالک و اعلاء کلمۃ اللہ زمانہ خلافت مین عمر بن خطاب
کی ہے فضیلت ترمذی حاکم اور ابن ماجہ مرۃ بن کعب سے روایت کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فتنہ ہا جو ظہور مین آوینگے اسکا ذکر الہام غیبی سے ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک
شخص چادر اوڑھے ہوئے اس جا سے گذری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے کہ اسوقت
یہ شخص حق پر ہوگا مراد اوس سے اشارہ طرف بلوا اور شہادت ذوالنورین سے ہی راوی
کہتے ہین کہ مین جاکر تلاش کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین عرض
کیا کہ وہ شخص عثمان رضی اللہ عنہ ہین در جواب رسول اللہ نعم فرمائے فضیلت طبرانی
ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیے ہین کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جو شخص علی کو دوست رکھا گویا مجھکو دوست رکھا اور جو مجھکو دوست رکھا گویا خدا کو دوست

گورہ بضمہ کاف فارسی و واو معدولہ و فتح راء ہندیہ و ہاء مختفیہ بمعنی دہ خرد از آبادے کلان
جدا کہ آنرا در ہندی پورہ نامند خوردہ بمعنی فلوس وطن بفتح واو و طاء مہملہ و سکون نون
بمعنے حق و رسوم کولا بضم کاف تازی و واو مجہول و فتح لام و الف بمعنے شغال پولما بمعنی
گوسفند نر کہ ہندی بھیڑا و میڈھا باشد وچھیلا بمعنے بزنر کہ ہندی بکرا نامند برسون بمعنی سالہا
باشد کھلگا بضم کاف عربی مخلوط الہاء و سکون لام و فتح کاف فارسی و الف بہ بمعنی نر گاؤمیش
کہ ہندی بھینسا باشد کھلی بضم کاف عربی مخلوط الہاء و تشدید لام مع کسرۂ آن و یاء معروفہ
بمعنے کلید کہ کنجی در ہندی باشد لانڈ کا بمعنے گرگ کل بیل بمعنے کلوکہ درختی باشد لیلائی کھلا
بفتح کاف عربی مخلوط الہاء و تشدید لام الف با فتح بمعنی خرمن کوتسا درخت تال کمہانہ برگ
او را کوسی کی بھاجی گویند لوٹ بضم لام و واو مجہول و تاء ہندیہ موقوفہ بمعنے سیلاب
کاموتی عنب الثعلب را نامند کہ بہندی مکوی باشد بدنال بادیوانہ گانڈا درختے کہ در
ہندی آنرا نرسل نامند پلا بکسر باء فارسی و تشدید لام الف مع فتح آن بمعنے بچہ از ہر قسم
کہ باشد از آدمی یا از چرند یا از پرند سپلک بکسر سین مہملہ و سکون باء فارسے و فتح لام و
سکون کاف تازی بمعنی عفر فوت است کہ آن را در ہندی چھپکلی نامند ورکم بہ فتح واو
و سکون راء مہملہ و فتح کاف تازی و سکون میم بمعنے مشقت قید بر شارع کہ در ہندی
آنرا راچالی نامند کروچوب فروش بمعنی سپیاری فروش چم کوڑہ بفتح جیم فارسی و
سکون میم و ضم کاف تازی و واو معروفہ و فتح راء ہندیہ و ہای مختفی بمعنی برگ درختے
ست کہ آن را در ہندی بھنڈ ہ و کچالو نامند کمائی بمعنے بیلدار و کاڑوڑی بازیگر یعنی مدارے
کچاکندی و دوای مند و عقاقیر فروش و سیندنا بمعنے کشیدن گولی بفتح کاف فارسی
گھوسی و بھولی کھار باشد وچاپ و شاب کوٹھی سوداگران باشد وچاوڑی تھانہ
وچوکی و ناکہ را گویند و عاشور خانہ امام باڑہ را نامند وچپ بمعنی ہمچنین کہ ہندی یون ہی
گویند و معاش بمعنے آمدنی و تنخواہ گوم بضم کاف فارسی و واو مجہول و میم موقوف

ہموحدہ ویاء مجہول وکسر کاف فارسی ویاء معروف وبمعنی زود ونکو بفتح نون وضم کاف تازی
وواو مجہول بمعنی نیست وانکارونہ کہ حرف نفی ست پہیکا بکسر بار فارسی مخلوط الہاء ویاء معروف
وفتح کاف تازی والف بمعنی حلوائی کہ برای فاتحہ موتی سازند آنگ بالف ممدودہ ونون
غنہ وکاف فارسی موقوف جسم را نامند بدن بفتح بار موحدہ ودال مہملہ وسکون نون ثمر مگاو
نامند انبارہ کی بھاجی بفتح ہمزہ وسکون نون وفتح بار موحدہ والف ساکن وفتح راء ہندی
وہاء مخفی نام درختی ست کہ آنرا در ہندی پٹسن نامند وبھاجی بمعنی ترہ وبرگ پھفس
بفتح بار فارسی مخلوط الہاء وتشدید النون مع الفتح وسکون سین مہملہ نام باریکہ در ہندی آنرا
کسنل نامند تبانا بفتح بار موحدہ بمعنی نمائیدن وفہمانیدن وہو بفتح ہاء مدورہ وسکون واو
حرف ایجاب ست پانی ٹہانا بمعنے غسل کردن نان کی روٹی بمعنے نان خمیری تنوری ست
آب زمزم کا پانی بمعنی آب زمزم کھانا بمعنے خشکہ برنج باشد زندگی وزندگانے روپیہ اندوختہ
باطنی بمعنے خبر وباطنی والا بمعنی خبر رسان کہ مخبر باشد بوم بضم بار موحدہ وواو مجہول
ومیم آواز واون وغل کردن وشور نمودن معاملہ بمعنی ربوا وسود ست عرب انیجا می گویند
کہ ربوا حرام ست ومعاملہ دیگر ست کہ حرمت آن را در قرآن بیان نفرمودہ اند نعوذ باللہ منہا
پھیکے بکسر بار فارسی مخلوط التلفظ بہاء ویاء معروف وکسر کاف تازے ویای معروف
درختے باشد کہ در ہندی آن را دہتر نامند گار بفتح کاف فارسی والف وراء مہملہ موقوفہ
بمعنے ژالہ کہ در ہندی اولہ نامند موز بمعنے کیلا اسامی پگڑنا بمعنے ڈاکہ انداختن جام
بمعنے امرود اکھاڑا بہ فتح ہمزہ وفتح کاف فارسے مع الہاء والف وفتح راء ہندی
والف درختے باشد کہ در ہندی آنرا چرپٹہ نامند چفر وچکر بضم جیم فارسی وضم غین معجمہ وسکون
رائے مہملہ بمعنے برگ ملایم ونرم از درخت املی مقطعہ بمعنے موضع خرد کہ در ہندی
نگلہ نامند بچلا نام درختے کہ در ہندی آن را پوے نامند گچگاہ بہ فتح کاف فارسی و
سکون جیم عربے وفتح کاف فارسے والف وہاء مدورہ بمعنے کرنجوہ کہ ثمرے باشد

فرزند نامی را بنام والد گرامی یاد می فرمایند یا بحکم لحمک لحمی علی محمد باشد و محمد علی الحاصل جناب
ایشان در قدردانی و کارشناسی و تجربه کاری و سیاحی و زباندانی و اهلیت و لیاقت و وضعداری
افرد و احد اند و ایشان یعنی معتمد الدوله مرزا علی محمد خان بهادر از طرف ملکه محتشمه انگلستان
عهده دار حفاظت معدلت عامه رعایا در دار الحکومت بمبئی و وکیل مختار سلطنت علیه عثمانیه یعنی
قسطنطنیه در شهر بمبئی و هم رکن مجلس رائل اشیاتک سوسایٹی در لندن و هم مجلس جغرافیه بمبئی
را رکنی و یک رکن مجلس بادشاهی دریافت احوال سمت شمالی کوپن هیگن و نمارک میباشند الله القدیر
فرزندان ایشانرا تا بمناصب علیا و مدارج قصوی رساند **فصل** چون این بلده فرخنده بنیاد
مجمع مردم هر زبان گردیده است چه بسبب قدردانی رئیس این جا دام اقبالهم مردم هر ملک و دیار
جمع آمده اند لهذا زبان اینجا مجموعه السنه گردیده است زیرا که در اینجا انگریزی و رومی و ترکی
بخاری و فارسی و هندی و اردو و پشتو و بنگالی و تلنگی و مرهٹی و اوڑی و کنڑی
و عربی و پوربی و حبشی درین بلده بکثرت شایع ست اما در ملک نظام بیشتر جا زبان
جاری ست که بآن حکام را ضرورت می افتد اگر حاکم دانائی آن نباشد ضرورت بترجمان می افتد
یکی مرهٹی دوم تلنگی سوم کنڑی چهارم اردو اگر تفصیل آن در اینجا نگارم کتاب دراز میشود
و زبان اردو را مردم وهی اینجا زبان مسلمانی نامیده اند هر گاه از دهقان این ملک میپرسند
که تو زبان مسلمانی میدانی پس او اگر چیزی می فهمد میگوید که فی یا ہان و اگر هیچ نمیداند هیچ نمیگوید
یا اگر کسے در زبان اردو می پرسد که زبان مسلمانی میدانی او در زبان خود جواب میدهد که نمیدانم نمیدانم
و همچنین در تحریر رسم الخط ایشان فرق بسیار ست که بدون حصول مناسبت دانسته و خوانده نمیشود
الفاظی که مخصوص این دیار ست در محاوره استصواب بمعنی ذریعه و همراه و معرفت تقصیر لفظ
تعظیم ست که خود پیش بزرگ قبل از عرض کلام میگوید تقصیر بنده چوه و باز از خود بدولت خواسته
بودم پس بجای لفظ جناب و حضرت و حضور و کرامات بیان می کنند انکار بمعنی مطلق آتش
و جهاڑ مطلق درخت را گویند گڑگے زیر جامه مخصوص باشد کفچه نهم تنه را گویند بیگی بکله بابر

شهبندر بمبئی بباعث جلوس همایون مسعدت مقرون جناب بادشاه جدید و مطابق اشاره که
در باب تجدید نمودن امر عالی عمده شهبندری واقع شده درین کرت یک قطعه امر عالی مجدداً
تحریر یافته بطرف شریف شما ارسال کرده شد و نیز بعد ازین امور مصدره بحسن اهتمام و غیرت
تمام سر انجام خواهند نمود درین سیاق این نمیقه اعتمادی ترقیم کرده شد صفوت و ترجمه فرمان
سلطان البرین و البحرین السلطان بن السلطان سلطان عبد العزیز خان خلد الله ملکه و دولته
بنام قدوة الاماجد والاکارم مرزا محمد علی خان زید مجده این است چونکه استیفاء اسباب
لازمه حمایت و صیانتهای تجار اجنبیه که در ممالک دولت علیه ما آمد و رفت دارند کرده می شود
همچنان وقایه حقوق ممتازه تجار دولت علیه ما که در ممالک اجنبیه آمد و رفت نمایند از لازمات
ست بنابران بهر تسویه نمودن و نظر کردن در امور و خصوصیتهای واقع تجار دولت علیه
ما که بهر سال از اقطار حجازیه به بندر بمبئی آمد و رفت می کنند قدوة الاماجد والاکارم مرزا محمد علیخان
زید مجده که بتعهد عالی تجمد عثمانی شهبندر هستند و بسبب جلوس همایون میامن مقرون ملوکانه
ما در خصوص تجدید ماموریت و برای اجرای نمودن خصوصیتهای که تجار را لازم خواهد شد مطابق
ارادهٔ سنیهٔ ملوکانهٔ امر همایون شاهانه سنوح و صدور پذیرفته بمقتضای منیف آن از دیوان
همایون ما این امر جلیل القدر ما متضمن القاء ماموریت مومی الیه صادر و ارسال کرده شد
پس مومی الیه بعد ازین من کل الوجوه حمایت و صیانت تجار تابعان دولت علیه ما که از اقطار
حجازیه به بندر مذکوره آمد و رفت نمایند در واقعات مخصوصه موجب وقایه جمیع استحقاقات و امتیازات
شده اسباب و وسائل آنرا استحصال و استکمال کنند و در حسن تسویه و کامل نمودن مقدمات
ضروریات تجارت نیز باقدام و بغیرت تمام اجرای لازمه کارگزاری نمایند و باستقامت صدور
مقدمات چنین و چنان کنند و بر علامت شریفه ما اعتماد سازند تحریر در اوایل شهر شعبان المعظم
سنه ۱۲۷۵ هجری سال یک هزار و دو صد و هفتاد و شصت نبوی درین فرمان بحکم الولد سر لابیه ذات
گرامی ایشان را بنام نامی والد ماجد ایشان نام فرموده اند که داب سلاطین است که بیشتر

محمد و میان و برادرایشان ناصر میان و نواب رفیع الدوله بهادر و نواب انتظام الدوله بهادر
جواهر جنگ پسران علی الله خان حیدر الدوله مرحوم و نواب بهر الدوله بهادر خال عرض بیگی
و نواب دلاور الدوله پسر انور الامرا و مرحوم مندهل سامانی خواجه رحیم الدین خان پسر نواب
عظمت جنگ بهادر مرحوم و نواب عزت یار جنگ بهادر متولی مکه مسجد پسر جسارت الدوله
مرحوم داروغه گرد حضور پر نور و نواب حیدر علی خان بهادر داروغه کتب خانه حضور پر نور واز
هندوان که ملقب براجه اند راجه نیکت راؤ بهادر نبیره راجه اوز نجها بهادر و راجه
ارجن بهادر نبیرهٔ راؤ موصوف و راجه هری هر راؤ بهادر پسر راجه نامنت گوبند نراین بهادر داروغه
جواهر خانه و راجه نانک بخش عرف راجه بهادر پسر راجه چندو لال بهادر و راجه رام بخش بهادر
برادر زادهٔ مهاراجه چندو لال بهادر یعنی پسر راجه گوبند بخش بهادر برادر خرد مهاراجه
چندو لال بهادر و راجه نرندر بهادر پیشکار نبیرهٔ مهاراجه چندو لال بهادر حاتم دکن و راجه
شنکر راؤ رای رایان امانت ونت بهادر و راجه اندرجیت لاله بهادر مالکان دفاتر سرکار
عالی آصفجاهی و راجه مرلی منوهر بهادر پسر راجه شنبهو پرشاد عرف غلام رسول و راجه
گوپال راؤ بهادر نبیرهٔ راجه اندر و راجه گنیش راؤ بهادر و دیگر از معززان جمعداران مثل سیف الدوله
بهادر و برق جنگ بهادر و قمقام الدوله غالب جنگ بهادر و رفیق یار الدوله بهادر بسیار
اند برای اقتصار و اختصار بر همین کفایت رفت والسلام و درینجا سخنی دیگر هم لائق گفتن
و قابل نوشتن ست که نواب معتمد الدوله مرزا علی محمد خان بهادر بن نواب مرزا محمد علیخان بهادر
متوسل آبائی این خاندان آصف جاهی اند که همیشه ترقیخواه و خیر پژوه این سرکار والا اقتدار
بوده بهمین ذریعهٔ قدیمه و خیر اندیشی و نیک سگالی از حضور پر نور سلطان البرین و خاقان البحرین
السلطان بن السلطان سلطان عبد العزیز خان خلد الله ملکه و دولته مجدد امور و عواطف شاهانه و مطمح
الطاف خسروانه شدند چنانچه این تجدید بموجب خط صفوت پادشاه که بزبان ترکی بوده است
بلسان فارسی ترجمه آن کرده می شود هم واضح نقل آن این ست نقل صاحب فتوت

و پسران نواب مبارک الدولہ بہادر مرحوم اند و از منتسبان این سرکار عالی نواب معتمد الدولہ
علی محمد خان بہادر شہندر بمبئی اند و نوباوۂ خوبی و اقبال نواب مکرم الدولہ بہادر و والد ماجد
این سرمایۂ عقل و حشم جناب نواب قیصر الدولہ بہادر و پسران فخر الملک بہادر مرحوم و
نواب اشجع الدولہ منیر جنگ بہادر و نواب زور آور جنگ بہادر و نواب شمشیر جنگ بہادر
و نواب امداد جنگ بہادر پسران شہیار الملک و نواب رونق علی خانصاحب مرحوم
و نواب عسکر جنگ بہادر و پسران نواب بی نظیر جنگ بہادر کہ نام نامی ایشان را
یاد ندارم و نواب سعید الدولہ بہادر صوبہ حیدرآباد و نواب شہریار جنگ بہادر صوبہ
اورنگ آباد و نواب منصور یار جنگ بہادر و نبیرہ زادگان نواب رکن الدولہ بہادر
مرحوم اعنی نواب حسین الدین خان بہادر و نواب اشرف الدولہ بہادر و نواب
محکم جنگ بہادر و نواب مہدی حسینخان بہادر فقط و نصیر یار جنگ بہادر و نظام نواز جنگ
بہادر و محمد نواز جنگ بہادر پسر حاجی داراب جنگ مرحوم و نواب عزیز الدولہ صارم جنگ
بہادر صدر بخشی صرف خاص و نواب محترم الدولہ اعتصام الملک عرض بیگی بہادر و
نواب رشید الدولہ بہادر و مہدی یار جنگ بہادر و یادگار حسین پسران نواب رشید الملک
بہادر میر منشی سرکار آصف جاہ بہادر کہ سہ برادرند فقط و بنام ایشان آشنائی دارم
و نواب تہنیت یار الدولہ بہادر نارنولی و نواب لشکر جنگ بہادر و نواب حاجی
ارادت جنگ بہادر و نواب مشید جنگ بہادر و نواب ناظم جنگ بہادر و نواب
اعظم جنگ بہادر و نواب محمد اکرام الدین خان بہادر و نواب حسین دوست خان بہادر
و نواب حاجی محمد اسلم خان بہادر و نواب معظم جنگ بہادر داروغۂ توشہ خانہ و نواب
قوت جنگ بہادر داروغۂ شکارخانۂ بیرونی و نواب قادر الدولہ بہادر و نواب قدیر جنگ بہادر
و نواب تہور جنگ بہادر و نواب نصرت جنگ بہادر و نواب بہرام الدولہ غلام نبی خان
بہادر و نواب جعفر علی خان بہادر عرف ٹیپو صاحب و نواب صولت جنگ بہادر عرف

عرضداشت گذرانیده پس باز حضور پرنور که مهلت پنج چار روز میخواهند این مهلت خواستن
خوب نیست اگرچه درمیان فرمان حضور پرنور و مضامین امیر کبیر تفاوت بسیار بوده
است تاهم آن را سالار جنگ قبول کرده بجا آورده پس برای معافی بهانه و دیری خوب
نیست من بعد حضور پرنور فوراً وکلای خود را دوباره فرستادند که سالار جنگ بنویسد که
من بد عهدی و بیوفائی باز نخواهم کرد این سخن بر سالار جنگ بسیار شاق گذشت و بدل
او قلق رسانید مگر فرمان بجا آورد و درج کرده فرستاده پس بتاریخ دوم مارچ دربار مقرر شد
که حاضر شده نذر گذرانید که منظور شد و جواب سلام بخشید نذورین اثنا بحضور پرنور اطلاع
کرده شد که گروه غارتگران سمت جالنه جمع شده اند بتدارکش ارشاد گردید و دربار برخاست
گردید و بتاریخ چهارم سالار جنگ بر کوٹھی من آمده تا بدیر گفتگوی گوناگون کرده ماند
مانند گفتگوی اعطای خلعت و خطاب ستارهٔ هند که بران ختم تحریر خود نمودم فقط

فصل در مختصری از احوال چند امرای زمانهٔ حال که در اینجا موجود اند می نگارم و یاد از نامهای
ایشان میدهم و تفصیل را فرصت نیست که همه حسب و نسب ایشان را بیان کنم چه کتاب
سر بطول میکشد و زمانه فرصت نمیدهد و کسانیکه قدیمی اند ذکر اصول ایشان در کتب سابقه
مثل سوانح دکن و رسول خانی و تزک آصفیه و حدیقة العالم و تجلیات جوهر موجود است و بزرگانیکه
نو دولت اند و شان را همه میدانند و سنة الله همین است که در هر دورهٔ فلک سر خیلان جدید
سر برمی آرند و فقیر که غریب الوطن وارد حال هستم از کجا وقوف یافته باشم که نام جمله
حضرات بر نگارم چه امرای اینجا زیاده از شمار اند نواب و راجه و جمعدار و سر رشته داران
اینجا را همچو ادوار فلک حسابی و شماری نیست بدانکه سوای بزرگانیکه حال ایشان پیشتر مذکور
شد از صاحبزادگان نواب صمصام الملک بهادر اند که جامع علوم معقول و منقول اند و
جناب نواب ذوالفقار الدوله بهادر که حاوی فنون فروع و اصول اند الله تعالی
فرزندان ایشان را نیز صاحب اقبال و دولت و ورع و سعادت و حشمت گرداند

صلاح خواہم داد بعدازان دربارۂ عطای خلعت و اسٹار آف انڈیا وغیرہ گفتگوی دراز
ماند آخر التماس کردم کہ بحضور پرنور برای ختم فرمودن این امر ضروری بزودی یاددہانیده
شود پس امیر کبیر برخاست فرموده مرخص شدم من فوراً بنواب سالار جنگ خبر دادم بانچه از
امیر کبیر اطلاع یافته بودم کہ عرضداشتی بر وضع مغلے مشتمل بر عفو قصور خود بہ بسیاری ملایمت
وعاجزی بمضامین رنگین بحضور پرنور بگذراند در جواب آن سالار جنگ ہم بذریعۂ مراسله
وہم زبانی بالمشافهه ظاہر نمود کہ برین راضی ہستم و فرستادن عرضداشت مذکور بحضور پرنور
ضرورست فقط (این مقوله صاحب رزیڈنٹ بہادرست) وچنان معلوم میشد کہ حضور پرنور
بسعے فرمودن امیر کبیر نرم شدند و شاید کہ برخطای ذاتی سالار جنگ بابت گذرانیدن
استعفا چیزی ضمان گرفتند کہ بآن امید عفو یافته شد کہ صلاح برای گذرانیدن عرضداشت
مطلوبه بسالار جنگ دادم و سالار جنگ فوراً عرضداشت مذکوره را معرفت وکلاء بحضور پرنور
گذرانید حضور بعد سماعت مضمون عرضداشت بوکلائی کہ آنرا آورده بودند برای نوشتن فقرات
چند حکم فرمودند و خیال نمودند کہ در درج آن کمال قدرت و حکومت و جلال ما بدولت
ثابت میشود وکلارا ارشاد شد کہ فقرات مذکوره را در عرضداشت درج کنانیده بہ تبدیل آن
واپس آرند پس وکلا حسب الامر اطلاع دادند سالار جنگ اندیشید کہ بدون بجا آوری حکم
حضور پرنور چاره نیست فوراً فقرات مطلوبه حضوری را درج نموده عرضداشت بحضور
پرنور روانه نمود بعد رسیدن عرضداشت از حضور پرنور چنان ارشاد شد کہ درین مقدمه
بعرض پنج چار روز حکم خواہم کرد - چون اینقدر مهلت برای من بسیار عرصۂ دراز بود
لہذا فوراً یک مسوده مراسله بنام حضور پرنور بعبارات طول طویل تیار کردم لب آن اینکه اگر
تا این مهلت دراز بکارہای سرکار تامل کرده شود خلل بسیار رو میدہد - مگر قبل ازینکه
ترجمۂ آن کرده بحضور پرنور گذرانیده شود سالار جنگ مرا مطلع گردانید کہ شما باین مضمون
بامیر کبیر اطلاع دہید کہ بموجب فرموده سامی من بسالار جنگ صلاح دادم و ہمچنان قبول کرده

تفرقه خواهد رسید خرابی انتظام ورزی سابق که حضور پر نور را در حالت بد انداخته قدری اثر
آن بما هم رسیده الحال مقدمه دیگر است که با انتظام بدرا بملک حضور پر نور دیدن نخواهم توانست
تا اثر این بدنظمی در سرحدات سرکار انگریزی نرسد بلحاظ این جمله مراتب دا بواب می گویم که
حضور پر نور را بسیار مناسبست که مانند سالار جنگ وزیری پیدا فرمایند که او انتظام امور سلطنت
را سرانجام دهد این گفتن من بر مزاج امیر کبیر سخت آمد و تلخ گذشت و سوالاتی که امیر کبیر فرمودند
بآن معلوم شد که هنوز ایشان اثر بد انتظامی سابق را نفهمیدند و کار حال را که باحسن عنوان
انجامش میشود هم ندانستند پس من واقعات سال یک هزار و هشت صد و پنجاه و
هفت را یاد دهانیدم و نیز گفتم که اثر بے انتظامی های علاقه حضور پر نور که در سرحدات ما
رسیده بود قدری دشواری شد گورنمنٹ انگریزی با انتظام و درستی آن مصروف است
و سالار جنگ هر قدر که خائف است از ناخوشیهای حضور پر نور همان قدر خواهنده است رضامندیهای
حضور پر نور را زیرا که من مراسله که برای گذرانیدن بحضور روانه کرده بودم او نهایت کشاده پیشانی
بمن فهمانیده که اگر این مراسله بحضور پر نور بگذاریم البته از من زیاده ناخوش خواهند شد
و من مضمون مراسله خوانده با میر کبیر شنوانیدم بعد از گفتگوی بسیار در مقدمه بالا
امیر ممدوح فرمودند که هر چه ثمار اکردنی بود کردیدو هر چه مارا کردنے بود کردیم پس
بگذارید سالار جنگ را تا به بینیم که چه می کند — سالار جنگ سابقاً عریضه بحضور پر نور روانه
کرده بود دران الفاظ چند بود اند که آن را حضور پر نور نامنظور فرمودند فی الحال مناسب
ست که عرضداشتے دیگر بر وضع معلے سالار جنگ روانه نماید گفتم که سالار جنگ را در ینباب
عذری نیست مگر رفاهیت رعایا و انتظام ملک را خواهان خواهد بود امیر کبیر فرمودنے نے
که بدرخواست خود اینچنین ابواب را داخل نکنند زیرا که قوانین جدیده برای سلطنت ضروری
و لازم است بر آن حضور پر نور را عتراضی نمی فرمایند بهتر ست که سالار جنگ درین باب هیچ
ذکری نساخته عرضداشتے ننوید بر آن گفتم که مطابق فرموده سامی بسالار جنگ

یاد دہی نمایند درین ہم عرصہ چار روز گذشت و ہر قدر کہ دیر می کشید سلطنت حضور پر نور را ضعف
می بخشید و سر کار انگریزی کہ دوست قدیم این ریاست است تطویل این معاملہ را نمی خواست
بتاریخ بست و سوم باز امیر کبیر نزدم تشریف آوردند من با میر موصوف گفتم کہ حمایت من بسالار جنگ
محض برای آن ست کہ بدانتظامی ہای سابقہ را رفع نمودہ امور سلطنت را باحسن انتظام و بخوبی
تمام انجام می دہد و نیز فیما بین سرکارین پایۂ اتحاد را مستحکم نمودہ است و سوای آن امیر کبیر کسے
نمی داند کہ سالار جنگ امور سلطنت را چگونہ بامانت و دیانت خود بجا آوردہ است و نظیر
سالار جنگ نیست کہ در ینجا پیدا آید و اگر آید باتجربہ بہ دوازدہ سالہ او کے برابر باشد و امیر کبیر
از بدانتظامی ہای سابقہ ہم خوب آگاہ و واقف اند کہ بسبب آن ماموری کنتنجنٹ و دادن
ملک برار بوقوع آمدہ و اگر چنان کہ انتظام این ریاست فی الحال ست بزمانہ سابقہ می بود
وقوع این ہر دو امر آئینہ و شوار می نمود و اگر حضور پر نور قوانین سابقہ را رواج دادن
خواہند ممکن نخواہد بود بلکہ ضرورست کہ حضور نظر بر ترقی انتظام حال داشتہ ہمین طریقہ انصاف
را در اطراف و اکناف ممالک خود رواج فرمایند و رونق افزایند و این ہم حضور پر نور را مناسب
نیست کہ از قوانین ضروریہ کہ برای درستگی ممالک و فائدہ سلطنت لابد باشند ناخوش شوند و
جوابش امیر کبیر فرمودند کہ حضور پر نور باجرای تجدید قوانین از سالار جنگ خفا نیستند مگر از استکشاف
استکبارشان ناخوشنود گردیدہ اند و حضور پر نور متحمل آن شدن نمیتوانند و میفرمایند کہ سالار جنگ
مدام مرا بدادن استعفای خود میترساند باقی باعث دادن استعفای سالار جنگ مرا معلوم
نیست باعث آن فقط یا حضور پر نور را واضح باشد یا سالار جنگ را معلوم بود مگر انقدر معلوم
است کہ حضور پر نور بدادن استعفا بسیار ناخوش ہستند گفتم ہان سالار جنگ البتہ بگذاردن
استعفا عجلت کردہ مگر حضور پر نور را مناسب نبود کہ لشکر جنگ را مامور فرمودند پس ملتمس
ہستم کہ این مقدمہ بہر طوریکہ شدن تواند بخیر و خوبی طے یابد و مغروری سالار جنگ از عہدہ
خود بر کار انگریزی پذیرا و منظور نخواہد شد چرا کہ در مقدمات سرکارین و باتحاد ایشان خلل و

هرگاه حضور پرنور لشکر جنگ را برای پیام رسانی فیما بین خود و دولت و وزیر مامور فرمودند
فلهذا وزیر مستعفی شد و لشکر جنگ قابل این عهده جلیله نبوده ماورای آن دشمن مشهور سالار جنگ
ست پس فریعه آن کاروبار بازنجوبی انجام نخواهد یافت حضور پرنور فرمودند که لشکر جنگ نوکر
من است و فرمان بردار و این هم فرمودند که در بلده عدالتهانیکه وزیر ایجاد کرده است بسیار زبون
کرده است عرض نمودم که پیشتر ازین قطعاً محکمه نموده است سالار جنگ آنها را مامور ساخت و فائده
آن وقعه حاصل نخواهد شد سالار جنگ هرگاه اشخاص فهمیده و سنجیده یافت مامور گردانید
اقرار میکنم که اگر حضور پرنور وزیر خود را اعتماد می بخشند و معتمد علیه می فرمایند بازگاهی استعفای خود
بملازمان حضور پرنور نخواهد گذرانید فقط اینجا دربار خلعت و هی از حضور پرنور عرض نمودم فرمودند
که ما بدولت بشما بخوشی تمام خلعت خواهیم داد و همچنین بوزیر خود اگرچه ازو ناخوش هستم و نیز فرمودند
که ما بدولت بعرصه پانزده روز ملاقات بشما خواهیم کرد درین عرصه هرچه شما را گفتنی باشد
بنویسید یا امیر کبیر را نزد شما بفرستم شما بملاقات اوشان ناخوش نشوید و ملال نکشید و بر آن
عرض نمودم که برای انتظام امور سلطنت مهلت پانزده روز بسیار ست اگر در عرصه دو سه روز
دربار ثانی مقرر فرموده شود مفید تر خواهد بود اما حضور فرمودند که چندان صحت نداریم که زود
دربار کرده شود پس قریب بود که عطر و پان عنایت فرمایند که باز تامل فرموده ارشاد کردند
که آیا این خبر صحیحست که شما در کونسل کلکته میروید بجواب آن هرچه عرض کردم شاید بآن حضور پرنور
چنان یافتند که رزیدنٹان را تا عرصه دراز در ینجا قیام کردن از سرکار ممنوع است
و فرمودند که شما بچه سبب می روید مامور سرکاری حالا شما را خوب واقفیت حاصل شده بود
اگر ده دوازده سال دیگر قیام میگردید زیاده تر در معاملات اینجا واقفیت حاصل می کردند
پس پان وغیره عنایت شده و مامرخص گردیدیم و این همه معامله در چهل منٹ که دقیقه باشد
طی شد بعد ازین تا چهار روز هیچ صورت انعقاد دربار بظهور نه پیوست لهذا بسالار جنگ باین
مضمون خط نوشتم که آنچه در باب انعقاد دربار حضور بمن وعده فرموده بودند حضور پرنور

اندرون محل دربار برودند که از حویلی خرد جدا ماندم وچون ازینجا پیش قدمی نمودم دفعتہً حضور
پرنور از دروازه باز برآمدند من هوشیار شدم و برزینه برآمدم و کفش خود را برهمان زینه
از پاے خود کشیدم و در وسط مکان با حضور پرنور ملاقی شدم و بغل گیر گردیدم و حضور پرنور
بر مسند نازک خود زیب اجلاس فرمودند و من مع همراهیان خود بر یک چاندنی که بسیار
سفید بر بازوی مسند گسترده بودند نشستیم همان وقت جمله کارپردازان حضور بیرون از حجره
دربار رفته براندازه فاصله استاده شدند که سخنے از ما شنیدن نمیتوانستند پس من بحضور پرنور
عرض کردن شروع کردم که چار سال مے گذرد که برین عهده کارگزارم از ابتداے ماموری
خود تا حال بهتری و ترقی سلطنت حضور پرنور و حفاظت دوستی سرکارین می خواهم و غرض
من از حصول ملازمت حضور پرنور دو غرض بوده است و آن اینکه بیان کنم دستوری را که ملکه معظمه
بموجب آن بمردمانیکه قابل خطاب استار انڈیا انتخاب فرموده اند خطاب عطا میفرمایند
و هم حضور پرنور را ملکه معظمه اختیار اعطاء آن خطاب بموجب آن مرحمت فرمودند و نیز
ملکه معظمه اعتماد بران دارند که حضور پرنور آن خطاب را تعظیم تمام مرا و وزیر خود را عنایت فرمایند
فقط همین که این عرض درمیان آوردم حضور پرنور خفگے خود را نسبت بوزیر خود بمن ظاهر
فرمودند عرض نمودم که وزیر حضور پرنور امور سلطنت بندگان عالی را بچه خوبے
وبحسن تدبیر بجامی آرد و مراتب دوستی سرکارین بچه خوبی نگاهدارد و از ناخوشی وغیره چسان
لرزان و ترسان میباشد هرگاه این چنین عرض میکردم حضور پرنور بار بار قطع کلام من فرموده
از سالار جنگ ناخوشی خود ظاهر میفرمودند و رفته رفته تا بمن رسیدند و فرمودند که وزیر من
بسیار متکبر و مغرور شده است و هرگاه مطلب او نمی برآید همیشه باستعفای گذرانیدن میترساند
تا بعد ازان است که احکام آقای خود را بجا آورده مورد تحسنت و آفرین گردد گاهی گاهی
بر احکام و فرمانهای مامی خندد و مضحکه مے کند و صاحب را معلوم نیست که پیشتر از چند سال
سالار جنگ معاملات را چسان انتظام نمود که آن همه کار لائق انجام مانبوده است عرض نمودم که

چند کسان که بدخواه سلطنت سرکار نظام اند و آنها را قواعد ماضیه که طریقه ظلم وغیره بود و از پیشتر عادی و چاشنی گیران بوده اند شاد و فرحان باشند و این همه کیفیت قابل عرض کردن حضور پرنور بود و خواستم تا برای انعقاد دربار خاص بحضور پرنور عرض کنم لیکن ارادهٔ خود را تا مدت مناسب ملتوی داشتم بامید آنکه حضور پرنور خفگی خود را بدون دست اندازی رزیڈنٹ مبدل بمهربانی فرموده سر سالار جنگ بهادر را مشمول عواطف خود فرمایند و چون خیال خود را بدون تحریک در نیمقدمه محض بے فائده یافتم و دانستم که بدون تحریک من درین مقدمه هیچ شدنی نیست لهذا قطعه عرضی چند سطری بدرخواست حصول ملازمت و انعقاد دربار خاص نوشتم و این عرضی درمیان آمدن جشن بسنت که دران حضور پرنور بامور متوجه نمی شود تا دهم فروری بملاحظه علیا در نیامده بروز دوم آن حضور پرنور بسر سالار جنگ چنان ارشاد فرمودند که من پیش از مقرر کردن دربار امیر کبیر را نزد رزیڈنٹ میفرستم شما بوقت ملاقات امیر کبیر یا رزیڈنٹ حاضر نباشند و امیر کبیر مطابق آن نزدم تشریف آورند اما هیچک نفرمودند بجز آن که مرضی حضور ما چنانست که محبت فیمابین سرکارین باقی ماند من هم با امیر کبیر جواب دادم که سرکار ما را نیز همین منظور است و امید میدارم که حضور پرنور زود حکم دربار خاص نافذ فرمایند فقط پس از حضور اینقدر توقف شد که مراد و باره بطور یادداشت ضرورت نوشتن شد و بر عریضه آخره من حضور پرنور تاریخ هیجدهم فروری دربار مقرر فرمودند و من همراه خود کرنل برکس ملیٹری سکرٹری یعنی لشکری کارفرما و کپتن ٹوڈی کنٹونمنٹ مجسٹریٹ چھاونی سکندرآباد یعنی لشکر کوتوال سکندرآباد را همراه خود گرفته بدم زیرا که پیشتر درزمان کرنل چارلس ڈیوڈسن صاحب که همچنین معامله فیمابین حضور پرنور و سالار جنگ واقع شده بود در آن وقت نیز همین دو افسران همراه رکاب صاحب ممدوح بوده اند بهمین لحاظ اوشان را همراه خود گرفته بردم و موافق دستور قدیم طرف حویلی رفتم و دیدم که مجمع خلائق ست خاموش باقاعدهٔ امیر کبیر بهادر و نیز وزیر که بدون طلب حضور پرنور آمده بود و مرا استقبال مطابق معمول فرموده

میشوند و عاجزی کردند و نیز بسیاری دعوی ازان قسم بوده اند که در مقدمات مابی انصافی
شده است و بداد خود نرسیده ایم پس بموقوفی محصول غله همه اینچنین شکایتها بند و موقوف شدند
باقی عرائض - اور محکمات پیش حکام و بعضے را پیش سالار جنگ بنابر داد خواهی آنها فرستادم
حالا در جمله عدالتها صورت انصاف و طریقه دریافت بخوبے صورت بسته است و پایه انصاف
مستحکم گردیده حالا پیش من کمتر عرائض میگذرد و اگر میگذرد دران پیشتر عرضے گذارنار ضامندے
خود بر فتوحات چند محکمه ظاهر میکنند - و تحصیل زر مالگزاری اینجا مثل ملک برار و بمبئی و صوبجات
وسط هند میشود فرق همین ست که افسران اینجا هندوستانی اند و عمله کم و این هم
گویم که بسیار کم ست بنسبت صوبجات ما - الحال قواعد حکومت و انتظام بهترین عنوان مقرر
شده اند و دلیل بهتر بودن آن این است که غله خوردنی آن چند ماه در اینجا بطورے فروخته
میشود که پیش ازین نبوده است و بنسبت نرخ صوبجات بنگاله و مدراس که درانجا قحط درین
ایام بوده است فی الجمله غله در اینجا ارزان ست و این همه دال بر خوبے کارگزاری سالار جنگ
است اگر چالیا اوشان کناره کش شوند پس چه شدنی ست و درین بلده نمیدانم کسے را
که قائم مقام ایشان شدن تواند امیری باشد یا عهده داری جلیل و سرکار ازین فهمیده
نمی شود شخصے که قائم مقام سر سالار جنگ شود و در واقع نیز کسی همچنین نیست بجز چند شخص الا آنکه
وضع و رعب او مقابل علم حکومت و فطرت سالار جنگ باشد نیست - و کسی را آنقدر
تاب و توانائے و قدرت و رسائی نیست که جمله قوانین ماضیه را که دران سر است طریقه
ظلم و بیداد و نقصانهای رعایا و برایاست یکسر رفع سازد - کسانیکه خیر خواه سرکار
نظام اند ایشان را جرات اجرا کار نیست و کسانے را که جرات اجرا کار ست خیر خواه سرکار نظام
نیستند و کیفیت واقعیه این که جمله باشندگان شهر و معززان مواضع و همه تاجران
و ساهوان و عهده داران هر دو سرکار و راقم هم بگذرانیدن استعفا سر سالار جنگ
بهادر همه تن ناراضی هستند و یقین میکنند که طریقه مصالحت و انتظام خراب خواهد شد مگر

وبد معاشان نزد خود باجمع آورده بربد و بیرانی وتاراج وغارتگری تعلقات بلا رعایت احدی
کمر خود چست می بست واین آفت نهیب وغارت وتاراج سالهاسال باقی می ماند تا وقتیکه
حکم روانگی فوج کنتی جنٹ که برای حفاظت مامور شده نمیرفت ـ درآن زمان بلده امید معاشان
در واهل واعراب پر و معمور بوده است وهر کس که از ایشان رانان وادن می توانست برای
اطاعت او حاضر میشدند واین لوندان بحکم و بغیر حکم خاوند خود برای خبر منفعت خویش ملک را
تاخت وتاراج می کردند ـ سالار جنگ بعد ماموری خود این قانون تعمد را رد و منسوخ
فرموده علاقه را از دست اعراب وغیره تعلقه داران واجاره داران بهانه ادای قرضه گورنمنٹ
برآورده بدست خود آورده وبنا بر تحصیل زر مالگزاری از طرف سرکار عالی تعلقه داران ملازم
معین فرمود تاکه طریقهٔ انصاف را رونق تازه دهند و قرض واجب ادای سلطنت را رفته
رفته ادا نمودند گروه اعراب راکه پیشه سرکشی اختیار کرده بودند زیر تحت فرمان وحکومت
وتابعداری خود آورده پیش ازین در ممالک محروسه رواهل که شدید القلب وظالم بوده اند
بعدل گستری سالار جنگ همه عاجز آمدند واین هم جاری شد که هرکس از گروه رواهل در
جرم غارتگری بگیر افتاده ودر جرم ڈاکه زنی گرفتار سرکار نظام شد آن را حسب قرارداد
قانون مجوزه کرنل شی ڈیوڈسن صاحب رزیڈنٹ سابق بحکم گورنمنٹ بعبور دریای شور روانه
کرده شد که باجرای این قانون ظلم ایشان کم گردیده دیگران را عبرت شد واز وقتیکه درینجا
آمده ام کدامی علاقه بغارت رواهل نیامده است ـ قریه بتاراج نرفته ونیز برای تنبیه ایشان
لشکر سرکاری از کنٹنجنٹ روانه نشده است ـ پیش ازین بجز ترغیب رزیڈنٹ استغاثه ودعوی
احدے در تمامی عدالتهای سرکار نظام مسموع نمی شده وهر قدر که مسموع می شد بطریق عدل
وانصاف فیصله نمی یافت وبرعکس رای رزیڈنٹ فیصله می شد روزیکه من درین بلده رسیدم
بسیاری از عرائض عرضی گذاران پیش من هر روز میگذشت ومضمون اکثر از عرضی گذاران
که غله فروش بوده اند آن بود که محصول خواهان پر بار غله ما را بدعوی محصول مزاحم ومعارض

تعلقه را از و برآورده بوزیر با تدبیر خود سپردند و در بارهٔ عدم پرورش لشکر جنگ بوزیر خود حکم
محکم صادر فرمودند تا هم سالار جنگ آن را در خیز عدم رضا انداخت از نیجاست که لشکر جنگ
نه فقط آدمی رخنه انداز است بلکه آن بذات خاص سالار جنگ خصومت سخت دارد پس در ماموری
چنین خصم بر چنین عهده را زداری توهین و ہتک وزیر نامور بود لہذا عزت وجاہ وزیر رعایت
نداده که لشکر جنگ برین عهدهٔ جلیله مقرر و مامور شود و ثمره باین حاصل گردد و اجرای کاروبار
سوال و جواب فیمابین وزیر و لشکر جنگ که خصم مشهور اوست غیر ممکن بود فلهذا وزیر با تدبیر بحضور
پر نور درخواست گذرانیدن استعفا نمود حضور پر نور بعد چند روز چنان ارشاد فرمودند که استعفا
خود حسب دستور بگذراند - من برتامهٔ احوال ماضیه وحال سلطنت آگاهے کماهی می داشتم
و مطلع بوده ام که در زمان گذشته چگونه بوده است و حالیا چسان ست و نیز بعد استعفا دادن
سالار جنگ آینده چقدر تباهی سلطنت خواهد شد - پیش از تقرر سالار جنگ بر عهدهٔ حال
و بعد ماموریش بر عهده مسطور چند سال کسے درین سرکار منصفی نبوده است که در انصاف مؤید بماند
یا سرقه و رہزنی و دیگر ممنوعات را از بی انصافی از خلائق باز میداشت و ہر که رشوت و نذرانه پیشتر
میگذرانید تعهد و اجاره تعلقات می یافت و مقرری شد و این تعلقه داران سوائے
حصول رفتم وزر کسی بہر عجلت که می توانستند دیگر پروای نمی داشتند زیرا که خوب بالیقین
می دانستند که این حکومت ما چند روزه است چنانکه اوشان در چند ماه بہمان ایام مبدل می شدند
زیرا که ہر کس که زاید نذرانه می گذرانید مامور و مقرری شد و کسی نمی پرسید که باین تبدیل
و تغییر چه می گذرد و گرفتن روپیه ضرری می رساند و وزیر این عمل را بند نمی کرد و در تعلقات
نه محکمات بوده اند و نه عهده داران منصف بلکه مولویان چند در علاقه و بلده بوده اند و ایشان
طریقه معدلت و انصفت ہرگز نمی دانستند اما ہر چه می نوشتند موافق مذہب خود می نگاشتند
و اکثر اوقات بجای تعلقدار سابق کسی دیگر که از سرکار بر تعلقات میرفت فیمابین این و آن
جدال و قتال بنا بر مقابضت یکی بر دیگرے واقع می شد و ہر یک از فریق از رواہل و اعراب

حضور پرنور نظام و جناب نواب سالار جنگ بهادر بوقوع آمده خلاصه کیفیت آن از پرچه اخبار فرینڈ آف انڈیا مورخه یازدهم ماه اپریل ۱۸۵۶ع قابل تحریر است لهذا نوشته میشود

خلاصه خط صاحب رزیڈنٹ بهادر سر جارج یول کی سی ایس آئی مشعر برین که درباره تقرر قوانین چند بابت مقدمات فوجداری از جانب سالار جنگ بهادر که درین مقدمات چند استدراکات مابین سرکارین نظام و گورنمنٹ انگلشیه درآمده پس درینباب رقوقدح بسیار میان سرکار نظام و وزیر باتدبیر گردیده که بآن ناخوشی حضور پرنور ظاهر شد و بهمین باعث بوزیر خود بنابر تجدید قوانین خفگی خود ظاهر فرموده و درین باب وزیر هوشیار شده بنابر رفع شکوک و خطور حضور پرنور مشغول شد پس صاحب رزیڈنٹ مسوده دیگر تیار کرده که بعد منظوری حضور والا باستصواب سالار جنگ بهادر عهدنامه جدید منعقد گردد و درین اثنار حضور پرنور لشکر جنگ را بر کار سفارت خود مامور فرموده نزد وزیر خود فرستاد و پس سالار جنگ بهادر بران راضی نشده استعفا خود پیش حضور والا فرستاد و حضور پرنور هم درباره منظوری آن پای خود را دراز فرمودند فقط از اینجا مطلب خط رزیڈنٹ شروع میشود یعنی

رزیڈنٹ چنان ظاهر میسازد که بمکمل تکمیل امور سلطنت نظام سوای روز دربار درمیان حضور پرنور و وزیر اعظم که میشوند معرفت دو وکیل خاص حضور پرنور متفق در اکثر اوقات می شوند - بنابر تکمیل همچو مقدمات وکالت که عهده جلیله است ضرور است که وکلاے ذوفهم و بسیار معتبر باشند درینولا بباعث فوت شدن وکیلی برجایش نظام لشکر جنگ را مقرر فرموده نزد وزیر خود فرستادند وزیر بران راضی نشده استعفار خود بحضور روانه ساخت - لشکر جنگ آدمی مشهور در ظلم و سازش ست پیش ازین دو بار در سرکار نظام بر بد کرده خود ملزم شده است باراول در تعلقاتی که بموجب عهدنامه ۱۸۵۳ع تفویض آن بسرکار انگریزی تجویز یافته بود غارت و تاراج کرد بار دوم در تعلقه صرف خاص که در ایراسیمون نام دارد افعال شنیعه ظلم بر رعایا نموده لهذا حضور پرنور او را از حکومت آن معزول فرموده

مشهوره است وضرورست که عند الحضور والتسلیم از سرکار عالی بر منصبداران ذوی اولاد تاکید باشد
که اسماء فرزندان خویش نوشته بسرکار داخل کنند وهرگاه اسماء آنها بقید سال عمر بملاحظه سرکار
درآید خود مجرائی آنها مسلم داشته بپدران ووالیان آنها تاکید شود که فرزندان خود را
که قابل تعلیم بوده باشند بمدرسه سرکار فرستاده باشند تا بعد تحصیل علوم بمناصب علیا رسند
ورنه بسبب جهالت محروم از ترقیات خواهند ماند وهر شخص را باید که خلف خود را رشید گرداند
اگر رشید نشود خلف هم نگذارد وفقط وهرگاه بعد امتحان مدت تحصیل علوم ومحکمه آموختن
کار دوا وین فارغ التحصیل گردد وبحصول سند فائز شود از سرکار عالی هر خدمتی که لائق
استعداد وش وقابل لیاقت او بود برآن ممتاز وسرفراز گردد والحال که سرکار والا
منصبداران را بدون آموختن کار تحصیل وغیره بر علاقه مقرر ومنصوب میفرمایند ناحق
ناآموختگان را در تکلیف مالا یطاق می اندازد زیرا که هرگاه سرکار عالی ایشان را نزد افسران
علاقه روانه خواهد فرمود بالضرور بسبب ناوانستن ایشان قواعد انجام کاری شکایت
نالایقی ایشان وابتری وخرابی کار سررشته خود وافتاده ماندن کار بسرکار خواهد نوشت
زیرا که از صدر تعلقه دار حال که از سرکار عالی مامور شده اند کمتر کس چنان هستند که رسم
برین ناکرده کاران کنند وایشان را تعلیم کار نمایند وتکالیف ناکرده کاری وآموختن کار
سررشته بر نفس خود گوارا دارند وخود ساعی بوده بتعلیم ایشان پردازند پس اگر خبر واقع
پیش از واقع گرفته شود همه این ندامت ودرگرد وچون مزاج مردم اینجا سرد وخشک
ست فلهذا پیدایش علماء در اینجا بسیار کم ست چه تحصیل علوم بالتیام میشود وبسبب خشک
مزاجی محصل نه استاد صحبت با مردم اینجا اختیار میکنند ونه شاگرد تعلق دل خود باستاد
دارد ونه تقوی فلهذا کمتر عالم از خاک این جا می خیزد زیرا که قول امام شافعی ست رحمه الله
تعالی شعر شَكَوْتُ إِلَى وَكِيعٍ سُوءَ حِفْظِي * فَأَوْصَانِي عَلَى تَرْكِ الْمَعَاصِي * فَإِنَّ الْعِلْمَ
فَضْلٌ مِنَ اللهِ * وَفَضْلُ اللهِ لَا يُعْطَى لِعَاصِي * والسلام دیگر در ثانی عهد وپیمان فیمابین

خیرا وضبط کرده شود و بشکنجه عذاب دو چند از دیگران کشیده شود تا خواسته ناخواسته براه راست آید
چه بوزنه جنگلی را دیده ام که هرگاه در دام اقتدا آدم می افتد و گرسنه می شود همه حرکات خود را
می گذارد و هر چه مالک معلم او را می آموزاند همچنان بجا می آرد و آنچه معلم گوید همان می کند
فیل با این همه عظیم الجثه بوی نوش همین گرسنگی بقید آدم می در آید و هر چه او حکم می کند بجا می آرد
و مقید امر فیلبان می باشد هر قدر شرارت و جهالت و خباثت از بنی آدم بظهور می آید باعث آن
همین تکمیل پری است بلقمات مفت شعر تهی از معرفت بعلت آن * که پر ست از طعام تا بینی * از نجاست که امیرزادگان این ریاست عالیه و فرزندان منصب داران این جاکه
بهره از علوم و لیاقت ندارند همین فارغ البالی و صحبت نااهلان است که او شان را مبتلی بفسق و فجور میگرداند
و همین قبل از بلوغ خراب و آلوده با مراض خبیثه می گردند و بدولت علوم و لیاقت نمی رسند و بسیاری
از انها جاهل می مانند و اکثری دست از جان می شویند یا بقطع نسل میرسند اگر از سرکار والا
جاه اول بچه ایشان بمدرسه رسانیده شود و بتربیت استاد کامل متقی رسانیده شود
و پس از حصول علوم رسمیه که نوشته آمده ام بمدرسه آموختن قواعد مال و اهتمام بندوبست
و فوجداری و دیوانی و کارانجام دو اوین سپرده بشکنجه تعلیم این امور کشیده شود و اهتمام و انصرام
این مدرسه تعلیم کارسرکار رشته دو اوین مذکوره بفقیر غریب الوطن سپرده شود و در عرصه
چند روز هر یک را بر رسوم انجام کارسرکار و قوانین آن مستعد می گردانم و در بروی سرکار
عالی بمجلس امتحان می درآرم و این خدمت را بتهدل انجام می رسانم اما شرط این است
که مقام اینچنین طلبه و خورد و نوش او شان و شب خوابی آنها تا دادن امتحان در همان مدرسه
بوده باشد و خدام ضروری هر نوع در انجا مقرر باشند آری در ایام تعطیل که بعد امتحان
برای یک ماه شده باشد نزد خویش و اقارب رفته باشند دیگر هیچ بچنین تربیت امید که
بسیاری بچگان از ایشان قابل انجام کارسرکار والا جناب برآیند که باز احتیاج بمردم کارگزار
ملک دیگر نباشد و اگر محض بقدرشناسی این گروه پرشکوه گردد که انجنس میل الی الجنس

این از رسوم اهل فرنگ است بلکه جمله کتب اسلامیه ازین قوانین مملو هستند و هرگاه در مدارس
درس علم فصاحت و مساحت و حساب و سیاق و فن نشر کاریز و علم جر ثقیل و ارتفاع و مسقط الحجر و هندسه
و قواعد سپاه میفرمودند مخلوقی از بی روزگاری بفارغ البالی میرسید و این زمره علمیه خود هم ذخیره
آخرت و نیکنامی دنیا می برداشتند و صدقات جاریات از تلامذه می گذاشتند و درین شک
نیست که مردم اینجا قوت آخذه و طبایع قابله دارند اما مصلحی واعظی خدا ترسی حق شناسی نیست
اینجا حکم کبریت احمر دارد اگر هست پیش راویان و حاکمان اینجا که بر منابر علیا نشسته قصص که موافق
مطلوب خود باشد بیان می کنند کسی آن عزیز الوجود را نمی پرسد حال آنکه برای همین همتهای
و هدایت بخشی دارالطریق حاتم الوقت فیاض العصر جاگیرات لکوکها روپیه معاف و مرفوع القلم
فرموده است اگر سرکار عالی فهرست اینچنین جاگیرداران و وظیفه خواران درست فرماید
و دریافت نماید که آیا ایشان اینقدر جاگیر و وظیفه از سرکار والا اقتدار می خورند بارشاد و هدایت
و تعلیم علوم و فنون و تصنیف مجربات خود هم مشغول میشوند یا در منهیات و لهو و لعب مصروف
و مبتلا میباشند پس اگر انجام منصب خود که برای آن علوفه معتد بها از سرکار اقدس مقرر است
نمیکنند و نه تحصیل علوم مینمایند و نه درس فنون مذکوره می دهند بلکه اوقات خود را هم درست
نمیکنند و روز را بخواب خرگوش و شب را در افعال بیهوده بجوش و خروش میگذرانند بر وقت
همت سلطان الوقت واجب آمد که جاگیر و منصب و وظیفه آنها بعد اطلاع وهی ضبط فرماید تا آنکه
باین توفیق و فتق لیاقت علوم و استعداد فنون و مراتب و ملکه ارشاد و درس و تعلیم حاصل نمایند و نه تا
حصول این صفات حمیده از ان همه وظائف معطل باشند و بر شیوخ و اساتذه ایشان هم تاکید بلیغ باشد
یقین که باین امید هراس کوشش بلیغ در حصول مرام نمایند و فائز بعلوم و فنون و طهارت
و تقوی شوند و بزیور فنون عقلیه و علوم نقلیه زود محلی و آراسته گردند و بشوق تمام متوجه تحصیل
فضائل حمیده و شمائل پسندیده گردند و هرکس از مشایخ و درویش زادگان گمراه شود و بدراه
رود یا عالم زاده باشد یا شیخ زاده و به ممنوعات آلوده گردد فوراً جاگیر و منصب و مصرف

اورا تنگ باشد و نه بزنان و مردان اینجا ننگ بهر جا که رسد همه ضروریات اورا موجود گردد
و هر وقت اورا محمود گویا زنده در بهشت بود که همه ناز و نعیم در دست دارد و بشراب الیس کمثلی
مست جلو مفت و سواری مفت و نقاره مفت جمله لذائذ و منعوتات عیش اینجا را چه باید گفت و اگر
کسے وضع خود را از دست خود ندهد و مقید عبادات باشد و حلال از حرام بشناسد و از نشه های
خراب کن مردان محترز باشد و با کسے ملاقی نشود و از کسے سوال نکند و نخواهد و از آمد و شد باز ماند و
جائی نرود و کلام کمتر کند و از کسے هیچ نگیرد و متدین باشد و از محافل و مجالس و تماشا و میله
و نمایش و مسابقت پرهیز و اکل جز شعیر و حصر بغیر اختیار کند و صحبت زنان را نه پسند و بلکه از آنها مجرد باشد
یا بر یک زن خود قانع بود و از دیگران شرم و حیا کند همیشه عصیر بود و مفلس و ذلیل و خوار در چشم اقران
و بعین رجال عوام محقر نماید نه کسی از وشان این را پرسد و نه همی برین آرد و نه احدے از ایشان با او اتفاق
کند بلکه از صحبت این گریزند و پرهیزند گو کامل باشد در فنون محمودهٔ نامش وهابی کنند همیشه عسرت برین
مستولی باشد که میراث پیغمبر است صلوات الله علی نبینا و علیهم السلام اگر از تشنگے جان دهد قطره
در حلقش نه اندازند بلکه هر چه متاع او باشد در عین نفع از و بستانند اگر روحش باز آید محافظت خود ظاهر
نمایند و احسان برو نهند و اگر انا لله شود متاع او را شیر مادر پندارند پس مکسان متورع عین زندگی
اینجا دوزخ بود بیچاره مردن خود را به از زیستن خویش شمارد و ممات را بر حیات تفوق جوید اگر
اختیاری داشته باشد بپوید چه خوش میبود اگر عوام اینجا را جم غفیر علماء و فقهم الله بالخیر در کتب اخلاق
امثل شمائل الاتقیاء و اخلاق محسنین و کیمیای سعادت و احیاء العلوم و نصاب الاحتساب و رسن میدانند
و تعلیم میفرمودند باب الهدایة و ابتدا مفتوح میشد و رسوم فسق و فجور از زنا و دزدی و جنگ و جدال
و کشت و خون و عدم صفا شارع عام و تکرار زنا و دانها و تکرار دریچه کشادن و حفاظت مخلوق و آب
شجر خوردن و استعمال مدک و دیگر منکرات نمودن و نزاع زن و شوی و دروغ و
بدقولی و فریب و غدر و بیع مفتے الی النزاع و دیگر ممنوعات و افعال غیر مهذبه همه یک قلم
بند می شدند و بیشتر مردم بر راه راست می آمدند و کجر و بیها را می گذاشتند و نمیدانستند که

شمار	نام	شمار	نام
۵۸	مولوی میر حمزہ صاحب ولایتی -	۶۹	مولوی غوث الدین صاحب مدرس مدرسہ حضرت
۵۹	مولوی مہدی حسن صاحب متوطن رامپور		شاہ نور الدین صاحب قادری مدظلہ -
۶۰	مولانا عبد القادر سرہندی -	۷۰	شیخ عمر بن سعید باداسہ عمودی از فضلائے
۶۱	مولوی عبد الستار صاحب ولایتی -		عرب نابینا شافعی -
۶۲	مولوی یوسف علی صاحب تاجر -	۷۱	سیّد عمر جیلانی شافعی عرب -
۶۳	مولوی سبحان شاہ صاحب ولایتی -	۷۲	شیخ حسین بصرہ حنفی عرب قاری -
۶۴	مولوی سیّد محمود صاحب -	۷۳	شیخ عبد اللہ بن خلیفہ شافعی عرب -
۶۵	مولوی سیّد عبد اللہ صاحب -	۷۴	حبیب احمد بن ہادی شافعی عرب -
۶۶	مولوی روضۃ اللہ صاحب ولایتی -	۷۵	شیخ عبد القادر شافعی عرب -
۶۷	مولوی عبد المنان صاحب -	۷۶	سیّد خلیل شافعی عرب -
۶۸	مولوی ابو تراب صاحب -	۷۷	شیخ حسن مکی شافعی -

ازین بزرگواران بعضی آیتی ست از آیات الٰہی جلّ جلالہ و بعضے رحمتی است از مراحم رحیم عمّ نوالہ ببرکت انفاس قدسیہ ایشان اخلاق مردمان اینجا را موصوف بخلق عظیم گرداند و باتباع سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عادات ناپسندیدۂ ایشان را مبدل بصفات حمیدہ فرمودہ بخیر محض رساند و بصارت بخشد کہ نیک و بد دو دنیا و آخرت و ثواب و عقاب و خوشنودی و ناخوشنودی خدا و رسول آنرا بشناسند و از نامرضیات اوشان مجتنب و بامرضیات شان مشغوف باشند

فائدہ دانستنی ست کہ این بلدہ فرخندہ بنیاد بامردم دوروداری یکی بدوزخ نماید و یکی بہشت گراید اگر کسے درینجا وضع خود را ترک و ہدو مقیّد بقیدی نباشد در خوردن و نوشیدن و در زندگی کردن و عبادت نمودن و بگفتار و رفتار و کردار ہر مجلسے کہ رود رنگ آنجا را قبول نماید و ہر محفلے کہ درآید بلا تکلف گردد و در عیش فراغ باشد اگر فقیرے باشد بامارت رسد نہ جاے

شمار	نام	شمار	نام
۱۸	مولوی نور الحسنین صاحب -	۳۸	مولوی بدیع الدین صاحب -
۱۹	مولوی عبد الحی صاحب فرزند مولانا عبد الحلیم صاحب -	۳۹	مولوی نور محمد خانصاحب ولایتی -
۲۰	مولانا وجیہ الدین صاحب موہانی -	۴۰	مولوی محمد مراد صاحب متوطن فتح آباد -
۲۱	مفتی وجیہ الدین صاحب حیدرآبادی -	۴۱	مولوی محمد یوسف صاحب امیر حاج -
۲۲	مولوی صبغۃ اللہ صاحب -	۴۲	مولوی عبد اللہ صاحب ہندوستانی -
۲۳	مولوی ابو القاسم صاحب -	۴۳	مولوی مطہر صاحب -
۲۴	مولوی مسیح الزمان صاحب لکھنوی -	۴۴	مولوی عبد الحکیم صاحب دہلوی -
۲۵	مولوی انعام الدین صاحب متوطن سلہٹ -	۴۵	مولوی محمد عنایت الاعلے صاحب دہلوی -
۲۶	مولوی احمد علیصاحب رامپوری شق القمر -	۴۶	مولوی حبیب اللہ صاحب ولایتی -
۲۷	مولوی احمد علی صاحب متوطن تبت -	۴۷	مولانا ابراہیم صاحب -
۲۸	مولوی الہ داد خانصاحب ساکن چھپرہ -	۴۸	مولوی سعد اللہ خانصاحب شاہجہانپوری -
۲۹	مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری -	۴۹	مولوی محمد یعقوب صاحب -
۳۰	مولوی عبد السلام صاحب -	۵۰	مولوی سید محمد صاحب مودودی -
۳۱	مولوی حسن رضا صاحب نگینوی -	۵۱	مولوی مبارک علیصاحب اسلام آبادی -
۳۲	مولوی حافظ نصر اللہ صاحب ولایتی -	۵۲	مولوی جمال الدین صاحب -
۳۳	مولوی عبد الصمد صاحب ولایتی -	۵۳	مولوی مفتی حمید الدین صاحب -
۳۴	مولوی محمد حیات خانصاحب مدراسی مدرس -	۵۴	مولوی خیر الدین خانصاحب مدراسی -
۳۵	مولوی حسن زمان صاحب -	۵۵	مولوی عبد القادر صاحب فرزند مرحوم -
۳۶	مولوی محمد زمان خانصاحب شاہجہانپوری -	۵۶	مولوی فضل اللہ صاحب -
۳۷	مولوی محمد حسین صاحب منصف کوتوالی بلدہ -	۵۷	مولوی عارف شاہ صاحب ولایتی -

دستگاه افضال و من بزداید از گیتی محن	هم منطقت گاه سخن در حسن حسان پرورد
حکمت و دان امرت روان از قیروان تا قیروان	خلقے بطلمت درامان چون مه که گیهان پرورد
افعال خیر یک جهان از مصدر ذاتت جهان	بحر ف فعلت این زبان اسم لبیبان پرورد
ضیف تو غیر منصرف گردد بباب معتکف	از عدل و تعریف رو دکت ظل احسان پرورد
هم در قضایا و جمل ظن و قیاست بے بدل	هم فکرت ایمن از زلل تصویب امعان پرورد

دیگر ذکر فضلاء

الحمد للہ در عہد حکومت جناب قدردان ارباب علوم و مرتبہ شناس اصحاب فہوم نواب مختار الملک بہادر دام فیضانہ از ممالک ملک فضلای عرب و عجم جمع آمدہ این بلدہ را رونق تازہ و شہرت بی اندازہ بخشیدہ اند اینچنین مجمع فضلا در کدامی بلدہ از بلاد ہندوستان درین زمان نیست اگر باشد در عہد سلاطین سابقہ ہندوستان در دہلی بودہ باشد مصرع ہر یکے را رنگ و بوئے دیگرست تفصیل اسمای سامیہ ایشان انچہ یادوارم نمیست

شمار	نام	شمار	نام
۱	مولوی سید اشرف علی صاحب -	۱۰	مولوی حاجی کریم الدین صاحب -
۲	مولوی محمد حسین صاحب خوشنویس ولایتی	۱۱	مولوی حمید الدین صاحب فرزند مولوی
۳	مولوی نیاز محمد صاحب بدخشانی -		حاجی فضل اللہ صاحب مرحوم -
۴	مولوی امین الدین خانصاحب دہلوی -	۱۲	مولوی فضل علی صاحب -
۵	مولوی معین الدین خانصاحب دہلوی -	۱۳	مولوی احمد علیصاحب شکر گنجی -
۶	مولوی اکبر صاحب سورتی واعظ	۱۴	مولوی شمس الدین صاحب -
۷	مولوی احمد علیصاحب فرزند ایشان	۱۵	مولوی فضل حق صاحب -
۸	مولوی حیدر علیصاحب فیض آبادی -	۱۶	مولانا آل حسن صاحب موہانی -
۹	مولوی عظیم الدین حسین صاحب بخاری	۱۷	مولانا حاجی حافظ عبد الحلیم صاحب لکھنوی فرنگی محل

غزل

زلف و رخ یار من بروز و شب تار شد — بر قع صبح و خلل نافه تاتار شد
سنبله زلف یار برج اسد را گرفت — باز بچنگال شیر رفت و گرفتار شد
هر که جهان را بهشت اوست زاهل بهشت — نفس لعین هر که گشت واقف اسرار شد
عجب ز خود دور کن تشنهٔ فیضی اگر — حضرت شیطان ز عجب روسیه و خوار شد
ناصری از جان و دل قنبر قنبر بود — مطلع — زانکه ز روز ازل قنبریش کار شد
سحر در خواب دیدم من که یار م بحجاب آمد — حجابش زلف و زلف او حجاب آفتاب آمد
ساقی مرا مخمور کن لیکن ز صهبائی کهن — مطلع — تا گریه بر وزاری کنم بر روزگار خویشتن

دیگر در جواب مطلع انوری

بگرفته سنبل تر تو در بر آفتاب — یعنی ز برج سنبله بر زد سر آفتاب
ساقیا می ده که دلبر از برم دل برگرفت — مطلع — خرم آن صاحبدلی کش دل ببر دلبر گرفت
چمان گر در چمن آید ز چم سرو روان افتد — مطلع — ز رخ گر بر قع اندازد مه و خور ز آسمان افتد
هندوی خال یار من منزل نکو تر یافته — مطلع — یا آنکه خورشید فلک بر لعل اختر یافته
اطلس خضرا ببر وارد چمن از نو بهار — مطلع — لاله سان بنمود رخ را زمی گلگون نگار

از کلام صاحب استعداد عقلیه واقف فنون نقلیه منشی بی نظیر در عرصهٔ فصیح سنجی بدل در فارسی نکته سنج همه دان بذله گوی فراوان جرمی جناب سیّد محمّد بن سید ابوالحسن شستری ملازم دیوانی سلمه سبحانی در مدح نواب مستطاب مختار الملک بهادر ادام الله ظله

قصیده مدحیه

ای آنکه رایت در حکم بقراط و لقمان پرورد — وی آنکه دستت در کرم یحیی و قا آن پرورد
کلکت بگاه هیبت هر دم دهد صد سلت — هم از سوم معدلت آئین نوشروان پرورد
در رزم بنی چون قدم وانگه بر افرازی علم — ما نا ترا دست هم صد پور دستان پرورد

مطلع ثانی

ای کہ یک صفحہ ز وصف تو محرر مہتاب — فردے از دفتر حسن تو مقرر مہتاب
بحر وار د ز کف جود تو گوہر در جیب — چرخ وار د ز رخ خوب تو در بر مہتاب
در خور است آنکہ بگرد تو بگردد خورشید — جبہہ سا گشتہ بدرگاہ تو یکسر مہتاب
گر بمسجد گذری قبلہ من از رہ فخر — دور نبود کہ زند بوسہ بمنبر مہتاب
تا کجا شرح دہم اوج تو مختار الملک — مینماید سر پابوس تو اکثر مہتاب
پایۂ رفعت تو از سر افلاک گذشت — سر نگون پیش تو آید مع افسر مہتاب
سرور ابر تو ہمایون بود این عید الفطر — تا بگردد بفلک بر سر محور مہتاب
یا الٰہی بجہان حشمت اقبالش باد — تا کہ خورشید درخشان بود انور مہتاب
بر عدو دار تو منصور و مظفر او را — تا کہ تابندہ بود با ہمہ اختر مہتاب
شعر من گر بہ پسندی شود م روشن نام — تا چہ خوب است اگر قافیہ ہر مہتاب
چشم رحمت چو بہ شعلہ بکشائی چہ عجب — نظرے سوی سہا میکند اکثر مہتاب

بیان مرزا محمد ناصری

از نکات شیرین و سخنہای خوش ترین مرزا محمد ناصری سلمہ قادری پسر مرزا محمد مسیح شیرازی مولد و کا درونی موطن جوانیست خوش و نیکو خصائل پسندیدہ شمائل عمرش بست و پنجسالہ باشد از دو سال در این بلدہ است بسبب نامساعدت زمانہ ہنوز بیکار اگرچہ خوش قلم است امّا بسبب ناپرسانی و ناقدردانی مردم اینجا ہر دم در اضطرار اللہ تعالی بمین التفات آفایم مدظلہ آنعزیز را اطمینان بخشد **نظم**

حکم کز و سے قضا نشان باشد — حکم شاہنشہ جہان باشد
شہریارا دکن کہ دست و دلش — ضامن رزق انس و جان باشد
افضل الدولہ کابلق حکمش — ہمہ جا مطلق العنان باشد
داری دو رخ یکی مہ و یک مہر آذری — با ماہ دل ربائی و از مہر دین بری

زهی قیصر نسب جمشید ملک و دمان نام و ننگ | وانشمند نواب مکرم الدوله بهادر حسام جنگ ۱۲۷۸ھ

در مدح نواب مرزا علی محمد خان بهادر معتمد الدوله

نواب جهانی که وزارت را شاید ۱۲۷۸ھ | البته او را مصالح دولت ابد باید
با زامیرے که از خوانین ایران ۱۲۷۸ھ | وچه خانی که مصاحب ابدی سلاطین طهران
خان و بهادر بود و اهل فرهنگ | معتمد الدوله وجاه و معتمد جنگ ۱۲۷۸ھ

قصیده در مدح نواب مختار الملک سالار جنگ شجاع الدوله سید تراب علیخان بهادر دام فیضانهم از شعله

ای ز عکس رخ تو گشته منور مهتاب | وی ز لمعان تو یک شمه بود در مه تاب
روی تو بی کلف و ماه خسوفی دارد | شرف حسن تو زین وجه بود بر مهتاب
گر شبی دعوی خوبی بنماید با تو | در جهان همچو سها باد محقر مهتاب
روز هیجا که کنی تیغ چو خورشید علم | همچو خفاش بریزد بفلک پر مهتاب
بحر نذر تو که ممدوح جهانی بر کف | عقد پروین فلک آورده و ساغر مهتاب
دیدهٔ اهل بصر شیفتهٔ جلوهٔ تو | نظر کبک بدانسان که بود بر مهتاب
خوبی و خلق و سخاوت بضمیرت مضمر | نور قسمی که بود تعبیه اندر مهتاب
ای همه روز در ایوان تو حاضر خورشید | وی همه شب بدر قصر تو چاکر مهتاب
رونق تازه گرفته تو ملک آصف | بر تو رای ترا نیست برابر مهتاب
دیدآنکس که ترا روز بگفتا خورشید | دیدآنکس که بشب گفت مقرر مهتاب
بهر احباب تو مینا فلک و باده شفق | جام خورشید یکی باشد و دیگر مهتاب
وز پے حاسد تو تیر شهاب ثاقب | مهر تابنده کشد خنجر و شمشیر مهتاب
یک دکن چیست بدست تو بود هفت اقلیم | چاکر تو شده با لشکر اختر مهتاب
در امیران لقب تست وزیر اعظم | هر شبے مطلع مدحت کند از بر مهتاب

بزبان که متضمن اللسانین باید گفت فارسی قبلہ عطا نیکی جہان بخشی قبلہ عطائی کی جہان بخشی ۱۲۷۸ھ

ہندی مسیح علاج نیکی جان بخشی مسیح علاج نی کی جان بخشی ۱۲۷۸ھ

در صنعتے کہ سر ہر سخن مفتوح ست

نواب سالار جنگ ملک قدرست ۱۲۷۸ھ — باز کارآگاہ وجہان را صدرست ۱۲۷۸ھ

در صنعتے کہ سر ہر سخن مکسور است

مہر سپہر علمی سیم دہ رزق مسکینی ۱۲۷۸ھ — چہ رزق دہی کہ پیش بینی فیل نشینی ۱۲۷۸ھ

در صنعتے کہ سر ہر سخن مرفوع است

تو خود رموز چو ۱۲۷۸ھ — گل بو و خوب خو ۱۲۷۸ھ

در صنعت رقطاء

قابل قرب صفای ربط است ۱۲۷۸ھ — کہ بلند ترنسب ست ۱۲۷۸ھ

در صنعت لف و نشر مرتب اندر مرتب

صدر کہ بزم جمشیدی بازم سہرابی ۱۲۷۸ھ — بجام بادہ عنابی بصمصام شعلہ تابی ۱۲۷۸ھ

دوستان رادم بدم بوجہ محبت ۱۲۷۸ھ — دوشمنان بیگانہ رابے مہولت ۱۲۷۸ھ

صلح امست نشاط گردانید ۱۲۷۸ھ — دہگے عضو اجام برید ۱۲۷۸ھ

در صنعت منقوطہ

جیش خشش بیش ۱۲۷۸ھ — جشن جیش بیش

در صنعت غیر منقوطہ

سرور داد رس گوہر دل و سادہ آرا ۱۲۷۸ھ — داور دہر دور دور او دور داد دارا ۱۲۷۸ھ

در مدح نواب مکرم الدولہ بہادر

نواب دو بر جیس تیم ہای دارد با مہر و زیبائی ۱۲۷۸ھ — باز قران السعدین بود بجلوہ سعادت افزائی ۱۲۷۸ھ

خواہر زادہ بود بلند شان ۱۲۷۸ھ — ای سعادت مند و اقبال تو امان ۱۲۷۸ھ

خواه در محاکم مفصل بیندو گلهای سرور دامن دل خود چیند آمین بازآمدم بر اصل مطلب که آن بیان زبان آوری میر شعله است که در نظم و نثر بر اقران خود فائق ست و بهر دو شایق غزلی ازآن برای احتظاظ دوستان مینگارم و بملاحظهٔ نقادان میآرم

غزل شعله

دوزلف آراست برخ یار گاهی راست گاهی کج — رود بهر گزیدن مار گاهی راست گاهی کج
بعشق کج ادائی ساقیِ مستان نمی گردم — گهی مخمور و گه هشیار گاهی راست گاهی کج
تو گاهی راست گاهی کج برخ زلفین را مگشا — برخ زلفین بگشا یار گاهی راست گاهی کج
برائے دیدنِ روی تو گردِ خانه ات گردم — برنگ سایهٔ دیوار گاهی راست گاهی کج
پس از مردن گذاری گر قدم سوی مزارِ من — بجنبد سنگ قبرم یار گاهی راست گاهی کج
مگر آهنگ قتل و غارت آشفتگان دارد — که سیف آویزد آن خونخوار گاهی راست گاهی کج
اگر اندازی سایه بفرقم آن همایه — نگشتی کوکبم زنهار گاهی راست گاهی کج
رسد بر تو مباد از خم چشم ای ترک شیرازی — منه بر فرق خود دستار گاهی راست گاهی کج
کجی در راستی را سر و آزاد از تو آموزد — خرامی چون بباغ ای یار گاهی راست گاهی کج
زپا خواهی فتاد آخر مرو زنهار در کویش — بسان سرو خوشرفتار گاهی راست گاهی کج
بیاد چشم مخمورت شدم سرمست ای ساقی — بکردم ره من میخوار گاهی راست گاهی کج
عجب نبود که زهره نیز در وجد و سماع آید — که رقصد آن بت عیار گاهی راست گاهی کج
گرت پندی دهد پیر ایجوان از گوش جان بشنو — ازو کژ مگذر مکن تکرار گاهی راست گاهی کج
بباد فرقت جانان همه شب شعلهٔ محزون — بسوزد چون شرار نار گاهی راست گاهی کج

فقرات چند از تاریخ مختار جاهی می نگارم تا طباعان زمانه بدانند که شعله چگونه نثار است و چقدر زمانه زیبا دارد که زبان آوریست ظهوری ست بر شکر نثاری او فعل در آتش و مقابل نظمش سرودست و بیان خواجه حیدر علی آتش باید شنید و احسنت شاید رسانید **فقره** در زبان هندی و فارسی یعنی متضمن ست

داشتم معهذا بدرستی دفتر بتفصیل ذیل هم کوشش بلیغ فرمودند و امثله بسته های سنه ۱۲۵۹ هجری
و سنه ۱۲۶۲ هجری و سنه ۱۲۶۳ هجری و سنه ۱۲۷۳ هجری و سنه ۱۲۷۵ هجری و سنه ۱۲۸۰ هجری و سنه ۱۲۸۱ هجری
را بر کتاب نوشتند و سوای آن کهتاونی امثله بسته های مفصله ذیل بموجب حروف هجا
سنه ۱۲۸۱ هجری و سنه ۱۲۸۲ هجری و سنه ۱۲۸۵ هجری و سنه ۱۲۸۴ هجری و سنه ۱۲۸۷ هجری نمودند و امثله
بسته محرم و صفر و ربیع الاول سنه ۱۲۸۲ هجری و ربیع الثانی و جمادی الاولی و جمادی الثانیه و رمضان را
مقابله بهر یک بسته سال سابق نمودند و سوای اسماء مصدره بالف و تاء فوقانیه و دال و راء
مهملتین و لام و نون و باء تحتانیه باقی همه اسیا دیگر حروف ابتدای سنه ۱۲۸۱ هجری تا
سنه ۱۲۸۳ هجری جمله بدست خود بر کتاب نوشتند دیگر مشکلات کاهندهٔ جان که پیش مهتمان
آمده اگر مفصل معروض داشته شود دفتری ضخیم جداگانه گردد و برای جمله کسان واضح و لایح
است که اینهمه امور هر چه بظهور رسند نتیجه محنت و جانفشانی ناظم حال فوجداری ست زیرا که با وجود
هجوم کار هر قسم بلیات محنت و مشقت برداشتند و از منشیان و اهلکاران خود کار به محنت و جانفشانی
و تسلی و مهربانی بلا عجلت و تراخی گرفتند آری اگر کارگزار لائق نباشد و کارفرمای فائق بود همه
کار درست آید و کارگزار مستوجب احسنت و آفرین شود و در همین ترتیب که دفتر عدالت بادشاهی
و دفتر محکمهٔ اجرای اعمال رسیده بود نیز مهذب گردید و شامل دفتر کرده شد و این کیفیت که
متضمن بلیاقت منشیان و محنت و جانفشانی ایشان ست و موضح کارکردگی ملازمان دفتر و
کشاف عرق ریزی صرّاف دفتر ست از برای آن گزارده میشود تا بملاحظه عالیه سرکار درآید
و حال محنت هر ایک از منشیان برای بیضا ضیاء والا نسبت کم و کاست بخوبی ظاهر نماید بوکه طالع
ایشان زور کند که هر یک بصله کارگزاری و مشقت کشی خود رسد و بالطاف خداوندی مرتقی
شود و بمراحم قدردانی معتلی گردد و عالی همتان را موجب تحریص و ترغیب و کاهلان را
باعث تشویق و ترتیب باشد فقط ناظم بهزار الحاح مرجوست و مترقب که منشیان دفتر
نمکخوار محروم الترقی نباشند و خدا کند که هر یک را در حیات خود بر ترقیات خواه مرد و اوین بلده

بقدردانی آن وحید العصر محروم از صله نیماند و ذات مقدس آن یگانه روزگار این محروم را بصله قدردانی میرساند چه دست کرم آن فرید الدهر فقط تلنگی دانان را بهزار هزار روپیه هوار نواخته است جرشومی طالع چه گفته آید که لطیفه جامعه السنهٔ انگریزی و عربی و فارسی و اردو را محروم ساخته و این کتاب شامل است بر نظم و نثر و صنائع و بدائع آن که گوش زمانیان این چنین نشنیده باشد و دیدهٔ ارباب بصیرت کمتر دیده باشد با این همه لیاقت کارگزار و بهر کار لائق و هوشیار خوش قلم زود نگار سوای صاف کردن فتویات بسته ہائے مفصلهٔ ذیل را بدفتر فوجداری مرتب و مهذب ساخت بسته سنه ۱۲۵۹ هجری بسته سنه ۱۲۶۰ هجری بسته سنه ۱۲۶۱ هجری و منشی نرسوله راو نهایت چابک دست اند سوای صفائی کاغذات و ترجمه کاغذات تلنگی بسته ہای مفصلهٔ ذیل تیار کردند بسته سنه ۱۲۶۰ هجری و سنه ۱۲۶۱ هجری و سنه ۱۲۶۹ هجری و انتخاب امثله بسته سنه ۱۲۷۶ هجری و قدری از سنه ۱۲۸۰ هجری نموده بدر منشی سید اعظم صاحب میر منشی فوجداری مامور شدند و منشی مرتضی بیگ صاحب بستهٔ امثلهٔ مفصلهٔ ذیل فوجداری را درست کرده کهتیونی فتویات که بگیرندگان نقول داده میشود نمودند سنه ۱۲۵۷ ه سنه ۱۲۶۶ ه و سنه ۱۲۷۶ هجری و مولوی سلطان محمود صاحب که عوض منشی محمد رضا صاحب مامور شدند چه ایشان برای یک سال مرخص شده بودند در همین تهذیب دفتر متوجه گردیدند ایشان صاحب استعداد بعلوم عربیه اند کتب درسیه عربیه را از صرف و نحو و منطق و فقه و حدیث و تفسیر وغیره خوب میدانند هم درس داده اند و هم می دهند و عبارت عربیه را خوب می نویسند قابل مدرسی اند اسمار رای مهمله و نون را از سنه ۱۲۶۱ هجری بتمام و کمال و یاء تحتانیه را از سنه ۱۲۶۱ هجری تا سنه ۱۲۸۲ هجری بر کتاب نوشتند و منشی ولی الله عرف غلام علی صاحب که نائب بنده هستند بهر چند از ایشان درباره دفتر کمتر کار تهذیب دفتر گرفته شد اما بذات ایشان بسبب قدامت مدد بسیار حاصل شد که آگاهی کماهی بدفتر فوجداری میداشتند بتعلیم و تفهیم هندبان دفتر و اخذ و جرامثله که بتعداد قریب سه هزار خواهد بود و گذرانیدن کیفیات که روزانه می شد مشغول

نهایت حلیم الطبع ذو مروت خوش عقیده اند دست بکار وارند سوای صاف نمودن صدها کاغذات مثل فتویات و رقعات وغیره ترتیب دفتر بموجب ذیل کردند

دفتر فوجداری	دفتر تنگی	
سنه ۱۱۵۵ هجری	سنه ۱۱۸۰ هجری	سنه ۱۱۷۹ هجری
یک بسته	یک بسته	یک بسته

سوای آن امثله بسته سنه ۱۱۷۱ هجری و سنه ۱۱۷۵ هجری بموجب حروف تهجی انتخاب کرده اسمار الف ولام وقدری از اسمار حروف یا تحتانیه را من ابتدای سنه ۱۱۷۱ هجری تا سنه ۱۱۸۲ هجری بر کتاب نوشتند ومنشی سید حیدر علی صاحب منصبدار دیوانی که مامور فوجداری اند نهایت محفت گزین شریف خلیق چنانکه خاصه شرفاست ومروذی مروت ومسکین زود نویس اگرچه پیر انداما دم جوانی میزنند ایشان سوای کار روانه نمودن مراسلات ورقعات هر محکمه بعد داشتن خلاصه آن وطلب رسید هریک از مرسول الیه که متعلق بنفس نفیسه ایشان ست بتفصیل ذیل تهذیب دفتر وترتیب امثله فوجداری فرمودند بارک الله فی همة العلیاء

سنه ۱۱۵۴ هجری	سنه ۱۱۶۱ هجری	سنه ۱۱۸۲ هجری	سنه ۱۱۶۹ هجری
یک بسته	یک بسته	یک بسته	یک بسته

ومنشی میر کاظم علیخانصاحب منصبدار المتخلص بشعله ابن میر احمد علی خان بهادر شهید منصبدار دهلوی خلف سید جعفر علیخان مرحوم مرد قابل به شعر گوی وداردو وفارسی صاحب استعداد کامل وهم بعبارت نویسی عربی وانگریزی بهره کافی دارند کتابی عجیب وغریب مسمی بزبده منتخبات جاهی بطرزیکه از هر فقره اش تاریخ مستر وشدن ملک برارمی برآید تصنیف کرده است ومملوست بتوصیف نظم ونسق نواب والاجاه که گوش رسیده عالم ست وفصاحت آن مثل گلستان سعدی علیه الرحمه است سهر اهل علم را بملاحظه اش واضح میگردد که آن عزیز در تصنیف آن چها خون جگر خورده است امّا افسوس هزار افسوس که هنوز کسے از مقربان سرکار والا آن را بملاحظه علیه نبرده است ورنه بالضرور

نثر فارسی را منشی یکتای روزگار اند قصیر اللفظ و کثیر المعنی و کثیر اللفظ و قصیر المعنی را تحریر ایشان حاوی ست بسیار ذکی الطبع و زود فهم و معامله شناس اند سخن بر آبچشم زدن میرسند و هر کار سترگ که بایشان مفوض شود برای رسا و فهم و ذکا تجربه معلوم می شود که انصرامش بطوری خواهند کرد که موجب خوشنودی سرکار خواهد شد منشی ابو الفضل که هیچ یک کار نکرده بامراض مبتلا شده برحمت حق تبارک پیوستند انا لله و انا الیه راجعون رحمه الله منشی محمد رضا صاحب خلف الصدق مولوی مفتی خیر الدین صاحب گوپاموی منصبدار از مشاهیر گوپامو علاقه لکهنو اظهار نویس عدالت فوجداری بسیار هوشیار فهیم ذهین و فطین اگرچه جوان اند اما عقل پیرانه دارند اگر بصحبت نیک رسیده مشغول باشند هر کار که بایشان مفوض شود سرانجامش باحسن وجوه خواهد شد و بجا خواهند آورد سوای اظهار نویسی و خلاصه نویسی و عرائض خوانی و احکام نویسی دفتر فوجداری و ٹهگی را درست کردند و امثله بسته سال یک هزار و دو صد و هفتاد و سه سال یکهزار و دو صد و هفتاد و نه هجری و شعبان و ذیحجه سال یک هزار و دو صد و هشتاد و دو هجری را بموجب حروف تهجی انتخاب کرده اسمار نائبه و والیه را از سال یک هزار و دو صد و هفتاد و یک تا سال یکهزار و دو صد و هشتاد و دو بر کتاب نوشتند و تهذیب بسته سنوات مفصله ذیل نمودند

دفتر فوجداری		دفتر ٹهگی	
سنه ۱۲۵۶ هجری	سنه ۱۲۶۵ هجری	سنه ۱۲۷۶ هجری	سنه ۱۲۶۸ هجری
یک	یک	یک	یک
سنه ۱۲۶۹ هجری	سنه ۱۲۷۲ هجری	سنه ۱۲۷۸ هجری	/
یک	یک	یک	

منشی سید احمد حسن صاحب بن مولوی سید محمد حسینی صاحب ساکن مدراس متخلص بسخا از اولاد حضرت بنده نواز حسینی قدس سره العزیز مردی خوشنویس از خدمت ایشان بسیاری کسان تعلیم یافته خوش قلمی حاصل نموده اند و در عربی و فارسی و فن طب هم دستگاهی دارند

که هر یک منشی سوای ترتیب و تهذیب دفتر بانجام کارهای دیگر نیز پرداختند که آن هم بلاحظه کارکردگی
اوشان هویدا است بنده سوای اخذ و جرا مثله منفصله که قریب سه هزار امثله بوده است و گذرانیدن
کیفیات وغیره که انهم کاریست دشوار که فرصت یک لحظه نمیدهد بترتیب و درستگی امثله گرانیدم
بدین نمط که هرگاه سن و شهر رجوع یا فیصله معلوم باشد برآمدن و برآوردن مثل سهلتر و یافته
شدن آن آسان میگردد و هرگاه بعون الله القوی دفتر سالوار و ماهوار مرتب شد ناظم بالشافهه
اطلاع تهذیب آن بسرکار والا التماس نمود پس ارشاد رفت که اگر کسے را سال و ماه یاد نباشد
چگونه یافتن مثل آسان گردد بلکه مشکلے که بود هنوز باقی ماند ناظم عرض نمود که ان شاء الله تعالے
باز بطوری دفتر مرتب کرده خواهد شد که این قباحت هم بآن رفع می گردد هرگاه اینچنین ایزاد سرکار
فرمودند ازان روز ترتیب فهرست اسمار برعایت حروف بطوری کرده شد که ضرورت دانستن
ماه و سال ارجاع و تفصیل در برآوردن مثل نمانده و هر هر سخن که نسبت منشیان مفصله
مفوضه خود معروضداشته میشود آن بجلیهٔ راستی مجلست از لوث میبعدا و آمیزش کذب مبرا و هر شخصے
که بحصول نقل این کیفیت بکار کردن خود متعلی و مفتخر شود و فخر تعلیش می زیبد که بترتیب و تهذیب
کمال عرق ریزی کرده اند مگر افسوس که بمراد ترقی خود نرسیدند بتاریخ ششم رمضان المبارک
سنه ۱۲۸۲ هجری سال یکهزار و دو صد و هشتاد و دو سه کس از منشیان یعنی محمد امین الدین صاحب
و میر کاظم علی صاحب و منشی ابو الفضل صاحب بذریعهٔ رقعهٔ عدالت خاص در عدالت فوجداری
رسیدند و از هفتم ماه مذکور از منشیان مزبور کار ترتیب و تهذیب گرفتن شروع گردید از انجمله
منشی محمد امین الدین صاحب خلف محمد شمس الدین صاحب تا تاریخ هفتدهم ماه مذکور امثله بسته
فوجداری سنه ۱۲۸۳ هجری سال یک هزار و دو صد و هشتاد و سه که بتعداد سه صد و چهل و سه نا بوده
مرتب و مهذب فرمودند و بسبب فرط هوشیاری و کرده کاری و فراست و گیاست بدرستی
مولوی حسن رضا صاحب نائب اول سپرده شدند و الحق که ایشان نهایت هوشیار و بسیار
کرده کار اند و اسناد و سررشتهٔ انگریزی نسبت هوشیاری و کارگزاری نزد خود دارند و عبارت

محنت و مشقت هر یک اهل کار با امید قدردانی خود و دیگران گذرانیدند که درج این کتاب می کنم مگر افسوس که دفتر مرتب شد و نواب عالیجناب آنرا ملاحظه و پسند هم فرمودند اما ساعیان که امیدوار ترقی خود بوده اند بحق خود نرسیدند و مراد از ترقی بخشی این نبوده است که ماهوار ایشان در تنخواه افزوده شود بلکه غرض ایشان از ترقی بخشی آن بود که بهر محکمه که باشد بر ترقی رسند تا اهالی دیگر محکمات را این دستورات ترتیب بیاموزند تا بملاحظه ترقی ایشان دیگران هم بشوق درآیند و با امید ترقی خود دفتر خود را مهذب چنان نمایند که مثل مطلوب در یک دو دقیقه برآید و عملهٔ فوجداری را هنوز در دل این آرزو باقیست و چه عجب که همت علیای جناب آقای نامدار بهادر مدظله بداد آرزومندان متوجه شود و دفعةً بحر قدردانی آن والاجاه بجوش درآید و بکنارهٔ مراد برساند

ترجمهٔ کیفیت درستی دفتر عدالت فوجداری بلدهٔ فرخنده بنیاد حیدرآباد من ابتدای رمضان سنه ۱۲۵۴ هجری لغایت سنه ۱۲۸۴ هجری دفعگی از سنه ۱۲۸۶ لغایت سنه ۱۲۸۸ هجری

که مولوی حبیب حسن صاحب محافظ دفتر فوجداری نوشتند آنکه بنده بزمرهٔ منصبداران بمشاهرهٔ پنجاه و سه روپیه منجمله شصت روپیه دستخطی راجه چندولال ملازم بود بعده بر عهدهٔ محافظ دفتری بمشاهرهٔ هشتاد روپیه بعد وضع مشاهرهٔ منصبداری بدفتر فوجداری مقرر شده و هرگاه ناظم فوجداری مولوی نصرالله خان صاحب مامور شدند بمشاهدهٔ ابتری دفتر که اگر کدامی مثل مطلوب میشد دستیابی آن دشوار می گردید این کمترین را ارشاد کردند که تهذیب دفتر بطوری کرده شود که برآوردن مثل بآسانی ممکن بود و هر مثل که منظور بود بی تکلف برآید چنانچه بنده بتاریخ بست و نهم ذیحجه سنه ۱۲۸۱ هجری سال یک هزار و دو صد و هشتاد و یک برین کار مستعد شدم و کمر سعی بر میان جان بستم و حسب درخواست بنده منشیان بتفصیل ذیل که کار کردن هر یک از ایشان باظهار لیاقت و جانفشانی ایشان که بنده را در گرفتن این کار و بصحبت او شان معلوم شد مقرر فرمودند مخفی نماند

نقشۂ مقدمات فوجداری مرجوعۂ عدالت فوجداری بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن از ابتدائے رمضان المبارک سنہ ۱۲۵۴ ہجری لغایت سنہ ۱۲۶۴ھ

نمبر شمار	نمبر بہے	تاریخ رجوع بقید ماہ و سنہ	نام مدعی بقید ولدیت	سکونت
علت	نام مدعی علیہ بقید ولدیت	سکونت	علت	خلاصہ تجویز

تعداد کل کاغذات مثل

باین طریق اگر کسی را سال مقدمہ و ماہ یاد باشد برآوردن مثل بسیار آسان باشد چون این خبر درستی دفتر خدمت نواب والاجاہ قدردان ملازمان رسانیدہ شد معترض شدند کہ اگر کسے را سال و ماہ یاد نباشد پس چگونہ مثل برآوردہ شود ہنوز نقص در تہذیب دفتر باقی ماند عرض کردم کہ باین نقص از پیشتر التفات می داشتم و برای رفع آن تدبیری می اندیشیدم مگر در تمام ملک آئینی ترتیب دفتر فوجداری بر ہمین آئین است و ہمیشہ اہل دفاتر آنجا را ہنگام درخواست نقل ارباب حاجت بسبب معلوم نبودن سال و ماہ در برآوردن مثل اشکال پیش مے آید انشاء اللہ تعالی زود آن قباحت را دفع و رفع میکنم پس امشلہ را از سنہ ۱۲۵۱ ہجری تا سنہ ۱۲۶۳ ہجری بہ ترتیب حروف تہجی نام مدعی درست کنانیدم و بلحاظ حروف تہجی کہ در اسامی مدعی یافتہ می شد کتاب بے درست کنانیدم تا برآوردن مثال بدون دانستن و بیان کردن سال و ماہ آسان گردد

و نقشۂ کتاب دوم کہ اسامی آن بلحاظ ترتیب حروف تہجی ست اینست

نقشۂ نمبر ۲ - بموجب حروف تہجی بابت امشلۂ مفصلۂ عدالت فوجداری بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد من ابتدای محرم سنہ ۱۲۵۱ ہجری لغایت سنہ ۱۲۶۳ ہجری المقدسہ

مدعیان			مدعا علیہم		
باب الف	نمبر کتاب تفصیلوار	تاریخ رجوع	نمبر کتاب تفصیلوار	تاریخ رجوع	نام مدعی علیہ بقید ولدیت
نام مدعی بقید ولدیت	سکونت	علت	سکونت	علت	نام مدعی بقید ولدیت
نام مدعی علیہم	تاریخ فیصلہ		سکونت	تاریخ فیصلہ	

ہرگاہ کہ دفتر فوجداری مرتب شد مولوی حبیب حسن محافظ دفتر کیفیت درستی دفتر باظہار

کہ از ناظم آنجا ہدایت یافت انجام داده کہ دفتر آنجا نمونہ برای ارباب دفاتر این سرکار عالی وقایع
مشد و بلحرق ریزی این دانشمند و دیگر عزیزان ماہر و مستعدان مستظہر و مستظہر مثل مولوی
حبیب حسن صاحب محافظ دفتر و سید غلام علی صاحب و سید احمد حسن صاحب و منشی
محمد رضا صاحب و مرزا مرتضی بیگ صاحب دفتر آنچنان مہذب و آراستہ گردیده عزت
درونق بدرجہ یافت کہ برای ملاحظہ آن خود بندگان عالیشان مختار ریاست سرکار والا اقتدار
نظام بدفتر فوجداری بلده قدم رنجہ فرموده ملازمان را عزت و دفتر را شرافت کرامت فرمودند
و بملاحظہ آن کمال محظوظ شدند و تعریف تہذیب آن بزبان مبارک خود آورده ارشاد فرمودند
کہ بملاحظہ تہذیب دفتر شما بلکہ بلحاظ کل عرق ریزی شما کہ در کار حضور پر نور بتہ دل می کشید
سر کار از شما نہایت خوش و خرم ست ناظم آداب بجا آورده دست دعا کشود
و بتہ دل دعای مزید دولت و اقبال سرکار نمود چون ذکر تہذیب دفتر بمیان آمده قدرے از
طریقہ آن نیز بیان باید کرد و آن این است کہ اول چند کس محرر مقرر کردم زیرا کہ دفاتر بسیار خراب
سی سالہ بوده و بہر یک محرران گفتم کہ کاغذ سال وار علیحدہ کنند چون تہی بستہ از اوراق جمع
کردند گفتم ماہوار در ہر سال مرتب کنند چون ماہوار کاغذ در ہر سال شد مثل کہ متفرق بوده
مقدمہ وار کاغذ تاریخ جمع آورده بر ہر یک مثل فہرست درست کرده نشان کاغذ و تاریخ وار
بر فہرست و مطابق آن بر ہر یک کاغذ نوشتہ شد و رشتہ بند کرده شد و بر ہر مثل قسیدیک درست
کرده بران نشان و نام مدعی و مدعی علیہ و علت و ماہ و سال نوشتہ شد پس ماہوار امثلہ
را در یکجا بر شتہ گنده بستہ دوازده دوازده مجموعہ در ہر یک سال نگاہداشتہ بر پارچہ نام سال
بستہ بقلم پر نوشتہ در الماری داشتہ شد و بر خانہای الماری ہم نام سال نوشتہ شد
بہمین طریق جملہ کاغذ سی سالہ مرتب کرده شد مطابق آن کتاب درست کرده بہ نقشہ

	مفصلہ ذیل تذات	
	قائم نموده نوشتہ شد	

بسراغ کمرش نیست نشانت ای دل
گوشه گیری بجهان شهرت عنقا داری

لب اظهار تو چون غنچه نه از هم وا شد
اے دل غمزده آخر چه تمنا داری

نظر آنجا که فتد باز نگردد در چشم
همچو آئینه چه دلچسپ سراپا داری

کم ز فردائے قیامت نبود فردایت
که بفردا متعلق پس فردا داری

دل صد پاره ام البته گلوگیر تو شد
نه حمائل بگلو از گل خمیازه داری

بسخیه کردی دل مجروح مرا از مژگان
نهرت به که بکف سوزن عیسی داری

رنگ و خوشبوی گل و لاله و نسرین و سمن
جمع در ذات خودای یار تو تنها داری

روی تو روشن و آویزهٔ دُر در گوشت
جلوهٔ حسن مه و عقد ثریا داری

ای شهید از مئی عشقت ترا مدهوشی
نه غم دین و نه اندیشهٔ دنیا داری

باقی حال این مدهوش نشهٔ عشق بر همه برنا و پیر این بلده و پذیر روشن تر از مهر منیر است و شهیر عند السلطان والوزیر است اما پسری عزیز الوجود دارد که جامع صفات حمیده و محمود بعلوم پسندیده است میر کاظم علیخان نام نامی دارد و منصبدار است تخلص بشعله تا مدت پنجسال بمدرسهٔ دارالعلوم سرکار آصفجاهی کسب فنون بکتب متداوله فارسی و عربی نموده پیش ممتحنان امتحان داده بدست خاص سرکار عالی اعنی امیر روشن تدبیر خورشید رکاب فلک جناب نواب مختار الملک بهادر ادام الله فیضانهم دیاقت تامه حاصل کرده سند کامل گرفت در عربی نحو و صرف خوانده و در انگریزی بقدر اجرائے کار ضروری فائده برداشت و هم در محاورهٔ نظم و نثر فارسی و عروض و قافیه حصهٔ کافیه بدست آورده اول در محکمهٔ اجرائے اعمال جناب فیضمآب غربا پرور قدردان ارباب فنون نواب مرزا علی محمد خان بهادر شوستری المخاطب بمعتمد الدوله بهادر شهبندر بمبئی دام فیضهم مقرر بود و زله رباے انعام ایشان ماند بعد چندی بملازمان محکمهٔ فوجداری منسلک شد آنجا کار تهذیب دفتر بر طریقے

والحال ہم بدستور بعہدۂ منصبداری سرفراز اشعار و فارسی وارد و ہر دو خوش مے نگارد

اگرچہ پیر است اما عشق جوانانہ وارد و ہست و ہندی

غزل

انفاس گرم و آہ شرر بار چاہیئے
دل کی خبر کو برق کا یہ تار چاہیئے

صنعان کا شیخ ہون مجھے اب پہننا ضرور
ترسا بچہ کے عشق مین زنار چاہیئے

تو موتیون کا ہار جو زیب گلو کرے
موتی سے آنسو ذکر مری تار چاہیئے

مین اور آپ ایک ہین جون عکس و آئنہ
حایل نہ میرے آپ کے دیوار چاہیئے

کشتہ ہون رشک گل کا ہو گل برگ کا کفن
جامہ شہید عشق کا گلنار چاہیئے

واردست در فارسی غزل مطلع اول

ساقیا معجزۂ حضرت موسے وارے
شیشۂ بادہ بکف چون ید بیضا وارے

ای دل اندیشۂ آن زلف چلیپا وارے
در سر خویش ندانم کہ چہ سودا وارے

ای دل از داغ چو طاؤس تماشا وارے
نہ سر باغ نہ اندیشۂ صحرا وارے

نعل و میخ ست زکفش تو ہلال و انجم
آسمان و گرے زیر کف پا وارے

غنچہ و گل نبود متصل ہم بہ چمن
ساقیا ساغر مل در بر مینا وارے

غمزہ و عشوہ و انداز و ادا و ہر و آنے
چشم بد دور کہ در خود ہمہ یکجا وارے

دل من شاد کہ چون تو گل رعنا وارم
وقت تو خوش کہ چو من بلبل شیدا وارے

تا زلب حرف زنی مردۂ صد سالہ زید
کن مرا زندہ کہ اعجاز مسیحا وارے

مدہ از دست دل خود کہ عزیزت دارند
قدر خود زین دو شہوار چو در یا وارے

بخت من خوش کہ بر ہمچو تو یوسف وارم
وقت تو شاد کہ چون بندہ زلیخا وارے

بستہ رشتۂ زنار چو شیخ صنعان
گر ہوے دل عنم عشق بت ترسا وارے

ہمہ عالم شدہ از پرتو رویت روشن
ہمچو خورشید بر افروختہ سیما وارے

بسالار عالمی زیبا امد است ۱۲۶۹ کہ سراجا منیرا از القاب جلائل اوست ۱۲۶۹ وافنائے سایۂ کفر
با نوار وجہ دین ہدا شمائل او ۱۲۶۹ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِ الْعَلَّامِ وَاٰلِہِ الْجَلِیْلِ وَاَصْحَابِہِ
الْکِرَامِ ۱۲۶۹ - دیگر از نتائج طبع مخمور بادہ سخن جام کش خمخانہ ہر فن عزلت گیر از ارباب زمانہ
دست کش از اصحاب روزگار رو پاد بازو رکاشانہ عمری تلف کردہ در کلام از متوسلان قدیم سرکار عالی
نظام منتسب بعالی خاندان مضاف بوالا ودمان دہلوی الاصل میر انشاء اللہ خانی نسل قانع روزگار
واقدالا فکار فقیری گوشہ نشین امیری ترک گزین وبیری خوش تحریر شاعری خوش تقریر در صنائع
وبدائع فرید میر احمد علیخان شہید مدظلہ قصائد وغزلہا بسیار ست امانبذی ازان برای تفنن طبع
دوستان وحفظ خاطر ایشان خواہم نوشت لیکن پیش از شنیدن کلام ستر گزین بزرگ حالش شنیدنی
ست وحسرت خوردنی زیرا کہ الحال حالش مطابق این مقال ست ؎ چون کمان حلقہ بکاریم باچندیں
ہنر ہ زور بازو دست ما را بر قفا پیچیدہ است ؎ داستنی است کہ این ستودہ صفات موسوی حسب
ودہلوی موطن است از منصبداران قدیم شاہ ہندست در فن شعر وانشا وعروض وقافیہ و
صنائع وبدائع بہرۂ کافی وبعلوم عربیہ در علم امور مالی وملکی مہارت تامہ وحظ وافی دارد
وکیفیت حسب ونسب آنچنان می نگارند کہ مشار الیہ فرزند سید جعفر علیخان بہادر دہلوی خواص
نشین وجاگیردار موضع زاینہ است وجد وپدر سید جعفر علیخان بہادر سید نوازش خان بہادر
منصبدار وجدۂ او شمس النسا بیگم دختر نواب سربلند خان بہادر دلاور جنگ مبارز الدولہ
مبارز الملک صوبہ دار گجرات وبرودہ بودہ وجد مادر مشار الیہ سید صلابت خان بہادر
صلابت جنگ عرف مرزا خانی نبیرہ نواب سادات خان بہادر ذوالفقار جنگ محمد شاہی
ست ودختر ذوالفقار جنگ محل محمد شاہ ومادر احمد شاہ الملخاطبہ بنواب صاحبہ محل بود وچونکہ
نواب ذوالفقار جنگ جد فاسد احمد شاہ بود در عہد سلطنت احمد شاہ بخدمت امیر الامرائی
یعنی میر بخشی گری سرفراز ومخاطب بنانا باشد پنجاہ سال مے گذرد کہ میر احمد علیخان شہید
وارد حیدرآباد ست منصبدار ومقرب نحفران منزل بود وبخلعت وخطاب امیر الشعرا ممتاز

پرسد اگر کسے ز تو شیفته چون کنی بگو	برزده چشمکی باو دلبرما که همچنین
برافق فلک چسان مهر بود ضیا فشان	ای مه آسمان جان بام برآ که همچنین
فتنه بلند چون شود حشر بپا چگون شود	خلق چسان زبون شود خیز زجا که همچنین
گفت کسی بیا رمست جان ببدن چگونه هست	آمده ناگهان نشست در برما که همچنین
رفت چگونه زین سرا معنی خاکسار ما	مشت غبار خاک راده بهوا که همچنین

واین بزرگ جامع الصفات رساله در درود سرور کائنات صلی الله علیه وآله وسلم موسومه بصلوة النجاة فی حسان الدعوات تصنیف نموده و یکصد و یک درود دران آورده واز هر درود تاریخی بکمال صنعت برآورده الله تعالی اورا مقبول وخواننده ودارنده ومصنف را بثواب رساند ومشهور اکناف عالم گرداند از انجمله درود اول دمیانه وآخر یعنی نخستین پنجاه ویکم وصد ویکم را هدیه للاحباب وکتابة للثواب درین کتاب می آرم درود اول اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْنِیْ وجیه الدین معنی بمقابله این درود چند فائده دارد یکی آنکه شامل است بر نام مصنف که وجیه الدین است دوم دران تخلص اوست که معنی است سوم سال ولادت مصنف است اعنی سال یکهزار ودو صد وسی وسه هجری ودر درود میانه که پنجاه ویکم است اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَعْدِدْنِیْ نَفْلُ الدِّیْنِ بِاَنْوَاعِ اَنْفَالِهٖ ودرین سال یک هزار ودو صد وشصتاد وسه هجری است وآن سال عمر مصنف وتاریخ شروع این کتاب تاریخ حیدرآباد است ودر درود آخرین اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجِبْ جَمِیْعَ دُعَائِیْ بِدَوَامِ اِبْتِهَالِهٖ ودرین سال یکهزار وسه صد وسی وسه می برآید فقط وهم رساله بنام جدید التواریخ مشتمل ورصنعت تاریخ جلوس نواب سالارجنگ بهادر ببرسند دیوانی نوشته گویا اینهم از کارهای نمایان این افصح الفصحا وابلغ البلغاء است از مفتخرات اوست سپاس بی قیاس دادار واهبی را سزاست ۱۲۶۹ که حکومت معاودله دیوان جزا بسالار انبیا عطا نموده ۱۲۶۹ ومدار المهامی ملک محدوده دکن بجوان اقبالی لطف فرموده ۱۲۶۹ اعظم جلاله اکمل نواله ۱۲۶۹ ودرود نامحدود

صبح اثر دمید کجا می روی شهید — می دارد انتظار تو در منظر آفتاب
بردار دست بهر دعا تا بر آسمان — آمین کند ز دل صفتِ اختر آفتاب
وقت دعا خطاب بممدوح کن چنین — کای آسمان جاه ترا اختر آفتاب
خالق عطا کند بتو فرزند ارجمند — در حسن ماه طلعت و در پیکر آفتاب
وصفش کنند اهل بصیرت که در کمال — ماه است این پسر پدر و مادر آفتاب
آنماه را بمهر در آغوش پروری — تا هست در زمانه گهر پرور آفتاب
اقبال باد حلقه بگوش تو تا بچرخ — در هاله ماه باشد و در چنبر آفتاب
عمرت دراز باد بود تا بر آسمان — با خطِ استوار و خطِ محور آفتاب
سوزنده باد اختر بدخواه چون سپند — تا بر کند بمجمر خویش آذر آفتاب
در بزم بهر دوست بود شمع دلفروز — در رزم بهر خصم شود خنجر آفتاب
هر خشک و تر بسایهٔ مهر تو شاد باد — تا پرتو افگن است ببحر و بر آفتاب

دیگر از ابکار رسالهٔ بلغای زمان و زبدهٔ فصحای دوران سخنور یکتا شاعر بی همتا ناثر بی نظیر نازک طبع دلپذیر شهسوار میدان فصاحت یکهٔ تاز فیافی بلاغت صاحب دل سخن پسند مظهر سخن دلپسند اعنی سیّد محمد وجه الدین خان معنی حیدر آبادی سخنان چند بطریق یادگاری رقم دارباب معنی را بوجدی آرم

غزل

صبح چگونه در دمد رو بنما که همچنین — شام چه رنگ سر زند زلف کشا که همچنین
فصل بهار یاسمن چون برسد بهر چمن — خنده زنان بسوی من بو دبیا که همچنین
گفتمش ای کرشمه دان ناز تو خون کند چسان — دست نهاده بر میان کرد ادا که همچنین
دست زدین کشیده ام کفر تو برگزیده ام — هیچ بتی ندیده ام نام خدا که همچنین
شد بچه رنگ غنچه را دستِ صبا گره کشا — از سر ناز وا نمابند قبا که همچنین
پیش مریض سکته دم چون بود آئنه بهم — بر رخ من بنه صنم روی صفا که همچنین

خون شد ز کاوش قلمم کز خط شعاع — چیوسته میخورد بجگر نشتر آفتاب
ذره شد از روی قوافی که در رویف — گشت از و فور گرمروی لاغر آفتاب
ای مدعی بیا قلم اینک بدست گیر — پیشم بیار واری اگر دیگر آفتاب
پوشیده نیست از تر و خشک تو از دلم — آگاه باشد از همه خشک و تر آفتاب
از گرم جوشی تو در افتم بزمهریر — از سرد مهری تو نشینم در آفتاب
آخر ز همکناری ریش است ناگزیر — خاکے که ابلهانه فشانی بر آفتاب
دانی که کیستم تو ندانی که کیستم — آنم که سکه زد قلم من بر آفتاب
آنم که در زمانه نیابی بے نظیر من — مشعل گرفتم گرچه شود در سپهر آفتاب
آنم که بهر سحر فی تعلیم نام من — خیزد بپای فرق خود از بستر آفتاب
آنم که بر کلام من است می زند — روح القدس که ساز دازان دفتر آفتاب
آنم که پیش پاے من از ذره کمتر است — دارد اگر زیاده سری در سر آفتاب
آنم که شمع طور فروزم بداغ دل — از خانه ام چراغ برد اکثر آفتاب
آنم که در ستاره صبح بهار من — می باشد التماسی برگ و بر آفتاب
سحر بیان کجا و کجا راز مدعی — در پله با خزف ننهد گوهر آفتاب
معذورم ار حسود نه بیند فروغ من — آرے ندیده است گهی شپر آفتاب
او آبروے خویش بریزد مرا چه غم — کے دیده که گشت ز شبنم تر آفتاب
حرفے ز طعن تیرگے از کور نشنود — باشد درین معامله چون من کر آفتاب
با طبع گرم من چکند سرد مهریش — زحمت نمی کشد ز دم صرصر آفتاب
میخوانم از قصیده شمشیر این دو شعر — مشک مکرر است که سودم در آفتاب
تحسین ناشناس نخواهد کمال من — پروای نور ذره کند کمتر آفتاب
نظم نمیکشد ز سکوت سخن شناس — جورے که از کسوف نیاید بر آفتاب

نازم علوِ شان ترا کز سرِ نیاز — بر پایهٔ پایهٔ تو نهد افسرِ نقاب
هستی وزیر برتری از شان هر وزیر — خورشید اختر است و هنر اختر آفتاب

قطعه

روشندلان اگر ز وجودِ نظیرِ تو — انکار مے کنند کند باور آفتاب
نازم رو کہ خود باین همه روشندلی ندید — بر روے خاکِ سایهٔ پیغمبر آفتاب
تشبیه سایه مشعر معدومی شبیه — روشن شد از فروغ بیانم بر آفتاب
ترک ادب نکرده ام از نیک بنگرند — هرگز ندید سایهٔ پیغمبر آفتاب
یکسر سواد نظم من از نور مدح تو — در مشک ماه دارد و در عنبر آفتاب
آب از بیان روشن من میچکد مدام — گویا کشیده است نم از کوثر آفتاب

قطعه

با انوری مقابله کردم درین زمین — تا چون فتد بقسمت همدیگر آفتاب
هر آفتاب از قلم او فروچکید — در حصه ام فتاد ازان بهتر آفتاب
از انوری فروغ گرفت است باز من — انصاف جوید از نظرِ انور آفتاب
یک بوده است و من زیکی کرده ام هزار — بر خط من نهاده بصد جا سر آفتاب
نبود شگفت ازدم گرمم اگر شگفت — من آفتاب عشقم و نیلوفر آفتاب
زین پیشتر قصیدهٔ شمسیه گفته ام — سر زد و گرز مطلع دل دیگر آفتاب
شمس الضحی که نام بود این قصیده را — هر شام و صبح میکندش از بر آفتاب
زیباست گر بصفحهٔ صبح از خطِ شعاع — از بهر این کشیده کشد مسطر آفتاب
دعوای همسری بدبیر فلک رسد — کلک مرا که غوطه زد استی در آفتاب
زور قلم نگر که بهر صفحه یک قلم — پاشید همچو نقطه زپا تا سر آفتاب
تنگ آمد و بدائره چون نقطه کرده جا — از بسکه تنگ قافیه کردم بر آفتاب

همراه خود چو سایه فلک را زجا برد — بر پای او اگرچه شود لنگر آفتاب
لرزیده از مهابت او بر خود آسمان — گردیده از صلابت او مضطر آفتاب
زنجیر کهکشان بودش ماه نو کجک — اندر ضمیر زنگله اش مضمر آفتاب
جز نور تو بحوصلهٔ زرین زرفشان — مه را که دیده است درخشان در آفتاب
با جلوهٔ بلند تو نازش کند مدام — مانند آسمان که ببازد بر آفتاب
ایوان تو که رشک سپهرست زیبدش — بر طاق او چراغ فروزد گر آفتاب
باره دری بلند تر از نه فلک که ماند — بر اولین دریچهٔ آن ششدر آفتاب
آئینه خانه خانهٔ آئینهٔ دل است — عاری بود بر آئنه زین جوهر آفتاب
تار و نمای مقصد روشندلان شود — از صبح زد بر آئنه خاکستر آفتاب
آئینه دار گشت و بهر آئینه را بحسن — هر هفت کرده است زنه گوهر آفتاب
از یک دو چار گشتن باره دری بود — در هشت و چار برج فلک ششدر آفتاب
حوضش برنگ آئنه سر چشمهٔ صفاست — کز شرم آب او بعرق شد تر آفتاب
آرایشی ز معتمد الدوله یافت است — کز بارگاه او طلبد زیور آفتاب
بر ذات او کمال بود منحصر چنان — کز شرق تا بغرب تجلی بر آفتاب
از بهر پیروی بزمین در زمان نیافت — بهتر ز رای روشن او مهر آفتاب
هر صبح آفتابه بکف بر درت رسد — ای خیل چاکران ترا چاکر آفتاب
دیوان تست بسکه بآفاق نور پاش — یک فرد باطل است ازان دفتر آفتاب
مهر تو گر بلطف بگردون نظر کند — پهلو زند بموج مے و ساغر آفتاب
قهر تو گر باوج فلک شعله افگند — در پنبه زار صبح شود اخگر آفتاب
جمشید چاکر تو بود جام جم کجاست — کامروز بنگرد بکف چاکر آفتاب
آبادیان ز عهد مه آباد میدهند — از نام او نشان که شد ش بادر آفتاب

گرد و خجل ز دعوی همچشمی رکاب — کان هر دو چشم یافته واعور آفتاب
هر هیکل مرصع او گر نظر کند — از گردن افگند به زمین زیور آفتاب

قطعه

همپایش محال ز روی سبکسری — دیوانه سان دود بر کابش گر آفتاب
میل دو دیدنش ندهد فرصت آنقدر — کز ناخن شعاع بخارد سر آفتاب
او بگذرد ز هفت در آسمان چو نور — ماند گسسته دم ز قفا شش در آفتاب
در خواب هم سراغ نیابد ز گرد او — از شرق تا بغرب شتابد گر آفتاب
عدلش دهد چو رابطهٔ اتحاد هم — مه را بروز گیرد و شب را در آفتاب
در عهد او بسایهٔ و نور است ارتباط — مهر صداقت ست برین محضر آفتاب
خفاش گر ز گرسنگی شکوه کند — کلکش برات رزق نویسد بر آفتاب
شب مطلع چکید ز کلکم که صبحدم — از شرم آن کشید رخ معجر آفتاب

مطلع

ای شمع جلوهٔ تو ز داغش در آفتاب — از آسمان نشست بخاکستر آفتاب
پیش فروغ صبح جمال تو مے شود — مثل چراغ روز پشیمان تر آفتاب
گر باز داری از حرکت چرخ سفله را — گردد برای کشتی او لنگر آفتاب
شیدا ے نام تست ازان رو که سر تا فت — از حکم ناجدار عرب حیدر آفتاب
شمشاد درایت تو که ماند بشمع طور — ماهش بود شگوفه و برگ و بر آفتاب
رمح ظفر طراز تو یک نیزه در نبرد — گردد چنان بلند که در محشر آفتاب
تا از نگاه چشم بد ایمن شوی بدهر — زانجم سپند سوخته در مجمر آفتاب
از پرتو جمال تو کرد اقتباس نور — رنگ عرض گرفته ازین جوهر آفتاب
فیل تو آسمان شکوه ست و دستکار — گر نقش پا کند بزمین یکسر آفتاب

آری بساط سجده همی چیند از نیاز — ساید جبین عجز بخاک درآفتاب
تا با نهد وزیر ممالک باحتشام — گسترده فرش راه بچشم و سر آفتاب
سالار جنگ آنکه بلوح جبین صبح — نامش نوشته است بآب زر آفتاب
مختار ملک مملکت آرا که هر سحر — سر بر خطش نهاده چو فرمان بر آفتاب
فرمانروای ملک دکن کز فروغ او — هر ذره ره است درین کشور آفتاب
لشکر کشی کز و طلبد بهر تاج فخر — با صد نیاز گرد رهِ لشکر آفتاب
دریا دلی که آب رخ از را بر آورد — پنهان اگر بکان بنهد گوهر آفتاب
تا خطبه خوان مدح و ثنایش فلک شود — محراب ماه نو شده و منبر آفتاب
پیوسته بهر طوف درش چرخ میزند — پیچد هوای دور تسلسل در آفتاب
صبح از تجلیش تتق نور بسته است — آئینه را گر فته به بین در زر آفتاب
از قهر او نشست بخون شفق سپهر — از مهر او شگفت چو نیلوفر آفتاب
افتاده بر درش ز گهر بیشتر نجوم — استاده در برش ز سها کمتر آفتاب
هر قطره دارد از کرمش بحر در کنار — هر ذره دارد از قدمش در بر آفتاب
از خاک هر زمین که بر آن نقش پای اوست — گلهای افتخار زند بر سر آفتاب
خواندند تا حدیث فروغ رخش بزم — آئینه گشت در کف اسکندر آفتاب
صبحی که میرود سخن از شمع محفلش — پروانه سان زند بهوایش پر آفتاب
از بیم تیغ او که خورد خون صد نهنگ — سر خاب وار بال کشد بر سر آفتاب
بر آسمان ز گرم رویهای اسپ او — افگنده است نعل بآنش در آفتاب
آتش نهاد آب خصال و هوا سرشت — با خاک پای او نشود هم سر آفتاب
با مبتدا خبر دهد از منتهای سیر — اینجمله داشت است زمن باور آفتاب
هم در سبک روانی او مدغم ابر و باد — هم در فلک نوردی او مضمر آفتاب

وعلی آله واصحابه عدد کثیرا وسلم علیه وعلیهم سلاما کبیرا برگزیده هر بزرگ و خرد و منظور نظر حضرت فرد اعنی مولانا غلام امام شهید سلمه الله المجید الحمید وطن ایشان قصبه اٹیٹھی از مضافات لکهنوست ملک الشعرای هند و سرآمد سخنوران آنجاست قصیدهٔ مدحیه می نگارم لائق شنیدست قابل دید تا ناظران بدانند که جناب موصوف را درین زمانه نظیری نیست و مثل ایشان درین ایام دبیری نه و آن این است بر وضع شاه سخنوری آشنا و انوری

قصیدهٔ مدحیه

عیدست و شیشه شد فلک و ساغر آفتاب — از باده آفتاب ترا دور آفتاب

عیدست ماه نوزده چشمک بر آفتاب — تا نور هر نظر شود از منظر آفتاب

عیدست و عیش سایه فگن شد بر آفتاب — تا آب و تاب نور فزاید در آفتاب

عیدست و صبحدم چو صبوحی کنان شوق — مستانه سر برآورد از خاور آفتاب

عیدست از کشایش بخت جهان کشاد — بر روی روزگار ز راحت در آفتاب

عیدست رونمای مسرت که از سرور — مرآت صبح را شده روشن گر آفتاب

عیدست و او سپیدهٔ صبح آورد بکف — صندل برای چارهٔ درد سر آفتاب

در ساغر بلور نگر آب آتشین — در ماهتاب دیده نباشی گر آفتاب

یک کاسه کرده است بیکرنگی نشاط — شیر سپیدهٔ سحر و شکر آفتاب

آویخت است هر طرف از اوج آسمان — قندیل دلفروز ببام دور آفتاب

تا زهره را برقص در آرد بپای شوق — دارد بدست دایره را مشتگر آفتاب

از بهر خواب ناز عروسان نو بهار — از نور گسترد بچمن بستر آفتاب

یا از پی خرام سهی قامتان بباغ — چیدست این بساط طرب یکسر آفتاب

نی نی غلط که پاس ادب رخصتش نداد — کز دوش خویشتن فگند چادر آفتاب

سر گرم آرزوی زمین بوسی ست و بس — کاندخت است بر سر ره بستر آفتاب

درچه نماید خیال با نظر حزم او
تار قصب وکند خاصیت ماهتاب

خواب ستاره بهست دولت بیدار او
ورنه چو بخت عدوش داشت تمنای خواب

گر بزند بر محیط ژاله ابر سخاش
حقه گوهر کند جیب تهی را حباب

اے بنفاذ سخن چون اسد وصد در دکن
بر سر اصحاب ملک حکم تو مالک رقاب

قافلهٔ جاه را صدر توام القری
فاتحهٔ عقل را روح توام الکتاب

بر گذر منجنیق خیمه زند عنکبوت
گرد جهان هر کجا جزم تو باشد حجاب

دود خلاف تو گر دست بر آرد بدل
لجهٔ دریا شود خشک چو روی سحاب

از پی دفع گزند زهر خلاف ترا
مایهٔ تریاک ساخت مار شکنج از لعاب

چون تو درین عهد کیست بحر عطائے که هست
همچو عطای سحاب بخشش او بیحساب

خصم تو چون گند ناگرچه بروید ز خاک
قطع کند نسل او تیغ اجل چون سداب

بر سر دشتے که از خیل تو گردی نشست
از بن دندان کنند کار شبانان ذباب

پیش صریرے که از جنبش کلک تو خاست
نغمهٔ عنقا بود کم ز طنین ذباب

هست وقار تو آن کوه که در تیغ اوست
همچو در اجزائے لعل آتش بے التهاب

از پے خصم تو بر ماند دو رعب تو
گر نه مطیع نهند از دل شیران کباب

خشم تو در کوه اگر آتش فتنه زند
خون فسرده شود در رگ کاهن داب

از پے آن تا شود مدت عمرت دراز
خضر برون آورد آب حیات از سراب

ضیغم در مدح چون خواهد گوید دعا
ناطقه تلقین کند قافیهٔ مستجاب

از پی اصلاح خلق تا بقیامت مباد
عمر ترا انقطاع جاه ترا انقلاب

گوش نکو خواه تو در ثنا را صدف
حلق بداندیش تو تیغ فنا را قراب

دیگر از کلام سحبان زمان حسان دوران فصیح بے نظیر بلیغ دلپذیر مقبول ارباب قلوب
مفسر نکات علام الغیوب مترجم میلاد رسول مقبول فدای غلامان بضع بتول صلی اللہ علیہ

وایرانی منشان درین بلدهٔ عالیه گرد آمده چهچهه ها میزنند و هریک از ایشان عدیم النظیر و بی نظیر صحبت این عزیزان مفرح قلوب خلان ست و مصاحبت ایشان کتلامیذ الرحمن اند چاشنی بخش مذاق جان اگر از کلام مفصل هریک نوشته شود این کتاب دراز میگردد و طبع نقل بر داران ملول و نا ساز لهذا مختصری از کلمات این بزرگواران تحفهٔ احباب میکنم از کلام شیرین شیوهٔ فصاحت و بلاغت سید علی نقی ضیغم ابقاه الله بالفضل والکرم ٭

قصیدهٔ مدحیه

دوش چو پنهان شد از سایهٔ شب آفتاب — گشت ز خون شفق ماه نو اطلس نقاب
چون علم آفتاب کرد فلک سرنگون ٭ — یافت بتائید صبح رایت شب انتصاب
بود چو در دیدهٔ ابر لمعهٔ شمشیر برق — هر زره کهکشان آتش تیر سهاب
روز که بر چتر سبز داشت همای زرر — همچو حواصل گرفت در پر و بال غراب
چون ز حنائی شفق شام شد اطلس نگار — جامهٔ کف الخضیب کرد سیه چون خضاب
نقطهٔ عیوق در دائرهٔ آسمان ٭ — راست چنان مینمود چون خط ساغر شراب
خنجر بهرام در پشت اسد خسته چون — بلک بهرام گور در شکم شیر غاب
گرگ سحر خفته خوش بر دم سنجاب شب — شیر فلک کرده تیز بر سگ جبار ناب
جرم هلال آزمان سوی افق شد روان — چون بتولای ماه زورق زرین بر آب
جلوهٔ هلال صیام کرد چو ابروی یار — تا باشارت دهد مژده عید از ایاب
یا که به افگند لعل مرکب صدر دکن — بر لب دریای قیر کاه مسیر از شتاب
حضرت مختار ملک آنکه جهان خواندش — تیغ گهردار دین صدر همایون جناب
آن که بدو می کند ملک دکن افتخار — وان که از و میزند لاف شرف انتساب
سایهٔ حلمش دهد چرخ فلک را ثبات — سرعت عزمش نهد در سر قطب اضطراب
شحنهٔ انصافش ار جبر کند بر خواص — مے بر دارد دل نشاط در دهر آرد گلاب

ندهند دوم اگر کسے مخطی کہ از رعایای برٹش گورنمنٹ نباشد گرفتہ در ملک نظام پناہ گیرد و در شہر یا در بادیہ علانیہ یا مخفی باشد و در صورت طلب اہالیان برٹش گورنمنٹ کارفرمایان ملک نظام آنرا گرفتار کردہ ندہند پس ارباب برٹش گورنمنٹ ہم خاطی غیر رعایای نظام را حسب طلب کارپردازان سرکار نظام را تفویض نکنند ہاں اگر قومیت و ملت خاطی مذکور شک کدامی عنوان واقع شود در آنصورت ترقی معدلت و نصفت را لحاظ کنند اہالیان طرفین وقت طلب مقید کردہ تحویل کردن لازم و ضرور دانند سوم کسانیکہ مقروض شدہ یازدہ کوب نمودہ بگریزند یا خاطی کہ از قبیل شرط چہارم ما قبہ شود آنہا را گرفتار کردہ سپردن طرفین را ضرور نیست این دستور حسب التعمیل نباشد چہارم اگر باشندگان ممالک برٹش گورنمنٹ یا ملکی کہ زیر فرمان گورنمنٹ است مرتکب خطیات مرقوم الذیل شدہ در ممالک نظام روند - یا ملکی کہ تحت نظام ست باشندگان آنجا مرتکب یکی از جرائم ذیل شدہ در قلمرو اہالیان برٹش گورنمنٹ پناہ گیرند پس چنین کسان را بروقت طلب ناظمان سرکارین گرفتار کردہ بجراست کاملہ از حدود خود ہا برسانند **تفصیل خطایا** غدر و ہنگامہ کردن خون کردن اقدام بقتل زنای محصنہ ایذای جسمانی زخمی کردن تراشیدن عضوی داکہ زنی ٹھگی لوٹ کھسوٹ نقب زنی فتنہ گری سرقہ زیادہ از صد روپیہ سرقہ مویشی دروازہ شکنی بقصد غارتگری آتش زنی جعل سازی و سازندہ جعلی ساختن یا ساخت کنانیدن سکہ قلب ساختن یا تیار کنانیدن خیانت - اینچنین خاطیان را اگر بوشند باید دید و ہمان ہم مجرم متصور شود و ضرور سزا یابد پنجم بغیر طلب درخواست واجبی و بلا شہادت خاطی را گرفتار کردہ سپردن سرکارین را لازم نیست باید کہ پیش از تفویض خاطی در یافت این امر کنند کہ بباعث ہر خطائی کہ آن گرفتار شدہ است اگرچہ نظایر آن در ان ملک میکرد موافق عدل و رواج آنملک مستحق سزا میشد یا نہ ششم تا وقتیکہ کسے از متعاہدین برای بطلان و استرداد این عہدنامہ با یکدیگر اطلاع ندہند آنزمان این عہدنامہ جاری و بحال باشد کسی در تعمیل تامل نکند ہفتم این ہمہ بندوبست کامل و عہد و پیمان و اتفاق مدام جاری و مرعی ماند کسی از عہدہ دار قصد ترمیم و تنسیخ آن نکند فقط و دیگر در عہد السنان فصحاء نامدار و شعرای خوش گفتار از دکنی نژادان و ہندی استادان و مدرسے و طنان

نفرمایند وعمی ومشقت بست وپنج سالہ نوکری مرا ضائع کنند ومرا از علوفہ منصب کہ باصطلاح زمانہ
حال پنشن گویند محروم دارند پس انصاف آن بجز خدا از کہ خواہم وباعلان اشتہار دہم کہ برائے
ملازمان مستعد وکارگزار دیانت دار انگریزی من یکہ عبرت باشم حال مرا بہ بینید واز من عبرت گیرند
دگویم کسیکہ درین سرکار انگریزی کار مستعدی ودیانت وامانت وچستی وچالاکے نمودہ باشد
نتیجہ بقدر ادائے او این خواہد بود کہ در گرسنگے واحتیاج خواہد مرد وحالش کس نخواہد پرسید فقط
دیگر در عہد نواب صاحب بہادر در چھاؤنی سڑک بطوری تیار شدہ است کہ سواریان میان راہ
روند ومردمان پیادہ پا بر کنارہ آن کہ سرکے سنگین مستقیم خرد ساختہ اند روان شوند کہ چقلش برائے
روندگان نشود دیگر در عہد ایشان برشنارعی عام چھاؤنی تا پل افضل گنج برائے روشنی
شب روندگان نور چینی ایشان قنادیل آویختہ اند کہ رہروان ہمچو روز در روشنی آنہا بفراغ
خاطر خوش رفتار باشند دیگر در عہد ایشان عیسائیان کلیسائی وسیع ورفیع برای عبادت
خدای مطلق قریب سانچہ توپ ساختہ اند دیگر در عہد ایشان چھاؤنی فوج آئینے در گوشۂ
محل وفتح میدان مقرر شد وقواعد آئینی در آنجا می آموزند وہنرہای سپاہگری را روزانہ مشق
میکنند دیگر در عہد ایشان عہد نامۂ جدید نوشتہ شدہ است خلاصۂ آن اینکہ ہر خاطی وباغی یا خونی
از ممالک برٹش گورنمنٹ گریختہ وبملک نظام رود یا ازین ملک گریختہ در عملداری انگریزی آید
کارپردازان وناظمان طرفین گرفتار کنند ودم طلب بلا تامل فرستادہ باشند چنانچہ از طرف جناب ویسرائے
نواب گورنر جنرل بہادر جناب ٹمپل صاحب بہادر مجاز تحریر اقرار نامہ شدہ واز طرف جناب
والا خطاب بندگان عالی حضور پر نور نواب افضل الدولہ نظام الملک بہادر برائے تکمیل شرائط
نواب سالار جنگ مختار الملک بہادر مختار گردیدند پس این ہر دو معززین با اختیار شرائط
اقرار نامہ اباتفاق نوشتند کہ طرفین را منظور ومقبول گردیدند شرائط عہد نامۂ جدید
اول آنکہ بر جملہ شرائط عہد نامہ اہالیان برٹش گورنمنٹ ونظام دکن باین دوستی
ومحبت وموافقت ومرافقت باستقلال واتفاق عمل پیرا باشند تجاوز وتفاوت شدن

است که مصیبت هر کس را برابر داند و بتحریک و اعلان امر حق و واجب چشم پوشی نکند درخواست
گورنمنٹ ما ازان صاحب است که بنظر مهربانی مضمون انیر اسله را بحضور گورنمنٹ هند و وزیر اعظم
وجناب ملکه معظمه و کنور یادام اقبالها بفرستند و بی کم و کاست تحریر فرمایند و دستخط سالار جنگ
گویم در هر خیال ولی عهد بهادر در هند دوره فرموده باشند و کاغذ اطلاعها که از گورنمنٹ هند
بحضور ملکه معظمه دام اقبالها می رسند همراه باشند و از گورنر جنرلان تجربه کار سابق و از عهده داران
آزموده کار خاک هند از هنگام ورود هند بمصاحبت باشند و تصدیق مطالب محرره گورنر جنرل
بهادر بحکم قضیه زمین بر سر زمین شده باشد درینصورت نوعی مبالغه راه نخواهد یافت و حق بمرکز
خود قرار خواهد گرفت و اصل کیفیت محرره بمشاهده خواهد رسید بسا مضمون باشد که موافق طبع
نویسنده می باشد چه حاکمی اگر از کسے راضے میباشد تعریف او می نویسد گویا دیگران مذمتی باشد
و اگر از کسے ناخوشنود می باشد مذمت او می نگارد و گو در حقیقت او موصوف بصفات حمیده باشد
و هرگاه ممتحنی بر سر موقع رسیده بلا رو رعایت تحقیق احوال ممدوح یا مذموم کند صاف ظاهر
خواهد شد از انجمله یکے محرر اوراق ست که بسا حکام که پیش از غدر بوده اند و نوشته اند که انکس
نهایت مستعد و دیانت دار و کارگزار عدیم المثال ست بعده حکام هنگام غدر نوشته اند که مجهول وقت
است و بعد از غدر باز نوشته اند که نهایت مستعد و کارگزار ست و انصاف پسند و حق جو ست پس
بر تحریر کدام حاکم اعتماد کرده شود اگر تحریر حکام غدر به او ثوق داده آید کثرت رائے اولین و آخرین
باطل میشود و چگونه میتواند که اجتماع اکثر ثقات بر غلط بود و بر تحریر احاد خدمت سالها سال که
بامانت و دیانت کرده است و عمر خود در خیر خواهے سرکار و خلائق از رعایا و برایا خرج کرده در و کرده اید
و حال مزاج حکام هنگام غدر که بود بر محققان نیکو روشن ست که برائے شک نافرمانی از جان گشته می شد
زیرا که آن زمانه وقت و بابوده هر جسم عقل را که عقل مخول حکمای ملازمین باندک باد سموم اضطراب
مرده و افسرده میشد کمتر عقلا از حکام بوده اند که عقل ایشان آن وقت زنده مانده باشد ورنه
جان عقل هر عقیل را مرض سکته عارض بوده است الحال که هنگام صحت عقل ست اگر انصاف

ہمیشہ بزرگیست اشتہار فرمودہ جملہ اقرارنامہ ہا و صلحنامہ ہا کہ انگریزی کمپنی آنرا کردہ بود و بحال
و منظور داشتند مگر گورنمنٹ ما از طرف خود کدامی عہدنامہ نوشتہ بگورنمنٹ ملکہ معظمہ در ہندوستان
نداده است بر طبق آن انتظام صوبہ برار در سال مذکور یعنی ۱۸۵۳ء بنام متقل گردید مگر از طرف
ما باختیار گورنمنٹ انگریزی ماندہ منشاء گورنمنٹ ما آنست کہ از طرف ہر دو گورنمنٹ یک کمیشن
برای تحقیق و اثبات دعوی گورنمنٹ نظام بابت معاملہ اضلاع کرنول و میسور کہ بر گورنمنٹ
انگریزی واجب است مقرر کند - آرزوی گورنمنٹ ماست کہ نسبت ملک میسور گورنمنٹ
انگریزی را ہر چہ قصد باشد بآن اطلاع بخشند و اگر منشاء گورنمنٹ انگریزی مثل تحریرات
دفاتر باشد کہ مسند نشینی متبنی مہاراجہ میسور منظور بود پس صلاح گورنمنٹ ما اینست کہ بعد رحلت
مہاراجہ میسور از طرف ہر دو گورنمنٹ برای برابر تقسیم کردن ملک میسور کمشنر مقرر شوند اگر موافق
رای گورنمنٹ ما و گورنمنٹ انگریزی تقسیم شد پس ظاہر است کہ سرکارین را فائدہ کثیر خواہد شد
و درین معاملہ ہر تجویز یکہ گورنمنٹ انگریزی خواہد کرد آنرا گورنمنٹ ما بلا تاخیر منظور خواہد کرد اکنون
رای گورنمنٹ ما اینست کہ در انتظام حال گورنمنٹ انگریزی را ترمیم کردن بر ضرورت است تاکہ آن
خوفناک مصائب کہ پیشتر گفتہ شد بظہور نیاید و کہ ورنہ تکلیف فاقہ کشی نخ بردارند موافق مشورۂ
گورنمنٹ ما ترمیم این ست کہ گورنمنٹ انگریزی حدود ملکی خود را کہ در نیولا وسیع شدہ اند و با حالا
انتظام آمدن نمی توانند کم کنند - گورنمنٹ نظام را باین وجہ انتظام ملک اوڑیسہ ملحوظ خاطر است
تا معاملات آن صوبہ آفت زدہ بر درستے آیند و مصیبت زدگان را آسایش شود و در تکلیف نباشند -
و ازین امر نوعی انکار نیست کہ محاصل آن ملک بعد اخراجات ہر قدر کہ باقی ماند بخزانۂ گورنمنٹ
انگریزی جمع شدہ باشد گورنمنٹ ما این ہمہ سخنان دوستانہ باین لحاظ نوشتہ است کہ سلسلۂ ارتباط
کہ از مدت دراز مستحکم شدہ است قائم و اخلاص و یکجہتی دائم باشد و سوائے ازین چون در ایام غدر سال
یکہزار و ہشت صد و پنجاہ و ہفت گورنمنٹ ما امداد و اعانت بگورنمنٹ انگریزی کرد پس فرمدار
و جوابدہی تمامی رعایای ہندوستانی بر گورنمنٹ ما واجب شد و مقتضای انسانیت نیز ہمین

باین طرح گورنمنٹ انڈیا را چارنا چار امورات جنگی خود را ترک کردن ضرور افتاد و هر مال و متاع
که از راجگان صلح جو و نیک خو بجبر بدست می رسید ازان دست کشیدن لازم آمد فلهذا گورنمنٹ
بے پروائے و کاہلی را عادت اختیار کرد و در قحط خبر رعایای مجبور مطلقاً نگرفت بغلبت
برٹش انڈیا پانزده لک آدمی گرسنه از جان گذشتند حکام مطلقاً بندوبست آن کردن نتوانستند
تاهم ممکن است که نواب گورنر جنرل بهادر مثل سابق جناب ملکه معظمه را که نام نامی شان شهره آفاق
است نوشته فرستاده باشند که بفلان فلان حکمت و تدبیر و لیاقت و مستعدی و مدد گورنران ما
قحط رفع و دفع شد بلکه کثرت هر شے است اکنون خلائق مطمئن و شادست هر خبر دار رعایا که گورنر جنرل
و گورنران صوبه های مختلفه زیر ایشان همیشه مینمایند باعث آن رعایا نهایت خوش و خرم می مانند -
لیکن گورنمنٹ ما را یقین میشود که گورنمنٹ برٹش انڈیا بعد این مصیبت خوفناک که بر لکهها رعایا
او نازل شده این سخن را فهمیده باشد که هرگاه ملک بسیار در قبضهٔ او آمده است بران حکمرانے
بخبرداری مناسب و سعی و کوشش و شواری شده است پس باین وجه گورنمنٹ ما از گورنمنٹ
برٹش انڈیا درخواست میکند و هیچ پس و پیش نیست که گورنمنٹ ما در واپس کردن صوبه برار گفتگو
کند - راست است که از چند سال گورنمنٹ ما بندوبست صوبهٔ مذکور را بگورنمنٹ برٹش انڈیا
تفویض کرده بود لیکن بدانست ما اول قرض ما خبرگیری رعایاست که غرض و فائده آن را بر عهد
و پیمان هر چونکه مضبوط باشد تفوق حاصل ست - ما را نسبت بر رعایای خود خوف کامل است
زیرا که آن برایا تابع گورنمنٹی است که آن نصف رعایای یک صوبهٔ کلان را در گرسنگے انداخته بمردن
در ساخته و ناحق بجمیع روپیه در خزانه پرداخته گو بغرض فائده رعایای سکنهٔ برار مستحق این امر است
که خبرگیری آنها در دست اقتدار خود گیرد تاهم گورنمنٹ ما بگورنمنٹ انگریزی مطلع میکند که میعاد
اقرارنامه که نسبت انتظام صوبه برار بعمل آمده بود در سال یکهزار و هشت صد و پنجاه و نه عیسوی
ختم شد وقتی که ٹهیکه هندوستان از کمپنی موقوف شد زیرا که اقرارنامه صرف با کمپنی شده بود
بعد برخاستگی کمپنی نوعے آن موثر نمانده ملکهٔ معظمهٔ وکٹوریا دام اقبالها که نام نامی ایشان را

عائد بر آن میشد خلاص یافت درست و ظاهر است که حال رعایای این ملک دور دراز و کیفیت
باشندگان این کشور بعید بجز صحیح صحیح خبر دادن گورنران ارباب پارلیمنٹ و ملکه معظمه را چگونه
دریافت شدن می تواند و زیاده ازین کدام گناه خواهد بود که ایشین ملکه معظمه والاجاهی غریب پروری
شفیقے را که دماغش کاشانهٔ عقل و نورست و دلش بر رحم و شفقت معمور خدع دهد لیکن سالهاسال
پیشتر ازین بغاوت که فی الحال باسر کار انگریزی گردید و فوج و رعایا مخالف گردید گورنمنٹ ما
کاروبار گورنمنٹ برٹش انڈیا دیده نهایت خوف و افسوس میکرد و معلوم میشد که انجام بد خواهد شد
و مفهوم میگردد که گورنمنٹ برٹش انڈیا که بهلا طین قرب و جوار خود دائمی جنگ و در خصومت مصروف
بوده است ارادهٔ افزونی ملک خود می داشت و کسانی که در حفاظت ملک او میماندند خیال
آسایش و آرام آنها کمتر می داشت و قدم بر منفعت خویش می گذاشت و لیاقت حکمرانے که
گورنمنٹ برٹش انڈیا را بر ملک ماتحت خود بخوب ترین وجه حاصل بود آن همه گورنمنٹ ما
بخونے روشن ماند و تا مدت دراز گورنمنٹ ما بکمال رنج و تاسف میدید که گورنمنٹ برٹش انڈیا
را اکثر ارادہ شد که ملک همسایگان بی قصور خود را فتح کند و ضبط نماید که افزایش محاصل
شود و از تشویش افهام و تفهیم خلاصے یابد رفته رفته اکثر چنان معاملات پیش آمدند و ظهور گرفتند
که اندیشه گورنمنٹ ما راست و درست شد و جب الاذعان آمد یعنی هر علت و سبب اندازے
که دیگر ملکها قرار داده بودند بسبب غفلت انتظام خود در خانهٔ ایشان ظاهر شد و نتیجه آن شد
که بر برٹش انڈیا قرض بسیار گردیده و در محاصل نقصان و کمی آمد و لکوکها مردم را بد گمان و
ناراض مافیستند - در سال یک هزار و هشت صد و پنجاه و نه عیسوے جناب ملکه معظمه دام اقبالها
که نام نامی ایشان را تعظیم و تکریم ضرورست و شهرهٔ حلم و لے ایشان در دور مشهورست اشتهاری بدین
مضمون جاری فرمودند که ایسٹ انڈیا کمپنی بوجه بد انتظامی موقوف کرده شود و گورنمنٹ برٹش انڈیا
از جنگ و جدال و غارت و نهیب دست بردارد و حکمرانے بدانائے و انصاف بر رعایا کنند و
با بادشاهان قرب و جوار با خلاص و نیک نیتی پیش آید بلکه با بد خواهان خود هم چرب زبانی کنند

واین سخن زیادہ از حد ملال می بخشد کہ خواہ مخواہ گورنمنٹ ما را خیال میکند و کہ الحال گورنمنٹ
برٹش انڈیا بلحاظ این امر ضروری نفرمودہ است بہمین وجہ عالم کثیر در مصائب مبتلا گردیدہ
خبر گیری لکوک مردم کاری ست عظیم الشان و قرضی است واجب الاذعان کہ از طرف خداوند
عالم اہتمام آن سپرد سلطان عہد است اگر رفیقے ثابت قدمی ہمچو گورنمنٹ برٹش انڈیا آن قرض
را باحسن اسلوب ادا نفرماید گورنمنٹ مانسبت آن چہ خواہد گفت سوائے اینکہ آثار خرابیہا سخت
بنظر می آیند واین فقط مرتبہ اولین باشد کہ بر احوال ملکہای انگریزی و کارہای برٹش گورنمنٹ
ہندوستانی گورنمنٹ ما توجہ کردہ باشد بلکہ چند سال گذشتہ باشند کہ ما باعث محبت قدیمہ دوستانہ
بجانب این امر متوجہ شدہ بودیم کہ گورنمنٹ برٹش انڈیا را از جنگہای بیجا و غارت و نہب باز داریم
و برای باز داشتن نتائج بد انتظامی مدت دراز بفیاضی حکومت خویش بمیان در آئیم و مصالحت کنیم
چنانچہ بر عرب و داب ما در جنوبی ہندوستان چہ امن و امان شد و فوج وفادار ماند و بغض و عناد
از دلہا یکسر شستہ شد برین بعض راجہ و مہاراجہ ہا پیروی ما کردہ در ممالک محروسہ خود امن و اشتند
و شور و شر شدن ندادند بہمین طرح گورنمنٹ برٹش انڈیا را از مصائب خطرناک محفوظ داشتیم
متنفسے از دکنیان از جادہ اطاعت قدمی بیرون نہادن نہ توانست اگر چہ در آنوقت در وسط
ہند ہنگامہ جنگ و جدال برپا بود و اشرار را سوای قتل و غارت کاری نبودہ است لکوکہا
آدمی دست از جان شستہ بودند و بقتل رسیدہ و مال و اسباب تلف شدہ بود و رعایای
ہندوستان از حکام انگریزی کمال ناخوشنود و بدگمان بود و این گورنمنٹ را اطلاع شدہ است
کہ چند ماہ پیشتر ازین ہنگامہ کہ بباعث آن ہندوستان سالہا سال در حالت خوف و خطر مبتلا
بودہ است گورنر جنرل بہادر برٹش انڈیا خداوند نعمت خود و ملکہ معظمہ دام اقبالہا را نوشتہ بود کہ
در جمیع سلطنتہای ہندوستانی محروسہ حضور محتشم الیہا امن و امان است و رعایا و برایا بانصاف
شادان و فرحان است و آنکہ گورنر جنرل بہادر خبر راست را مخفی کردند چون درین اخفا غور
کردہ می شود وجہی یافتہ نمیشود بالآخر بفضل و کرم خداوند کریم آن حاکم جلیل القدر از سزائی کہ

نواب مختار الملک بہادر کہ مشعر پرورش عامۂ خلائق اوڑیسہ است ہزار ہزار آفرین باید فرمود گویند
کہ جناب وایسرای گورنر جنرل بہادر آنرا نامنظور فرمودند اگر راست است ہر آئینہ الوف الوف
وجوہ غور طلب ست کہ گر سنگے رعایا و خرابے برایا منظور داشتند و بغریب پروری نپسندند
و بزر چندۂ ہندوستان رفع حوائج مردم آنجا بحکم شیخ سعدی رحمہ اللہ فرمودند خزانۂ سرکار
را محفوظ داشتند قطعہ اگر گنجی کنی بر عامیان بخش ۔ رسد مر ہر گدائے را برنجی ۔ چرا
نستانی از ہر یک جوی سیم ۔ کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے ۔ نقل مراسلہ گورنمنٹ نظام بنام سر جارج
یول صاحب سی بی انڈکی سی ایس آئی رزیڈنٹ بہادر صاحب من گورنمنٹ نظام را باستماع
این خبر کمال افسوس شد کہ در میوالسا کنان ضلع اوڑیسہ و بنگالہ را کہ تحت حکم گورنمنٹ برٹس انڈیا
اند بسبب مصائب قحط حال تباہ است و بیان گورنمنٹ بنگالہ این است کہ در ملک اوڑیسہ رفتہ
رفتہ شش لک مردم بسبب گرسنگے مردند و قول مسٹر ریون شاہ صاحب است کہ دہ لک زن
و مرد از جان گذشتند سوای ازین در قلمرو سرکار انگریزی برا کثر باشندگان بلاد این مصیبت سخت
افتادہ است کسانیکہ جان شیرین خود را بخدا سپردہ اند پانزدہ لک بشمار آمدند ۔ این ممکن نیست کہ
بشنیدن این حوادث غم اندوز گورنمنٹ نظام را نہایت رنج و الم و فکر و تردد و غم نباشد یا آنکہ
از متوجہ کردن سرکار انگریزی پہلو تہی کنند و اینچنین سوانح عظیمہ را شنوند و خاموش باشند
و فی الحقیقۃ این مناسب نیست کہ در ملکہای کہ از سلطنت ما نہایت قریب باشد و بدانتظامی
و غفلت در آن بود گورنمنٹ ما سکوت ورزد و از کردار ناظمان ملک ہند خبرے و اطلاعی ندہد
خواہش گورنمنٹ ما این است کہ نہ فقط در خاص قلمرو ما بلکہ در تمام ہندوستان امن و امان باشد
و رعایا شاد و فرحان ماند مگر تا وقتی کہ سرکار انگریزی چنانکہ نسبت او فی الحال عمل نفرمودہ
است فرض دانستہ متوجہ باو نخواہد شد و مستعدی نخواہد کرد حصول اینچنین برکات عظیمہ غیر ممکن
خواہد بود ۔ رای گورنمنٹ نظام این است کہ فرض اول بر بادشاہ این است کہ جانہای رعایا
را محفوظ دارد و چنان حکمرانے کند کہ بر ایا سوائے خوشی و بہبودی نوعی رنجے رسیدن نہ تواند

میشود و تنخواه هر یک ملازم هر قدر که باشد ماه بماه و بلا تراخی میرسد همچنین از منصبداران
هر کرا ماه بماه مقرر است ماه بماه و هر کرا سه ماهی مقرر است بروقت خود می یابند و مساجد متعلقه
دیوانی بماموری امام و موذن همه آباد اند و بکسے تعرض نیست بر هر مشرب که باشد بیشتر فتوی بر
مذهب امام ابو حنیفه رحمة الله میشود هندوان در بعض مقدمات خصص شاستر خود فیصله میخواهند
برای تصفیهٔ ایشان شاستریها مقرر اند الا در مقدمات خون و شفعه فیصله و فتوی بر حکم شرع
شریف میشود آباد دانی افضل گنج و مختار گنج و بازار پل افضل گنج و پل افضل گنج تعمیر در عهد
ایشان شد و دار الشفا در افضل گنج و تعمیر گهٹه و مدرسه در چهاونی چادر گهاٹ در عهد ایشان
گردید و جهنڈه لشکر اندر احاطه کوٹهی رزیڈنسے از بیرون در عهد ایشان نصب و سبز بلند شد قحط
در عهد ایشان آنقدر گردید که گندم و برنج پنج سیر فروخت شد مدو خرچ بر تنخواه ملازمان کهتر
در عهد ایشان گردید و ارزانی هم در عهد ایشان بحسن تدبیر ایشان شد و با وجود گرانی بسیار
بکمال فراست و دانائی خود نرخ بکسے نداد ند زیرا که می ترسید ند که اگر آرند گان غله خواهند
دانست که این ارزانی غله بحکم سرکار است غله در بازار های بلده نخواهند آورد و بجاے دیگر که
در آنجا گران نرخ خواهد بود خواهند برد اینجا مزید گرانی خواهد شد اگر غله فروشان حال گرانی اینجا
خواهند شنید و خواهند دانست که نرخ باختیار خود فروشنده است بلا تکلف خواهند رسانید البته
مردمان را در بلده غله بدست خواهد رسید و از قحط محض شهریان محفوظ خواهند ماند رزق
بهم خواهد رسید نایاب نخواهد شد اگرچه گران بها گردد و پرورش غربا بتقسیم غله در عهد ایشان
هنگام گرانی شد اگر از سرکار عالی آصف جاهی اینقدر مدد رعایا نمیشد حال مردمان حیدرآباد بدتر
از احوال کسان اودیے گردید که رعایای بیچاره آنجا را کسے پرسان حال نشد و از خزانه عامره
سرکار چه مدد اگرچه گورنمنٹ فی الجمله از چندے رؤسا و عمائد ملک هند پرورش فرموده
درین باب مراسله که نواب مختار الملک بهادر بنام صاحب رزیڈنٹ بهادر روانه فرموده بود لائق شنید است از اخبار لکهنؤ که کارنامه است نقل مے کنم بگوش جان باید شنود و بر آن درخواست

و دو صد و چهل و یک شد آن سال هجری ولادت باسعادت ایشان است بعد چندے
سایهٔ پدری را از فرق ایشان برداشته بظل تربیت عم امجد ایشان قضا و قدر درآورده
مظهر کمالات فرموده نواب سراج الملک بهادر مرحوم بعرصهٔ بست و هشت سال بهر نوع پرورش
فرموده بکمالات و نکات و دستورات مختاری و دیوانے آگاهی بخشیدند تا آنکه بسن بست و هشت
سالگے رسیدند و سراج الملک بهادر ازین عالم گذران آنجهانی گردیدند ایشان بالطاف خداوندے
نواب فیضمآب غربا پرور عدل گستر جناب آصف جاه نظام الملک ناصر الدوله بهادر بر عهدهٔ دیوانے
بشعبان المعظم سال یک هزار و دو صد و شصت و نه هجری مامور شدند که درینولا عرصهٔ پانزده سال
شده است درین عرصهٔ قلیل عهدهٔ خویش ایشان پل هم ساختند و گنج هم بنام حضور پرنور و هم بنام
خود دیگر آباد ان کردند و دفاتر مال و مجلس مال و تعلقداران درجهٔ اولے و ثانیه و ثالثه و تحصیلداران
و رصیغهٔ مال و امنا و مهتمان و رصیغهٔ فوجداری مقرر فرمودند و هم دار الانشا و هم محکمهٔ معتمد
مال و هم محکمهٔ معتمد عدالت خاص و دفتر تنقیح و دفتر حساب و محکمهٔ تقسیم تنخواه منصبداران و محکمهٔ
فوجدارے مامور نمودند و هم فوج گوشهٔ محل اکمال قانون آراستند و محکمهٔ دیوانے خرد و هم
محکمهٔ عدالت بزرگ مقرر فرمودند و نظما را بمشاهره پنج پنج صد روپیه ماهوار نواختند و دار القضا
را کمال رونق بخشیدند و دو کوتوال یکے اندرون بلده دیگرے بیرون بلده مقرر فرمودند
و وزیر ایشان نائبان و وزیر ایشان منصفان و وزیر ایشان مهتمان و وزیر ایشان امنا مع جمعیت کثیره
مامور فرمودند و نظم شارع به ترتیبے که می بایست بماموری چوکیها پیادگان و سواران و امنا برے احفاظت
راه و مسافران مقرر فرمودند باین ترکیب و ترتیب بیشتر مجرمان غارت گران و غیره مع مال
گرفتارے آیند و بسزا میرسند در زمانهٔ سابقه مجرمان علاقه امرا و جاگیرداران گرفتار نمی شدند
بحکمت عملیه و تدابیر صائبه نواب صاحب ممدوح پیشتر در فوجداری گرفتارمی آیند و بسزا
و جزا می رسند قاتل واقعی مقتول و سارق محبوس و مقید می شود و پیشتر هر چه مال برآمد
مے شد بمالک نمی رسید حالا بانتظام جناب ممدوح اگر یکحبه برآمد میشود بمالک بعد اخذ رسید داده

شمار	نام	کیفیت مختصره	شمار	نام	کیفیت مختصره
۲	علے		۲۰	عبدالرحمن	
۳	عبدالرحمن		۲۱	عبدالملک	
۴	عبدالرحیم		۲۲	عبدالرزاق	
۵	باسط		۲۳	شیخ نقی	
۶	سمعون		۲۴	عبدالمنان	
۷	امارہ		۲۵	شیخ اویس	
۸	زید		۲۶	شیخ محمدؐ علی	
۹	نقی		۲۷	محمدؐ باقر	
۱۰	عسکری		۲۸	محمدؐ تقی	
۱۱	اویس		۲۹	شیخ محمدؐ شمس الدین حیدر	
۱۲	ابراہیم		۳۰	محمدؐ صفدر	
۱۳	اعصران		۳۱	علی زمان خان	مخاطب بحیدر یار خان بہادر منیر جنگ منیر الدولہ منیر الملک امیر الامرا مدار المہام سرکار آصفیہ
۱۴	شاہ روع				
۱۵	باقر				
۱۶	اجہر				
۱۷	ابراہیم		۳۲	سید محمدؐ علیخان	پیش مدیر بزگوار خود برحمت حق پیوستند
۱۸	اسمعیل				
۱۹	باسط		۳۳	سید سراج علیخان بہادر	

ولادت نواب سالار جنگ بہادر در سال یکہزار و دو صد و چہل و یک ہجری شد کہ ازین مصراع خوش اسلوب ظاہر ست ع این گوہر گرانمایہ زیب وزارت آمد ۔ بحساب جمل عدد آن یک ہزار

وغیره مشغول شدن همت روحانیه ایشان ست و دانشمندی ایشان را همه حکام دانشمند فرنگ
پسند فرموده تحسین و آفرین میفرمایند تفصیل این اجمال انشاء الله تعالی در احوال نواب مختار الملک بهادر
خواهد آمد و آنکه احوال وقار الامرا بهادر نمی نگارم سببش آنکه احوال مفصل ایشان را خود رشید الدین خانی
در کتابیست مبسوط شاهد و مفسر است مقابل آن حاجت تحریر فقیر نمانده مگر اینکه گویم انشاء الله تعالی
در احوال ایشان دفتری جداگانه همچو مثال قول خواهم نوشت **فصل** در احوال زبدة العقلا و سلالة
الاذکیا قدردان ارباب فهوم جامع اصحاب علوم نواب شجاع الدوله مختار الملک سیّد تراب علیخان
سالار جنگ بهادر دام فیضانهم و سلاسل آبا و اجداد ایشان مع دیگر احوال که در زمانهٔ مختاری ایشان
واقع شده بدان که سلسلهٔ اجداد ایشان از خواجه ویس قرنی عاشق رسول مقبول صلی الله علیه و آله
وسلم رضی الله عنه شروع میکنم و تا بایشان میرسانم دانستنی ست که جدّ امجد نواب صاحب ممدوح الشان
عاشق رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم خواجه خواجگان سرخیل جماعت تابعان حضرت خواجه ویس قرنی
بوده اند رضی الله تعالی عنه فرمود سرور کائنات صلی الله علیه و آله وسلم در شان ایشان که باید
مردی نزد شما از یمن او را نام اویس و نباشد او را در یمن سوای مادر و باشد او را بیاضی که دعا کرده باشد
بحضرت حق تبارک و تعالی و صحت بخشیده باشد حق تبارک و تعالی او را از ان مرض مگر بقدر دینار
و درهم سفیدی باشد پس هر که از شما او را بیابد باید که از او مغفرت طلبد برای خود انتهی و در سال
سی و هفت هجری در جنگ صفین شهید شدند

سلسلهٔ جدی زبدة الاذکیا سلالة الامرا جناب فیضمآب شجاع الدوله نواب مختار الملک سیّد تراب علیخان بهادر سالار جنگ لازال شموس اقباله طالعة و مابرح اقمار افضاله ساطعة	

شمار	بنام	کیفیت مختصره
۱	عاشق سرور کائنات مفخر موجودات صلی الله علیه و آله وسلم خواجه خواجگان حضرت خواجه ویس قرنی رضی الله تعالی عنه —	

اولاد آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باز بخبث مع ذریات تبع خود داخل خ اہند شدہ و یقینیست کہ اولاد کرام
اگر مبتلا شدہ بصحبت محض بصحبت نااہلان ۵ صحبت صالح ترا صالح کند ۵ صحبت طالح ترا طالح کند
ماربد تنہا ہمین بر جان زند ۵ یار بد بر جان و بر ایمان زند ۵ اگر بچگان ہمیشہ اخلاق محسنین بعالم
عامل در مطالعہ دارند و بزرگان شمائل اتقیا و کیمیا سعادت دارین بعد شام مجمع خردان کردہ بخردان
و مجلسیان شنوانیدہ باشند صحبت کہ ہمہ ہمہ درست شود و ضرور است کہ در صحبت بچہ ہای خود
منصبداران معمر متقی و مردمان تجربہ کار ہر قسم کہ صحبت ایشان منتج نیک و فائدہ بخش دین و دنیا
باشد مقرر فرمایند و اکثر در مطالعہ ہر یک تواریخ ہر قسم و ہر ملک باشند تا اخلاق و عزائم ایشان
درست شوند و بعد حصول علوم صرف و نحو و منطق و حساب و ہندسہ و مساحت و نقشہ کشی و فقہ
و اصول و حدیث و تفسیر از علم جر ثقیل و فلاحت و طب و عمل بآن فرو نگذارند و ہم از کسب شیوخ
و فن سپہ گری معطل ندارند و چنان تقسیم اوقات فرمایند کہ یک لحظہ مہمل نگذرد و ضائع نہ گردد و مردم
خوشامد گو را ہرگز در صحبت ایشان نگذارند کہ طفل خراب می شود زیرا کہ در صفات اطفال بیان کنند
کہ صاحبزادہ در بے کلام اللہ شریف و میزان و منشعب و در فارسی کریما و انشای خلیفہ خواندہ اند
و ندانند کہ اظہار چیست نعت است یا مذمت و دانایان در حق این وصافان چہ خواہند گفت
اگرچہ منعوت نفہمد بسبب قسر قاسر ذات بابرکات مصدر الخیر و مظہر الحسنات امیر الامرا بہادر مظلہم
را عجیب لطیفہ عقلیہ پیدا فرمودہ است کہ اوقات خود را از اشتغال و اذکار و عبادات طریقہ و ملاحظہ کتب
حکمیہ و مذاکرہ تواریخ علما و حکام و التزام خیرات و فواتح مشائخ کرام و او را و شیوخ عظام دمی نمیگذارند
و فیض لازمی ایشان بخلائق در ہند متعدی گردیدہ است مقررات درگاہہا کہ از آبا معمول است بہمہ جا
میرسانند و در انعام الہی عم نوالہ بواسطہ خود بدولت عالمے را شامل میفرمایند بارک اللہ فی اعمالہم
اگرچہ امیر ابن امیر اند مگر اتباع شیوخ خود را رضی اللہ عنہم ہمیشہ عمل خود دارند گویند خوراک حضرت
ایشان پنج تولہ است گویم چہ عجب کہ فریدی مشرب اند قدس سرہ از ینجا است کہ بسبب نحافت
و نقاہت برداشت مشکلات مشکل افتادہ با اینہمہ ضعف مباح بر خاستن و در عبادات او را

شمار	نام	کیفیت
۳۳	شیخ رفیع الدین -	را از بطن بشیر النسا بیگم صاحبہ صبیہ نواب غفران مآب - سہ فرزند شدند یکی محمد رفیع الدین خان بہادر کہ الحال عمدۃ الملک امیر کبیر شمس الامرا نامور جنگ بہادر عرف منجھلے میان اند -

دوم محتشم الدولہ محمد سلطان الدینخان سبقت جنگ مرحوم بودہ اند سوم محمد فرید الدینخان مغفور بودہ اند کہ در عین شباب از ین جہان فانی بدار الملک جاودانی شتافتند رحمہ اللہ وسلطان الدین خان مغفور را دو فرزند ہستند یکی بشیر الدولہ بہادر عرف شاہ صاحب میان سلمہ اللہ المنان ایشان را دو فرزند امسال شدہ اند اما فقیر را از نام ایشان ہنوز آگہی نیست * دوم محتشم الدولہ بہادر عرف بچھکاری میان سلمہ الرحمان وعمدۃ الملک بہادر را ہنوز اولاد نیست ودو فرزند شمس الامرا شیخ فخر الدین خان بہادر دیگر اند یکی محمد بدر الدین خان بہادر معظم الدولہ رفعت جنگ بودند کہ الاولد برحمت حق پیوستند دوم اقتدار الدولہ وقار الامرا محمد رشید الدینخان بہادر جنگ ایشان را دو پسر اند یکی خورشید جاہ بہادر عرف شبلی میان دوم محمد فیض الدینخان عرف خواجہ بادشاہ کہ عمر دوازدہ سالہ الحال دارند و خورشید جاہ بہادر را دو پسر اند یکی بنام محمد فضل الدین خان بعمر یازدہ سالہ دوم محمد حفیظ الدینخان بعمر قریب سہ سالہ نبیسہ حضور پر نور سلمہم اللہ تعالی فقیر را در خدمت این بزرگ زادگان محبانست نیست کہ اوقات وخصائل ایشان بر نگارم مگر دو بار نواب محتشم الدولہ بہادر را دیدم ومہذب یافتم اگر صحبت ارباب علوم واصحاب قلوب میسر آید چہ عجب کہ بحکم کما یدکم تعودون باز فیضان اسلاف رجوع کند اگرچہ چندی روزی از صحبت عم بزرگوار خود امیر کبیر بہادر باشند بلا ریب قابل ولائق شوند زیرا کہ صحبت را اثر تمام ست حضرت ابو البشر صلوات اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کہ در صلب خود از ذریات نیک وبد ہمہ میدانستند اثر صحبت بدانقدر شد کہ وخطا افتادند وتاثیر نیک آن شد کہ بدعا افضل

شمار	نام	کیفیت
		خواجہ معین الدین رحمہم اللہ را گذر بر او افتاد و نصایح ارجمند در نکوشش علوم رسمی و نیائش معارف حقیقی فرموده روبراه ساختند که شعله طلب افروخته دست از همه باز داشته دل در ملازمت خواجه بست ۱۲
۱۹	شیخ بدرالدین	
۲۰	شیخ مودود	
۲۱	شیخ موسیٰ	
۲۲	شیخ معروف	
۲۳	شیخ کریم الدین متوکل	
۲۴	شیخ شاه عبدالحق سالک	
۲۵	شیخ محمد دانشمند	در رسول خانی محمود دانشمند نوشته است ۔
۲۶	شیخ داؤد	در رسول خانی درمیان شیخ محمود دانشمند و شیخ داؤد شیخ احمد را واسطه کرده است ۔
۲۷	شیخ پھول	شیخ پھول را در رسولخانی شیخ بہلول نوشته است ۔
۲۸	شیخ فیروز	
۲۹	شیخ بہاؤالدین	
۳۰	شیخ ابوالخیر	ایشان متوطن شکوه آباد ضلع آگره هستند ۔
۳۱	شیخ ابوالفتح	مخاطب به تیغ جنگ شمس الدوله و شمس الملک و شمس الامرا شدند نهایت رفیق پرور و چاکر نواز و ترقی بخش ملازمان بوده اند که آن تاثیر هنوز در خانواده ایشان موجود است ۔
۳۲	شیخ فخرالدین	المخاطب بامام جنگ خورشید الدوله شمس الملک شمس الامرا امیر کبیر ایشان

شمار	نام	کیفیت
۱	امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	
۲	شیخ عبد اللہ -	
۳	شیخ ناصر -	
۴	شیخ ابراہیم -	
۵	شیخ اسحاق -	
۶	شیخ ابو الفتح -	
۷	شیخ واعظ اکبر -	
۸	شیخ واعظ -	
۹	شیخ عبد اللہ -	
۱۰	شیخ مسعود -	
۱۱	شیخ نصیر الدین محمود سمعان -	
۱۲	شیخ شہاب الدین احمد فرغ شاہ کابلی -	در اکبر نامہ بدفتر دوم ست کہ او را شاہ کابل گفتندی
۱۳	شیخ محمد -	
۱۴	شیخ یوسف -	
۱۵	شیخ احمد -	
۱۶	شیخ شعیب -	در اکبر نامہ بدفتر دوم ست کہ در زمان چنگیز خان این شیخ کہ قاضی بود بلاہور آمد و در قصبہ قصور اقامت کرد
۱۷	شیخ سلیمان کبولیوال -	
۱۸	مخدوم شیخ فرید گنج شکر مسعود اجودھنے پاک پتنی -	در اکبر نامہ بدفتر دوم ست کہ شیخ بلتان شناختہ بعلوم متعارفہ دیار ہند اشتغال داشت خواجہ قطب الدین خلیفہ

باختن بقول سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ؎ خورش دہ بہ گنجشک و کبک و حمام + کہ ناگہ در افتد
ہمائے بدام ؛ اگر کسے بر نکات و مضامین بوستان سعدی علیہ الرحمۃ آگاہ باشد و حکایت حضرت
ابراہیم خلیل اللہ را صلوات اللہ علی نبینا و علیہ السلام ہم یاد داشتہ باشد گاہی حرف ایچنین اعتراض و ایے
بر زبان نیارد ؛ بدانکہ از صفات الٰہی رزاق ست مظہر او چنین ذات غریب پرور را پیدا فرمودہ کہ
ہزار ہا محتاجین بوسیلۂ جمیلۂ آن برزق میرسند و فیاض ست کہ بذریعۂ ظہور چنین فیضرسانے عالمے را
از صالح و طالح و بیریا و باریا بمرادات و مقاصد میرساند و کریم ست کہ مظہر او چنین بخشش پیشہ را
پیدا فرمودہ کہ عام و خاص را صلای عام داده کہ بانعام عام او علما و صلحا و غدار و مکار و اقویا و ضعفا
جملہ کامیاب میشوند بارک اللہ فی صنعۃ آمین **فصل در بیان شجرۂ طیبۂ امیر با توقیر و سپہ دار**
پر تدبیر بعدیل زمان و لانظیر لہ فی الدوران حکومت آصفیہ را ظہیر و دولت نظامیہ را نصیر
کافۂ انام را برگزیدہ مقبول خاص و عام و صفات حمیدہ جناب فیضمآب نواب شمس الامرا امیر کبیر
عمدۃ الملک محمد رفیع الدینخان بہادر نامور جنگ دام فیضانہ و اقبالہ و ما برح جلالہ و جمالہ بدان کہ
آبای کرام حضرت ایشان فاروقی حسبا و نسبا و بزرگی و چشتی شرفا و قدیمی نسب بودہ اند بنا بر آن آغاز
از حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ میکنم و تا بایشان میرسانم باید دانست کہ جد اعلے ایشان
حضرت امیر المومنین و امام المسلمین الذی کان رایہ موافقا للوحی و الکتاب عمر بن الخطاب رضی اللہ
تعالی عنہ بودہ اند وفات یافتند در چاردہم ذیحجہ سال بست و سوم ہجری روز چارشنبہ شہید کرد
ایشان را در میان نماز فجر ابولولو غلام مغیرہ بن شعبہ و نام این قاتل فیروز مجوسی بود و در حجرہ
کردہ شدند در حجرۂ نبویہ مع صاحب خود صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہ و بود خلافت حضرت
ایشان دہ سال و شش ماہ و سیزدہ روز و بود عمر شریف ایشان پنجاہ و پنج سال و نزد بعضے
شصت و سہ سال و بود قد شریف دراز سفید رنگ بر مقدم سر موے نبودہ است +

سلسلۂ جدی امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر
سوائی دام فیضانہ و ما برح احسانہ

دانایان رانمی رسد که اگر مسائل شرعیه را مستعمل دیگران یابند از پیش خود بگذارند آری اگر رسمے بود که
اصل آن در شرع شریف یافته نشود یا خلاف آن باشد یا مخالف رواج و دستور آن ملک در امور
دنیا باشد قطعاً ترک نمایند ورنه عمل بر آن کردن سراسر مصلحت و دانش ست و انتظام ملک محتوی
محض بر آن است که آن را قانون نامیده اند پس حاکم بهر هر وقت و هر هر ملک که مناسب داند بموجب
آن عمل نماید و مخلوق را از ضرر باز دارد و به نفع رساند دیگر بعض معترضان ظاهر کیش گویند که درین
بلدهٔ طیبه خصوصاً در حضور پر نور درویشان را کمال رونق ست گویا از اولیا شمرده میشوند و زیاده
از حوصلهٔ ایشان که آن حق اهل الحق بود با ایشان از حضور پر نور عطا می شود مانند چیونٹی شاه و مهنی شاه
و مور شاه و سوپ شاه و ناچیز شاه و ونکار شاه و مشک شاه و ڈھولکی شاه و مونگے شاه و حضرت
بکمال صاف در روئے خود با ایشان با انواع انعامات پیش می آیند و بقدر دانے حضرت ممنوعات شرعیه
زیاده میشود گویم الله تعالی ذات با برکات حضرت را دائم و قائم دارد حضرت عامل اند بحکم آنکه شعر
گره بر سر بند احسان مزن * که این زرق و شید ست و آن مکر و فن * قادر مطلق جناب اقدس را سحاب
کرم بمحض کرم خود آفریده است که بفیضانش نیک و بد همه بهر قدریکه مقدر کرده اند مستفید و مستفیض
می شوند کسے بیرون این نداند که خدام و الامقام صالح و طالح و صاف و رون ریاکار و غدار
را نمی شناسند بلکه بنور ایمان بر خطرات همه مشرف میشوند اما بصفت ستاری عیب همه می پوشند
و بصفت کریمی کسر ناکس را منوازند بقدریکه باشاره فیض بشاره قادر مطلق مجازی می شوند زیرا که دل
فیاض خزانهٔ خداوند کریم ست و کلید آن بدست مظهر کریمی نداده بلکه در ید قدرت خود داشته است
هر قدر که دهاینده منظور میباشد بخزانچی خود که ذات مظهر فیاض ست اشاره میفرماید آنقدر میدهد
اگر کسے خزانچی را متصرف مستقل داند او مشرک است پس درمش ایشان انعام خداوند است درین
نڈھولکی شاه را حکایت باید و نه نصر الله را شکایت چه عجب که در هیچو کسان خاکساری عالیمقامی
باشد ناهر چه فرماید مقبول حضرت الٰهی گردد بحکم آن که مصرع توچه دانے که درین گرد سوارے
باشد و این طریقهٔ صلحاء سلف ست که هر کس و ناکس را نواخته و با هر کس و ناکس نرد موافقت

کسے از ممکنات خالی نیست زیرا که احتیاج داخل ماہیت ممکن ست صاحبزاده صاحب نیز از ممکن خواهد بود
پس ضرور محتاج خواهند بود واز ملک ملک و بلده آمدن مامردم را عیب نیست زیرا که بزرگان معترض
از سمرقند بهند رسیدند واز هند بدکن نقل وحرکت فرمودند چه عزتها یافتند که بوزارت بلکه بسلطنت
رسیدند درین وقت چه معنی دارد بلکه سنت الله از قدیم همچنین ست ووقوف انصاف انیقدر هست
که نیک وبد را می شناسند بین العلماء والفضلاء والحکام معزز اند وعقل رشوت که دارند قیاس
بر ملازمان خود میفرمایند صاحبزاده را هرگز صحبت بصلحا نرسیده است ورنه اینچنین نمی نوشتند زیرا که
مولوی رشوت خوار در همین جا شنیده ست صاحبزاده دیده باشند ورشوت رسانیده وظاهر که
الراشی والمرتشی والرایش کلهم فی النار آقای ما هرگز رشوت جائز ندارد بلکه اگر نام نذرانه دادن
بمیان کسی می آرد مورد جرمانه وقید میشود پس کراز هره که نام رشوت برزبان آرد باین وجوه
شهره انصاف وعدل او از شرق تا بغرب است خلل در عدل وانصاف وقتی خواهد بود که بموجب رای
صاحبزاده شود که حمایت مجرم خود نمایند وبناظم فوجداری نسپارند وچون باصلاح وهمراهیان جوانان
صاحبزاده که مقتول شدند جرم بر ملازمان صاحبزاده عائد شده بود وملازمان خود بر جرم خویش عالم
شده در پاس افتادند بحمایت صاحبزاده درآمده ابله فریبی کردند وجواب که دور از عقل ست
بالفاظ سفاهت تحریر کنانیدند پس آنچه شدنی ست امید که زود گرفتار آیند وحامیان خود دست
حسرت گزند گویند که چرا نفرستادم ومورد لوم حکام شدم دیگر هر دستوریکه قابل انتظام عالم ولائق
بندوبست وباعث رفع ظلم وشدائد موجب آسایش خلائق باشد آنرا مردم اینجا قانون نامیده اند
واورا هرگز نمی پسندند بلکه کمال ازان متنفر می باشند گوییم کمال سوی فکر این بزرگواران ست
که غور در نفع ونقصان نکرده هر دستوریکه مستعمل دانان باشد اعم ازان که مستعمل اصحاب شرع
باشد یا دست مال دیگران آنرا قانون گویند وگو استعمال آن حسب شرع شریف باشد اما محض
بگفتن نادانی که این امر قانونی ست نیز ارمیگردند ونمیدانند که خذ ما صفا ودع ما کدر بیت
خواه از دهان عیسی خواه از دهان ناقوس ✦ صاحبدلان شناسند آواز آشنا را ✦

که اینچنین مجرم را از اقوام مزبوره هرگز سزای کم تجویز نکشود زیرا که ایشان درین ایام کمال سر برآورده اند
استیصال ایشان بعبور دریای شور کردن سراسر مصلحت ست اگر امرا و جمعداران از چال و روبه
ملازمان خود آگاه شوند و مردم اسامی گیر را که مراد ازان ڈاکه زن ست دریافته باشند و او شان
را گرفتار کرده بارباب پولیس سپرده باشند دنوعی رعایت و حمایت اینچنین کس ننمایند و قوع واردات
بسیار کم مایه فرصت نابود خواهد شد بلکه نشانی از حرامیان در حیدرآباد نخواهد ماند و بلده پاک خواهد شد
باید که جمعداران و امرا خبر داشته باشند که آیا ملازم یا امیدوار باشنده ظل حمایت ایشان یا اقارب
متوسلان ایشان در سیندهی خانه و مدک خانه میرود یا نه و آمدنی او از کجاست و خرچ او زیاده از
آمدست یا نه و بکدام کدام کس صحبت دارد و نزد و نیکان می نشیند یا بدان و بلا ضرورت غائب میباشد
یا نه و در جوه خانه یعنی قمار خانه هم می رود یا نه و در قهوه خانه مخبران هم فرستاده خبر آنجا گرفته
باشند و در قحبه خانه هم می رود یا نه و زنان اجنبیه هم نزد او می آیند یا این نزد او شان میرود یا نه باین
اصول عیار جمله ملازمان خود دریابند اگر کامل برآید و صحبت خود دارند و اگر ناقص برآید بوجوه موجبه
سپرد ملازمان پولس نمایند و هرگز در خدمت خود ندارند ازینجهت ست که اکثر امیرزاده بصحبت این نوع
و او باش خراب میشوند و آبروی خانمان را برباد میدهند باخراز پدر و مادر هیچ علاج نمی گردد
بلکه بعض از صاحبزادگان اند که بصحبت اوشان خراب شده اند و همراه اوشان در میله ها رفته در روی
خود را برومال بسته هنگامه ها برپا میکنند و ارباب پولس اگر نمی شناسند بترک ادب پیش می آیند و اگر
می شناسند بعزت خاندان پهلو تهی میکنند و این تا کی خواهد بود آخر رسوائی سر خواهد کشید و آه مظلومان
اثر خواهد کرد و اگر ازینچنین صاحبزادگان حرامیان را نا ظم فوجداری بلحاظ ادب میطلبد و بتوسل
قاسم تنخواه میخواهد بجواب آن بقاسم تنخواه می نگارند که منصفان و نظام حیدرآباد از ملک ملک محتاج
شده در یخجا آمده اند و درین وقت عزت یافته اند در قوت انصاف ندارند و عقل رشوت دارند
ازینوجه در عدل و انصاف خلل شد حالا سرکار جوانان را که از جنس طلا و نقره و سلاح و شوا
آن رعایا و غیره تقصیر ثابت نشود هرگز تنخواهم فرستاد گویم احتیاج امری ست کرازان

ما عموماً کلاه پوشیم و ایشان عموماً دستار بندند پس میان ما و ایشان چگونه موافقت آید دیگر بعض مجرمان
گویند که بر شوارع عام و حوالی و مواضع متصله شهر همیشه غارت گران ڈاکه ها می اندازند و غارت
می کنند بندوبست آن از ارباب پولیس چنانکه باید نمی شود و مجرمان گرفتار نمیشوند و مال برآمد نمیگردد
گوییم ملاحظه نمایند که پیش از سه سال چقدر قاطعان طریق راه می زدند و ڈاکه می انداختند و اندرین
سال هر قدر که بندوبست شده است و مجرم گرفتار آمده اند و مال برآورده شده است گاهی در حکومتهای سابقه
اینقدر نشده بود و پیش ازین در بین فرو هیله ها در اطهور بدنام بوده اند حالا بیخ ایشان برآورده شد و بجای
ایشان جمعداران و امرا نام دم شناس این بلده اعراب و سکهان را نشانیده اند زیرا که هر قدر رهزنان
که گرفتار آمده اند همه شهریان و اعراب و سکهه و مولد بوده اند بسیاری ملازم سرکار و امرا و ساکنان بلده
بوده اند و کمتر بغیر ملازم غول بیابانی شده بعد عصر برآمده سراغ روانگی مال یا حال خانه معتبری دریافته
از شهر برآمده تاخت آورده یا نقب زده مال گرفته بگونا گون حیل داخل شهر میشوند و زیر حمایت امرا
و جمعداران گمنام می نشینند ارباب پولیس بکمال کوشش سراغ ایشان برآورده مع مال گرفتار کرده
می آرند و داخل فوجداری میکنند و از انجا بسزای قرار واقعی می رسند مگر ارباب پولیس چه کنند وقتی که
دامن حرامیان حامی ایشان باشند و پیشتر ازین چنین کسان بسبب حمایت و ملاذ اوشان دستیاب
نمی شوند برای گرفتاری اوشان نواب مختار الملک بهادر تدابیر گوناگون بروے کار آورده اند
و سزای قید سخت و اخراج از ریاست و عبور دریای شور تجویز فرموده اند اینچنین مجرم را که لایق
عبور دریای شور از اعراب و سکهه وغیره میباشند مقدمه او را بمشورت مولوی فوجداری و صاحب اسسٹنٹ
اول رزیڈنٹ بهادر اگر قابل سزای قید چارده ساله می باشند تحقیق فرموده حکم عبور دریای شور
می فرمایند و بر تاریخی که صاحب رزیڈنٹ بهادر برای روانگی طلب میفرمایند بعد دادن لباس
کمل و نیم تنه و کلاه در محبس چهاؤنی باستصواب ناظم فوجداری روانه میفرمایند و از انجا حکام انگریزی
بمحبس حسین ساگر سکندرآباد روانه می فرمایند و بروقت مقرر از انجا برای عبور دریای شور روانه
بمبئی می فرمایند و اینچنین روانگی مجرم در تمام سال یکبار می شود و بکمال تاکید نواب صاحب ممدوحه

خواهد بود که گفته اند بیت خوی بد در طبیعتی که نشست * نرود جز بوقت مرگ از دست *
در هندوستان از هنگام نواب سکندر جاه بهادر مغفور شنیده ام که دیانت واری از هند بحیدرآباد
وارد شده باشد و از ینجا فارغ البال شده در هندوستان ریاستی پیدا کرده باشند بلکه خاک دیانت دار
در هر جا خراب است بعضی ظرفا هندوستان به هند میگویند بیت ای دیانت بر تو زحمت از تو
رنجے یافتم * دی خیانت بر تو رحمت از تو گنجی یافتم * دیگر بعضے حسّاد اینجا میگویند که مفلسان
قحط زده آفاقی در ینجا آمده مردم را خراب میکنند اگر شمارا در آنجا روزگار بهم می رسید چرا در اینجا
می آمدید گویم بیخبر انداز تقدیر که دانهای رزق هر کس را بهر اطراف انداخته اند که آدمی گردیده
مقسوم خود را میخورد و سوائے ازین در ملک هند اصحاب جوهر بسیار پیدا میشوند و ظاهر که در کثرت قدر کمتر
میباشد لهذا سفر اختیار می کنند و در اقالیم دیگر رسیده اظهار جوهر ذاتی خود می نمایند و خود را بجوهر ہوائے
خود بر ترقیات میرسانند این سبب رسیدن هندی صاحب جوهر در حیدرآباد و دیگر ممالک میشود
و تا وقتیکه جزوی از هندوستانیت در مردم اینجا بوده است یا هنوز باشد مردم اینجا با مردم هند کمال
محبت و التفات و پرورش بحکم الجنس یمیل الی الجنس میفرمودند و میفرمایند و چرا نباشد که جزو اعظم
مجانست فیما بین موجود است هرگاه ماده اصلی هندوستانیت در الیشان نمانده بحکم غیریت التفات
و محبت برخاست و مغایرت آمد زیرا که ما مردم هند بر چار پائی می نشینیم و دکهنی نژادان بر زمین
می نشینند و ما جاپاتی گندم و دال ماش میخوریم و الیشان برنج و ذرت و دال تور و مرچ می خورند
و ما شیرینی می خوریم و الیشان تری می خورند و ما آب سرد میخوریم و الیشان سیندهی و شراب می نوشند
ما افیون نمی خوریم و الیشان افیون میخورند و مدک میکشند ما یک زن منکوحه داریم و الیشان باز نان
چند اقسام یعنی خواص و نکاحی و شادی والهٔ و حرم و داشته بلا تکلف بشوق تمام بدون حیا و شرم
و بلا لحاظ زن جائزه و ناجائزه عمر خود میگذارند و ما مردم نماز میگزاریم و روزه میداریم و الیشان نه نماز
میگذارند و نه روزه میدارند ما ریش میگذاریم و بروت می تراشیم و الیشان بروت میگذارند و ریش میتراشند
ما مردم زیور نمی پوشیم و الیشان زیور می پوشند ما مردم پای پوش می پوشیم و الیشان برهنه پا میگردند

عزم سیر و گشت علاقه فرمایند و در صورت گرانی غله سراسر تکلیف ملازمان و رعایاست و همت علیای
حضور پرنور شب و روز متوجه بارزانی غلهست و مشیر باتدبیر هم لیل و نهار در فکر بندوبست ارزانی و
تدابیر آبادانی مصروف ست بارک الله فی افکاره و تدابیره و در نظم و نسق عدالت ها و محکمات و
تعین نظما دیانت دار و عمال حق پسند و کارگزار مشغوفست و هر ساعت بدرستی تخته های گوناگون
و بملاحظه نقشه کارگزاری های هر محکمه متوجه و مامور و بحصول رضای خداوند نعمت خود مسرور
و دیگر بعض مدبران اینجا میگویند که مردم آفاقی را بر عهده های جلیله مقرر نباید کرد بلکه از امیرزادگان
این بلده طیبه مامور باید نمود زیرا که ایشان مستحق بهر نوع هستند که پرورده نعمت او قدیم اند اگر
ایشان محروم باشند و آفاقیان بر مناصب جلیله رسند حیف عظیم و ظلم فخیم باشد گویم اگر مردم
اینجا لیاقت انجام کار سرکار بامانت و دیانت دادن می توانستند چرا محروم از مناصب جلیله
میماندند این مسئله را من هم تسلیم دارم که بهر نوع استحقاق اول مردم اینجا راست بعده حصه
آفاقیان ست مگر ملاحظه فرمایند که اگر تا دو پاس روز خفته و باقی روز و شب را در سیر و قصه و خورد و نوش
گذارند و طرف دستورات ملک و قوانین و علوم در سیه ضروریه مطلقا التفات نفرمایند و در صحبت
مردمان مجمعین و سیاح و ارباب علوم و فنون اختیار نمایند و نه ملکها را سیر فرمایند پس چگونه لیاقت
انجام کار سرکار کردن توانند و چرا سرکار بایشان کار خود سپارد زیرا که سرکار زود انجامی کار
خود به چستی و چالاکی و دیانت و صفائی و بجرأت تامه بلا روی رعایت احدی می خواهد و اینجا از
سفارش و مروت گزیر و مفر نیست و این آفاقی غریب الوطنان که وارد هستند بغرت خود میرسند
و رضامندی آقای خود میجویند و بجای یکپاس پنج پاس در محنت بطوری میگذرانند که عرق پیشانی
ایشان تا بانگشتان پا میرسد و تمام روز بر یکزانو نشسته تا کار سرکار بانجام نمیرسد پهلو بر زمین نمیگذارند
و از کسے متوقع یک حبه نمیباشند بخلاف مردم اینجا که پنجصد روپیه می یابند هرگاه از عهده جدا می شوند
صاحب ده لاکهه روپیه میباشند پس اگر در وے نگردند از کجا این همه خزینه قارون و خزانه غیب یافتند
و اگر بعد یان هم در اینجا خیانت کنند بدانند که آیا در کابل خرنمیشود در اصل هندوستان هم خائن

ملک آئینی میفرمایند که چون مجرمان گرفتاری می آیند اگر اوشان را ضامن بهم میرسد تا تحقیق برضمانت
می دارند ورنه در قید می سپارند و مجرم متوسل امرا و صاحبزادگان و محلات مغلات و مامایان
و جمعداران اعراب ممتاز را که می آیند در حوالات نمیدارند و بایشان می سپارند این ظلم و سراسر
ناانصاف است گویم اگر ضمانت بهم میرسد بر ضمانت داشتن و ضمانتی را بحمایت دار سپردن
و کسانیکه ضامن آنها را بهم نمی رسد تا تحقیق زیر حوالات داشتن و خوراک معتد به ایشان را
از سرکار دادن سراسر مصلحت و انصاف است زیرا که اگر بعد تجویز مزا البته سزا میرسانند البته ناانصاف
خواهد بود یا خوراک ندهند البته ناانصافی میتواند شد یا فتوی ایشان طیار است اجرا آن نمیتوانند البته ظلم
باشد والا فلا و وقتیکه دیوانصاحب چنان منصف باشند که اگر کسے نالش بر ایشان در کدامی عدالت
کند حاضری خود را در جواب دهی ناگوار نمی دانند و شب و روز اوقات خود را در خلاصه عرائض و تحریر جوابات
حکام و نظما و ماتحت و ملاحظه کاغذات صرف می نمایند و یک ساعت با آرام نمی گذارند پس ظلم
کجا درین صورت اگر حضور خود ملاحظه کار نفرمایند جائز باشد جائی عجب نباشد و اگر خود متوجه شوند و
دربار فرمایند نور علی نور و زهی شرف رعایا و عبد نصیب برایا بیت وزیری چنین شهریار چنان
همان چون نگیر و قراری چنان مبارک الله فی همم العالیه و عزائمهم الغالیه آمین دیگر بعض اهل دانش
می گویند که حضور در ملک خود دوره نمی فرمایند تا حقیقت رعایا و برایا و کیفیت آبادانی و
ویرانی ملک بر حضور ظاهر شود و ستم رسیدگان حکام مفصلات بداد خود رسند و دست تطاول ظلم بر دستان
بر زیردستان کوتاه گردد بلکه ملاحظه دیگر حکومتها فرمایند تا بصارت کماهی حاصل گردد نمی بینی که
سلطان روم خلد الله ملکه و سلطنته بعد ملاحظه شام و عرب و مصر علاقه خود سیر فرانس و انگلستان
کرده است و میکند گویم این وقتی میباشد که حکومت نوعی بود اینجا حکومت شخصی ست و حضور را اول
منظور آبادانی ملک خود تعین قوانین ست و اجرا دستوران بانصاف بعده سیر و ظاهر که در دوره
بادشاه البته رعایا و برایا را هم تکلیف گوناگون میشود و آن منظور حضور نیست البته هرگاه رعایا و برایا
بعد اجرا قوانین انصاف و حکام دیانت پسند و نظما خردمند فارغ البال گردند چه عجب که آنوقت

ریاست را باین عدل و انصاف رونق تازه حاصل شده باشد و غلغله مستعدی حضرت رئیس
بذریعهٔ اخبار باکناف عالم رسد و زکاوت و فراست امر ایشان ظاهری شده باشد و زبان
تراز گویان و بدخواهان لال شده باشد و بعضے از دانایان اعتراض میکنند که هرگاه مجرمان خود بدرگاه
جمعداران اعراب و یا از صاحبزادگان و دیگر امرا طلب می شوند او شان مجرم را نمی فرستند
این عمل بسیار بد و زبون و خیرگی و شوره پشتی ست که خود حاکمی میکنند و حکم ناظمان حضوری را
بخیال نمی آرند اگر حضور خود متوجه میشدند همه این قبایح مرتفع می شد و کسے را مقدرت نمی ماند
که مجرم را نگاه دارد و بعدالت نفرستد گویم مشار حضور و منظور خاطر دیوان صاحب نیز همین است
که همه خاص و عام در سم خیاط عدالت گذشته باشند و جمله خرابی ها مرتفع شوند زیرا که غرض
همه ازین دو اوین که سرکار بکثرت مامور فرموده اند همین است اما از قدیم عادت چنین نبوده
است که کسے نالش در فوجداری یا دیوانے عدالت نماید بلکه معاملات خود را لزم یا گریم انصاف
خواه ظلم هرچه میشد خود می کردند و نالش بجائی نمی بردند حالا دیوان صاحب این عمل را ناپسندیده
عدالت ها مقرر فرموده اند و برای آنها دستورات قرار دادند چون این دستورات بر جمعداران
و صاحبزادگان و امرا و مامایان و محلات معلات شاق بوده است احکام عدالتها را بخیال
نمی آوردند دیوان صاحب اجرای قوانین مقرره را بر خود منحصر داشته تجویز فرمودند که از هر جا که
مجرم نباید ما بدولت را اطلاع داده باشند تا بذریعهٔ عدالت خاص خود مجرم را طلبیده لائق هر محکمه
که باشد حسب خواست آن محکمه در آنجا فرستاده باشند اگر کسی سرتابی کند بحکم حضور پرنور تعمیل
شده باشد باین ترکیب اجرا کار میشود اگرچه دیر می کشد مگر در چند روز این جمله قبایح مرتفع
خواهد شد درین عرصه سه سال بسیار عادت مردمان درست شده است و خوب پذیرا آئین میشوند
و این حکمت عملیه خاص مجوزهٔ دیوان صاحب است و بس والحق درین سرکار مغولیه همچنین منصب
بود اگر چنین نمی شد البته فتنه و فساد بسبب بودن خلاف عادت سابقه برپا بطور نمی شد
که نظم آن دشوار میشد دیگر بعض دانشمندان ناآشنای دستورات مغولیه و واقف قوانین

یک لک و بست و پنج هزار و نهصد و شصت و دو روپیه پنج آنه مرفه الحواس بلده فرخنده بنیاد ملت حرسها الله عن الفساد اساسی و شش هزار روپیه دیگر برای عود و گل که هر روز بر مزارات بزرگان مستعمل ست از سرکار عالی مرحمت می شود اللهم زد فزد ولا تنقص ✤ ✤

فصل در بیان کسانیکه روزانه بیشتر در حضور حاضر میشوند و مجرائے می گردند نام ایشان مجملاً نوشته میشود تهنیت یاور الدوله بهادر نارنولی و مراد علی خان و حافظ منصب علی جهنجهانوی و حکیم صفدر علی و حکیم شفائی خان و حکیم قمر الدین و پٹھر و میان و ٹیپو صاحب و بالیادار و غنه وڑان و وکیل نور الله شاه صاحب قادری و حامد الله شاه مدراسی و حاجی امام و وکیل شمس الامرا بهادر و حاجی غفور و وکیل اقتدار الملک بهادر و جی رام پرشاد و بخشی رضا علی و لاله لچهمارائو و نصرت جنگ بهادر و لشکر جنگ بهادر و منشی رشید الملک و محمد شکور و مصری خان شکارے و رفیع الدوله بهادر و عرض بیگی بهادر و مختار بیگ وکیل شاه محمد نعیم عرف حضرت مسکین شاه و اکرام الله شاه فقیر و احسان علی و صولت جنگ بهادر و صارم جنگ بهادر و بخشی صدر و شیخ فیض و قیصر جنگ بهادر و لاله گوبند پرشاد و ناصر علی میان و حضرت مسکین شاه صاحب دیگر و حاجی جمال بخشی و حیدر علی کوکا و امان سنگه و لاله منی لال و حکیم نادر و غلام محی الدین و واسا ساز و اسد علی منصبدار و عزت یاور جنگ و رفیق یاور الدوله بهادر و قطب یار جنگ بهادر و سعید الدوله بهادر صوبه فرخنده بنیاد حیدرآباد و خورشید جنگ عم عرض بیگی و نواب مختار الملک بهادر و امیر کبیر شمس الامرا بهادر و عمدة الملک بهادر و خورشید جاه بهادر و راجه بزندر بهادر پیشکار و قوت جنگ بهادر فقط

پس اگر حضور پر نور بهادر ازین امرا اشخاص چند چیده مجلسے قرار دهند و پیش الیشان و روبرو حضور پر نور هر روز یا در هفته یا در دو هفته یا در ماه یکبار مقدمات هر قسم مرتب شده باشد و حضور پر نور خود متوجه شده تقاریر مدعی و مدعا علیه و شهود شنیده تهذیب و ترتیب مثل فرموده حکم فرموده باشند یا تجویز امر از خود شنیده فیصله فرموده باشند در چند روز این

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
حافظ انوار صاحب	تیاری تعزیہ علاقہ جعفر علی	فیجہ	صمار
〃	عرس حضرت قدسیہ جنت مکانی	〃	الف ر
〃	عرس حضرت بخشی بیگم صاحبہ مغفورہ	〃	اع ر
			معمالا للعع ر

گوشوارہ دوازدہ ماہہ یعنی یک سالہ باین نقشہ

نام مہتمم	نام ماہ	تعداد روپیہ	کیفیت
میر ناصر علی	محرم الحرام	معمسا ع ر	
ایضاً	صفر المظفر	معمکا ع ر	
محمد اسد علی	ربیع الاول	معما ع ر	
ایضاً	ربیع الثانی	معملما ع ر	
بخشی رضا علی	جمادی الاول	معما للع ر	
ایضاً	جمادی الثانی	معمسا ع ر	
میر مراد علی	رجب المرجب	معمع ع ر	
ایضاً	شعبان المعظم	معمسا ع ر	
صولت جنگ بہادر	رمضان المبارک	معمصا ع ر	
ایضاً	شوال المکرم	معمکا ع ر	
حافظ محمد انور	ذی قعدہ	معمصا للع ر	
ایضاً	ذی حجہ	معمالا للع ر	
		یک لک معمسا ع ر	

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
حافظ انور صاحب	نذر روز عرس حضرت شاہ یوسف صاحب شریف	ذیحجہ	۱۵
	صاحب قدس سرہما -		
〃	عرس حضرت حسین بخش صاحب	〃	۱۵
〃	عرس حضرت گلزار شاہ بکیہ ارشاہ جھاڑ مستان -	〃	۱۵
〃	عرس حضرت شاہ محی الدین شبلی -	〃	۵
〃	عرس حضرت میرن خاکسار -	〃	۵
〃	عرس حضرت نامدار شاہ -	〃	۵
〃	عرس حضرت شاہ اسمعیل صاحب در کھوڑی واڑے	〃	۵
〃	عرس حضرت حافظ احمد نابینا	〃	۵
〃	عرس حضرت شاہ انور قادری -	〃	۵
〃	فاتحہ عرفہ حضرت غفران مآب علیہ الرحمۃ -	〃	۵۱
〃	فاتحہ عرفہ حضرت مغفرت منزل علیہ الرحمۃ -	〃	۵۱
〃	فاتحہ عرفہ حضرت تہنیت النسا بیگم صاحبہ مغفورہ -	〃	۵۱
〃	فاتحہ عرفہ حضرت بخشی بیگم صاحبہ مغفورہ -	〃	۵۱
〃	فاتحہ عرفہ قادرہ بیگم صاحبہ مرحومہ -	〃	۵
〃	فاتحہ عید الضحی بہ بخت نان وکباب -	〃	۱۰
〃	عرس حضرت مذکر شاہ - ●	〃	۵۱
〃	بخت طعام نیاز حضرت امام حسین علیہ السلام در خجستہ بنیاد	〃	۱۰۰
〃	بخت طعام نیاز حضرت امام حسین علیہ السلام در بیدر	〃	۱۰۰
〃	بخت طعام نیاز حضرت امام حسین علیہ السلام در قلعہ محمد نگر	〃	۱۰۰

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
حافظ انوار صاحب	عرس حضرت دیوانہ شاہ سدا سہاگ ۔	ذیقعدہ	مار
ایضاً	عرس حضرت اوجالا شاہ ۔	〃	صہ
〃	عرس حضرت داود علی شاہ ۔	〃	صہ
〃	عرس حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ ۔	〃	صہ
〃	عرس حضرت حیات شاہ صاحب متصل درگاہ بوے صاحب	〃	وعہ
〃	عرس حضرت باوا اللہ شاہ در موضع کنتور ۔	〃	وعہ
〃	عرس حضرت امام ضامن رضی اللہ عنہ ۔	〃	وعہ
〃	عرس حضرت ہدو خان ۔	〃	وعہ
〃	عرس حضرت محمد شاہ نگر در دائرۂ سلطان نگر ۔	〃	صہ
〃	برسی محمد معصوم باری دار دواخانہ ۔	〃	وعہ
〃	سالانہ وردانہ بیگم ۔ نام مزار	〃	مار
〃	سالیانہ ہمشیرہ الف بیگ دولھہ ۔	〃	وعہ
〃	عرس حضرت کلب علی شاہ ۔	〃	صہ
〃	سالیانہ سلیمہ بیگم ۔	〃	مار
〃	عرس حضرت حافظ محمد علی صاحب قدس سرہ ۔	〃	صمار
〃	عرس حضرت سید شاہ علی عباس صاحب ۔	〃	مار
〃	عرس حضرت ڈھوپر شاہ صاحب ۔	〃	صہ
			جالا وعہ

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
حافظ انور صاحب	عرس حضرت سید محمد صاحب بکریان والہ ۔	ذیحجہ	ما وعہ
〃	عرس حضرت اعتبار شاہ سدا سہاگ ۔	〃	مار

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
میر احمد علی عرف	عرس حضرت حاجی صاحب در چیلہ پورہ -	شوال المکرم	دو عدد
صولت جنگ بہادر	فاتحہ سالانہ نور بائی -	〃	ماہ ر
〃	فاتحہ سالانہ کریم کنور -	〃	چہار
〃	فاتحہ سالانہ قادر بیگم -	〃	ایمار
〃	عرس حضرت گلاب شاہ مجذوب احاطۂ مقبرہ	〃	ماہ عدد
	میر نوا بصاحب مجذوب -		
〃	عرس سید مظفر علی شاہ در چار کمان -	〃	ماہ ر
〃	عرس مودو خان صاحب -	〃	ماہ عدد

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
حافظ انور صاحب	عرس حضرت شاہ یوسف صاحب قدس سرہ -	ذی قعدہ	ایک ر
〃	عرس حضرت ابن صاحب -	〃	ایک ر
〃	عرس فخر الدین صاحب مجذوب -	〃	ماہ عدد
〃	عرس حضرت روشندل صاحب -	〃	ماہ ر
〃	عرس حضرت جمال الدین صاحب -	〃	ماہ ر
〃	عرس حضرت جنا شاہ صاحب -	〃	ماہ عدد
〃	عرس حضرت الف بیگ دولھہ -	〃	ماہ ر
〃	نذر عرس الف بیگ دولھہ -	〃	لغایت
〃	عرس حضرت حافظ عبد القادر -	〃	ماہ ر
〃	عرس حضرت محبوب شاہ سنگ شاہ -	〃	ماہ ر
〃	عرس حضرت سید علی صاحب در عطا بعہ -	〃	ماہ ر

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
میر احمد علی عرف	برای ختم تراویح در مکہ مسجد -	رمضان المبارک	ماہ ص
سولت جنگ بہادر	ختم تراویح در مسجد خلوت مبارک -	〃	ربع ص
نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
میر احمد علی عرف	عرس حضرت میر نوابصاحب مجذوب -	شوال المکرم	معمولی
سولت جنگ بہادر	عرس حضرت مغفرت منزل -	〃	معمولی
〃	عرس حضرت شاہ عبداللہ صاحب قادری -	〃	ماہ ص
〃	عرس حضرت محمد غوث صاحب -	〃	ربع ص
〃	عرس حضرت مستان بادشاہ -	〃	ص
〃	عرس حضرت داؤد بادشاہ صاحب -	〃	مار
〃	عرس حضرت سید عبدالقادر -	〃	ص
〃	عرس حضرت باباشاہ -	〃	ربع ص
〃	عرس حضرت سید حفیظ اللہ شاہ		مار
〃	عرس حضرت غلام سرور خطیب -	〃	ص
〃	عرس حضرت محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز قدس سرہ	〃	ماہ المعمولی پنجوہ اشرفی پنجوہ غلام ماہ المعمولی
〃	تیاری غلاف حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز قدس سرہ	〃	مار
〃	معمول جملہ وتیاری قندیل نیاز حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز -	〃	ماہ ص جملہ قندیل ماہ ص ماہ ص
〃	عرس حضرت کمل پوش صاحب -	〃	ماہ ص
〃	عرس سید حسین قادری ہمشیرہ زادہ سید علی صاحب	〃	مار

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
میر احمد علی عرف صولت جنگ بہادر	عرس حضرت پیر بادشاہ صاحب -	رمضان المبارک	۵
〃	عرس حضرت تعجب شاہ -	〃	۱۰۰
〃	عرس حضرت خواجہ امین الدین اعلی صاحب -	〃	۱۰۰
〃	عرس حضرت سعد و نبی صاحب -	〃	۱۵
〃	عرس حضرت امام صاحب ڈم ڈم -	〃	۱۵
〃	فاتحہ سالانہ حکیم سید صاحب -	〃	۱۵
〃	فاتحہ حضرت سید رضا حسینی -	〃	۱۰۰
〃	ختم نماز تراویح در مسجد کونڈا شاہ در قلعہ محمد نگر -	〃	۱۰۰
〃	عرس حضرت سید علی پیران صاحب -	〃	۵
〃	عرس حضرت نذر بہادر کوڑی شاہ -	〃	۱۵
〃	عرس حضرت میر قربان علی برادر میر مومن عارف	〃	۱۰۰
〃	نیاز حضرت مشکلکشا رضی اللہ عنہ -	〃	۱۵
〃	عرس حضرت محبوب شاہ سدا سہاگ متصل راجہ باغ -	〃	۵
〃	عرس حضرت شاہ شمس الدین محمد ملتانی قادری قدس سرہ در بدر	〃	۱۵۱
〃	عرس حضرت سید قدرت اللہ صاحب در ہمنا آباد -	〃	۱۵
〃	معمول عید الفطر بخورشید علی شاہ و تصور علی شاہ در بدر	〃	۵
〃	معمول عید الفطر بہ بیوی شاہ ساکن ملک ارجن گری	〃	۱۰
〃	عرس حضرت امام بیگ دولھہ -	〃	۱۵
〃	عرس حضرت بابا فخر الدین صاحب در گوپالکوڈہ متصل امجد آباد	〃	۱۵
〃	برای ختم تراویح در آثار شریف -	〃	۱۵

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
میر مراد علی	معمول کے تبرک مولانا فقیر الدین صاحب قدس سرہٗ	شعبان المعظم	۵۰۰
〃	فاتحہ عرفہ حضرت تہنیت النسا بیگم صاحبہ -	〃	۵۰۰
〃	فاتحہ عرفہ نواب غفران مآب -	〃	۵۰۰
〃	فاتحہ عرفہ حضرت مغفرت منزل -	〃	۵۰۰
〃	فاتحہ عرفہ حضرت بخشی بیگم صاحبہ -	〃	۵۰۰
〃	فاتحہ عرفہ نامدار بیگم از اقربای بخشی بیگم صاحبہ -	〃	۴۰۰
〃	عرس حضرت لطیف شاہ صاحب در نلگنڈہ	〃	۱۰۰
〃	فاتحہ سالانہ ماما سکینہ -	〃	۵۰
〃	عرس حضرت شاہ عیسے صاحب -	〃	۱۰۰
〃	عرس حضرت سیّد اکبر ولی صاحب -	〃	۱۰۰
〃	آبدار خانہ پہاڑی حضرت شرف الدین صاحب	〃	۳۰۰
〃	عرس حضرت خواجہ صاحب -	〃	۱۰۰
〃	فاتحہ سالانہ سروپ کنور -	〃	۱۰۰
〃	تباری بخت طعام نیاز حضرت بادشاہ صاحب -	〃	۱۵۰۰
〃	فاتحہ سالانہ بنی بیگم صاحبہ -	〃	۱۰۰

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
میر احمد علی عرف صولت جنگ بہادر	فاتحہ دستر خوان حضرت مولیٰ مشکلکشا رضی اللہ عنہ بر کوہ شریف -	رمضان المبارک	۱۰۰۰
〃	عرس حضرت پیران پیر صاحب -	〃	۱۰۰
〃	عرس حضرت غریب شاہ سداسہاگ -	〃	۱۰۰

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
میر مراد علی	فاتحہ حضرت مولی مشکلمشار رضی اللہ عنہ در حبشی کوڑہ	رجب المرجب	۵ عدد
〃	نیاز عرس حضرت چیتن شاہ	〃	۵ عدد
〃	بیوی شاہ ساکن ملک ارجن کیری	〃	۱۰ عدد
〃	فاتحہ حضرت مولے مشکل کشا رضی اللہ عنہ در نیچہ شاہ	〃	۵ عدد
نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
میر مراد علی	عرس حضرت مٹی شاہ در جل پلی	شعبان المعظم	۱۰ روپیہ
〃	عرس حضرت فتح اللہ حسینی	〃	۱۰ روپیہ
〃	عرس حضرت جگ جہاب صاحب	〃	۱۵ عدد
〃	عرس حضرت جمیل شاہ صاحب	〃	۱۵ عدد
〃	عرس حضرت شاہ کرک صاحب	〃	۱۵ عدد
〃	عرس حضرت وجیہ الدین صاحب	〃	۱۰ روپیہ
〃	عرس حضرت پیر زنجیر صاحب	〃	۱۰ روپیہ
〃	عرس حضرت محمد خاموش صاحب	〃	۵ عدد
〃	عرس حضرت بابا شرف الدین صاحب قدس سرہ	〃	۱۱ سیر
〃	عرس حضرت شاہ مجد الدین شطاری	〃	۵ عدد
〃	برسی راجہ چندو لال	〃	۱۱ سیر
〃	عرس سید میران حسینی مرشد داؤد علی شاہ	〃	۵ عدد
〃	عرس حضرت فاضل شاہ	〃	۱۰ روپیہ
〃	عرس حضرت عنایت اللہ شاہ	〃	۱۰ روپیہ

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
میر مراد علی	عرس حضرت چلین شاہ ۔	حسب الطلب	صمار
〃	عرس حضرت برہان اللہ شاہ ۔	〃	مار
〃	عرس حضرت جھاڑو شاہ سدا سہاگ ۔	〃	مار
〃	عرس حضرت جان اللہ شاہ صاحب ۔	〃	مادعہ
〃	عرس حضرت سید شاہ صاحب ۔	〃	مادعہ
〃	عرس حضرت محمد بیگ صاحب مجذوب ۔	〃	صمار (پچھلی سال دی صاحب فلک گزیدہ)
〃	عرس حضرت غلام علی شاہ صاحب ۔	〃	مار
〃	عرس حضرت میاں عزیز اللہ صاحب نان فروش	〃	مادعہ
〃	عرس حضرت خواجہ محی الدین شمشیر برہنہ ۔	〃	مار
〃	عرس حضرت شاہ مسافر ۔	〃	مادعہ
〃	عرس حضرت سلیمان شاہ ۔	〃	مار
〃	عرس حضرت محی لعل درویش ۔	〃	مار
〃	عرس حضرت نور بیگ ۔	〃	مار
〃	فاتحہ حضرت مولوی قطب الدین صاحب ۔	〃	مار
〃	عرس حضرت سید الہدی صاحب ۔	〃	صہ
〃	عرس حضرت قدم رسول برکوہ شریف ۔	〃	صہ
〃	عرس حضرت میر فتح علی صاحب ۔	〃	صہ
〃	عرس حضرت ابو گلاب شاہ سدا سہاگ ۔	〃	صدعہ
〃	عرس حضرت یتیم شاہ ۔	〃	صدعہ
〃	فاتحہ حضرت مولی مشکل کشا رضی اللہ عنہ در قطبی کوڑہ	〃	مار

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
بخشی رضا علی	فاتحہ سالانہ رستم جنگ شوہر سلیمہ بیگم صاحبہ -	جمادی الآخر	۵
〃	فاتحہ سالانہ اجاگر بائی -	〃	۱۰
〃	برسی بالک داس -	〃	۱۰

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
میر مراد علی	نیاز ہای کل بزرگان -	رجب المرجب	۱۰
〃	نیاز چہار اصحاب کبار رضی اللہ عنہم -	〃	۴
〃	نیاز حضرت مولی مشکل کشا رضی اللہ عنہ بروز عرس برکوہ شریف -	〃	۱۰
〃	پخت طعام در کوہ شریف در عرس -	〃	۵
〃	برای جلوس شامیانہ و غلاف سبز ہمراہ صندل -	〃	۱۰
〃	اخراجات روشنی کوہ شریف -	〃	۵
〃	نیاز ہای رجال حضرت سید احمد کبیر و پیر عمر دراز -	〃	۱۰
〃	نیاز حضرت ابی بکر بن الصدیق رضی اللہ عنہ -	〃	۱۰
〃	عرس حضرت کلاب شاہ سدا سہاگ -	〃	۲
〃	عرس حضرت مسکین شاہ -	〃	۵
〃	فاتحہ سالانہ زینب جی -	〃	۱۰
〃	فاتحہ سالانہ چھوٹی بی -	〃	۵
〃	نیاز حضرت مولی مشکلکشا رضی اللہ عنہ در آثار شریف	〃	۵
〃	نیاز الیضاً در عاشور خانۂ بادشاہی -	〃	۱۰

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
بخشے رضا علی	عرس حضرت کرامت شاہ دولھہ -	جمادی الآخر	۴۰۰
ایضاً	عرس حضرت قادر بادشاہ مجذوب -	〃	۴۰۰
〃	عرس حضرت شاہ پیر الدین صاحب -	〃	۱۵۰
〃	عرس حضرت مولانا مغز الدین صاحب ترک در گوہر	〃	۱۵۰
〃	عرس حضرت مراد شاہ دہوتی -	〃	۱۰۰
〃	عرس شاہ حسین دہڑا صاحب -	〃	۵۰
〃	عرس حضرت شاہ ٹیپو صاحب -	〃	۵۰
〃	عرس حضرت سگ بی صبر -	〃	۵۰
〃	عرس مولوی شہاب الدین صاحب -	〃	۵۰
〃	عرس حضرت فخر الدین صاحب دودہ پیران -	〃	۲۵۰
〃	عرس حضرت عباد اللہ شاہ صاحب -	〃	۴۰۰
〃	عرس حضرت نعمت اللہ ولی -	〃	۱۵۰
〃	عرس حضرت مولانا فخر الدین صاحب -	〃	۱۰۰
〃	عرس شاہ عنایت اللہ حسینی عرف کوڑی شاہ -	〃	۱۰۰
〃	عرس سید عبد الوہاب صاحب قریب ویا باغ -	〃	۵۰
〃	عرس حضرت سید علی صاحب استاد حضرت حسین شاہ ولی صاحب قدس سرہ -	〃	۲۵۰
〃	اخراجات نقارہ عرس حضرت مولا مشکلکشا -	〃	۱۵۰
〃	نیاز تقریب عرس حسین شاہ ولی صاحب قدس سرہ	〃	۱۵۰
〃	عرس حضرت سید علی صاحب -	〃	۱۰۰
〃	عرس حضرت تہنیت النسا بیگم صاحبہ مغفورہ -	〃	۱۰۰

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
بخشی رضا علی	فاتحہ سالانہ آفتاب بیگم -	جمادی الاول	۱۰
ایضاً	معمول آستانۂ مدار قریب بستی محل -	ایضاً	۲۵
〃	فاتحہ سالانہ حسین لقا -	〃	۱۰
〃	فاتحہ سالانہ سیونتی	〃	۱۰
〃	نذر احمد علی شاہ دولھہ بروز عرس -	〃	۱۰ معہ

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
بخشی رضا علی	عرس حضرت شاہ عبدالحق صاحب کمل پوش -	جمادی الاول	۱۰ معہ
〃	عرس سید نورالہدی صاحب در دائرہ حضرت سید مومن صاحب -	〃	۱۰ معہ
〃	عرس محمد عباد اللہ پدر محمد غوث -	〃	۱۰ معہ
〃	عرس بڑے میاں صاحب مجذوب واقع بیگم پلی -	〃	۱۰ معہ
〃	عرس حضرت میر اعلی صاحب مجذوب ساکن نادیڑ -	〃	۱۰
〃	معمول امین علی شاہ ہنگام پروانگی عرس جمال بہار شاہ	〃	۲۵
〃	جمال بہار شاہ لعل بیگ پروانگی شرح صدر -	〃	۱۰ معہ
〃	عرس حضرت شاہ سعد اللہ صاحب مجذوب نقشبندی	〃	۱۰۰
〃	عرس حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی -	〃	۱۰ معہ
〃	عرس شاہ پہلوان شاہ ولی ساکن قصبۂ شاہ آباد -	〃	۱۰

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
بخشی رضا علی	عرس حضرت حسین شاہ ولی قدس سرہ -	جمادی الآخر	۱۰۰
〃	عرس حضرت موسی سہاگ عرف بنگری شاہ -	〃	۱۰۰

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
بخشے رضا علی	نیاز حضرت بدیع الدین شاہ مدار قدس سرہٗ متصل دولتخانۂ قدیم۔	جمادی الثانی	۱۰۰
〃	حوالہ خیراتی شاہ مداریہ۔	〃	۱۰۰
〃	عرس حضرت بدیع الدین شاہ مدار در مکہ مسجد۔	〃	۱۰۰
〃	عرس حضرت میر محمود صاحب۔	〃	۴
〃	عرس حضرت میاں پیسہ صاحب۔	〃	۴
〃	عرس سید حسن برہنہ صاحب۔	〃	۴
〃	عرس حضرت سیّد احمد بادپا۔	〃	۱
〃	عرس حضرت شاہ جھاڑو مستان۔	〃	۱۰۰
〃	عرس حضرت الغوث الثانی۔	جمادی الاول	۱
〃	عرس حضرت شاہ مشیتہ اللہ صاحب۔	〃	۵
〃	عرس حضرت سید میران حسینی خداوند مدار نما۔	〃	۱
〃	عرس حضرت احمد شاہ رفاعی۔	〃	۱۰۰
〃	عرس حضرت دیوانہ شاہ در ہمنا آباد۔	〃	۱
〃	عرس حضرت دولھہ دولھن۔	〃	۵۰
〃	عرس حضرت پلنگ شاہ۔	〃	۱۰۰
〃	عرس مقبول علی شاہ علاقہ ثابت علی شاہ۔	〃	
〃	بمالکہ حضرت فاضل شاہ واقع ڈوبہ عرف ستیا رام پور سیوا قصبہ شاہ آباد۔	〃	۱
〃	نذر حضرت سید حسن برہنہ صاحب۔	〃	۱

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
محمد اسد علی	عرس حضرت اللہ غنی -	ربیع الثانی	۵
ایضاً	عرس حضرت قطبی صاحب -	ایضاً	۵
〃	عرس حضرت واصل شاہ -	〃	۵
〃	عرس حضرت نوروز بیگ -	〃	۵
〃	فاتحہ سالانہ والدۂ ناصر یار جنگ -	〃	۵
〃	نذر بروز عرس حضرت حسینی بادشاہ -	〃	۵
〃	عرس حضرت غفران مآب رحمۃ اللہ علیہ -	〃	۵
〃	فاتحہ سالانہ امامی بیگم -	〃	۵
〃	نیاز حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ در عاشور خانہ بادشاہی	〃	۵
〃	نیاز حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ در آثار شریف -	〃	۵
〃	نیاز حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ حوالۂ قمری والہ -	〃	۵
〃	نیاز حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ در چار مینار -	〃	۵
〃	عرس حضرت بلند شاہ صاحب -	〃	۵

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
بخشی رضا علی	عرس حضرت جمال مہار صاحب -	جمادی الاول	۵
ایضاً	نیاز دہال برای سلامتی خداوند نعمت دام اقبالہ -	ایضاً	۵

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
محمد اسد علی	عرس حضرت زین العابدین عرف بادشاہ صاحب	ربیع الاول	۱۰
ایضاً	فاتحہ سالانہ راج کنور بائی -	〃	۱۰

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
محمد اسد علی	نیاز مہندی حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ -	ربیع الثانی ۱۲۸۳ھ	۱۰
〃	جہت سلامت خداوند نعمت بابت مسند نشینی حوالہ سید حسام الدین صاحب -	〃	۱۰
〃	عرس حسینی بادشاہ -	〃	۱۰
〃	عرس حضرت حمیدہ شاہ دولہ -	〃	۵
〃	عرس حضرت احمد علی شاہ دولہ -	〃	۱۰
〃	عرس حضرت بودلی صاحب -	〃	۱۵
〃	عرس حضرت موسی صاحب شطاری -	〃	۵
〃	عرس حضرت صوفی صاحب قادری -	〃	۲
〃	عرس حضرت احمد شریف خادم احمد علی شاہ دولہ	〃	۱۰
〃	عرس حضرت شاکر شاہ سدا سہاگ -	〃	۲
〃	عرس حضرت محبوب شاہ سدا سہاگ -	〃	۲
〃	عرس حضرت مظفر شاہ عرف پیر بالی شاہ -	〃	۱۰
〃	عرس کوڈا شاہ عرف نور الدین صاحب -	〃	۱۰
〃	عرس حضرت خواجہ شمس الدین حسینی -	〃	۱۰
〃	عرس منظور شاہ -	〃	۱۰
〃	عرس حضرت حاضران حضور	〃	۲

نام متمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
محمد اسد علی	اخراجات روشنی وغیرہ عرس حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مکہ مسجد۔	ربیع الاول	الف ۱ ہزار
ایضاً	عرس خواجہ ظہور علی شاہ۔	ایضاً	۵
〃	عرس حضرت شاہ حضور اللہ شاہ۔	〃	۵
〃	عرس حضرت شاہ میران حسینی در ابراہیم پٹن۔	〃	۱۵
〃	عرس حضرت سیّد اکبر حسینی عقب دیوار دونخانۂ قدیم۔	〃	۱۰
〃	عرس حضرت معین الدین شاہ بر گھاٹ واڑہ پلی۔	〃	۱۵
〃	فاتحہ سالانہ ماہ لقابائی۔	〃	الف ۱ ہزار
〃	عرس حضرت آثار شریف عقب مکہ مسجد۔	〃	۱۵
〃	عرس آثار شریف در عاشور خانۂ بادشاہی۔	〃	۱۲
〃	عرس آثار شریف در بلدہ۔	〃	۱۰
〃	در مکہ مسجد برای حدیث شریف۔	〃	۲۰
〃	عرس حضرت قلیچ خان۔	〃	۱۵
〃	عرس حضرت محبوب علی شاہ ساکن امروہہ۔	〃	الف ۱ ہزار
〃	عرس حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ۔	〃	۴
〃	عرس حضرت میر ابو العلی صاحب قدس سرہ۔	〃	۴
〃	عرس حضرت سیّد شاہ ولی۔	〃	۵
〃	عرس حضرت شاہ لطیف قادری در نلکنڈہ۔	〃	۱۰
〃	عرس حضرت عباس شمشیر برہنہ۔	〃	۱۰
〃	عرس حضرت یار علی شاہ بدرگاہ شاہ یوسف صاحب	〃	۱۰

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
میر ناصر علی	فاتحہ سالانہ خمار کنور -	صفر	۱۰
ایضاً	فاتحہ سالانہ میان صندل -	ایضاً	۵
〃	عرس حضرت حافظ امین الدین صاحب -	〃	۵
〃	عرس حضرت مولوی یار محمد صاحب -	〃	۱۵
〃	عرس حضرت سلیمان صاحب -	〃	۱۰

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
محمد اسد علی	عرس حضرت دیوانہ شاہ -	ربیع الاول	۱۰
ایضاً	عرس حضرت سلیمان شاہ دادا پیر حضرت احمد علی شاہ	ایضاً	۱۰
〃	عرس حضرت شاہ میر اولیا -	〃	۱۴
〃	عرس حضرت نوبہار شاہ سدا سہاگ -	〃	۵
〃	عرس حضرت بھولی بادشاہ بر تالاب میر جملہ -	〃	۴۰
〃	عرس حضرت جلال الدین سرخ پوش -	〃	۱۱
〃	عرس حضرت سید اکبر حسینی مرشدزادہ راجو حسینی -	〃	۱۰
〃	عرس حضرت قدم رسول بلدہ -	〃	۴۰
〃	عرس حضرت قدم رسول کوہ شریف -	〃	۴۰
〃	عرس حضرت حیات اللہ شاہ	〃	۴۰
〃	عرس حضرت قاسم دولھہ -	〃	۴۰
〃	پخت طعام دوازدہم شریف -	〃	۱۰۰
〃	عرس حضرت حاجی عبد الکریم کھڑکی مراد حاضر جواب	〃	۱۰

نام مہتمم	نام عاشور خانہ	نام ماہ	تعداد روپیہ مقررہ
	فتح اللہ بیگ ۔		معہ بیاعہ ۱۳ ار اعراس تیادات جاریہ لما معہ معمولات عاشور خانہ بیاعہ للعہ
نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
میر ناصر علے	عرس حضرت میر مومن خاموش ۔	صفر	صمار
ایضاً	عرس حضرت فضیلت النسا بیگم صاحبہ ۔	ایضاً	للعہ
〃	عرس حضرت شاہ قلندر شہید ۔	〃	ماہ
〃	عرس حضرت نرزری بخش صاحب ۔	〃	ماہ
〃	عرس حضرت دو دو پیران ۔	〃	ماہ
〃	عرس حضرت شاہ شبلی صاحب ۔	〃	صہ
〃	عرس حضرت شاہ راجو صاحب ۔	〃	الہ
〃	عرس حضرات دوازدہ شہید ۔	〃	صعہ
〃	معمول دنگل علاوہ تیمان ۔	〃	صہ
〃	معمول سواری علم بی بی سکینہ ۔	〃	صعہ
〃	عرس قلندر علی شاہ وظہور اللہ شاہ ۔	〃	صہ
〃	عرس حضرت صوفی شاہ عرف عود صاحب ۔	〃	ماہ صعہ
〃	عرس حضرت رجب علی شاہ سبز پوش ۔	〃	ماہ صعہ
〃	فاتحہ سالانہ حسن افزا ۔	〃	صمار
〃	عرس حضرت مسکین شاہ ۔	〃	صہ

نام منتظم	نام عاشور خانہ	نام ماہ	تعداد روپیہ مقررہ
میر ناصر علی	عاشور خانہ متصل ڈیوڑھی گلشن محل۔	محرم	۵۰
ایضاً	عاشور خانۂ علم شبیر۔	ایضاً	۴۰
〃	عاشور خانہ متصل چھائک نوید محل۔	〃	۱۴۰
〃	عاشور خانۂ ماما امن جُرد۔	〃	۱۴۰
〃	عاشور خانہ حضرت امام قاسم۔	〃	۱۴۰
〃	عاشور خانہ بیرون دروازہ علی آباد۔	〃	۱۴۰
〃	عاشور خانہ متصل ڈیوڑھی فرحت محل۔	〃	۴۰
〃	عاشور خانہ شیخ محمد نامدار کتابخانہ۔	〃	۴۰
〃	عاشور خانہ سرور نگر۔	〃	۴۰
〃	عاشور خانہ محمد بندگی متصل ڈیوڑھی بخشی بیگم صاحبہ۔	〃	۲۵
〃	عاشور خانہ متصل دروازہ دودباولی۔	〃	۲۵
〃	عاشور خانہ متصل درگاہ حضرت حسین شاہ ولی صاحب۔	〃	۵۰
〃	عاشور خانۂ ماہ لقا۔	〃	۱۵
〃	عاشور خانہ نیلم بائی۔	〃	۱۴۰
〃	عاشور خانہ بی بی سکینہ در باغ جہان پرور بیگم۔	〃	۱۴۰
〃	عاشور خانہ کلب علی شاہ۔	〃	۴۰
〃	عاشور خانہ عزیزہ بیگم۔	〃	۱۰
〃	عاشور خانہ دوازدہ امام۔	〃	۱۵
〃	عاشور خانہ بی بی سکینہ علاوہ نظر علی۔	〃	۱۴۰
〃	جھولۂ حضرت علی اصغر متصل مکان۔	〃	۱۰

نام مہتمم	نام عاشور خانہ	نام ماہ	تعداد روپیہ مقررہ
میر ناصر علی	عاشور خانہ پنجہ شاہ بلدہ -	محرم	۱۰۰
ایضاً	عاشور خانہ علاوہ سیویان -	ایضاً	۱۰۰
〃	عاشور خانہ قدم رسول بلدہ -	〃	۱۰۰
〃	عاشور خانہ پنجہ شاہ قلعہ محمد نگر -	〃	۱۰۰
〃	عاشور خانہ آغا فرہاد -	〃	۱۰۰
〃	عاشور خانہ قطبی کوڑہ -	〃	۱۰۰
〃	عاشور خانہ نارسنگے -	〃	۱۰۰
〃	عاشور خانہ متصل دروازۂ آہنی -	〃	۱۰۰
〃	عاشور خانۂ عطا پور حوالہ ماما لعلن -	〃	۱۰۰
〃	عاشور خانہ گرد بستی محل -	〃	۱۰۰
〃	عاشور خانۂ میر مومن عارف -	〃	۱۰۰
〃	عاشور خانہ ملکاج گری -	〃	۱۰۰
〃	عاشور خانہ مہدی حسین -	〃	۱۰۰
〃	عاشور خانہ چمن علی شاہ معصوم حسین شاہ -	〃	۱۵۰
〃	عاشور خانۂ مذکر شاہ -	〃	۱۰۰
〃	عاشور خانۂ جان کنور طوائف -	〃	۱۰۰
〃	معمول سواری علم بی بی سکینہ -	〃	۸۰
〃	عاشور خانۂ کوہ قدم رسول -	〃	۸۰
〃	عاشور خانہ متصل ڈیوڑھی منور الملک -	〃	۸۰
〃	عاشور خانۂ میر فضل علی متصل مسجد غالب جنگ -	〃	۱۰۰

نام مہتمم	نام عاشور خانہ	نام ماہ	تعداد روپیہ مقررہ
میر ناصر علی	عاشور خانہ سرطوق -	محرم	۱۰
ایضاً	عاشور خانہ قلعہ محمد نگر -	ایضاً	۱۰
〃	عاشور خانہ علاوہ بیمان 〃	〃	۱۰
〃	عاشور خانہ حسینے علم -	〃	۱۰
〃	عاشور خانہ نعل صاحب -	〃	۱۰
〃	عاشور خانہ لطیف حسین خان -	〃	۱۰
〃	عاشور خانہ مردہ اہتمام نواز خان -	〃	۵
〃	عاشور خانہ حضرت عباس علیہ السلام -	〃	۵
〃	عاشور خانہ بی بی خاتون جنت رضی اللہ عنہا -	〃	۵
〃	عاشور خانہ منڈوہ چنبیلی -	〃	۵
〃	عاشور خانہ براق پنجی -	〃	۵
〃	عاشور خانہ دائی مرتضےٰ -	〃	۵
〃	عاشور خانہ جھاڑو شاہ سداسہاگ -	〃	۵
〃	عاشور خانہ بندہ علی شاہ -	〃	۵
〃	عاشور خانہ لبسنت بیگم متصل مکان ماہ لقا -	〃	۵
〃	عاشور خانہ میر بخشو آرائش گر -	〃	۵
〃	عاشور خانہ زمرد نقال -	〃	۱۱۱۱
〃	عاشور خانہ نواب جان نصیبہ بیگم -	〃	۳۳۳
〃	عاشور خانہ نصراللہ خان مرحوم -	〃	۳۳۳
〃	عاشور خانہ کوہ شریف -		۳۳

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ مقررہ
میر ناصر علی	معمول محمد شکر اللہ قصبہ والہ۔	محرم	۱۶
ایضاً	معمول سید دوست علی پسر بہادر خان دہونگیہ۔	ایضاً	۸
〃	مریم بی زوجہ شہیدی احمد چیلہ۔	〃	۸
〃	معمول کشتی نور محمد قہوہ پز۔	〃	۸
〃	دیدار علی شاہ درویش۔	〃	۸
〃	فقیری میاں نشست خواجہ سرا۔	〃	۵
〃	حضرت یوسف صاحب شریف صاحب۔	〃	۱۰
〃	نیاز میاں منصور صاحب۔	〃	۱۶
〃	نیاز حضرت سید میران حسینی متصل بہرہ شیخ ندیم۔	〃	۱۵
〃	نیاز حضرت سید صاحب در خانہ باغ	〃	۱۶
〃	خرید سیلہ ناندیڑ و مشروع و گوٹہ طلائی بابر پوشاک درویشان سدا سہاگ۔	〃	۱۴۰
〃	در آثار شریف۔	〃	۱۰
〃	سہرہ ہر روزہ و ڈھٹی فعل صاحب و عود و گل وغیرہ شب نہم تعلقہ خانسامانی اہتمام شمامت جنگ۔	〃	۱۶
〃	آبدار خانہ سبز بنگلہ دولت خانہ قدیم۔	〃	۱۰
〃	روغن کنجد و تیاری دلوہنی یعنی مشعل۔ روغن کنجد پارچہ برای دلوہنی	〃	۱۴۰
	معمولات عاشور خانجات		

نام مہتمم	نام عرس عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ مقررہ
میر ناصر علی	نیاز مسکین شاہ سدا سہاگ ۔	محرم	۱۵
ایضاً	نیاز اعتقاد شاہ سدا سہاگ ۔	ایضاً	۱۵
〃	نیاز مستان شاہ سدا سہاگ ۔	〃	۱۵
〃	نیاز جوشن شاہ سدا سہاگ ۔	〃	۱۵
〃	نیاز سوسن شاہ سدا سہاگ ۔	〃	۱۵
〃	نیاز محی لعل درویش ۔	〃	۵
〃	نیاز مولوی قطب الدین صاحب و سید احمد صاحب ۔	〃	۵
〃	نیاز محبوب شاہ سنگستان ۔	〃	۵
〃	نیاز حضرت جان اللہ شاہ ۔	〃	۱۵
〃	نیاز مصری شاہ سدا سہاگ ۔	〃	۱۵
〃	روشن شاہ سدا سہاگ ۔	〃	۱۵
〃	معمول جوانان توشہ خانہ ۔	〃	۵
〃	نیاز آبدار خانہ در چار مینار و آبدار خانہ ملکی حضرت میر نواب ۔	〃	۵
〃	نیاز آبدار خانہ حسینی متصل مزار میاں پیسہ ۔	〃	۱۰
〃	فقیر لارڈ فیل مادیہ ۔	〃	۱۵
〃	فقرای فیل رعد جنگ ۔	〃	۵
〃	نیاز نشان و اخراجات روشنی علاوہ جات ۔	〃	۲۰
〃	خرید عود و بنا بر اخراجات ۲۰ مارفی عام	〃	۱۵
〃	تیاری دیوٹی سواری نعل صاحب والا فرخندہ یار جنگ	〃	۱

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
میر ناصر علی	نیاز حاضری -	محرم	۵
〃	نیاز درویشان سدا سہاگ -	〃	۱۵
〃	پخت طعام عشرۂ شریفہ -	〃	۱۵
〃	شربت شکر سفید -	〃	۱۵
〃	حلیم نیاز حضرت شاہ راجو صاحب -	〃	۵
〃	شربت مصری سلامت خداوند نعمت باستصواب فرخندہ یار جنگ -	〃	۱۵
〃	فاتحہ حضرت مومن چپ -	〃	۵
〃	نیاز حضرت پیر بادشاہ عرف دودپیران -	〃	۲۵
〃	نیاز جھاڑو شاہ سدا سہاگ -	〃	۲۵
〃	نیاز حضرت میر مومن عارف -	〃	۲۵
〃	نیاز حضرت حسن برہنہ صاحب -	〃	۲۵
〃	نیاز سید مرتضی قادری ساکن ہمنا آباد -	〃	۲۵
〃	نیاز صوفی صاحب قادری -	〃	۲۵
〃	نیاز ماٹ در احت محل دولتخانہ قدیم -	〃	۱۵
〃	نیاز حضرت محمد بیگ مجذوب -	〃	۲۵
〃	نیاز حضرت احمد علی شاہ دولھہ -	〃	۲۵
〃	نیاز حضرت بیکس برہان -	〃	۲۵
〃	نیاز حضرت روشندل صاحب -	〃	۵
〃	نیاز حضرت محبوب شاہ سدا سہاگ -	〃	۲۵

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ مقررہ
میر ناصر علی	فاتحہ حضرت نانی صاحبہ مغفورہ۔	محرم	ماہ عہ
ایضاً	عرس حضرت شاہ علی عباس حسینی۔	ایضاً	ص
ایضاً	عرس حضرت رحمت اللہ شاہ۔	ایضاً	لہ ص
ایضاً	فاتحہ محمد صالح چوبدار۔	ایضاً	وص
ایضاً	فاتحہ میر غلام حسین منصبدار۔	ایضاً	ص
ایضاً	عرس حضرت شاہ شمس اللہ مرشد ابن شاہ صاحب در اورنگ آباد۔	ایضاً	ماوص
ایضاً	عرس حضرت کپی شاہ۔	ایضاً	وص
ایضاً	عرس حضرت برہان الدین اولیا در اورنگ آباد۔	ایضاً	ماہ
ایضاً	فاتحہ ماما بختاور۔	ایضاً	ماہ
ایضاً	فاتحہ گوری بیگم۔	ایضاً	ماہ
ایضاً	عرس سلطان عبداللہ قطب شاہ۔	ایضاً	ماوص
ایضاً	عرس حضرت سلطان المشائخ قطب مدینہ۔	ایضاً	ماہ
ایضاً	عرس حضرت حاجی مولوی عبدالکریم صاحب۔	ایضاً	ص
ایضاً	شیر برنج نیاز حضرت امام قاسم علیہ السلام۔	ایضاً	ص
ایضاً	نیاز کونڈا۔	ایضاً	ماوص
ایضاً	نیاز گنج شہدا۔	ایضاً	ماہ
ایضاً	نیاز حضرت امام حسین علیہ السلام در خانہ باغ۔	ایضاً	للولع
ایضاً	فاتحہ نواب شہید۔	ایضاً	سام
ایضاً	نیاز بر چادر گھاٹ ثانی الحال آبدار خانہ بر پل قدیم۔	ایضاً	ماہ

پیشوائی نموده همراه حاکم جدید تا کوٹھی رزیڈنسی می آید و در آنجا رسانیده اطلاع بدیوانصاحب مینمایند
و ایشان عرض بحضور مینمایند و از حضور خورشید جنگ بهادر و رشید الملک بهادر منشی و
مرد مهه حمید خان مع دیگر ممتازی برای خبر خیریت و استدراک مزاج مبارک صاحب بهادر می آیند
و از نجا بعد استدراک معاودت نموده آداب عرض بحضور از طرف صاحب عالیشان بهادر میرسانند
بعده حسب اجازت دیوانصاحب تشریف می آرند و ملاقات کرده باز بحضور می روند و هر روز
که برای ملاقات دربار صاحب عالی شان بهادر مقرر میشود بآن اطلاع میدهند و دران روز
دربار منعقد میشود و خریطهٔ نواب گورنر جنرل بهادر که می آید بسرکار میگذرد و خوانده میشود بطوریکه
گذشته و اگر خریطه نمیرسد اول ملاقات معمولی میشود و بعد از خریطه و بار دیگر مقرر میگردد و در آن
روز بدستور رسوم آن بکمال حزم و احتیاط و احتشام و کروفر بجا آورده میشود و هنگام روانگی
صاحب رزیدنٹ بهادر و داخل شدن حاکم جدید ادای مراسم سلامی توپ بدستور در کوٹھی کرده میشود
و دعوت صاحب رزیدنٹ بهادر جدید مع دیگر صاحبان عالیشان بکمال تزک و احتشام در روشنی
و رقص و سرود و اطعمهٔ گوناگون و میوه جات بوقلمون میگردد و جنگیر گل بدیوان و جنگیر گل بصاحب عالیشان
از طرف حضور پر نور عنایت میگردد و ایشان آداب عرض می نمایند و اگر نواب ذوالفقار الدوله بهادر
بیماری شوند برخواصان سکندر جاه بهادر مرحوم حکم میشود که بحضور بهادر ممدوح رفته خبر خیریت مزاج
ایشان بیارند و چون سال قریب تمام میرسد بر دیوانصاحب بهادر و رشید الدین خان بهادر و
امیر کبیر بهادر و نصرت جنگ بهادر و حسن منور خان بهادر تاکید میشود که بقایای تعلقات داخل
خزانهٔ عامره نمایند هر یک عرض میکنند که ما بقایای تعلقات سرکار بالراس و العین داخل میکنیم
و داخل مینمایند و کسیکه باقیدار نمی باشد یا از دفاضل بحضور رسیده باشد عرض میکند که بر نکنخوار باقی
نیست یا بسرکار فاضل خیر طلب رسیده است و تفصیل روپیه که برای اعراس سالانه مقرر است

نام مهتمم	نام صاحب عرس یا فاتحه	نام ماه	تعداد روپیه مقرره
میر ناصر علی	عرس حضرت سید عبدالوهاب صاحب مرحوم	محرم	ماه عید

نیز دربار گهربار منعقد می شود و نذور میگذرند و امیر کبیر بهادر و دیوان صاحب و پیشکار صاحب
و خورشید جاه بهادر و بشیر الدوله وغیرهم معززین آخود بدولت میگیرند و باقی را بلفظ عنایت حکم
می شود که دیوان بگیرند پس ایشان میگیرند و نوشه با که حاضر میشوند بسر پیچ و جیغه سرفراز
میفرمایند و هر چهره پیه و اشرفی میگذرد بسر کار عالی داخل میکنند و نیز نذر جمعیت همراهی امیر کبیر
بهادر و مختار الملک بهادر و دیگر امرا داخل حضور پر نور میشود و با میر کبیر بهادر و مختار الملک بهادر
و صمصام الدوله بهادر و رشید الدین خان بهادر خاصه عنایت میگردد و هم چند جامه و خوانے
را ارشاد میگردد و همچنان بعمل می آید و این در اکثر تقاریب است و دستوری عجیب و غریب آنکه در غره اولے
عید الضحی یک لک گوسپند از سرکار حضور پر نور و نواب مختار الملک بهادر و امیر کبیر شمس الامرا
بهادر و دیگر امرا بر ملازمان و متوسلان و منشیان و قبائل و عشائر و محلات معلات حسب
حصص معینه تقسیم میشود و تا تاریخ نهم ذیحجه بهر یک کس مذکور عنایت میگردد و بهر واحدی رسد
و همچنین در ایام فصل انبه که شروع از ماه چیت میگردد و علی قدر الحیثیت انبه تقسیم میشود و بهر کس
هر قدر که مقدر کرده باشند میر سد الله المقدر این سرکار عالی جاه را تا یوم التناد قائم و پائنده
دارد آمین و بزمانه نواب غفران مآب روزانه فاتحه پیشوایان طریقت رضی الله عنهم بر نان
گندم سیرده پله و حلوای تر سه پاؤ پله میشده تقسیم بر غربا باین طریق می شد که فی کس دو عدد نان
و یک سیر حلوای تر داده میشد الحال صدها من بریانی پخته بر غربا تقسیم می شود و صدها من غله خشک
بعنوان روزانه داده می آید بلکه نان سه پله آرد گندم پخته بر سکان محلات بلده فرخنده بنیاد روزانه
تقسیم کرده میشود و بهمین خیرات مبرات بحکم الصدقة ترد البلاء دفع بلیه میگردد و بآن امن است در ملک
آرام در مملکت و هر گاه صاحب رزیڈنٹ بهادر مبدل میشوند دعوت جلسه حکام کمال تزک و سامان
و روشنی و رقص و سرود بشب میشود پس بروزی بحضور ملاقات نموده مرخص میگردد و
حاکمی جدید که بجای ایشان می آید برائے پیشوائی آن ڈاک چوکیها حیدرآباد تا ابتدائے ملک می نشیند
و از بلده فرخنده بنیاد تا بسر حد ملک امیری ممتاز بجمعیت معتد بها برای پیشوائی می آرد از انجا

هرگاه صاحب عالیشان بهادر میرسیدند دیوانصاحب استقبال کرده می آوردند حالا یکدو بار
چنان شنده است که بدیوانی از کوٹھی تشریف می آرند و ازینجا بر فیلان سوار شده تشریف می برند
و دیوانصاحب و امیر کبیر بهادر در حضور حاضر میباشند استقبال کرده می نشانند و حضور برآمد
میشوند و ملاقات میشود و کلمه کلام و مزاج پرسی میشود هرگاه پاندان پیش میشود رخصت میشوند
اگر امر ضروری از پیشتر صاحب ممدوح ملاقات تخلیه میخواهند ناچاری تخلیه میشود یعنی از دیوانصاحب
وغیره کسی از امرا در انجا نمیباشد یعنی دیوانصاحب و امیر کبیر بهادر تا پرده برده میگذارند
و سوای حضور و صاحب رزیڈنٹ بهادر و یک دو صاحب دیگر همراهی ایشان را ازین خلوت
کسے نمیداند و امیر کبیر بهادر و مختار الملک بهادر بیرون در نشسته میباشند بعده صاحبان بیرون
می آیند و امیر کبیر بهادر و مختار الملک بهادر باز قدری مشائیت میفرمایند و صاحبان بهادر باز
سوار شده بر کوٹھی خود تشریف می برند یا دیوانی تشریف می آرند باز ازینجا بر کوٹھی تشریف
می برند و اگر تقریب عطای چیزی یا القابی بامیرے میشود بسیارے از حکام ولایت میباشند
و خریطه که می آید رشید الملک بهادر میخوانند و منشی رزیڈنسی و خزانچی آنجا نیز حاضر می باشند و
منشی رزیڈنسی یا نامیان که خزانچی آنجا اند القاب یا خطاب را حسب هدایت صاحب رزیڈنٹ بهادر
خوانده به بندگان عالی می شنوانند و آن چیز را حضور پرنور بآن امیر بدست مبارک خود عطا میفرمایند
و امیر ممدوح نذر میگذارند باری اسٹاف انڈیا مع القاب از لندن برای نواب مختار الملک
بهادر و جناب صاحب رزیڈنٹ بهادر آمده بود که حضور مجمع بست و نه افسران انگریزی و مخصوصان
خود را جمع فرموده بدست مبارک خود عطا فرموده بودند و زیب گلوی هر یک نموده پس
حکم شد که پاندان داده آید و سلامی اتواب دو بار سر شد و مرخص شدند و بر هر کس از امرا
کمال قهرمان سلطانی نازل میشود در قلعه محمد نگر عرف گولکنڈه مقید میگردد و باز برنمی آید
الا ماشاء الله چنانچه محتشم الدوله بهادر که بدستگیری الطاف حضور بعد زیاده از یکسال از انجا
طلب شد نزد بدستقبال امرا استقبال و بالطاف حضور پرنور مشمول شدند و بروز نوروز

نام مہتمم	نام عاشور خانہ	نام ماہ	تعداد روپیہ مقررہ
میر ناصر علی	عاشور خانہ سرطوق -	محرم	۱۰
ایضاً	عاشور خانہ قلعہ محمد نگر -	ایضاً	۱۰
〃	عاشور خانہ علاوہ یتیمان 〃	〃	۱۰
〃	عاشور خانہ حسینے علم -	〃	۱۰
〃	عاشور خانہ نعل صاحب -	〃	۱۰
〃	عاشور خانہ لطیف حسین خان -	〃	۱۰
〃	عاشور خانہ مردہ بہ اہتمام نواز خان -	〃	۵
〃	عاشور خانہ حضرت عباس علیہ السلام -	〃	۵
〃	عاشور خانہ بی بی خاتون جنت رضی اللہ عنہا -	〃	۵
〃	عاشور خانہ منڈوہ چنبیلی -	〃	۵
〃	عاشور خانہ براق پنجی -	〃	۵
〃	عاشور خانہ دائی مرتضےٰ -	〃	۵
〃	عاشور خانہ جھاڑو شاہ سدا سہاگ -	〃	۵
〃	عاشور خانہ بندہ علی شاہ -	〃	۵
〃	عاشور خانہ بسنت بیگم متصل مکان ماہ لقا -	〃	۵
〃	عاشور خانہ میر بخشو آرائش گر -	〃	۵
〃	عاشور خانہ زمرد نقال -	〃	۱۰
〃	عاشور خانہ نواب جان نصیبہ بیگم -	〃	۳۰
〃	عاشور خانہ نصر اللہ خان مرحوم -	〃	۵
〃	عاشور خانہ کوہ شریف -	〃	۵

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ مقررہ
میر نامر علی	معمول محمد شکر اللہ قصبہ والہ -	محرم	۱۲ عدد
ایضاً	معمول سید دوست علی پسر بہادر خان دہونگیہ -	ایضاً	۱ عدد
〃	مریم بی زوجہ شیدی احمد چیلہ -	〃	۱ عدد
〃	معمول کشتی نور محمد قہوہ پز -	〃	۱ عدد
〃	دیدار علی شاہ درویش -	〃	۱ عدد
〃	فقیری میاں نشست خواجہ سرا -	〃	۱ صد
〃	حضرت یوسف صاحب شریف صاحب -	〃	۱ ماہ
〃	نیاز میاں منصور صاحب -	〃	۱ عدد
〃	نیاز حضرت سید میران حسینی متصل بہرہ شیخ ندیم -	〃	۱ معہ
〃	نیاز حضرت سیّد صاحب در خانہ باغ	〃	۱ عدد
〃	خرید سیلہ ناندیڑ و مشروع و گوٹہ طلائی بابر پوشاک درویشان سدا سہاگ -	〃	سالانہ ۱۲ روپیہ
〃	در آثار شریف -	〃	۱ ماہ
〃	سہرہ ہر روزہ و ڈھٹی نعل صاحب و عود و گل وغیرہ شب نہم تعلقہ خانسامانی اہتمام شمامت جنگ -	〃	۱ ماہ ۱ عدد
〃	آبدار خانہ سبز بنگلہ دولت خانہ قدیم -	〃	۱ ماہ
〃	روغن کنجد و تیاری دلوہنی یعنی مشعل -	〃	۱ سالانہ ۱ عدد
	روغن کنجد پارچہ برای دلوہٹی		
	للعہ		
	معمولات عاشور خانجات		

نام مہتمم	نام عرس عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ مقررہ
میر ناصر علی	نیاز مسکین شاہ سدا سہاگ ۔	محرم	۱ر ۴ع
ایضاً	نیاز اعتقاد شاہ سدا سہاگ ۔	ایضاً	۱ر ۴ع
〃	نیاز مستان شاہ سدا سہاگ ۔	〃	۱ر ۴ع
〃	نیاز جوشن شاہ سدا سہاگ ۔	〃	۱ر ۴ع
〃	نیاز سوسن شاہ سدا سہاگ ۔	〃	۱ر ۴ع
〃	نیاز محی لعل درویش ۔	〃	۰ر ۴ع
〃	نیاز مولوی قطب الدین صاحب و سید احمد صاحب ۔	〃	۰ر ۴ع
〃	نیاز محبوب شاہ سنگستان ۔	〃	۰ر ۴ع
〃	نیاز حضرت جان اللہ شاہ ۔	〃	۱ر ۴ع
〃	نیاز مصری شاہ سدا سہاگ ۔	〃	۱ر ۴ع
〃	روشن شاہ سدا سہاگ ۔	〃	۱ر ۴ع
〃	معمول جوانان توشہ خانہ ۔	〃	۰ر ۴ع
〃	نیاز آبدار خانہ در چار مینار و آبدار خانہ ملکی حضرت میر نواب ۔	〃	مالعہ ۰ر ۴ع
〃	نیاز آبدار خانہ حسینی متصل مزار میان پیسہ ۔	〃	۰ر ۱۰ع
〃	فقیر لارڈ فیل مادیہ ۔	〃	۱ر ۴ع
〃	فقرای فیل رعد جنگ ۔	〃	۰ر ۴ع
〃	نیاز نشان و اخراجات روشنی علاوہ جات ۔	〃	۰ر ۱۰۲ع
〃	خرید عود بنابر اخراجات ۲۰ مارفی عار	〃	۱ر ۴ع
〃	تیاری دیوٹی سواری نعل صاحب حوالہ فرخندہ یار جنگ	〃	۱۰ مار

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
میر ناصر علی	نیاز حاضری -	محرم	۵
〃	نیاز درویشان سدا سہاگ -	〃	۱۵
〃	پخت طعام عشرۂ شریفہ -	〃	۱۰
〃	شربت شکر سفید -	〃	۱
〃	حلیم نیاز حضرت شاہ راجو صاحب -	〃	۵
〃	شربت مصری سلامت خداوند نعمت باستصواب فرخندہ یار جنگ -	〃	۱۰
〃	فاتحہ حضرت مومن چپ -	〃	۵
〃	نیاز حضرت پیر بادشاہ عرف دودپیران -	〃	۲
〃	نیاز جھاڑو شاہ سدا سہاگ -	〃	۲
〃	نیاز حضرت میر مومن عارف -	〃	۲
〃	نیاز حضرت حسن برہنہ صاحب -	〃	۲
〃	نیاز سید مرتضی قادری ساکن ہمنا آباد -	〃	۲
〃	نیاز صوفی صاحب قادری -	〃	۲
〃	نیاز ماٹ ور احت محل دولتخانہ قدیم -	〃	۱۰
〃	نیاز حضرت محمد بیگ مجذوب -	〃	۲
〃	نیاز حضرت احمد علی شاہ دولھہ -	〃	۲
〃	نیاز حضرت بیکس برہان -	〃	۲
〃	نیاز حضرت روشندل صاحب -	〃	۱
〃	نیاز حضرت محبوب شاہ سدا سہاگ -	〃	۲

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ مقررہ
میر ناصر علی	فاتحہ حضرت نانی صاحبہ مغفورہ۔	محرم	ماہ ۱۔ عدد ۴
ایضاً	عرس حضرت شاہ علی عباس حسینی۔	ایضاً	۵
ایضاً	عرس حضرت رحمت اللہ شاہ۔	ایضاً	۱۔ ۴
ایضاً	فاتحہ محمد صالح چوبدار۔	ایضاً	۴
ایضاً	فاتحہ میر غلام حسین منصبدار۔	ایضاً	۵
ایضاً	عرس حضرت شاہ شمس اللہ مرشد ابن شاہ صاحب در اورنگ آباد۔	ایضاً	ماہ ۴
ایضاً	عرس حضرت کپی شاہ۔	ایضاً	۴
ایضاً	عرس حضرت برہان الدین اولیا در اورنگ آباد۔	ایضاً	ماہ ۱
ایضاً	فاتحہ ماما بختاور۔	ایضاً	ماہ ۱
ایضاً	فاتحہ گوری بیگم۔	ایضاً	ماہ ۱
ایضاً	عرس سلطان عبداللہ قطب شاہ۔	ایضاً	ماہ ۴
ایضاً	عرس حضرت سلطان المشائخ قطب مدینہ۔	ایضاً	ماہ ۱
ایضاً	عرس حضرت حاجی مولوی عبدالکریم صاحب۔	ایضاً	۵
ایضاً	شیر پنج نیاز حضرت امام قاسم علیہ السلام۔	ایضاً	۵
ایضاً	نیاز کونڈا۔	ایضاً	ماہ ۴
ایضاً	نیاز گنج شہدا۔	ایضاً	ماہ ۱
ایضاً	نیاز حضرت امام حسین علیہ السلام در خانہ باغ۔	ایضاً	۱۔ ۴
ایضاً	فاتحہ نواب شہید۔	ایضاً	۱۔ ۵
ایضاً	نیاز بر چادر گھاٹ ثانی الحال آبدار خانہ بر پل قدیم۔	ایضاً	ماہ ۱

پیشوائی نموده همراه حاکم جدید بناکوٹھی رزیڈنسی می آید و در آنجا رسانیده اطلاع بدیوانصاحب مینماید
و ایشان عرض بحضور مینمایند و از حضور خورشید جنگ بهادر و رشید الملک بهادر منشی و
مرد مهه حمید خان مع دیگر ممتازی برای خبر خیریت و استدراک مزاج مبارک صاحب بهادر می آیند
و از نجا بعد استدراک معاودت نموده آداب عرض بحضور از طرف صاحب عالیشان بهادر میرسانند
بعده حسب اجازت دیوانصاحب تشریف می آرند و ملاقات کرده باز بحضور می روند و هر روز
که برای ملاقات و دربار صاحب عالی شان بهادر مقرر میشود بآن اطلاع میدهند و دران روز
دربار منعقد میشود و خریطهٔ نواب گورنر جنرل بهادر که می آید بسرکار میگذرد و خوانده میشود بطوریکه
گذشته و اگر خریطه نمیرسد اول ملاقات معمولی میشود و بروز آخر خریطه و بار دیگر مقرر میگردد و در آن
روز بدستور رسوم آن بکمال حزم و احتیاط و احتشام و کروفر بجا آورده میشود و هنگام روانگی
صاحب رزیدنٹ بهادر و داخل شدن حاکم جدید ادای مراسم سلامی توپ بدستور در کوٹھی کرده میشود
و دعوت صاحب رزیڈنٹ بهادر جدید مع دیگر صاحبان عالیشان بکمال تزک و احتشام و رونشنے
و رقص و سرود و اطعمهٔ گوناگون و میوه جات بوقلمون میگردد و جنگیر گل بدیوان و جنگیر گل بصاحب عالیشان
از طرف حضور پر نور عنایت میگردد و ایشان آداب عرض می نمایند و اگر نواب ذوالفقار الدوله بهادر
بیماری شوند برخواصان سکندر جاه بهادر مرحوم حکم میشود که بحضور بهادر ممدوح رفته خبر خیریت مزاج
ایشان بیارند و چون سال قریب بتمام میرسد بدیوانصاحب بهادر و رشید الدین خان بهادر و
امیر کبیر بهادر و نصرت جنگ بهادر و حسن منور خان بهادر تاکید میشود که بقایای تعلقات داخل
خزانهٔ عامره نمایند هریک عرض میکنند که ما بقایای تعلقات سرکار بالراس والعین داخل میکنیم
و داخل مینمایند و کسیکه باقیدار نمی باشد یا از دفاضل بحضور رسیده باشد عرض میکنند که برنگخوار باقی
نیست یا بسرکار فاضل خیر طلب رسیده است و تفصیل روپیه که برای اعراس سالانه مقرر است این است

نام مهتمم	نام صاحب عرس یا فاتحه	نام ماه	تعداد روپیه مقرره
میر ناصر علی	عرس حضرت سید عبدالوهاب صاحب مرحوم	محرم	ماه عه

نیز دربار گهربار منعقد می شود و نذور میگذرند و امیر کبیر بهادر و دیوان صاحب و پیشکار صاحب
و خورشید جاه بهادر و بشیر الدوله وغیرهم معززین آخود بدولت میگیرند و باقی را بفرط عنایت حکم
می شود که دیوان بگیرند پس ایشان میگیرند و نوشته با که حاضر میشوند بسر پیچ و جیغه سرفراز
میفرمایند و هر چهار روپیه و اشرفی میگذرد و بسر کار عالی داخل میکنند و نیز نذر جمعیت همراهی امیر کبیر
بهادر و مختار الملک بهادر و دیگر امرا داخل حضور پر نور میشود و با امیر کبیر بهادر و مختار الملک بهادر
و صمصام الدوله بهادر و رشید الدین خان بهادر خاصه عنایت میگردد و هم چند جامه و خوانے
را ارشاد میگردد و همچنان بعمل می آید و این در اکثر تقاریب دستوری عجیب و غریب آنکه در غره اولے
عید الضحی یک لک گوسپند از سرکار حضور پر نور و نواب مختار الملک بهادر و امیر کبیر شمس الامرا
بهادر و دیگر امرا بر ملازمان و متوسلان و منشیان و قبائل و عشائر و محلات معلات حسب
حصص معینه تقسیم میشود و تا تاریخ نهم ذیحجه بهر یک کس مذکور عنایت میگردد و بهر واحد می رسد
و همچنین در ایام فصل انبه که شروع از ماه چیت میگردد و علی قدر الحیثیت انبه تقسیم میشود و بهر کس
هر قدر که مقدر کرده باشند میر سد الله القدیر این سرکار عالی جاه را تا یوم التناد قائم و پائنده
دارد آمین و بزمانه نواب غفران مآب روزانه فاتحه پیشوایان طریقت رضی الله عنهم بر نان
گندم سیر ده پاو حلوای تر سه پاو پخته میشده تقسیم بر غربا باین طریق می شد که فی کس دو عدد نان
و یک سیر حلوای تر داده میشد الحال صدها من بریانی پخته بر غربا تقسیم می شود و صدها من غله خشک
بعنوان روزانه داده می آید بلکه نان سه پاو آرد گندم پخته بر سکان محلات بلدهٔ فرخنده بنیاد روزانه
تقسیم کرده میشود و بهمین خیرات مبرات بحکم الصدقة ترد البلاء دفع بلیه میگردد و بآن امن است در ملک
آرام در مملکت و هر گاه صاحب رزیڈنٹ بهادر مبدل میشوند دعوت جلسهٔ حکام کمال تزک و سامان
در روشنی و رقص و سرود بشب میشود پس بروزی بحضور ملاقات نموده مرخص میگردد و
حاکمی جدید که بجای ایشان می آید برائے پیشوائی آن ڈاک چوکیها حیدرآباد تا ابتدائے ملک می نشیند
و از بلدهٔ فرخنده بنیاد تا بسر حد ملک امیری ممتاز بجمعیت معتمد بهابرای پیشوائی می آرد از انجا

هرگاه صاحب عالیشان بهادر میرسیدند دیوانصاحب استقبال کرده می آوردند حالا یکدو بار
چنان شنده است که بدیوانی از کوٹھی تشریف می آرند واز نیجا بر فیلان سوار شده تشریف می برند
و دیوانصاحب وامیر کبیر بهادر در حضور حاضر میباشند استقبال کرده می نشانند و حضور برآمد
میشوند و ملاقات میشود و کلمه کلام و مزاج پرسی میشود هرگاه باندان پیش میشود رخصت میشوند
اگر امر ضروری از پیشتر صاحب ممدوح ملاقات تخلیه میخواهند ناچاری تخلیه میشود بعد از دیوانصاحب
وغیره کسی از امرا در انجا نمیباشد یعنی دیوانصاحب وامیر کبیر بهادر تا پرده برده میگزارند
و سوای حضور و صاحب رزیڈنٹ بهادر و یک دو صاحب دیگر همراهی ایشان را زاین خلوت
را کسے نمیداند و امیر کبیر بهادر و مختار الملک بهادر بیرون در نشسته میباشند بعده صاحبان بیرون
می آیند و امیر کبیر بهادر و مختار الملک بهادر باز قدری مشائیت میفرمایند و صاحبان بهادر باز
سوار شده بر کوٹھی خود تشریف می برند یا دیوانی تشریف می آرند باز از نیجا بر کوٹھی تشریف
می برند و اگر تقریب عطای چیزی یا انقلابی بامیرے میشود بسیارے از حکام ولایت میباشند
و خریطه که می آید رشید الملک بهادر میخوانند و منشی رزیڈنسی و خزانچی آنجا نیز حاضر می باشند و
منشے رزیڈنسی یا نامیان که خزانچی آنجا اند القاب یا خطاب را حسب هدایت صاحب رزیڈنٹ بهادر
خوانده به بندگان عالی می شنوانند و آن چیز را حضور پر نور بآن امیر بدست مبارک خود عطا میفرمایند
و امیر ممدوح نذر میگذارند باری اسٹاف انڈیا مع القاب از لندن برای نواب مختار الملک
بهادر و جناب صاحب رزیڈنٹ بهادر آمده بود که حضور مجمع بست و نه افسران انگریزی و مخصوصان
خود را جمع فرموده بدست مبارک خود عطا فرموده بودند و زیب گلوی هر یک نموده پس
حکم شد که باندان داده آید و سلامی اتواب دو بار سر شد و مرخص شدند و بر هر کس از امرا
کمال قهرمان سلطانی نازل میشود در قلعه محمد نگر عرف گولکنڈه مقید میگردد و باز برنمی آید
الا ماشاء الله چنانچه محتشم الدوله بهادر که بدستگیری الطاف حضور بعد زیاده از یکسال از آنجا
طلب شد نزد و باستقبال امرا استقبال و بالطاف حضور پر نور مشمول شدند و بروز نوروز

سیله و دستار عنایت میگردد و با فسر ایشان که و غیره ایشان نامندش دو شاله مرحمت میشود
و برای روشنی کوه مولی چار هزار روپیه باحمد میان عنایت می شود و بامار مضانی و ماما جمیله و
ماما شریفه و ماما و لارام یک یک هزار روپیه معمولی کوه مولی عنایت میگردد و برای میوه خورے
فرزندار جمند شبلی میان خورشید جاه بهادر که آن نبه حضور پر نور میشود ضاعف الله اقبالهم
بست و هشت روپیه ماهوار مقرر شد و بعشرهٔ اولی شعبان المعظم دو هزار روپیه عنایت میشود
برای نیاز نا بحساب دو صد روپیه روزانه فاتحه شده باشد و گاهی ملاحظه کشتیهای جاموشان
میفرمایند و به نوکران که خدام آنها باشند سی روپیه انعام عطا می شود در عشرهٔ ثانیه شعبان
المعظم برای روشنی مکه مسجد و مکان منجملی بیگم صاحبه دو هزار روپیه عنایت میگردد و نیز و بنج
سبد آتشبازی بمحبوب بیگم و بنج سبد بسالو بائی و پانزده سبد آتشبازی بروشن الدوله بهادر
و پانزده سبد بصمصام الدوله بهادر عنایت میشوند و از نزد رشید الدین خان بهادر پانزده
سبد آتشبازی بحضور پر نور داخل مے شوند و حضور پر نور را اگر عشق ست بخیرات ست هر وقت
خیرات ست و دست مبارک ست بیت چندین فنون شیخ نبرزد به نیم خس ۲ راحت
بدل رسان که همین مشرب است و بس ۲ مصرع بخور بخش که دنیا و آخرت بردی مگو تو
حضرت است امابر جهن کما احسن الله الیک عمل آنجناب است و صاحب رزیدنٹ بهادر اگر
ارادهٔ ملاقات می فرمایند معرفت دیوان صاحب اطلاع آن بحضور میشود و پس روزی مقرر کرد
می شود و حکم فرش و فروش می گردد و آن روز از صبح معرفت کوتوال بندوبست اه از کوهی
تا جلوخانه میگردد و که کسی سلاح بندار کوهی رزیدنسی تا جلوخانه میان راه نمی آید اگر ضرورت
بیاشد افیال سرکاری میروند صاحب رزیدنٹ بهادر مع قدرے ترک سواران و یک دو اصحاب
خود تشریف می برند سابق دستور چنان بوده است که براه مستقیم تشریف بدر دولت
می بردند آنجا دیوان صاحب حاضر می بودند یعنی چون خبر میرسید که صاحب رزیدنٹ بهادر
مع مصاحبان سوار شدند از جلوخانه دیوان صاحب بر فیل سوار شده داخل در دولت میشدند

مرحمت شدند و تا تاریخ یازدهم شریف موی سر مولود تراشیده شد و بموتراش یک صد و پنجاه
روپیه عنایت شدند و بر مشائخین و دیگر فقرا و محتاجان بسیاری از خیر خیرات شد و چونکه هنوز
گرانی بود و در باب تدابیر ارزانی تاکید کامل از حضور بر دیوان صاحب بهادر بوده است فلهذا
نذر دیوان صاحب و پیشکار صاحب در باب تهنیت تولد فرزند ارجمند نگرفتند و چنان فرمودند
که بعد از ارزانی خلعت خواهیم گرفت حال ارزانی و گرانی هر دو از جانب حق ست نه از طرف خلق الله
یقبض و یبسط در کلام مجید است و هرگاه که تا تاریخ پانزدهم ربیع الثانی صندل بر بدنه صاحب قدس سره
می رود اطلاع آن بحضور پر نور می رسد و چون قلعه محمد نگر گلکنده بنظر ضرورت خود درخواست
آمدن خود میکنند بعد منظوری حکم می شود که کوتوال بلده بندوبست قلعه را در نظر دارد و چون بجای
خود برمیگردد اطلاع آن هم بحضور می شود و بروز عید در هر کارخانه نرگاون انعام پنج صد پنجصد روپیه
انعام می شود و بچودهری ایشان دو شاله مرحمت میگردد و چون خسوف میشود از دوبلی یازده راس
گوسپند و یازده گلیم و یازده تهان کهادی و یک راس جاموش و تیل و ماش و غیره اشیای
تصدق و پنج صد روپیه نقد از پیشکاری یک صد و بست و پنج روپیه نقد باقی دیگر اشیای بشرح
سابق برای تصدق می رسد و همه بر فقرا تقسیم می گردد و شب هیجدهم جمادی الاولی در
فرودگاه و تهال فقرای مداریه می شود و در آتش افروخته دواد و دش می کنند از حضور پر نور
ایشان را دو صد و پنجاه روپیه داده می شود مصرعه چیزی بده درویش را چیزی مگو درویش را
زیرا که ایشان بردا غنیای هدیة الله اند قدم در ویشان رد بلا برای حضرت شاه خاموش
چشتی صابری جاگیرش شش هزار روپیه مع شش هزار روپیه نقد سالانه مقرر ست تا در حق حضور پر نور
داعی مزید دولت و اقبال باشند و چون ماه هلال جب دیده میشود حکم روانگی نقاره کوه مولی میشود
و سه صد روپیه برای خرچ نقاره از سرکار مرحمت میگردد و ضیافت کوه مولی نیز بسرکار عالی داخل میگردد
و یکم رجب کونڈه تیار میشوند و چند امرا به تناول آن متوجه می شوند و این خرچ کونڈه دو هزار
و پنجصد روپیه عنایت می گردد و تا تاریخ چهارم بست و یکم از مجاوران کوه مولی حاضر میشوند

بمنصبداران خورانیده میشود خصوصاً بتاریخ یازدهم معرفت اسد علی داروغه طعام یازده هزار
روپیه بخت کنانیده تقسیم کرده میشود حضور پرنور دستار بروضع قدیم بر سر مبارک خود میگذارند
و برای بستن آن دستار بندی ملازم ست و بتاریخ دوازدهم ربیع الاول در مکه مسجد رونقی بسیار کرده میشود
و در حق هر کس که فتوی قصاص میگردد تا وقتیکه از حضور حکم محکم صادر نمیشود بخرج در آورده نمیشود
و گردنش زده نمی شود و هرگاه بقتل میرسد عرض کرده میشود که گردنش در یکضرب از تن جدا شد
و اگر زیاده ضرب جلاد میرساند مورد عتاب میگردد و بتاریخ دوم ربیع الثانی سال یکهزار و دو صد
و هشتاد و سه هجری حکم محکم برای بنا مسجد در افضل گنج صادر شد که هنوز تیار نمی شود تاریخ
بنای آن فقیر با تعمیه گفته ام این ست **تاریخ** ساخت نواب افضل الدوله ✻ خانهٔ حق که
نیست او را جفت ✻ هر زبان آورد بتاریخش ✻ فکر می کرد و گوهری می سفت ✻ ناگهان
مردے از رجال الغیب ✻ بر جل افضل المساجد گفت ✻ ۱۰۵۰ ۲۳۳ و نشست پیشوا صاحب بجای نشست
محی الدوله مرحوم مقرر ست برای میوه خوری دختر عالیه خود بدولت بست و پنج روپیه و برای میوه خوری
صاحبزادهٔ بلند اقبال که بتاریخ پنجم ربیع الثانی سال یکهزار و دو صد و هشتاد و سه هجری متولد
شده بود طال عمره و اقباله چهل و هشت روپیه مقرر فرمودند تاریخ آن نو بادهٔ باغ اقبال و
افضال که نام نامی آن میر محبوب علی ست ضاعف الله ملکه و فضله آنچه گفته ام این ست
تاریخ بدرگاه الٰهی سر چو سودم ✻ دعا ها خالصاً لله نمودم ✻ که ای خالق طفیل احمد پاک ✻
بکن شرمنده بدخواه حسودم ✻ بده آقای نعمت را تو فرزند ✻ کزو باشد در نعمت کشودم ✻
بحمد الله که در درگاه ایزد ✻ قبول آمد دعا های سجودم ✻ که یعنی افضل الدوله بهادر ✻ پسر
خوش یافت که اورا ستودم ✻ باقبال و حیات و نصرت و فتح ✻ بفضل دائمی هم لب کشودم ✻
اجابت از در حق می شتابد ✻ بعجز و زاری خود آزمودم ✻ ندا آمد امیر افضل الملک ✻ چو فکر
سال میلادش نمودم ✻ قمر جاه و جلالش در فزون باد ✻ که با گردو بیان آمین شنودم ✻
و از لفظ هوا لمختار نیز تاریخے برآمدان از بطن واحد بیگم ست که برای زچگی ایشان پنجهزار روپیه

بسیارست تکلیفے کہ بیانش ناگفتہ بہ مردمان می رسید مختار الملک بہادر ارشاد گردید کہ ہر روز
بلا ناغہ در افضل گنج و بارہ دری و پل کہنہ و یاقوت پورہ طعام ہزار روپیہ بر غربا تقسیم شدہ باشد
ہمچنان چندی عمل ماندہ اما چونکہ در عطای غلہ عطا عام بودہ است پس غلہ از گندم و زرت و ارہر
و مونگ بقدر خوراک یک کس تقسیم می شد و این تقسیم تا مدت دراز ماندہ است امید کہ بہ نیت نیک
حضور پر نور بر مخلوق دراز زانی کشودہ شود و بندگان عالی را فرحت بخشیدہ آید چون درین ملک
مثلاً در جنگل ابراہیم پٹن گوسپند دشتی بسیار میباشند اکثر امرا و میر منشیان بحضور پر نور میرسانند و جواب خریطہ
نواب گورنر جنرل بہادر منشی سردار علی فرزند کلان رشید الملک بہادر مینویسند و اگر خریطہ میرسد
ایشان بحضور پر نور مے خوانند و ہر قدر آب در رودے می آید اطلاع آن بحضور پر نور میشود کہ ہفت یا دہ
یا بست و یک طاق پل کہنہ غرق شدند یا یازدہ مثلاً یکم و بیش ازان و از راجہ ہا کولاس یا شولاپور وغیرہ
از ملک محروس بار یاب دیوانی میشوند اطلاع شان بحضور پر نور میگردد و ہر لفافہ کہ از کلکتہ از حضور فیض گنجور نواب
گورنر جنرل بہادر یا از ولایت بحضور صاحب رزیڈنٹ بہادر نامی حضور پر نور میرسد معرفت دیوان ممدوح الشان
داخل حضور پر نور میگردد و چون جواب خریطہ شنوانیدہ میشود و بران ضرورت مہر خاص مے گردد نواب
رشید الدنیخان بہادر و دیگر امرا یعنی خورشید جاہ بہادر و راجہ نانک بخش بہادر و لالہ درگا پرشاد و
ٹیپو صاحب و تہنیت یار جنگ بہادر و منشی رشید الملک بہادر کہ مہر حضور پر نور تحویل ایشان و کوٹھہ میباشد
طلب میشوند ایشان حاضر شدہ مہر خاص را در بروی حضور پر نور در کوٹھہ یعنے مہر خانہ باحتیاط کشادہ
برآوردہ بر خریطہ می چسپانند و باز مہر خاص را در کوٹھہ مہر خانہ نہادہ بند مے کنند و بر درش
ہر یک مہر خود ہا ثبت می فرمایند و خریطہ بملاحظہ بندگانے فعا در آوردہ بہ خدمت نواب
مختار الملک بہادر مے فرستند و ایشان بخدمت صاحب عالی شان بہادر روانہ میفرمایند
و اگر طے نامجات برآوردن از چار صندوق کہ در ہمین کوٹھہ میباشند منظور حضور پر نور می باشد
ہمین امر انشریف می آرند و برآوردہ بملاحظہ اقدس مے در آرند و باز بدستور بحفاظت تمام
بجای خودش می گذارند و بماہ ربیع الاول اکثر طعام پختہ شدہ بر فقرا تقسیم میگردد و ہم

و با میرالدوله و عرض بیگی حکم می شود که بر نعل صاحب قهٔ هٔ بر بندند که همچنان العمل می آرند و قهٔ هٔ
بفتح دال هندی و سکون های هوز به تشدید و کسر تای هندی بیای معروف آن پارچه سرخ یا زرد
مطبوع به پنجهٔ ابرک می باشد و حضور پر نور اکثر بر چودنڈا که هوادار باشد سوار شده تشریف از مکان
می آرند و آن را زنان کهار می بردارند و عجب تر اینکه حامله میباشند و چونکه حضرت قوی الجثه
اند ازین زنان مرد خصلت اگر می افتند در بهره نگاه داشته میشوند و مورد عتاب میگردند بارها
کرده می شوند و در فصل اثمار زاب که بحضور پر نور میرسند بر امرا و اعزهٔ اجلهٔ و محلات دیوانخانه
و ملازمان تقسیم فرموده می شوند و این اثمار را امیر کبیر بهادر و رشید الدین خان بهادر و حیدر نور خان
و تهور جنگ بهادر و نصرت بهادر داخل می شود اگر در فصلے قلت رومی نماید به تعلقه داران
حکم نامه نمی شود انچه امسه تیار شود بسر کار ما بدولت رسانیده باشند قیمت آن داده خواهد شد
هرگاه صاحب عالی شان بهادر عزم ملاقات می فرمایند دیوان صاحب عرض بحضور می نمایند پس
حکم می شود که روز و وقت مقرر کرده اطلاع دهند داروغهٔ مطبخ حضور پر نور انوار جناب بهادر اندگر برای
حفاظ وغیره تیاری طعام منظور می باشد بر ایشان نفاذ حکم عالی می شود و هرگاه امید پیدا
شدن ثمرة الحیوة قریب معلوم می شود بدیوان بهادر حکم تیاری کڑه و نهسلی و نصرت جنگ بهادر
ارشاد تیاری جوڑه برای زچه و بچه صادر می شود که داخل کنند اگر حسب تقدیر طبع پیشکار از اعتدال
منحرف میشود و بضرط بندهٔ نوازی دریافت خبر صحت میشود پس از پیشکار آداب علاوه مع کیفیت
صحت بعرض التماس می درآید و چون بعد صحت باریاب میشوند نذر میگذرانند و چون شاه نورالدین
قادری قمیصی عزم ملاقه می فرمایند برای بابهبودی حضرت ایشان دو فیل و دوه اسپ از
حضور پر نور مرحمت می شوند و دانه و گاه وغیره صرف آنها نیز از حضور عالی معین میگردد و تاریخ
سیزدهم صفر از دیوانے مبلغ پنج صد روپیه نقد و روغن و ماش وغیره و از پیشکاری یکصد و بست
و پنج روپیه نقد و روغن سیاه و ماش وغیره برسم تصدق بحضور پر نور داخل میشود و چون گرانی
غله در سیولا بسیار بوده است که بهر پنج را نرخ فی روپیه پنج سیر بود و مخلوق که در ین بلده فرخنده بنیاد

اکثر از ارزال ست اگر یکے از نشان بر پیره می رسید بپاداش آن در کوتوالی تا یکماه قید کرده میشود
بتاریخ چهارم محرم لنگر رشید الدین خان اقتدار الملک بهادر می برآید و همین تاریخ لنگر صاحبزادگی یعنی
دختر خرد نیز می برآید و بتاریخ چهارم درخواست خرچ لنگر حضوری می گذرد و بران چارده هزار روپیه صرف
آن بامیر الدوله بهادر خانسامان حضور عطا می گردد و بتاریخ پنجم لنگر حضوری می برآید و تمام جمعیت
حضوری و امیر کبیر بهادر و جمعیت پیشکاری و دیوانی همه همراه آن می باشد و این مجمع در حیدرآباد
لائق دیدست اما فوج که باآئین است همه باساز و یراق درست و لے آئین همه غیر منتظم
مشروع و فوج تلنگه از همین تلنگستان است تقلیبا همه فوج پیاده که با کلاه و بندوق و وردی
باشد موسوم به تلنگه گردیده و از دیوانی بابت نذر جهولی بست و یک اشرفی و یکهزار و هفت صد روپیه
و بست و یک کشتی جوڑه و سیلی ها وغیره و از نزد پیشکار پنج اشرفی و نهصد روپیه و هفتده کشتی
جوڑه وغیره و از راجه اندر جیت بهادر هفت کشتی دستار و انگشتری و سیلی وغیره داخل می شود
و حضور پر نور بروز لنگر خود بدولت مع بیگمات در بنگلهٔ سبز تشریف آورده لنگر و کل جمعیت
دیوانی را ملاحظه می فرمایند تماشای آن می بینند و جمعیت امیر کبیر بهادر را بانصف ملاحظه فرموده
برخاست می فرمایند زیرا که شام می شود و بوقت یکپاس شب بحضور پر نور عرض می شود که لنگر بحسینی علم
داخل شد و لنگر امیر کبیر شمس الامرا بهادر از سپیده دم صبح برآمدی می شود و درین لنگر هر سانحه
شدید که پیدا میشود و جزآن هم بحضور مفصل می گذرد و بعرض می رسد که فلان بفلان سبب زخمی
شد یا هلاک گردید یا بخیر گذشت و اگر کسے سائل زر بر جهروکه استاده مرثیه در ایام محرم می خواند
هر چه قسمت او یاری می کند او را سرفراز بانعام می فرمایند و بسیلی با امیر کبیر بهادر و مختار الملک
بهادر و پیشکار بهادر و نواب روشن الدوله بهادر و رشید الدین خان بهادر و شبلی میان و مردم محل
ایشان که دختر مکرمه حضور اند و شاه صاحب و دیگر بیگمات را مغرز و ممتاز می فرمایند و بتاریخ نهم
بشب دهم محرم وقت نیم شب سواری فعل صاحب می برآید برای حفاظت آن صد جوان
فرستاده می شود نهایت هجوم مردم و کثرت مشاعل می گردد و این هنگامه نیز قابل دیدست

اگر مانعے پیش می آید حضور برآمدنی شوند حکم می شود که همه نذر رها و اخل نمایند ما مانجا و حسب الحکم
نذور جمله امرا رچه دیوان وچه پیشکار و چه کوتوال وغیره گرفته داخل میکنند و همه بدون سلام و مجرا
بامکنهٔ خود ها واپس می شوند بفرط کرم بروز عید سعید به نواب امیر کبیر بهادر و نواب مختار الملک بهادر
و نواب رشید الدین خان بهادر و خورشید جاه بهادر و شاه صاحب میان یعنی بشیر الدوله بهادر خاصه هم
عنایت می شود از همراهی نواب مختار الملک بهادر دو هزار روپیه و نواب امیر کبیر بهادر دو هزار
روپیه و پیشکار بهادر پنجصد روپیه و محمد حسن خان جمعدار پنج صد روپیه و نصیب یار جنگ بهادر پنجصد روپیه
و بلوڈهن خان جمعدار پنج صد روپیه داخل مے شود باقی متفرقات نه صد و پنجاه روپیه و هشتاد
و سه مهر اشرفی میباشد و بروز دیگر از طرف صاحب عالی شان بهادر هم تهنیت و مبارکباد میرسد سلام
و مجرا رها یان و اصیلان می شود حضور کوٹهه کشاده اشیای نقره همه خواص تقسیم میفرمایند و تذر
نواب ذوالفقار الدوله بهادر و نبیرهٔ صمصام الدوله بهادر و نواب روشن الدوله بهادر میگذرد
و نذور محلات میگذرند و مجلس جشن می گردد و هنگامهٔ رقص و سرود میشود و بروز هولی به پوربیها
دو صد روپیه و بلوده ها صد روپیه و کهاران دو صد و پنجاه روپیه بمساة ایشان نیز بدستور انعام
داده میشود و روزانه حضور پرنور صباح و سه پهر برآمد میشوند و بانعامات بهر قدر که تقدیر موفقت میکنند
بندگان خدا را سرفرازی می بخشند هر کس امتحان مقدر خود خواهد اینجا آید و ببیند رباعی آهن که بپارس
آتشا شد * فی الحال بصورت طلا شد * خورشید نظر چو کرد بر سنگ * تحقیق که لعل
بی بها شد * و بعضے اعیان که بمخصوصان جناب معلی جرمانه می فرمایند در آن بر فقرا و محتاجین
تقسیم کرده می شود و شکیل که بر سن گلوبند اسپ می باشد و شکال که پابند اسپ میشود اگر مطلوب
میباشد آن را راجه نانک بخش بهادر داخل مے کنند و برای چوکی و پهرهٔ زنان خانهٔ زنان مقرر اند
که سلاح بسته چوکی و پهره می دهند شاید که زیاده از دو صد زن اینچنین باشند ایشان را گارڈن
نامند بفتح کاف فارسی با لف پیوسته و رای هندیه موقوفه و فتح دال مهمله و سکون نون
کمال مستعده و محنت و جفاکش می باشند اکثر از ایشان مرد نگیرند و بعض نکاح هم میکنند و این فرقه

بست و یک و بست و یک خوان بر روشن الدوله بهادر و چهل خوان از خاصه عنایت می فرمایند
و دیوانصاحب چون برای قطع جوڑه عید الفطر اجازت خیاطان میخواهند از حضور پرنور پروانگی
خیاطان می شود و همدرین ماه مبارک نرخی را اجازت گشت حسب دستوری گردد و آواز
چار مینار تا کاردان گشت می کند چون بمکان خود داخل میشود عرض آن میشود که نرخی فلان
فلان محله را گشت کرد و حضور فرد رسوم تعلقه را از دیوانی طلبیده نیز ملاحظه فرموده در سیاهه
نگاه می دارند و چون طعام از جائی و راه مبارک می آید بر فقت او ضعفائے که پائین بنگله
استاده می باشند تقسیم میگردد و طلب روغن گاو باستصواب مرزا ثابت علی بیگ و
وحید منور خان پسر نواب ممتاز جنگ بهادر و نصرت جنگ بهادر میشود و گاهی در کوٹھه تشریف
آورده بمامایان و اصیلان حکم عالی صادر می شود که پارچه های او را به بغما برند و بتاریخ ۲۹ ماه
مبارک جوڑه های عید مرسله نواب مختار الملک بهادر و پیشکار بهادر و کلاه های ماهانه از نزد
رفیع الدوله بهادر داخل میشوند و قاضی و کوتوال و صوبه بلده را پروانگی رفتن عیدگاه برای
ادای نماز عید می گردد و حکم گستر انیدن فرش می گردد و بروز عید عرض میگردد که قاضی و کوتوال
وغیره برای نماز بعیدگاه رفتند باز بعد فراغ عرض می شود که پس از ادای دوگانه و خطبه حاضر
شدند پس دیوان و پیشکار حاضر شده آداب عرض میکنند و باریاب میشوند اول نواب مختار الملک
بهادر یا امیر کبیر بهادر بعده نواب رشید الدین خان بهادر و فرزندان ایشان بعده پیشکار بهادر
و فرزند راجه نانک بخش بهادر بعد همه امرا و منصب داران نذر بحضور پرنور میگذرانند چند عمائد را
حضور خود نذر می گیرند و بقیه را به نواب مختار الملک بهادر حکم میگردد که نذور خود گیرند درین میان
هر قدر نوشه های امیرزادگان حاضر میشوند بجبغه و سرپیچ سرفراز می شوند امروز چوبداران را
گرم بازاری می شود که عموماً تهدید و توبیخ میکنند و اظهار قرب خود می نمایند زیرا که کمال جقلش میشود
و کسیکه بدون دستار درباری و عمامه و جامه می باشد دخل نمی یابد گویند آنروز هجوم
نذرگذاران بسیار می شود فقیر گاهی درین یوم سعید حاضر نشده ام که تقدیرم یاوه نفرموده است

می فرمایند و پس از آن بسنت پیشکار بلازمۂ یکهزار و دو صد و پنجاه روپیه و یک جوڑه و یک انگشتری
و بست و پنج خوان خاصه و بست ڈالی و دو بار نیشکر و عطردان و پاندان و چنگیردان
داخل می شود و بسنت کنچن کچهری بلازمۂ جوڑه و انگشتری و پانصد روپیه نقد و بست
و پنج خوان و بست و پنج ڈالی و عطردان و چنگیردان وغیره داخل میشود و بسنت ماماجیله بلازمۂ
یک صد و بست و پنج روپیه و جوڑه وغیره نیز داخل میشود و همراه بسنت فوج سرکاری و ساز
و نوازلطیف تمام میباشد و از چنگیر و انهای گل مختار الملک بهادر یک و به پیشکار یک و بامیر کبیر بهادر یک
و بنجور شید جاه بهادر یک عنایت میشود و این همه عنایت خاصه است و تاریخ بست و دوم رمضان
مبارک بر قبر والد ماجد خود که روز عرس نواب ناصر الدوله بهادر مرحوم مغفور است در مکه مسجد
بعد بند و بست تادیگری نیاید تشریف می آرند و مسجد از همه خالی می گردد بر قبر والد مغفور خود هفت
اشرفی و یازده چادر گل میگذارند و بشیرینی فاتحه میفرمایند و بر قبور دیگر اجداد رحمهم الله پنج پنج اشرفی
علی التسویه نذر می کنند و بر دوش چوکی نوازان پنجاه روپیه و نقاره نوازان پنجاه روپیه به گهریال نوازان
نیز بدستور انعام عطا میفرمایند و بزن اهیر که قریب مکه مسجد میماند و یک هانڈی جغرات پیش میکنند یک
اشرفی او را می نوازند و بدو بلکه شکر شربت یک آبدارخانه در حویلی سلیمان جاه مقرر میفرمایند و هرگاه
اول ثمر انبه تحفه بحضور پرنور میرسد بنمازیان خورانیده می شود سبحان الله بیت هر چه دارے صرف کن
در راه او + لن تنالوا البر حتی تنفقوا + کما قال الله تعالی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون هر چه
دوست می دارید تا آن را براه خدا ندهید بمال و نعم نرسید همچنین عادات ستوده مسمی بافضل الدوله
گردانیده و غلغلهٔ فیاضی ایشان بچار دانگ هند بلکه در جمیع کشورها رسانیده رباعی سر در علم عشق
بوالهوس را ندهند + سوز دل پروانه مگس را ندهند + عمری باید که یار آید بکنار + این دولت
سرمد همه کس را ندهند + و صد مصلی و صد تسبیح بحفاظ رحمت میشود و ماه مبارک اگر بمرضی
اقدس میرسد چهل خوان به نواب مختار الملک بهادر و بنواب امیر کبیر بهادر و بنواب رشید الدین خان بهادر
و به نواب صمصام الدوله بهادر بدستور و بخانه عمر ابن عوض و بغالب جنگ بهادر و بسیف الدوله بهادر

می شود و چون داخل نمی شوند اطلاع آن هم میرسد و هرگاه شادی کسی از فرزندان امراء و معززان
سرکار اعلی میشود توشه برای ادای نذر بعد حصول اجازت بروقت مقرر حاضر میشود و از حضور
پرنور بجیغه و سرپیچ و خلاع ممتاز میگردد و هر قدر که طالع او یاوری میکند و حضور مبارک خود را
بر سهره بر گذارند و عرض بیگی سهره بر سر نوشته امر مشل رای رایان مینمایند باز نوشته نذر میگذراند و منظور حضور
میگردد و ایشان نقد مبالغ ضیافت و خرچ ارباب نشاط و صندوق عطر و پاندان و چنگیردان گل
بحضور داخل میکنند و چون از اعمام خواهر صاحبزاده ها برای تبدیل آب و هوا بیرون بلده میروند
و داخل میشوند اطلاع آن بحضور پرنور میشود و در امکنه نوتیار در اکثر جا مولود شریف خواندن را ارشاد
میشود و اتمین در آن در اید و رود تفریحگاه در گاڑی سوار شده اند محل دوسه چکر میدهند و بتاریخ
بست و نهم شعبان فرد افطار داخل میشود و از غره رمضان المبارک بموجب حکم اجرای آن می شود
و ماه مبارک اکثر خاصه پخت شده تقسیم میشود و نقد با مراد هر کرا منظور خاطر اقدس میباشد عنایت شده
ارشاد میشود که بآن طعام پخته هر روز اینقدر نمازیان را مثلاً یازده کس را خوانیده باشد این وقتی باشد
که بسبب عذر شرعی روزه نمی دارند گویا که فدیه داده می شود و عذری می فرمایند که امسال
روزه داشتن نمی توانم و هرگاه که بسنت می رسد دیوان عرض می کنند که برای تیاری جوڑه
بسنت حکم خیاطان بشرف نفاذ یابد بران اجازت خیاطان میشود و بعد تیاری عرض مینمایند
که بسنت از کدام دروازه داخل کنانیده شود بران حکم میشود مثلاً از ڈیوڑهی مردانه در خلوت خانه
داخل باید کرد همچنان العمل می آید و اگر از معظمات بیگمات مثل غفور النسا بیگم صاحبه بیمار میشوند
حضرت ولا و رالنسا بیگم صاحبه را برای خیریت و عیادت ایشان می فرستند و بار که معاودت
می فرمایند عرض آن بحضور پرنور می شود و لازمه بسنت دیوانی این است که دو هزار و پنجاه
دو روپیه و دو جوڑه و یک انگشتری مع عطردان و پاندان و چنگیردان و بست کشتی میوه جات
و هشتاد خوان خاصه و پنج دیگ خاصه و پنجاه ڈالی و ده بار نیشکر می باشد و غالب جنگ بهادر
همراهش می باشند چون داخل می شود آواب عرض می کنند و حضور پرنور بسنت را ملاحظه

روپیه مثلاً عنایت میشود همه غربا و امرا و غیره وقت گذشتن یکپاس شب بتاریخ پنجم آنرا تناول
می فرمایند و صلای عام میشود که بآن پرورش محتاجان منظور خاطر مقدس می باشد و چون
از کوه مولی بست و یک خوانها میرسند میطلبند و چیزی ازان تبرکاً نوش جان میفرمایند و باقی را
در محلات تقسیم میفرمایند و خدمت درست کنانیدن نلها متعلق بشیخ فیض است اگر گاهی درستی
نلهای مکانات خوب درست نمی کنانند مستوجب جرمانه می شوند و فوراً ادا می سازند و حضور تمام
ماه مبارک باصوم می باشند الا ماشاء الله و آن ضرورت شرعیه باشد و برای دایه فرزند اقبال
نشان هفت روپیه مشاهره مقرر فرموده اند و خدمت ارباب حرمین شریفین زادالله شرفها
نیز منعقد کرده می شود چنانچه امسال پنجاه هزار روپیه بمکه معظمه و پنجاه هزار روپیه بمدینه منوره افاضها الله
الیهما عنایت فرمودند و اگر هندوان ازامرا برای رفتن متهرا و غیره معابد خود واقع هند و ستان
رخصت می خواهند رخصت یک سال برای ایشان هم عنایت می شود و تنخواه یک سال مشکی
مرحمت میگردد و اگر کسے از معززان سرکار عالی فوت میشود و بعد ادای رسوم مذهبی وارث او
بملازمت و تسلیم حاضر می گردد او را دوشاله سفید بتقریب ماتم پرسے از حضور عنایت میشود
که سر فراز میگردد و فرزندان نواب صمصام الدوله بهادر را کمال تاکید است که بیرون نگردند
چنانکه باری بنواب مختار الملک بهادر حکم فرستادند که فرزندان نواب صمصام الدوله بهادر بوقت
شب کوچه گردی می کنند شما چرا اوشان را گرفتار نمی کنید عرض نمودند که فدوی در فکر گرفتاری
اوشان هستم هرگاه اوشان را گشت کنان در کوچه و بازار می یابم فوراً گرفتار کرده بخدمت
پدر بزرگوار اوشان می رسانم و شب اوشان در کوچه و بازار نمیاند بودند کسی که رو برو حضور
پرنور عرض کرده باشند بخدا راه غلط پیموده باشد و گاهی ملاحظه کشتی پهلوانان هم میفرمایند
و بر اسم سلطانی بانعام دل ایشان را شاد مینمایند و گاهی تماشای بازیگران ملاحظه فرموده
بانعام بسیار می نوازند و هرگاه شبلی صاحب المخاطب بنواب خورشید جاه بهادر بیرون
بلده برای سیر تالاب یا بم یا زیارت برهنه صاحب یا بجهان نما تشریف می برند بحضور عرض

مهوه از علاقه صرف خاص می رسد بعد ملاحظه اگر پسند نمی شود واپس میگردد بلکه جریمانه هم صادر
می گردد وارشاد خرید پارچه مانند مشروع برمرزا ثابت علی بیگ می گردد واگر کسی از باریافتگان
حضور سفارش فقیری می کند اگر تقدیرش برابر تدبیری می باشد هزار هاروپیه خرچ میابد واکثر
قیدیان خفیف المعاد را از کوتوالی طلب فرموده ده ده یا پانزده پانزده روپیه فی اسم وهم
تهانهای کهاوی عطا فرموده در تصدق راهی فرمایند وچادر گل وشیرینی برمزارات اولیاء
الله رضی الله عنهم نیز بیشتر در حالت بیماری خواتین معظمات میفرستند اگر تیاری مکانی یا حوض
منظور خاطر مبارک می باشد برای ساختن آن حکم والا برابالیا امیر معماران نفاذ می یابد که حسب الامر
فوراً تیار می کند گویا که میر عمارت حضوری ست وبرای آرایش باغ لاله گوڑه وحوض آن اگر منظور
خاطر والا می باشد باقتدار الملک نواب رشید الدین خان بهادر حکم والا نفاذ می یابد و
هرگاه اسامیان ٹهگی از رزیڈنسی بجبل پور روانه می شوند اطلاع آن هم بحضور کرده میشود
وهرقدر زندکه بدیوانصاحب بدوروگشت می گذرد اطلاع آن بحضور می رسد ولفافجات اخبارات
معرفت میر رضا علی بخشی بحضور می گذرند وبچهارا دو منشی ایشان خوانده بسمع مبارک
یک یک از اخبار می رساند وبروز جمعه موتراش حاضر می شود حضرت اصلاح می فرمایند وناخن
بروز دوشنبه می گیرند وهرگاه در الوال یا دیگر جا مسابقت میگردد وخبر آن بتفصیل آنکه فلان سبقت
برد وفلان نبرد بسمع مبارک می رسد وبیشتر برای دستر خوان کوه مولی هزار هاروپیه از سرکار
مرحمت میشود که غرض ازان ایصال ثواب بارواح طیبات وپرورش محتاجان ست واگر کسی
از ملازمان عازم مکه معظمه میشود رخصت یک سال یا دو سال عطا می گردد اگر محتاج محض میباشد
تنخواه آن هم پیشگی مرحمت می شود وحفاظ که برای خوردن ماحضر دستر خوان برکوه مولی میروند
برای سواری ایشان چهل منزل رتهه ودوازده زنجیر فیل مثلا از سرکار عنایت میشود وهرگاه
فوج سرکار عظمت مدار بتقریب بدل وارد نواح بلده می شود خبر آن نیز مفصل از مقام آمد رفت
وتعداد وسامان فوج بسمع مبارک می رسد وبماه رجب تیاری گونڈه ها کرده می شود وبقصد

بلکه بعض شب نصف تا شب اجلاس می فرمایند و هنگام ضرورت در شب خستم هم میخوانند همراه
بعضے از مخصوصان و در اینجا باریابی می شود و بقدر مقدر با نعامات مفتخر می گردند و دستور حاضری
نواب مختار الملک بهادر اینکه یا خود بدولت ایشان را یاد می فرمایند یا ایشان پیشتر اطلاع خود
فرمایند پس بهر وقتی که ارشاد می گردد حاضر میشوند و خود بدولت گاهی از محلی بمحلی بر بگے
سوار شده تشریف می برند و وقتی از قوالان مثل معصوم و گهیسے خان و از سارنگی نوازان
چیزی سخن خوب و آواز مرغوب میشنوند و به بذل و کرم می نوازند اما این فعل بسیار قلیل بلکه قلت
چون ماه نو دیده می شود خوانهای نبات مصری از قلعه وار محمد نگر می گذرند و آداب امرا
وغیره بابت رویت هلال ماه نو بعرض رسانیده می شود و هرگاه دیوان صاحب ارادهٔ رفتن
سرورنگر یا حیات نگر یا منصور آباد یا کوه مولی یا ارادهٔ ملاحظهٔ سیر مسابقت اسپان می نمایند
و پروانگی رفتن آنجا را می خواهند از حضور اجازت می گردد و چون باز گردیده داخل مکان
مے شوند باز بحضور والا اطلاع کرده می شود و هرگاه کدامی محکمه یا مجلس جدید قائم می گردد
بحضور اطلاع تقرر آن کرده می شود و هرگاه کسی از حضرات نقشبندیه عرض حاضری میشود
حاضر می گردند بکمال اعزاز طرف بازوی راست بر تخت خود می نشانند و جای میدهند و تا دیر
همکلام می گردند و شیرینی و نقد هزارها روپیه عنایت می فرمایند و هرگاه کسی از بیگمات درخواست
رفتن جهت زیارت برهنه صاحب وغیره می کند در صورت مناسب اجازت رفتن میدهند
و اگر کدامی صاحب جدید در کوٹھی رزیڈنسی داخل میشود اطلاع دخول آن هم بحضور میگردد که فلان
صاحب از فلان جا داخل کوٹھی رزیڈنسی شد و چون کسی از ملازمان فوج صرف خاص یا منصبدار
بعارضه معذور میگردد بفرط کرم بر اسامی او از فرزندان یا از اقربایش مامور و معمور می فرمایند
و این رسم قدیم سرکار آصف جاهیت دام اقباله و خواهای اعراس بزرگان قدس اسرارهم
یا سبدها شریفه و بنبه از امرا و قلعه وار محمد نگر یا کوله و سنگتره از دیوانی میرسند بفرط عنایت منظوری
فرمایند و ازان بمختار الملک بهادر با امیر الامرا و دیگر اعزه و اجله می بخشند و سبوچه ها روغن

هرکرا از ملازمان طلاع یاوری باشد سند زمین و مواضع هم عطا میگردد و اگر کسی فریاد نوعی میکند
ارشاد میشود که مقدمه این را در عدالت رجوع کنانیده شود اگر کسی از عزیزان و متوسلان درخواست
میکند که بنده میخواهد که نسبت فرزند خود با دختر فلان کند در صورت مناسب سرداری میشود و چون
از عزه اجازت حاضری خود برای ادای تسلیم مے خواهد اگر مناسب بے باشد حکم اجابت شرف نفاذ
می یابد و چون اخبار قصه و فساد و کشت و خون بلده یا متعلق بلده بسمع مبارک میرسد بکوتوال بلده
ارشاد میشود که کوتوال مهوس فرستاده مقدار گرفتار نماید و جمله اخبار بلده و حوالے آن روزانه
بسمع مبارک حضور میرسد و هرگاه دیوان و بخشی کار از حضور مرخص مے شوند خبر رسیدن هردو
بمکان خود بسمع مبارک می رسد و هرگاه تنخواه محلات از دیوانے می رسد اطلاع آن کرده مے شود
و هرماهان جریانه هم می شود و اطلاع وصول آن بحضور مے رسد و استراحت بندگان عالی گاهے
در آفتاب محل میشود و گاهی در افضل محل و گاهی در بهون نهره و گاهی در مکان نوکه در مکان
سلیمان جاه تیار شده است و سررشته حفاظ را هر امیر که مناسب میدانند سپرد میفرمایند گاهے
به یکی و گاهی بدیگری و چون مزاج یکی از مخصوصات از جاده اعتدال میرود از نقد و گوسفندان
تصدق می فرمایند و بعضے مجرمان را که الزام قتل کرده بران می باشد حکم اخراج آن از ریاست
فرود می فرمایند و اگر کسے از متوسلان و چاکران می میرد تنخواه او را برزوجه یا پسران یا دیگر
اقربایش جاری می فرمایند و اگر از صاحبان انگریز و خاتونان ایشان بدعوت دیوانی تشریف
می آرند اطلاع همه بسرکار مے شود باین طور که فلان فلان از سرداران نه یا بست کس
در دیوان تشریف آورده بزمینه خورده مرخص شدند و برآمدن حضور گاهی در کل پیران
و گاهی در مکان منجلی بیگم و گاهی در افضل محل و گاهی در بهون نهره و گاهی در آفتاب محل و
گاهی در ڈهالیه چمن و گاهے در راگ مالا و گاهے در مکان نوکه بمکان سلیمان جاه تیار
شده است و گاهی بر بادلی خان بهادر خان و گاهی در زمرد بنگله و گاهے در موتی بنگله و گاهی
در توشه خانه و گاهی در نعمت خانه می شود و تا نیم روز و یا سه گهڑی روز و در شب تا یکپاس شب

مجمع قرار میشود و کسی تعظیمی خیز و بسیار ناخوشنودی میشوند و میفرمایند که روبروی کلام مجید و حدیث
شریف تعظیم ما بدولت نکرده باشید که حرام ست و چون فقیر می رسمی در خدمت ایشان میرسد
بکمال خوش عقیدت و ارادت بندگان عالی بطرفة العین بامارت میرسد در عهد سلطنت ایشان
افضل گنج و پل نو و دروازهٔ کلان نو در شهر پناه تیار شده است و افضل المساجد به بسیارے
از تفاع و وسعت مناسبه و چار سوی آن تیار شود و الله تعالی آباد و ان تا قیامت دارد درین
ایام که قحط سالی گردیده بفرط کرم بچند بن هزار غربا از سرکار روزانه غله عنایت و تقسیم میشود
شاید که قریب یک سال این تقسیم جاری مانده زیرا که نرخ گندم چار سیر و برنج پنج سیر وزن شش سیر
شده بود الحال که نیت فیضرسان عالم اثر کرده نرخ غله رو بارزانی آورده است انشاء الله المستعان
قریب ارزانی تام می شود و بعالم فیض عام میرسد از دستورات حضور پرنور ست که هرچه ارشاد کردنے
میباشد بنام نواب فخار الملک بهادر زبانی تحسنیت یاور الدوله بهادر و صولت جنگ بهادر
و ناصر میان ارشاد صادر میگردد و ایشان حکم حضور را نزد نواب ممدوح میرسانند و نواب معظم الیه
هرچه بجواب معروض میدارند بار یاب شده بحضور میرسانند و این آمد و رفت در روز چار چار مرتبه
بعض روز میشود و گاهی بشب هم حکم می رسانند و جواب می دهند و وکلای مشائخین هم بحضور
حاضر می شوند و معروضات موکلان خودشان بحضور میرسانند و هرچه از جواب نقد و جنس حاصل
می شود بحضرات خود میرسانند و هرچه حضور را در ملازمان رد و بدل منظور میشود حکم آن صادر میگردد
و از امرا و ما اگر کسے رخصت میخواهد عطا می شود اگر هنگام تقسیم تنخواه محلات میرسد حکم تقسیم آن
میفرمایند و از دولت سرا اکثر نفوذ احکام حاضری دیوان و پیشکار زبانی ما ما شریفه میشود و حصول
ملازمت دیوان و پیشکار را بحضور گاهی در مکان منجلی بیگم و گاهی در بنجاره و گاهی در دیگر جا میشود
و تخلیه با دیوان هم میشود دیوان و پیشکار باهم می شوند اما اول دیوان باز یاب میگردد و اگر ضرورت
می باشد تخلیه می شود بعده چون زمان رخصت دیوان قریب میشود اطلاع حاضری پیشکار میشود
پس اجازت می گردد و چون سلام پیشکار شد دیوان برخاست نمودند و هر دو مرخص گردیدند

یکی را نام نامی افضل الدولہ میر تہنیت علیخان بہادر ست دوم را روشن الدولہ میر جہانگیر علیخان
بہادر مدظلہما خدایا باکرام دنوال فیض بخش و فیضرسان دار ہر دو برادران را مانند ابر محیط و
تابندہ و پائندہ دار ہر دور اچون مہر و ماہ تابودن آسمان و زمین بجاہ محمدؐ و آلہ و اصحابہ اجمعین
آمین و صلی علی نبیہ و اہل بیتہ و عترتہ و صحبہ کلہم یارب العالمین و العالمین +

۳۸ - افضل اراکین دولت او صدر سلے سلطنت انخے زمان حاتم دوران قدردان علما
مرتبہ شناس فضلا سلیمان قدرت سکندر شوکت جمشید مرتبت رستم صولت محمدؐی اخلاق
رحمانی اشفاق رحیم الخلائق والامم صاحب الجود والکرم فلاطون فطنت ارسطو فطرت
جناب فیضمآب نواب میر تہنیت علیخان بہادر افضل الدولہ نظام الملک آصف جاہ خلد اللہ
فیضانہ جاریا مادام القمر فی السماء سار یا از بطن جناب حشمت مآب دلاور النسا بیگم اند تولد ایشان
بتاریخ بست و نہم ماہ ربیع الثانی در سال یک ہزار و دو صد و چہل و دو ہجری شد و بعد
داخل شدن غفران مآب در بہشت برین ایشان بر چار بالش حکومت مربع نشین شدند
و منشے سید تفضل حسین جایسی عطا تخلص مدظلہ تاریخی خوش نگاشتند کہ اگر کسے گفتہ باشد
بہ ازین نہ در سفتہ باشد قطعہ چو از مسند سلطنت ناگہان + عدد مسند سلطنت ۱۲۰۳ ہفتصد
و سہ شدند + بملک بقا ناصر الدولہ رفت + و عدد ناصر الدولہ ۴۱۷ چار صد و ہفدہ
شد پس چون عدد ناصر الدولہ را از عدد مسند سلطنت بیرون کنند باقی ماند ۲۸۶
باین طریق ۱۲۰۳ - ۴۱۷ بفضل خدای و تائید بخت + بران افضل الدولہ خوش جا گرفت +
پس چون بر باقی کہ ۲۸۶ اند عدد افضل الدولہ کہ ۹۸۷ نہصد و ہشتاد و ہفت باشند افزایند
باین طریق ۲۸۶ + ۹۸۷ حاصل مے شود سال جلوس حضرت نواب صاحب مدظلہ کہ یکہزار و دو صد
و ہفتاد و سہ سال ہجری حاصل مے شود الحال مسند نشینی آنحضرت را سال دہم است و نواب
رئیس را با فقراء و کلام اللہ مجید و بخاری شریف کمال ارادت و اعتقاد است کہ ہر روز
حفاظ قرآن مجید را و بخاری شریف را ختم مینمایند اگر اتفاق ورود حضرت در آن

ایشان از بطن عمده بیگم متولد شده اند تاریخ تولد ایشان سعید بخت است بغره شوال ۱۱۴۶ و تاریخ رحلت ایشان مستوجب بهشت هفتدهم ربیع الثانی ۱۱۶۱ ست مدفن صحن مکه مسجد گردید بعد وفات لقب غفران مآب مقرر شد **تاریخ وفات** بر روح پاک میر نظام علی مدام خوانند باد ضمیمه اشخاص فاتحه * زین مصرع عجیب دو تاریخ را بخوان مستوجب بهشت و باخلاص فاتحه

۳۶ - سپه سالار یار وفادار رستم دوران سلیمان اقتدار اسطوزمان کشورستان ۱۲۱۳ مظفر الممالک نواب میر اکبر علی خان بهادر سکندر جاه فتح جنگ اسد الدوله نظام الملک آصف جاه ثالث از بطن تهنیت النسا بیگم اند که اند اولاد حضرت غوث اعظم سید عبد القادر جیلانی رضی الله عنه بوده اند ولادت باسعادت ایشان در سن یک هزار و یکصد و هشتاد و یک شد و گلگشت ایشان بسوی خلد برین بتاریخ هفدهم ذی قعده روز جمعه سن یکهزار و دو صد و چهل و چهار هجری است ماده تاریخ **مصرع** نکرد حیف سکندر پسند آب حیات * و یگر زین جهان رفت چون سکندر جاه سایه گیستی پناه ظل الله * سال او را شنیدم از رضوان * خلد آرامگه سکندر جاه * مدفن ایشان نیز در صحن مکه مسجد است در حیدر آباد و لقب ایشان بعد وفات مغفرت منزل شد و پسر و هشت دختر گذاشتند نام هر یک از ذکور و اناث مفصل در تاریخ رشید الدین خانی مرقوم است هر که را خواهش بود دران بنید اینجا نگاشتن را حاجت نیست

۳۷ - افضل الاراکین سپه سالار یار وفادار رستم دوران سلیمان اقتدار اسطوزمان کشورستان مظفر الممالک نواب میر فرخنده علی خان بهادر ناصر جنگ ناصر الدوله نظام الملک آصف جاه رابع ایشان از بطن فضیلت النسا بیگم عرف چاندنی بیگم اند ولادت باسعادت و اقبال ایشان بتاریخ یازدهم شهر جمادی الاولی سال یک هزار و دو صد و هشت هجری نبوی ست صلی الله علیه و آله وسلم و سیر ایشان به بهشت برین بتاریخ بست و سوم رمضان المبارک سال یک هزار و دو صد و هفتاد و سه هجری شد و مرقد ایشان نیز در صحن مکه مسجد است و لقب ایشان بعد اتصال برحمت غفران منزل شد غفر الله لهم الله تعالی ایشان را دو فرزند عطا فرمود

میر عابد خان المخاطب بقلیچ خان

که همراه خلد مکان بوقت تسخیر قلعه گلکنڈه بزخم گوله زنبورچه بتاریخ بست و چهارم ربیع الثانی سال یکهزار و نود و هشت ۱۰۹۸ سنه هجری بجوار رحمت الهی پیوستند و بر کنار رود موسی بفاصله شش کروه از حیدرآباد مدفون شدند و نام گرامی کلان را میر بهاؤ الدین بود که قاضی سمرقند بودند و قلیچ خان را دو فرزند بوده اند یکی

۳۳ غازی الدین خان بهادر که پیشگاه حضرت خلد مکان وزیر اعظم بودند وزیر النساء بیگم صبیه نواب محمد سعد الله خان بهادر وزیر اعظم شاهجهان بادشاه منسوب بود که از بطن او دو پسر و یک دختر پیدا شدند و وفات بهادر ممدوح در سال یکهزار و یکصد و بست و دو شد و مزار ایشان در دهلی متصل اجمیری دروازه ست در خانقاه آن مغفرت نشان

۳۴ نظام الملک آصفجاه میر قمر الدین خان بهادر فتح جنگ المخاطب بچین قلیچ خان

از بطن وزیر النساء بیگم پیدا شدند تاریخ تولد نیک بخت ست در سال یکهزار و یکصد و سی و یک هجری اقلیم دکن را بلا شرکت و استعانت فوج دیگر بزور شمشیر خود مسخر فرموده در سنه یکهزار و یکصد و شصت و یک هجری بتاریخ چهارم جمادی الاخری روز دوشنبه بجوار رحمت حق کریم پیوستند بخلد آباد در روضهٔ منوره قریب دولت آباد پائین مرقد منوره شاه برهان الدین غریب قدس سره مدفون گردند نور الله مضجعه بعد وفات لقب ایشان نواب مغفرت مآب مقرر شد تاریخ رحلت متوجه بهشت سنه ۱۱۶۱ هجری نور النساء بیگم صبیه نواب قمر الدین خان بهادر وزیر اعظم محمد شاه بادشاه ایشان منسوبه بوده ست از بطن آن محترمه دو پسر و یک دختر پیدا گردیدند یکی سید احمد خان ملقب بنواب شهید مغفور دوم میر محمد پناه خان مخاطب بغازی الدین خان ثانی مغفور و خیر النساء بیگم مرحومه و دیگر پسران و دختران از دیگر بیگمها بوده اند که تفصیل هر یک در دیگر کتب مثل سوانح دکن و خزانهٔ عامره و غیرها مذکور ست

۳۵ نواب بستطاب آصفجاه ثانی نظام الملک و الدوله میر نظام علیخان بهادر فتح جنگ سپه سالار یار وفادار رستم دوران سلیمان اقتدار کشورستان مظفر الممالک ارسطو زمان

شمار	نام	کیفیت مختصره
۲۲	شیخ	
۲۳	شیخ	
۲۴	شیخ	
۲۵	شیخ	
۲۶	شیخ	
۲۷	حضرت	
۲۸	شیخ محمد	
۲۹	محمد عالم الشیخ الصدیقی العلوی	
۳۰	سلسلهٔ آبا و اجداد	سلسلهٔ علیا از بخارا بود در هندوستان زیاده
۳۱		

شمار	نام	کیفیت مختصره
۳۲	خواجه کلان	
۳۳	خواجه	
۳۴	خواجه	
۳۵	خواجه	
۳۶	قطب	
۳۷		
۳۸	خواجه نظام الدین	
۳۹	خواجه میر شهاب الدین	
۳۰	خواجه عزیزان ثانی	
۳۱	خواجه محمد عرف ثانی	
	حضرت ایشان	
۳۲	نگهبان جهان خواجه	
۳۳	عزیزان نقشبندی	
	خواجه مکی	
۳۴	بابا کلان خواجه	
	امین مکی	
۳۵	خواجه میر اسماعیل	

ایشان را دو فرزند بوده اند خرد در انام نامی

شمار	نام	کیفیت مختصره	شمار	نام	کیفیت مختصره
۲	ابو محمد [illegible]	این نام در رسول خانی نیست	۲	خواجه [illegible]	
۳	ابو القاسم [illegible]		۳	امام جعفر [illegible] صادق [illegible]	
۵	عبد الرحمن [illegible]		۵	خواجه [illegible] بایزید [illegible]	
۶	عبد الله بصری		۶	خواجه ابو الفضل [illegible]	
۷	محمد قاسم [illegible]		۷	خواجه ابو القاسم [illegible]	
۸	نصیر الدین بصری		۸	خواجه علی بصری	این نام در رسول خانی نیست
۹	قاسم علی رودی		۹	ابو سعید علی بغدادی	این نام در رسول خانی نیست
۱۰	محمد سعید [illegible]		۱۰	خواجه علی فارمدی	
۱۱	عبد الله صوفی		۱۱	خواجه ابو یعقوب [illegible]	
۱۲	عبد الرزاق بغدادی		۱۲	خواجه عبد الخالق [illegible]	
۱۳	عبد الله بغدادی		۱۳	خواجه عارف [illegible]	
۱۴	ضیاء الدین بغدادی		۱۴	خواجه محمود [illegible]	
۱۵	شیخ مجد بغدادی		۱۵	خواجه علی [illegible]	
۱۶	شیخ الشیوخ حضرت شهاب الدین سهروردی		۱۶	خواجه محمد [illegible]	
۱۷	ابو محمد حفص		۱۷	خواجه [illegible]	
۱۸	رکن الدین قطب الاقطاب		۱۸	خواجه [illegible]	
۱۹	شیخ علاء الدین		۱۹	مولانا [illegible]	
۲۰	شیخ تاج الدین	این نام در رسول خانی نیست	۲۰	خواجه [illegible]	
۲۱	شیخ فتح الله		۲۱	خواجه محمد [illegible]	

در رسول خانی بعد ملا قاضی ذکر خواجه ابو سعید آمده و بعد آن خواجه [illegible] کلان [illegible] در رسول خانی بعد ملا قاضی ذکر خواجه ابو سعید آمده و بعد آن خواجه [illegible] کلان

نظام الملک آصفجاه خامس میر تهنیت علی خان بهادر دام اقباله مع سلاسل دیگر امرای عظام و کبرای والامقام آنحضرت مع دیگر احوال مشتمل بر چند فصول فصل اول در سلسله حضور پر نور انکه چون آبای کرام حضور فیض معمور صدیقی نسب نقشبندی مشرب بوده اند لهذا اینما شروع بسلسلهٔ جدی و بعیت نواب والاحتساب نظام الملک آصفجاه اول مغفور میکنیم و از اصل تا فرع میرسانم و آغاز از حضرت امیر المومنین ابوبکر بن الصدیق صاحب رسول الله فی الغار و الوزیر الاعظم للنبی المختار رضی الله عنه میتاییم در حدیث شریف آمده است لو کان نبی بعدی لکان ابا بکر و خیر الخلق بعدی ابوبکر بن الصدیق و در حیات رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم بایام مرض سرور کائنات صلی الله علیه و آله وسلم باامامت جماعت نماز پرداخت و بعد وفات آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم همه بیعت آنجناب روز وفات پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم دست نهادند گویا مرشد الکل فی الطریقه شدند رضی الله عنه کما قال مولانا جامی قدس سره السامی

نظم نقشبندیه عجب قافله سالار اند ❊ که برند از ره پنهان بحرم قافله را ❊ همه شیران جهان بسته این سلسله اند ❊ روبه از حیله چسان بگسلد این سلسله را ❊ دگری فرماید رحمة الله تعالی

رباعی تو نقشی نقشبندان راچه دانی ❊ تو شکلی پیکر جان راچه دانی ❊ گیاه سبز داند قدر باران ❊ تو خشکی قدر باران را چه دانی ❊ دیگر از نقش توان بسوی بی نقش شدن ❊ این نقش غریب نقشبندان دانند ❊ وفات رضی الله عنه بشب سه شنبه در میان مغرب و عشا تاریخ بست و دوم جمادی الاخری سال سیزده صد هجری شد و بود عمر شریف رضی الله عنه شصت و سه سال مدفن کرده شد در حجرهٔ ام المومنین عایشه رضی الله عنها با سید نا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم و بود خلافت آنحضرت رضی الله عنه دو سال و سه ماه و هشت روز

از حضرت امیر المومنین ابوبکر بن الصدیق ابن ابی قحافه رضی الله عنه

سلسله جدی نواب نظام الملک آصفجاه اول مغفور — سلسله بعیت اوشان

شمار	نام	کیفیت مختصره	شمار	نام	کیفیت مختصره
۲	محمد بن ابی بکر		۲	سلیمان فارسی رضی الله	

بلده بمجلهٔ فتح دروازه تشریف میدارند و در خدمت ایشان حلقهٔ طالبان حق جل و علا شانه میشود
و هر یک علی حسب مراتب روزانه متوجه لطائف و دوائر و مقامات مشرف میگردد ادام الله فیضانه
جاریا و ربطه ساریا و پیشتر کسانیکه این نسبت مظهریه احمدیه در حق ایشان مقدر فرموده اند داخل طریق
میشوند **سیزدهم** سائر مقامات علیه دائر و دوائر سنیه عارج معارج طریقت صاعد مصاعد شریعت
فی زمانه او حد حضرت مولانا نیاز محمد ترک دام ظله ایشان را ارادت بخدمت شاه سعد الله صاحب
قدس سره هست درین بلده بمغلپوره سکونت میدارند وطن ایشان بدخشان هست نهایت مهذب الاخلاق
اند متوکل میگذرانند در فراهمی صفات حمیده و نعوت پسندیده همچو ذات بابرکات این بزرگ
درین بلده فرخنده بنیاد فردی باشد کمیاب بلکه نایاب و دریاب **چهاردهم** درویش درویش
مسکین همچو خاکی بخجیته دا بکی بر و ریخته نه پشت مار اگر دی نم کف پا را در وی بصفتی که گفته اند صوفی آن باشد
که نباشد ذات ملکی صفات حضرت حاجی مولوی محمد حسین صاحب خوشنویس هست زاو فیضانه ایشان را
ارادت بطریقه نقشبندیه مجددیه در خدمت مولانا شاه احمد سعید صاحب دهلوی مظهری قدس سره
هست و هم از جناب ایشان خلافت یافته اند درین بلده در بازار اتوار چوک مسجد لشکر جنگ بهادر
متوکل مقیم اند بسیاری بفیض ظاهری و باطنی ایشان مستفید شده اند و روزانه میشوند و آنکه گفته اند که
درویش آنست که در صحبت او خدا یاد آید مصداق آن و ایشان هستند مولد ایشان نواح پشاور هست
در هر خط قلم ایشان قوی فیض لازمی ایشان بدیگری تعلیم ایشان زود متعدی میشود عم فیضه
پانزدهم افرد زمان واحد دوران نفور از خلائق و عارف حقائق صاحب ورع و تقوی
عارج معارج صدق و صفا جامع صفات حمیده و مجموع اوصاف پسندیده مخدوم الانام مقبول
هر خاص و عام منظور نظر الله حضرت امام علی شاه صاحب عمم الله فیضانهم و زید الله عرفانهم اند
چون حضرت ایشان کمال وارستگی دارند فلهذا بجای معین قیام نمی آرند درینولا شنیده ام که
بیشتر در قلعه گولکنده تشریف میدارند فاما هنوز حضرت ایشان را ندیده ام **باب چهارم در**
بیان سلاسل حضور پر نور حاتم زمان او حد و بی مثل دوران جناب فضیلتمآب نواب افضل الدوله

معارف دستگاه حلال رموز دورهٔ قادری کشاف غموض اللہ ناظری واللہ حاضری حضرت
سید حاجی نورالدین قادری اندوطن مالوف ایشان قصبهٔ سادهوره ضلع انباله است از
اولاد شاه قمیص قادری اند از سلسلهٔ جدی دارند در نجا از عرصهٔ دراز تشریف میدارند
رئیس انجا بحضرت ایشان اعتقاد میدارد و خدمت که باید از نقد و جنس بجا گیر کرده است
و میکند نسبت مشائخ هندوستان در صحبت ایشان هست اگر مرد با وضع درین زمان باشند
ایشان هستند در خدمت این بزرگ ختم خواجگان رضوان الله علیهم اجمعین ختم در شریف
و دیگر ختم ها بسیاری می شود و هر که توفیق الهی دستگیری میفرماید بدست حق پرست ایشان داخل
طریق میشود در باغ قریب یوسف صاحب شریف صاحب تشریف میدارند
از سرکار جاگیر بست و پنجهزار روپیه بمقرر است باقی دیگر فتوح که بهر هفته از سرکار
میرسد علاوه بران ست کمال نظم در هر امور پسند خاطر مقدس حضرت ایشان ست در باب
ادخار دولت فقرای دو مذهب دارند یکی آنکه فقیر را باید که چیزی از سیم و زر و غیره نزد
خود ندارد تا دل در ادخار آن بدان متعلق نباشد و مانع اخلاص نگردد **بیت**

بند بگسل باش آزاد ای پسر چند باشی بند سیم و بند زر

دیگر آنکه اگر برای اطمینان قلب چیزی
ذخیره دارد تا دل مضطرب بحوائج و ضروریات نگردد مضائقه نباشد و بعد مردن تقسیم حسب
فرائض هم گردد ازین نعمت هم محروم نماند اما تعلق قلب بآن ندارد پس **مصرع**

هر گلے را رنگ و بوی دیگر ست ❁ کُلٌّ حِزبٍ بِمَا لَدَیهِم فَرِحُونَ هر گروه هر چه با و رسیده است
بآن شادان و فرحان ست **دوازدهم** صاحب همت علیا حاکم توجه قصوی صاحب
تمکین در ذات سنجت یکی بین و یکی دان از فوق تا تحت مضمون الظاهر هو الباطن را دانسته
و از غیب گذشته بحضوری رسیده مقبول بارگاه حسان حضرت شاه سعدالله خان وطن
شاه جهان پور افاغنه در هندوستان هست ایشان را بدست شیخ المشائخ حضرت
در شاه احمد سعید مظهر [illegible] نقشبندی دهلوی قدس سره ارادت ست و خلافت درین

است سلمه الله تعالی **هشتم** از مشاهیر خانواده اینجا صاحب الورع والتقی سراما صحاب العلم
والنهی بمنع سنن محمد مصطفی حضرت آقاشاه مرتضی قادری مشرب حنفی مذهب خلیفه سید مرشد قادری اند
وایشان خلیفه سید غلام علی شاه قادری وایشان خلیفه حضرت سید موسی قادری قدس اسرارهم
وایشان خلیفه پیر بادشاه صاحب اند مزار این بزرگ سترگ یعنی حضرت پیر بادشاه صاحب رحمه الله
متصل دروازه پل کمنه است سلسله قادریه هنوز در خاندان ایشان باقی است اما گویند که سبب
پیوستگی امرای زمان کسب طریقه وتحقیق غوامض آن وحصول نسبت علمیه را با دیگری کمتر متوجه
میشوند چه شیخوخت وبزرگ زادگی مانع طلب است از دیگر واکثر بزرگ زادگان باین عوائق از کمال
طریقت محروم میمانند وفقط نام گیرندگان خانواده وصاف گذشتگان خود میباشند ونمیدانند که اگر
کمال بود در نفس نفیس ایشان بود ونمی فهمند که در حدیث شریف وارد است که ای فاطمه تکمیه مکن
بران که من دختر رسول الله ام عمل کن عمل کن هرگاه امر بر عمل است پس هر بزرگ زاده را باید که
قطع ننگ نموده آستین بران چنید که حصول کمال بزرگان کند تا خود بزرگ گردد **نهم** بادشاه
طریقت وسلطان معرفت جاده نشین تمکین مربع نشین چار بالش تلوین جناب میر بادشاه صاحب
قادری برهانپوری که از خلفای حضرت مولانا حافظ شاه شجاع الدین صاحب قندهاری قدس
سره اند مزار حافظ صاحب علیه الرحمه متصل درگاه حضرت سید حسن برهنه از بلده بفاصله یک کروه
است مزار وپیر کهنه از ثقات شنیده ام که در وقت حیات از اصحاب خدمت این بلده بوده اند
نظم ونسق اینجا بحسب باطن جاری بر دست ایشان بوده است رحمة الله علیه **دهم**
شهسوار مضمار توحید یکه تاز فیافی تفرید نور عین سبطین حضرت مولوی سید نور الحسنین حفظ الله عن الشین
المعروف بقادر الدوله بهادر اگرچه در لباس دنیا متصور اما در باطن سراسر نور منور ایشان خلیفه
مولوی سید نور الاصفیا صاحب اند وایشان خلیفه مولوی سید نور العلی صاحب قادری قدس
سرهم اند مزار این بزرگ قریب بلده است وایشان هم از مشاهیر مشائخ این بلده بوده اند علیه الرحمه
یازدهم حاجی حرمین شریفین مقبول سید الکونین اورع زمان اتقی دوران حقائق آگاه

نبطر اللہ دلربای طالبان جام بخش عارفان اہل دل فارغ از مقام و منزل غلغلہ انداز ہدایت از ہند تا
دمشق بقبول طریقہ حضرت خواجہ رکن الدین عشق فی زمانہ ولی سید عمر علی صاحب نشر اللہ فیضانہ فی
الآفاق و افردہ اللہ فی احسن الاخلاق ایشان ہم خلیفہ شیخ صاحب عالی اند و ہم ہمشیرہ زادہ جناب
ممدوح و منفور ذات ستودہ صفات حضرت ایشان فی زماننا بجاے شیخ صاحب ہست احسن اللہ
حالہ و نور مالہ ششم صوفی باصفا صافی ذی المجد و العلی اسرخیل فقرای صابریہ احمدیہ مظہر انوار
موسویہ محمدیہ رنگ افزای لباس تجرید رونق بخش خرقہ تفرید صابر نشان فرید زمان قطب
مکان معین دوران صاحب الترتیب مروج تسابیح اثنی عشر متخلق باخلاق خیر البشر در وحدت
مدہوش حضرت شاہ خاموش ایشان خلیفہ حضرت حافظ موسی صاحب بانکپوری پنجابی اند قدس
سترہ اگرچہ ایشان از نواح بیدر اند اما مشرف بطریقہ در بانکپور شدہ اند بسیاری مردمان را بنام
خدا آشنا فرمودہ اند و حب دنیا از دل ایشان ربودہ از اصحاب سماع اند محب الغربا خادم
الفقرا ہر چہ می بینید ہند و ہر چہ میرسد ازان نمی جہند معنی صوفی در ایشان ظاہر و صورت فقر
از جملہ ایشان با ہر یاران ایشان بلباس صابری و مخلصان ایشان از لوث دنیا بری فاض
اللہ فیضہ فی الآفاق و جعل مریدیہ علی احسن الاخلاق حضرت ایشان از جناب حافظ صاحب
قدس سرہ خلافت در طریقہ چشتیہ صابریہ یافتہ اند فلہذا اکثر مستر شدین ایشان درین سلسلہ یافتہ
میشوند فقیر را زیارت ایشان ہنوز میسر نشدہ ہست زیرا کہ این معتکف از جای خود بنمی خیزد و ایشان
بجای خود نمی مانند ہفتم بلبل بوستان طریقت قمری سروستان حقیقت چہچہ زن گلشن توحید
کوکوگو چمن تفرید یانی ہاسوی اللہ حضرت شاہ عبد اللہ چشتیہ نظامیہ خلف خلیفہ و صاحب سجادہ
جناب حضرت منیف حضرت مولوی شاہ بہاء الدین صاحب دہلوی اند ایشان از خلفای قبلہ و
کعبہ و معتقدان جناب فیضمآب مولانا فخر الدین صاحب چشتی نظامی دہلوی بودہ اند مزار ایشان
بدرگاہ سید یوسف صاحب شریف صاحب ہست قدس اللہ اسرارہم شاہ صاحب موصوف درین
بلدہ بجلہ کسار ہتہ تشریف سید اند ذات بابرکات ایشان از معتقدات روزگار یابخش سلسلہ فخریہ

بشیخ حالی قدس سره رسیدند و حال شیخ و خان اشرکرده ترک عهده نموده فقیر شدند و سامان
دنیا را الله داد ند و بر جای شیخ نشستند و سجاده شدند شاه محمد حسن حال ایشان را در کتاب لطائف
سته تالیف ابو العلی نور الله مرقده مفصل نوشته اند قابل دیدست و شیخ صاحب حالی را
وطن جنهنور فتحپور بوده است مزار ایشان در نیجاپه محله اردو دست ایشان را ارادت بشاه
عزت الله صاحب ست که مزار ایشان در بکرمست و ایشان را ارادت بمولوی برهان الدین صاحب
ست که مزار ایشان در شاهجهان آباد ست و ایشان را ارادت خدمت مرزا فرهاد صاحب ست که
مزار ایشان در دهلی کنه ست و ایشان را ارادت خدمت بمولوی دوست محمد صاحب ست که
مزار ایشان در آگره است و ایشان را ارادت بجناب فیض آیات حضرت میر شاه ابو العلی صاحب
است نور الله قبورهم مزار مبارک ایشان در آگره مشهور و معروف است فقیر نیز بارها
بزیارت مزار مبارک سید صاحب مغفور مستفید و مستفیض شده ام چهارم المتوکل علی الله
والمعتصم بالله الاوحد فی التفرید والافرد فی التوحید الفانی فی المطلق والباقی بالحق جام
کش خمخانهٔ حقیقت نشه بخش طالبان طریقت حضرت مرزا حسن بیگ صاحب عمم الله فیضانه
وزید وجدانه ایشان از مرزایان بهوپال اند و در عهد نواب سکندر جاه مغفرت منزل از انجا
تشریف آورده اند از پنجاه سال در بازار عیسی میان بیرون بلده متکف محض متوکل علی الله هستند
در سلسلهٔ قادریه و سهروردیه ایشان را ارادت و خلافت حضرت شاه معین الدین صاحب
است که مزار ایشان در تکیهٔ شاه جعفر است و حضرت شاه جعفر از خلفای مولانا شاه نظام الدین
اورنگ آبادی بوده اند قدس اسرارهم و در طریقه ابو العلائیه مرزا صاحب را خلافت
از شیخ صاحب حالی ست رحمه الصمد و اختصاص چندین بر دو سلسله بر دست مرزا صاحب
توبه نموده مستفید شده اند محمد انور الدین خانصاحب المشهور بنصیر جنگ بهادر ابن
محمد شرف الدین خان مغفور بیعت بر دست ایشان گرفته اند بارک الله فی احواله
واخلصه الصمد فی افعاله مرزا صاحب هنوز کسی را بخلافت نواخته اند بیچم ناظر الله فی عین طلبة الله

ایشان اینکه بیت اول ما آخر هر منتهی است ❊ آخر ما جیب تمنا تهی ست ❊ کسانیکه فیض
ایشان در تقدیر آنها نوشته اند بر دست مبارک ایشان توبه کرده داخل طریق مجددیه میشوند
و مشرف به نسبت مجددیه احمدیه میگردند رونق خانقاه شریف موقوف بذات فیض سمات ایشان
ست انجام جمله امور خانقاه شریف محض بر توکل ست حضرت ایشان کمال قانع و صابر اند هرچند
رئیس و امرای اینجا قدوم ایشان را غنیمت کبری و نعمت عظمی می پندارند مگر حضرت ایشان با وجود
با اهل و عیال بودن بدنیا و ارباب دنیا مطلقا التفات نمی فرمایند بدرس و تعلیم ارباب طریقت
شب و روز مصروف میباشند آنکه مذاق درویشی ست درین خانقاه شریف ست سبحان الله
حضرت شاه سعد الله صاحب قدس سره بقدر رتبه فنافی الشیخ میداشتند که در هر امر خانقاه ایشان
نسبت مظهریه خانقاه شریف دهلی یافته میشود اگر اندکی نسبت مظهریه داشته باشد و به دهلی و باآنجا
مشرف شده باشد فورا بدرآمدن اینجا دریابد که اینجا هم مظهر آنجاست من ذاق عرف دوم
رازدان خلوت در انجمن عالم اسرار سفر و در باطن واقف نکات نظر بر قدم محرم راز هوش در دم
سایر مقام یاد داشت ناظر منظر نگاه داشت رسانیده مقام تسکین حضرت شاه مسکین اند ایشان
از اجل خلفای جناب شاه سعد الله صاحب قدس سره مظهری مجددی اند ایشان صاحب حلقه
و توجه اند که بیک نظر خود دل مرد طالب را زنده می کنند نهایت قانع صابر و عابد و شاکر اند معتکف
متوکل خدمت گذار خلائق رهنمای طالبان المجاهد فی الطریقة و العابد فی الحقیقه اکثر مردم بر دست
مبارک ایشان توبه کرده داخل طریق میشوند و فیض یاب نسبت مظهریه مجددیه میگردند ادام الله
فیضانه جاریا و محله کولساواڑی بجوار مزار شیخ خود اعنی خانقاه حضرت شاه سعد الله صاحب
قدس سره خانه ساخته بهدایت طالبان مشغول اند سوم مستغرق دریاے توحید مهلک
بحر تفرید غواص محیط سرمدی غواط قسلزم محمدی فرید الزمن شاه محمد حسن صاحب ابوالعلائی
نقشبندی اند سلمه ربه ایشان خلیفه محمد شفیع خان صاحب جمعدار قدس سره اند ایشان
از ارباب دول و جمعدار سواران ذاتی بوده اند هر گاه بصحبت شاه محمد قاسم المعروف

او باشد اگر او را معنی تیمارداری نخواهد بود خدام دارالشفا خدمت او در پرسش و پرخواهند کرد بر همه
بیماران حکم موکد است که تا وقتیکه بدارالشفا باشند مطابق ایمای محمد وزیر طبیب عامل باشند
نوشته تاریخ بست و یکم جمادی الثانی ۱۲۹۳ هجری هیچده هم از اطبای یونانی حکیم سید محمود
قدرت الله خانی دهلوی اند که از هفت ماه ملازم دیوانی بسفارش مولانای معید الدین خان صاحب
شده اند پایه علم ایشان از صمصام قادری باهر و تحقیق در عربیت و قدرت دو بدل و ادای هر ساله
که در سبادله دو انوشته اند ظاهر هنوز مطب ایشان در نیجا رونق و شهرت نگرفته است و بظاهرات
که درین پیشه هیچو پیشه دکانداری ست بدون التفات صاحب جاهی کمتر رونق می پذیرد و خاکساری
و وسعت اخلاق و سخاوت و تفاوت و استقلال مزاج لازم طبیب ست **فصل در بیان**
مشائخین و کرام بلدهٔ فرخنده بنیاد حیدرآباد حرسها الله عن الفتن و الفساد
بدانکه در حدیث شریف وارد ست هرگاه ذکر صالحین کرده میشود آنوقت رحمت خدای کریم
نازل میگردد پس خواستم که ذکر بزرگان دین را درین نامه درج کنم تا مملو بمراحم خداوندی گردد و
فقیر هم دران شامل شوم و شاید که بذکر این بزرگان سخنم پذیرا گردد و ذکر خیر ایشان موجب
مغفرت من پریشان شود **بیت** شنیدم که در روز امید و بیم ❊ بدان را بنیکان ببخشد کریم ❊
اوّل از مشاهیر ارباب سلاسل مجددیه نقشبندیه یکه تاز میدان معرفت سرامد جیش ارباب
حقیقت محلی بحلی شریعت مخلع بخلاع طریقت مشرف بتشریفات دنیه تارک مراسم دنیویه
سخلق عظیم مجبول بصنع رسول مقبول صلوة الله علیه و آله و السلام و التحیة من الملائکة و الانام البحر
الملی اللوذعی الالمعی هو السید الاشرف العلی دام فیضانه و مابرح احسانه ایشان سجادهٔ مولوی
عثمان صاحب مغفور و ایشان خلیفهٔ حضرت شاه سعد الله صاحب رحمة الله علیه اند و ایشان خلیفه
حضرت عبد الله شاه صاحب دهلوی المشهور بشاه غلام علی صاحب مظهری شاه جهان آبادی
قدس اسرارهم اند که فیضان ایشان از هند تا السند و از عجم تا بعرب و از بخارا تا بروم رسیده
است اقلیمی از اقالیم سبعه نباشد که فیضرسان حضرت ایشان در انجا نباشد و طرفه قوت مجددیه

بکدام روز سوای جمعه که بشفاخانه خواهد رفت صلاح طبی و دوا خواهد یافت مگر ضرورت که بیماران
قبل از نهشت ساعت بیایند سوم از طرف سرکار حکیم محمد وزیر با اختیار کامل در دار الشفا مقرر
شده اند شمار الیه بنا به هر یک بیمار را خواهند دید و برای داون دوا خواهند گفت چهارم چون
در تیاری اکثر ادویه قدری تاخیر میشود لهذا بیمار را تا وقت تیار شدن ادویه تامل و قرار لازم ست
پنجم هم بیمار را ضرور ست که شیشه یا پیاله صاف و پاک برای گرفتن دوا همراه خود بیارد
ششم اگر ناگاه کدام کس بیمار شود که تاخیر در مداوای او باعث ضرر باشد در وقت که در
دار الشفا خواهد رفت دوا میسر خواهد گردید لیکن برای بیماری دیگر باید که بساعت مذکور الصدر بروند هفتم
چونکه صلاح طبی و ادویه در دار الشفا از سرکار داده میشود مریض را نباید که هیچ خرچ کسی را مشتهم سیحک دوا شفا خانه
خریدن نمی تواند متهم اراده سرکار ست که در مدت چند هفته در شفاخانه چند حجره مهیا نماید که در آنجا بیماران برای
علاج سکونت نمودن توانند و تا بنا تمامی نبند و بست ضروری آن خواهد گردید ضوابط برای بیماران که در آنجا
سکونت خواهند نمود مشتهر کرده خواهد شد تحریر فی التاریخ بست و دوم ماه ربیع الاول سنه ۱۲۹۳ هجری بعد چندے
اشتهاری دیگر بزبان اردو جاری نمودند حاصل مضمونش اینکه دار الشفائے که در افضل گنج
ست برای ماندن سخت بیماران تیار شده ست تا که در اینجا بالضرور ایشان مقام کنند از بست و
دوم جمادی الثانی سنه ۱۲۹۳ هجری بیماران را اجازت آمدن آنجا داده خواهد شد کسانیکه علاج
ایشان ضروری الاحتیاج باشد و اشد العلیل باشند فقط همان کسان داخل این دار الشفا
خواهند شد زنی عزتمان را حجره جدا جدا داده میشود و ایشان را باید که فکر خورش و خدام خود کنند و
اختر و باختر ضروری خود را نیز از جای خود آرند یا طلبدارند برای بیماران غربا مکان علیحده مقرر است
اما برای هر واحد حجره جداگانه نیست مگر برای یک قوم در یک مکان جای جدا جدا مقرر است
و برای صرف بیمار مفلس مدد کافی از سرکار عالی میرسد بیمار مفلس را خورش پخته از سرکار
داده نمیشود لیکن روز مره سه آنه داده میشود بیمار را لازم ست که آدمی از اصدقا یا اعلا یا
اقربای خود همراه خود برای تیار خود دارد تا در سنه بدا سباب خورش و پخت مغیر آن معین

تحقیق حکمت ایشان بیان می کنند گویند که حقایق انواع احجار و اقسام ادویه نباتی را خوب میدانند
اما در ین باب از تصانیف ایشان یا از تراجم ایشان ندیده ام یا نزد هم تکیم وزیر مرزا صاحب
لکهنوی اندور معالجات یونانیه بنسخ طولانیه استعداد بلیغ دارند مگر هنوز در ینجا معالجه که معرکة
الحکمای باشد دیده نشده است رجوع خلائق بخدمت ایشان کمتر ست اما یا بسبب عدم تعارف
باشد یا بسبب اینکه در ینجا دوای قابل پسند حکیم صاحب یافته نمی شود یا در نسخهٔ ایشان
صرف کثیر می شود یا اخلاق مردم اینجا با صحاب لکهنؤ توافق ندارد یا بسبب معاش خاطر خواه مردم
ایشان را متوجه بحال خود کمتر می پندارند یا مردم اینجا عادی اجزای قلیله اند و در نسخهٔ ایشان
اجزای بسیار می یابند و فقیر هنوز با ایشان نه درین جا برخورده ام و نه در لکهنؤ لهذا از کیفیت
علمیه و چگونگی تجربهٔ ایشان فوشتن نمیتوانم مولانا حاجی حافظ عبد الحکیم صاحب ناظم عدالت دیوانی
به بزرگ طریق علاج ایشان را بسیار می ستودند ثانی نزد هم حکیم محمد وزیر که در نیولا در شفا خانهٔ
سرکار عالی بمقدار مقرر اند رجوع خلائق با ایشان بسیار ست تجربه خوب بروضع داکتری می دارند
شخصے را از عرب بروقت فازه دهان کشاده مانده بود فقیر او را بشفا خانه نزد ایشان فرستادم
فوراً دهان وحنک اعلی و اسفل او را درست کردند هنوز بصحت است با مانت و دیانت علیلان را
بهر نوع که در خدمت ایشان می رسند بعد دریافت کیفیت مزاج هریک حسب حالش دوا میدهند
وظاهر ست که هرگاه علیل را حکیم با خلاق تامه متوجه حال خود میابد دوا و مفت او را از سرکار بهمرسد
پس چرا انچنین طبیب خلق الله رجوع نیارد که طبیب مفت و دوا مفت پس مفت را چه باید گفت
هفدهم ناظم دار الشفای سرکار عالی اقتدار مسٹر پیم پمن صاحب بهادر اند عالی فطرت والا
فطنت ارسطو مرتبه فلاطون رتبه کریم الاخلاق عمیم الاشفاق روزیکه ابتدای مطب در اینجا
فرمودند از سرکار اشتهاری جاری شد که نقش حرف بحرف انیست **اشتهار اول** دار الشفای
واقع افضل گنج بروز دوشنبه آینده بوقت ساعت هشت مفتوح خواهد شد **دوم** که هر شخص
بیمار و نادار از هر مذهب و هر قوم که باشد بوقت هشت گهنته برای کنائیدن علاج و گرفتن دوا

این بزرگ اطلاع ندارم ششم حکیم قمر الدین صاحب پسر حکیم سنان که قریب حسینی علم میباشند
از باریافتگان حضور پرنور اند طریقهٔ علاج ایشان را ندانم هفتم حکیم واجد علیصاحب داماد
ذکاء اللہ خانی اند بعلاج طریقهٔ آبائی متوجه میشوند اما کمتر هشتم حکیم آصف علی لکھنوی قریب
کمان مغلپوره بوده راحت رسان عالم اند نهم میر مهدی لکھنوی که متصل باغ سیدی سنان
می باشند شفا بخش عالمیان اند دهم حکیم مرزا محمد جعفر حسین بنارسی که در مجلس صدر مرافعه بصیغهٔ
فوجداری ملازم تجربهٔ کامل دارند و مسائل طبیه را از علمی و عملی و مفردات و مرکبات خوب
می دانند در علاج استسقای خود شاهدم که نظیری باخود ندارند اما افسوس که کسی قدردان
این بزرگ غریب الوطن نیست یازدهم حکیم مولوی محمد سعید صاحب گویا موی لکھنوی
گویند استعداد در کتب درسیه خوب دارند ملاعجب که در تجربهٔ ایشان نیز مردم اینجا بسبب غریب الوطنی
گفتگوها دارند گویم تشتت خاطر خلل انداز تجربه است و مشاغل دیگر امور هم مانع آن بست
دوازدهم حکیم مرزا شاه علی صاحب که در فن ڈاکٹری استعداد کامل دارند از طبیان متعلق
فوجداری اند با کتب یونانی هم آشنائی دارند بعنایت این بزرگ تذکرهٔ رضائی که کتابی
خوش اسلوب در مفردات طب ست بزبان دکھنی از تالیفات حکیم محمد رضا علیخان حیدرآبادی
وفی الواقع آن حکیم لاثانی بعهد نواب سکندر جاه کتابی عزیز الوجود نوشته است بهر سیده انشاء اللہ
بعد نقل برداشتن و تصحیح نمودن در قالب طبع می آرم از دکن تا شمال نفع آن به خلائق
میرسانم مرزا موصوف نهایت وسیع الاخلاق و عمیم الاشفاق با طبع ذکی و علم وفی نفع رسان
خلائق هستند و در علوم طب محلل دقائق اما افسوس هزار افسوس که وقتیکه به تحریر این فقرات
رسیدم طائر جان حکیم ممدوح بگلشن همیشه بهار خلد بعارضهٔ وبائی شفا رنمود اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا
اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ سیزدهم حکیم مرزا علی ست که بمشیر معالج قیدیان محابس کوتوالی اند و متفرق
علاج بیماران بروضع ڈاکٹری هم میکنند اما ندانم که علاج یونانی هم میکنند یا نه چهاردهم حکیم
محمد مرزا ندانم که علاج بروضع ڈاکٹری می نمایند یا بر طریق یونانی می کنند اما ارباب دانش و فور

در تخطیه انداز دمجبوریست و تشتت خاطر ساز دمعذوریست برادر توامی مرحوم حکیم نجیب الیسیه خان
صاحب میفرمودند که یک مریض و یک طبیب و اگر دو مریض و یک طبیب بود هم مضائقه
ندارد و اگر سه مریض باشند و یک طبیب پس همه در مرض شمرده شوند طبیب دیگر باید جست
و آنکه بعض بزرگان بر عدم تشخیص مرض ایشان انگشت اعتراض می نهند غافل اند ازین نکته
که وسعت اخلاق هجوم خلائق می کند و در بعض احیان اذهان را در تشتت و پریشانی می اندازد
که بآن در تشخیص مرض خلل می افتد چه تشخیص می خواهد تنهائی و ملاحظه کتب را تا مرض را باسباب
و علامات خوب تحقیق نماید و هجوم خلایق و خلق عظیم مهلت آن نمیدهد پس چگونه علاج موافق
آید درین قصور طبیب چیست و اگر قاصر و عاجز نیست هجوم مرض چیست و پس **بیت** ما بی الله
و الرسول معا ۔ مرد لسان لورا فکیف انا ۔ دوم حکیم شفائی خان صاحب اند نام گرامی ایشان
میر لطف علی المخاطب بشفائی خان شاه جهانپوری هستند ایشان بند شفائی خان اول اند
که در عهد مهاراجه چندو لعل بهادر مقدمة الجیش الاطبا بودند و میر صاحب ممدوح پسر حکیم
صفدر علی صاحب اند که در گلی کردنا تشریف میدارند مرجع الامراء و الغرباء اند و
از باریافتگان حضور پر نور اند خدمت ایشان که شفائی اسم با مسمی اند هجوم خلائق میباشد
همه اعتراض خلائق بر تشخیص ایشان ست اما میگویم که معترضی غافل از قول افلاطون ست
که میگوید که اگر تمام روز و شب بر حالت مریض جواب گویم پس وای بر حال کسیکه فکر صدها
کس دامنگیر دل او باشد فکیف از عهده مرضی برآید و جواب دهد و این دانشمند اکثر علاج بر وضع
ڈاکٹری می فرماید و وقتی بر طریق یونانی الله شافی و سنه شفائی سوم حکیم صفدر علی صاحب
که خود علاج بر طریق یونانیان می نمایند و فرزند ایشان یعنی میر لطف علی اکثر بر طریق ڈاکٹری
معالج میشوند و کمتر بر وضع یونانیان چنانکه بالا گذشت چهارم حکیم میر جعفر علی صاحب
همشیره زاده حکیم میر صفدر علی صاحب که در ایرانی گلی میباشند خود مع هر دو پسران علاج
بر وضع ڈاکٹری می نمایند پنجم حکیم نادر از باریافتگان حضور پر نور ست زیاده از حقائق علاج

نسخ نویسانیده باشد باین ترکیب هم مرضے بصحت رسند و هم حکمای معتمد در چند روز
بسیار بهم رسند و عالمی را بفیض رسانند و شهرهٔ این نیکنامی با کناف عالم رسد و اگر یونانے
خوانان فن ڈاکتری آموزند یا ڈاکتری آموختہ کسب طب یونانی کنند و بدلائل و تجربہ استعمال
نسخ انگریزی موافق قواعد یونانی کردہ بلکہ بهم رسانند معجونی عجیب مفرح القلوب گردند بلکہ حکم جواہر
مهره پیدا کنند الله تعالی حکام زمانرا اینچنین توفیق بخشد و این تجویز خود را در حیات خود مروج یابم

فصل در بیان اسمای مبارک حکمای اینجا که اکثر مردم در نجا متوجه بعلاج

ایشان هستند باید دانست که چنان که طب درین زمان ارزان است همچنان طبیب
گران است درین ایام تجربه را طب مقرر کرده می گویند که پیش طبیب مرده بیش تجربه کار بروائے
هر دو لازم و ملزوم ست اگر یکی باشد و دیگری نباشد علاج ناقص بود پس واجب است
بر معالج که هم مسائل طب یاد دارد و هم تجربه کار بود این هر دو صفت در طبیب خاندانی بیشتر
جمع باشد مگر بندرت از اطبای نامی و گرامی خاندانی بلدهٔ فرخنده بنیاد یکی مولانا حکیم
محمد ابراهیم صاحب فرزند ارجمند جناب حکیم مولوی قطب الدین صاحب مغفور اند عالم هر علوم
سرخیل ارباب فهوم التقی دوران لوذعی زمان فرید العصر وحید الدهر مهذب الاخلاق عمیم
الاشفاق بیماری بحسن خلق ایشان گم میشود ضعف بسخنان مفرح مقوے ایشان می رود
و محلل دقائق کاشف حقائق مرجع الخلائق برا قران خود فائق بر حال مرضی شفیق و بعوام
و خواص خلیق بخصائل پسندیده موصوف و بعبادت معبود مشغوف دیانت و امانت شعار
اند تسلی بخش خاطر پریشان مریض گریان میرود و خندان از خدمت ایشان میگردد و دواشناسی
و دوا سازی بر حضرت ایشان ختم ست و نفع رسانی خلائق و دار و بخشے بر ذات شریف
ختم است امین همچنین باید و دار و رسان بشفا خانهٔ سرکار عالی جاه همچنین شاید اگر مریض بشب
می رسد حیلتی نیارند اگر طالب دوا بروز می آید عذری ندارند با سباب و علامات حسب فهم
خود تشخیص مرض خوب میفرمایند و بر توکل خدای کریم عطای دوا می نمایند اگر هجوم خلائق

ورود آفتاب در برج حوت ست سیماندو از روی آله مقیاس سردی و گرمی که تهرمامیتر نامند
یافته شد که منتهای گرمی در اینجا یکصد و پنجدرجه است و منتهای سردی چهل و پنجدرجه و بیشتر بارش
در اینجا بعد نوزدهم چار ساعت روز و هم بشب میشود و هوای این ملک از روی طب سرد
و خشک ست لهذا دوای گرم و تر اکثر موافق مرضی میشود و خلط سودای را در اینجا غلبه است
فلهذا بیشتر رنگ مردم این ملک و هم رنگ زمین اینجا سیاه میشود و صفرا از رطوبت در اینجا
عارضیست که صفرا بسبب خوردن دانه ذرت که جوار باشد و دال تور و مرچ سرخ و بلغم بخوردن
رام پل و سیتا پهل که شریفه باشد که بکثرت میخورند و نوشیدن سیندهی و خوردن بقولات تر عارض میگردد

فصل در بیان بیماری های اینجا که بکثرت میشود بدانکه اکثر امراض که درین
جا می شود از امراض عامهٔ جنسیه آتشک ست و فیل پا و عرق مدنی و نزول الماء و انکیسر
و چیچک و گوبری که هم قسمی از چیچک ست و سرخچه که گهسرا باشد هم قسمی از ان و خنازیر
و هیضه است و پیچش که زحیر ست و دران بلغم خام و خون می برآید و سوزاک و جریان
که رقت منی باشد و ضیق النفس و سل و بواسیر و سرطان و زحگی و فالج و وجع مفاصل
و کرز و تشنج و ام الصبیان و دبه که آنرا بیماری بدلی در اینجا نامند و اکثر بچگان بدان ضائع
میشوند حکماء اینجا علاج زچه را نمیدانند و زنان بیشتر در بچه زادن و بسور علاج حکماء اینجا ضائع میشوند
حکماء و هم امراء و حکام اینجا را تعلیم علاج زنان حامله و بچه ده و بچگان کوشیدن از فضائل و واجبات
بهمین خوف اکثر زنان چنین ادویه میخورند و میخورانند که رحم ایشان قبول حمل نمیکنند و بارداری نمیشوند
و اکثر خانهای عالی خانواده باین کم میشوند و شده اند ضرورست که از سرکار عالی نظام یک مدرسه چنان مقرر
شود که در اینجا درس کتب طبیه خواه در فارسی از میزان طب و کفایه منصوری و مفرح القلوب و طب اکبر تا
تحفة المومنین و در عربی از قانونچه و موجز و تفیسی و اقسرائی و سدیدی و شرح اسباب تا قانون شیخ شده باشد و
مدرس محقق فن طب او بستاد مقرر شود و بعده طلبه را سند عطا شده در طب فرستاده شوند و برای طب هم حکیمی از نوکار
عالم مقرر شود تا طلبه را در طب خوانده یاد داده باشد و هر مرض را باسباب و علامات مطابقت کرده و تشخیص مرض نموده

لطیفه می پوشند تو گوئی که هولی هندوستان ست دوم میله کوه مولی ست که تمام شهر مرد درآید
و بیشتر از زن و مرد خواص و عوام و فوج و لشکر همه در انجا میرود و نهایت انبوه عالم میگردد از
شروع ماه رجب تا آخر اما زیاده تر هجوم خلائق بتاریخ هیجدهم رجب میشود اکثر مردم از عمائد با کنه
موضع لنگر پا برای سیر می نشینند و درین ایام در انجا کمتر مکان بدست میرسد مردم خیمه های خود را
در انجا و هم بر کوه استاده میکنند ایجاد دکانهای سیندی که ما شجر التمر باشد بسیار میباشد و گزک که
کباب باشد و باصطلاح مردم دکن آنرا چاکنا گویند بسیار فروخته میشود کمتر مردم باشند که این
بلای قاطع نسل مصون باشند و درین میله سه حصه زنان میباشند و یک حصه مرد و همه سیه چرده
باشند الا ماشا الله تعالی و عجب قدرت خداوند قدیر دیده شد که زنان کریه المنظر همه در زر و
مروارید و یواقیت و الماس و زر مرغ غرق بوده اند و بی تکلف خود را باجنبیان وا میمایند و این تاریخ
باز گشت مردمان میله کوه شریف ست درین هر دو میله بسیار کشت و خون میگردد اما درین سال
هر دو میله نظم فوجداری بسیار مانده است شخصی کشته و خسته نگردید و دیگر وارداتی سنگین بحفاظت
و عون الهی عم نواله بوقوع نیامده اینمه خوش نیتی رئیس دام اقباله و نیک نظمی نواب
سالار جنگ بهادر ست حسن نظامه حصل مراسه اینچنین دیگر میله نه در هندوان میشود و نه در مسلمانان

فصل در بیان کیفیت فصول و آب و هوای اینجا باید دانست که در اینجا آغاز

موسم گرمی از ماه مارچ میشود زیرا که چون آفتاب در برج حمل می درآید شروع گرمی می گردد
و برسات از روی حساب هندوان از مرگ بکسر میم و سکون رای مهمله و کاف فارسی شروع
میگردد و از روی حساب انگریزی از ماه جون خصوصا بورد و آفتاب در برج سرطان و درین عرض
سردی هم میشود که مردم لباس بانات میپوشند اگر کسی که ریح در بدن داشته باشد و نپوشد
عجب نباشد که بفالج مبتلا گردد و هرگاه آفتاب در برج میزان می درآید یعنی آخر ستمبر سردی
شروع میکند بقول عرب اِذَا وَرَدَ الشَّمْسُ فِی الْمِیْزَانِ بَرَدَ الْمَاءُ فِی الْکِیْزَانِ ای هرگاه آفتاب
در برج میزان می درآید آب در کوزها سرد میگردد و این سردی تا آخر ماه فروری که نهنگام

شمسی و آن مدت ماندن آفتاب ست در برج دلو با پچاگن ماه بهندی باندک تفاوت
مطابقت دارد ۳۰- یوم اسفندار بکسر همزه وسکون سین مهمله وکسر فا وسکون نون
وفتح دال مهمله والف وراى مهمله نام ماه شمسی ست وآن مدت ماندن آفتاب ست در برج
حوت بهندی چیت باشد ۳۰- یوم فروردی که فروردین هم مانندش بفتح فا وسکون راى
مهمله وفتح واو وسکون راى مهمله وکسر دال مهمله ویاى معروف نام ماه شمسی ست وآن مدت ماندن
آفتاب ست در برج حمل وآن بیسکھ وبکرم ست واین ماه سرسال فارسیان ست وبهندی این
ما را تقریبا بیساکھ گویند اردی بهشت بضم همزه وسکون راى مهمله وکسر دال مهمله ویاى مجهول
نام ماه شمسیست وآن مدت ماندن آفتاب ست در برج ثور که بهندی مطابق آن جیٹھ ست
۳۱- یوم خرداد بضم خاى معجمه وسکون راى مهمله وفتح دال مهمله والف دال مهمله نام ماه شمسی
است که بهندی تقریبا اساڑھ باشد وآن مدت ورود آفتاب ست در جوزا ۳۲- یوم

فصل در بیان میله های اینجا باید دانست که درین شهر از عمده میله ها یکی اجتماع مردم در عشره
محرم ست خصوصا تاریخ پنجم محرم که در آن لنگر حضوری برآید ودران جمیع فوج سرکاری ودیوانی
وفوج امیر کبیر بهادر مهیا شده وتمامی فوج آراسته وجمله فیلها واسپان پیراسته وسرداران
هریک جمعیت وراعمار بهای زنگارنگ نشسته از مقابل حضور ودیوان میگذرند نهایت سیر
مهیا شده قابل دیدست واین درامد وبرامد از طلوع آفتاب تا غروب شمس میشود مردمان براى ملاحظه
این سیر یک مکان را صد بها روپیه کرایه داده میگیرند خصوصا قریب گرد حضور که مرور وعبور تمامی فوج
در انجا میشود هر کس را خواهش مکان سیر میگردد واول ماه اگر کسی بندوبست انچنین مکان میکند
البته اورا بدست سیر رسد والا خیرست بعده سیر لائق دیدنست دهم محرم میشود که قریب بنگاه گرد حضور
کسی چوکی وکسی پنجره والا وکسی حبشی وکسی شیر وکسی خرس وکسی لیلی ومجنون وکسی رقاص و
کسی قوال خود را ساخته می آرد وبانعامات از حضور بیگمات ممتاز میشود وهزارها روپیه درین شب
خیرات میگردد محرم شریف را گویا عید قرار داده اند خوشیها میکنند والسبه نفیسه واقمشه متنوعه

غلاظت شوارع ست ہنود در حیدرآباد موجود ست و مصلحت این بر اولوالالباب روشن باشد

ہندیانرا اصطلاح ہندمدح ۔ سندیانرا اصطلاح سندمدح ۔ کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ

وشوارع عام کہ بچہلی بندر یا شعلہ پور یا مدراس کہ میرود البتہ درست ہستند و ہمیشہ درستی آن میشود

فصل در بیان تقسیم تنخواہ و نام ماہہا کہ بحساب آن تقسیم تنخواہ مے شود

باید دانست کہ تنخواہ جملہ ملازمان در عہد دیوانی نواب مختار الملک بہادر ماہ بماہ توزیع میشود

گویند کہ در حکومت کسی از دو اوین باین طریق بجملہ ملازمان ماہ بماہ تنخواہ بلا وضع جہہ نرسیدہ

است و حساب آن بموجب شہور الٰہی ست و اسماء شہور مشہور ست و درستی حساب سال از شروع

ماہ تیر ست و تمام سال آن بر ماہ خورداد ست تیر یکبستار فوقانیہ و یا معروف و رای مہملہ نام

ماہ شمسی بزبان فارسی و آن مدت ماندن آفتاب ست در سرطان کہ بحساب ہندی تقریبًا

ساون باشد ۳۱ روز بود امرداد چہ در اصل مرداد بود بضم میم و ہر دو دال مہملہ نام ماہ فارسی کہ

مدت ماندن آفتاب ست در اسد و آن تقریبًا بہندی بھادون باشد ۳۱ روز شہریور بفتح شین

بجمہ و سکون ہای ہوز و کسر را مہملہ با یای مجہول و فتح واو و را مہملہ زدہ نام ماہ شمسی و آن مدت

ماندن آفتاب ست در برج سنبلہ باندک تفاوت باکوار مطابقت دارد کہ آسوج باشد ماہ ہندی

۳۱ یوم مہر بکسر میم و سکون ہای ہوز و رای مہملہ نام ماہ شمسی ست و آن مدت ماندن آفتاب ست در برج

میزان کہ بہندی کاتک باشد ۳۰ یوم آبان بالف ممدودہ و فتح با موحدہ و الف و نون

نام ماہ شمسی و آن مدت ماندن آفتاب ست در برج عقرب و آن با ماہ ہندی کہ اگہن ست باندک پس و پیش

مطابقت دارد ۳۰ یوم آذر بالف ممدودہ و ضم ذال معجمہ و رای مہملہ نام ماہ شمسی فارسی و آن مدت ماندن

آفتاب ست در برج قوس با پوس کہ ماہ ہندی ست باندک کمی و بیشی بآن مطابقت دارد ۲۹ یوم

دی بفتح دال مہملہ و سکون یای تحتانی نام ماہ شمسی و آن مدت ماندن آفتاب ست

در برج جدی و بہندی ماہ و بعضے ماگھہ نامند ۲۹ یوم بہمن

بفتح بای موحدہ و سکون ہای ہوز و فتح میم و نون نام ماہ

امارت خواہد بود و وجہ آن چنان گویند کہ ہنگام مہاراجہ چند و لعل بہادر کسی مجال آن نداشت
کہ آرایش مکان کند مہاراجہ بہادر ہر کس را زر دارمید انست بہر حیلہ کہ میتوانست زر ش
می کشید گویم این سخنی ست مجہول بلکہ خود طبع امرای متوجہ بصفای کوچہ و بازار نیست ورنہ
ممکن بود کہ خاشاک و پس افگندۂ حیوانات و بر از مردم و جیفۂ جانوران افتادہ می ماند غربا
خود محتاج اند تو ان تصفیۂ آن ندارند و امرا خود صفا پسند نیستند آری اگر خود مُیس ملاحظۂ شہر
فرماید و از آمدنی سرکار خاکروبان ملازم داشتہ حکم صفائی شہر فرماید البتہ می تواند شد یا
بر محلہ داران حسب آمدنی ایشان ماوجب مقرر فرمایند روزانہ صفائی راہہای محلہ شدہ باشد
خاکروبان مقرر شوند و بر ایشان افسری مامور شود و روزانہ در کوچہ ہا و شوارع گردیدہ
معائنہ کردہ باشد و مدام بر انہا تاکید دارد کہ خاکروبی در کوچہ و راہ خاشاکی با غلاظتی نگذارد
ورنہ مجرم باشد و بہر محلہ مکان بول و براز برای رفع ضرورت بشری ایشان مقرر شود تا
جای دیگر گندہ نشود خاکروبان بول را در سکھا و براز وغیرہ را در تنگہا پر ساختہ قبل از نماز صبح
بردہ بیرون شہر انداختہ باشند و برای این ہم خاکدانہا بیرون شہر مقرر کردہ شود و برای
نمونۂ صفائی شوارع حسین ساگر و چھاؤنی کہ پر متصل با فضل گنج ست کافیست و اگر اینقدر
ہم در شہر صفائی باشد مقام شکرست و آنکہ بعضی از ظرفا میگویند کہ دستور قدیم را نباید گذاشت
و آئین نو دولتان را بر رعایا نباید برداشت کہ دران سراسر ایشان را مدبستی و راستی شارع
و بفراخی آن و بداون خرچ صفائی شہر تکلیف ست و تکلیف رعایا جائز نباشد گویم اگر قیمت
مکان کہ در سڑک آید از مبالغ بدعت و عوض زمین از نزول و افتادہ و ملبہ یعنی سامان
آن مکان بمالک دادہ آید نوعے تکلیف نباشد بلکہ عوض کہنہ جدید میسر می گردد و کُلٌّ
جَدِیْدٍ لَذِیْذٌ ست اگرچہ برین ہم رعیت قبول نکند شامت اوست قانون مقرر کردہ آید
کہ ہر کہ را از متصل راہ مکان منہدم شود اینقدر جای حق شارع گذاشتہ مکان خود تیار
کردہ باشد ورنہ مستحق سزائے عدول حکمی باشد الغرض خاصۂ ہندوستانیت کہ

روز عرس شریف رسیده جمع میشوند و نیاز و فاتحه آنجناب فیضمآب رضی الله عنه می نمایند
وسوای ازین ارباب بدعت از رقص و شنی و رقص و مناقب خوانی و انواع تماشا و اوضاع
عجیب و غریب میکنند و تکلفها روی کار می آرند زیاده ازین کدامی میله با عظمت و شان
درین مملکت نمیشود خفران مآب مبرنظام علی خان آصفجاه ثانی در عهد خود گهرپال و نوبت
برای عظمت و جاگیر برای صرف عود و گل و دفع حاجات جاروب کشان جبل مذکور و علم پی و چهتر
علم مقرر فرموده اند و روایت صحیح اینست که مولانام درویشی بود که برین کوه می بود نزد او تبرکات
بزرگواران بسیار بوده است هرگاه او مُرد رنگ علیشاه بجایش نشست و هر سال در همین
ماه عرس بنام پیر خود میکرد و هرگاه پادشاه عصر شنید همه تبرکات ازو گرفته در مکه مسجد بنا داد و
او را بسیاری از قطعات زمین عطا فرمود پس رنگ علیشاه از تکیه خود صندل بکوه مذکور می برد
و در انجا عرس مرشد خود میکرد هر قدر بقدرت مُرید افزود رونق عرس هم زیاده شد رفته رفته
بادشاه و وزیر و اعلی و ادنی رفتن آنجا شروع کردند پس این عرس آن مولا است
نه عرس حضرت مولا علی رضی الله عنه که مردم بزعم خود عرس جناب مقدس میدانند
کرم الله وجه اینست حقیقت عرس جبل کهپر و الله اعلم از رشید الدین خالی گویم درین میله زیاده
از یک لک مردم جمع میشوند از ان یک خمس مرد باشند و چار خمس زن مگر همه در نقره و طلا
و الماس و مروارید غرق میباشند و بلا تکلف و حجاب عریان بر سواریها پیش آجانب میگردند
و کثرت آب نوشی درخت خرما آنقدر میشود که از هزار روپیه محصول آن در کهپری بدعت داخل
میشود و الحمد لله امسال بسبب بند و بست عمله فوجداری یک کس هم کشته نشد و انتظام
میله چنانکه میبایست گردید این همه ثمره نیت نیک و حسن تدبیر نواب مختار الملک بهادر است دام اقباله و ظلاله

فصل در کیفیت شوارع بلده و حوالے آن بدانکه راه شهر و کوچه
بسیار تنگ و گنده که در برسات گذر شوار و هر جاکه خاشاک انبار باشد و دو
سه جفیه در انجا افتاده باشد باید دانست که مکان امیری در انجا خواهد بود گویا این علامت

لقای مبارک آداب غلامانه بجا آورده روبرو دست بسته استاد چون صبح شد حبشی مذکور سوی
کوه رخت کشید و جائیکه حضرت فیضدرجت را تشریف فرما دیده بود آنجا سنگے دید بران
نقش دست مبارک آنحضرت بود پس رویاے خود را صادق دانسته در انجا محرابے
بنا کرده نشان دست مبارک را تراشیده دران محراب نصب نمود ولموله شعر
ہی نما صاف صورت الله ۴ اس ترے پنجۂ حنائی مین ۴ پس گاه گاه خود هم برای زیارت
پنجۂ شریف میرفت چون موسم طواف هنود رسید مراسم خود را در انجا بدستور بجا آورده ندور و تنبیها
در انجا کردند بحسن اتفاق ابراهیم قطب شاه همین شب بر بالاے حصار قلعه گولکنڈه برآمده بجانب
شمال در صحرا روشنی دید پرسید که این چیست رای راؤ هندو که منظور نظر سلطان بود و هر لحظه
بحضور ملک حاضر میماند عرض نمود که این کوه کهیره است هران مسلمان چله حضرت علے
رضی الله عنه ساخته اند و امشب جمع شده جشن می کنند سلطان گفت که اگر همچنان ست
ما بدولت هم اراده خواهیم کرد چون این خبر هنود رسید آلات پرستش خود را از انجا برده آ
بر کوه چریال که از انجا فاصله دو کروه دارد نهادند و دیول آنجا را باز مین برابر کردند
رنگیا و ملنگا که عابدان آنجا بوده اند مجاور آنجا مقرر شدند سیزدهم رجب سلطان آنجا
تشریف برد که این تاریخ ولادت آنحضرت رضی الله عنه بوده است و بادشاه در انجا
جشن میلاد شریف سرور کائنات سید الانبیا صلوات الله علی نبینا و علیهم السلام ترتیب
داد و بر کوه دوم که بر قریب این کوه مبارکست قدم شریف آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم را
نهاد بیت بزمینی که نشان کف پاے تو بود ۴ سالها سجده صاحب نظران خواهد بود ۴ پس
بتاریخ هفتدهم رجب که در شب آن حبشی مشرف بزیارت امام تسبیح اولیای رضی الله عنه
شده بود عرس شریف مقرر شد رفته رفته مزید تکلفات در پیوست امکنه و قلعه خانه ها بالاے
کوه و بدامن کوه و مقابر مبنی شد و عمائد بلده باغات احداث کردند تا حال امرای بلده و
رؤسا و اهل حرفه و بازیگر و دکانداران و اصحاب قریات از اطراف و جوانب هر سال

صورت مورت که در نیولا مشهورست سابق در انجا فیلخانهٔ پادشاهی بود و همانجا فیل مذکور بسته میشد و آن فیل مخصوص برای سواری سلطان بوده است

فصل در بیان چشمهٔ پی پی بدانکه این چشمه ایست بر کوهچه پر فضا که در انجا گاه گاهی مادر عبدالله قطب شاه برای سیر میرفت و آنجای سیرست زیرا که صحرا ایست چشمه دارد نام این خاتون حیات بخشی بیگم بوده است و در عرف او را پی پی ماصاحبه میگفتند بعد از مرور دهور باصطلاح عوام چشمهٔ پی پی مشهور شد باذهان عوام منسوب بسیدة النسای رضی الله عنها شد چه دستورست که وقتی عام مذکور میکنند و از ان خاص مراد میشود چنانکه هندو مذکور میکنند و از ان دهلی مراد میشود کما قال السعدی الشیرازی رحمه الله هندو آمدم بعد از ان رستخیز حالا آنجا مردم چله ساخته و ابکینه تیار کرده اند و در انجا رفته طعامهای پزند و نیازها کنند و ثواب آن بروح پر فتوح سیدة النسا رضی الله عنها میرسانند

فصل در بیان علم پی پی که آنرا علم حیدر نیز گویند باید دانست که خاتون مذکوره که مذهب اهل تشیع میداشت و از معتقدات اعلام بود لهذا یکی را از علم بنام الله و دیگری را بنام محمد و سوم را بنام علی بخط طغرای باهتمام حیدر خدمتگار خود تیار کرانده بیرون شهر جانب مشرق استاده کرد که خرچ روشنی و تجمل سواری آن از سرکار مقرر شد حالا بهمان جهت مردم آنرا علم پی پی و بعضے علم حیدر می نامند

فصل در بیان عرس کوه کهپره بدانکه جانب شمال از بلدهٔ فرخنده بنیاد بفاصلهٔ شش کروه کوهی واقعست قریب بموضع کهپرا آنرا در عرف عوام کوه موسی نامند بزبان پاستان برای کوه گشت را سامی بود هندوان در سال یکبار آنجا رفته طواف میکردند و مراسم مذهبی بجا می آوردند شبی بتاریخ هفتدهم رجب یعقوب حبشی در واقع دید که شخصی آمد و گفت که ترا حضرت مظهر العجایب اسد الله الغالب علی کرم الله وجه یاد میفرمایند این واله بخت را بیدار در خواب انگاشته از سر پا ساخته همپای ایلچی نجیبی شد آن هادی صادق او را بان کوه برد دید که آنجناب فیضمآب ترکش در کمر و کمان در بر انداخته دست مبارک بر زمین نهاده جلوه فرما اند این مشتاق

حالا بهست آورده نگاهداشت و بکار طلا در آورده زراندود نموده حکم فرمود که بعشره
محرم الحرام استاده باشد و برای صرف گل و عود و گذر اوقات مجاورین بحسن عقیدت خود
از سرکار کفاف معتدبه مقرر فرمود پس مسلمی داراب بیگ نبیره آغا علی ترمیم عمارت مکان قدیم
نمود نقارخانه و اکنه هر دو طرف بنا کرد هنوز اولاد آغای مذکور موجود و هر کس از امیر و وزیر و سنی
و شیعه بل هنود لنگر خورا که شرح آن قریب می آید در انجامی برند و حسب دستور خود فاتحه می خوانند
و درین ضمن برسم پرانهی هزار ها روپیه نقد حاصل میکنند و معاش سرکار علاوه بر آن هست اگرچه لنگر
اینجا بزور و شور میرسند خصوصا لنگر سرکاری دام اقباله و لنگر امیر کبیر بهادر ضاعف الله قدره

فصل در بیان لنگر گویند روزی تاریخ سیزدهم ذیحجه عبد الله قطب شاه شهزاده بر فیلی که من موت
نام داشت سوار شده که دفعته فیل مذکور مست گردیده راه جنگل گرفت بمشاهده این حال
تمام مردم جلو و رعایا سراسیمه شدند و این خبر را بمادرش که بجناب بیگم عرف پی پی ما صاحبه
می نامیدند ایشان بالفت مادری نهایت بیقرار و پریشان شد بجناب قاضی الحاجات بوسیله
روح پرفتوح حضرت امام الشهداء رضی الله عنه بکمال الحاح و لجاجت نذر کردند که اگر فرزندم شهزاده
عالم سلامت باز گردد یک لنگر طلائی بهموزن لنگر فیل تیار کرده در حسینی علم برده ریزه ریزه
آنرا کرده بر فقرا و مساکین تقسیم کنم و این نذر را بنهج صدق بعمل می گردانم چون دو سه
روز برین ما مضی گذشت و خیال تنگی و گرسنگی پسر و دل مادر مهربان آمد بهر در خت توشه
و کوزه و دا و بخت تا اگر پسرم تشنه و گرسنه زیر درختی بگذرد از آن نمذای خورد و آبی
نوشد و رفع تکلیف اشتها کند گویند که بعد سی و سه روز مستی فیل فرو شد و تاریخ شانزدهم
محرم الحرام شهزاده بالخیر و السلام و صحت و عافیت بخانه واپس آمد بیگم مدوح ادای نذر
فرموده لنگر طلائی بوزن سیزده سیر طیار ساخته و بکمر شاهزاده بسته آنرا بجلوس تمام حسینی
علم برده لنگر را ریزه ریزه کرده بر فقرای آنجا تقسیم نمودند از آن روز این رسم لنگر کشائی در میان
خاص و عام اینجا بروز عشره شریفه جاری گردید و الی الآن جاری ست و گویند

آنکه یا دکھنی ور اٹھور بود اجنبث آنہا سکھه بعده افغانی بعده عربی و اخف آنہا حبشی ست
وچون مقدمات اعراب بهر محکمه بیشتر دائر میشود فلهذا از سرکار بهر محکمه یک یک کس از عرب
یا از مولدان چاوش مقرر ست که بوقت پیش آمدن مقدمه آنہا چاوش فهمایش باعراب
می کند یا هرچه پرسیدنی از و بود می پرسد و ترجمه مطلب آن را در اظهار می نویساند یا از
طرف حاکم مطلب قانونی را بادی فهماند و انچه از لاونعم میگوید بحاکم ترجمه آن میکند باین
طریقه مقدمه طی می یابد و از وقتیکه گرانی اشیای خصوصاً غله شده است اکثر اعراب مولد را که می
اندازند و غارت می کنند مگر فضل خدای کریم منیت که نواب عالیجناب وزیر آصفجاه را مصدر
خیرات و مظهر تفضلات گردانیده است که هر روز هزار ها مردم را غله خیرات و تصدق میشود
ورنه درین ملک از نفوس بندگان خدا بسیار هلاک میشدند و تمام ملک ویران میشد باین
خیرات غله که از سرکار عالیجاه که باهتمام نواب مختار الملک بها در میشود و از پیشگاه دیگر صاحبزاده های
کرام و امرای عظام طعام و نقد تقسیم میشود کسی نمیداند که قحط ست الا ماشا الله که از ازل
در تقدیرش قبض رزق کرده باشند و چون هنگام جسارت و گستاخی و دزدی و قتل
اعراب حسب آئین مقرره خود تدارک جانی میکردند و عسکره و تعشیره می نمودند بخوف
این کمتر جنایات را اختیار می کردند و قتیکه از جمعداران اعراب عمل عسکره و تعشیره
برآورده شده مقدمات اعراب بفوجداری سپرد شده اند البته شوخ شده اند اینجا
مزید تحقیق و تسهیل و آنجا قلت تحقیق و تثقیل جزای بر وضع قواعد جاهلیت اینجا امید خلاص
می باشد و آنجا هم هلاک باختصاص و ظاهر که ملک را سیاست در کار است آقای ما را دام
ملکه نصیحت ست که حکم بفرموده خدا و رسول باید جلشانه و علی برهانه صلی الله علیه و علی آله و اصحابه وسلم

فصل در بیان حسینی علم گویند آغا علی شخصی زوار از مدینه منوره سیفی از ایلچیه
امام جعفر صادق رضی الله عنه یافته بکربلای معلی برده در نیزه نصب کرده بدکن آورده تو آنت
حکومت سلاطین قطب شاهی بوده سلطان عصر تعظیم و تکریم استقبال نموده جائیکه

نام صاحب	تعداد پیاده	تعداد سوار	میزان
عبدالله شاهس	۵۰	۰	۵۰
کل میزان	۰۰ر	۵۰۰	۰۰ر

پس جمله سیزده هزار و ششصد کس شدند و یکهزار کس در شهر نزد امرای و مهاجنان متفرق نوکر هستند
و سه هزار در تمام عملداری نظام نزدیک راجگان و دیسمکهان و زمینداران نوکر هستند
یا در شهرها وده ها داو و ستدی کنند و سود خواریها مینمایند و کمتر ازین اعراب باشند
که سود نگیرند و نخورند بلکه سود گرفتن را معامله نام کرده اند و این ثروت اعراب دکن محض
از سود گیری ست از عرب مفلس قلاش در دکن می آیند و بچند روز بسبب سود گرفتن امیر میشوند
و حالا بسیار هوشیار شده اند هر سال حساب می کنند و دستاویز جدید از مقروض نویسانیده
می گیرند و بران شواهد اگر دو دکهنی میشوند چار از عرب میباشند و اگر از یک کس مخالفت میشود همه
حامی و جانب دار فریق خود می شوند گو باهم مخالف باشند لیکن درین خلاف باغیر همه
متفق می شوند الحاصل جمله اعراب درین مملکت هفتده هزار یا هیجده هزار تخمیناً باشند و بید
بسیار اند و در حیدرآباد در کشت و خون و ڈاکه و قطع طریق اعراب را عیب بدنام کرده اند جمله اینها
بدون شرکت مولد از هر قسمی که باشد درین ملک و شهر از قوت بفعل نمی آید و مولد را چند
اقسام ست و مراد از مولد در گه است که آزاد در هندی دوغله نامند یکی آنکه یا دکهنی و عربی بود
دوم آنکه یا دکهنی و حبشی بود سوم آنکه یا دکهنی و فرنگی بود چهارم آنکه یا دکهنی و هندی بود
پنجم آنکه یا دکهنی و فارسی بود ششم آنکه یا دکهنی و پنجابی بود هفتم آنکه یا دکهنی و سکه بود هشتم
آنکه یا دکهنی و افغانی بود و اعم از انکه افغان از پیشور یا نواح آن یا یوسف زئی یا کوهستان
یا از کابل یا قندهار یا دیگر از خراسان بود نهم آنکه یا دکهنی و ترکی بود و اعم از انکه از بخارا
بود یا بلخ بدخشان یا متعلقات آنها دهم آنکه یا دکهنی و تاجیک و رومی باشد یازدهم

باقی احوال این خاندان عالیشان و سلاسل ایشان در فصل جداگانه نگارش خواهد یافت و خوشتر اوقاتی و زهد و حسن سلوک و خیرات و خدمت مزارات پیران رضوان الله علیهم اجمعین امیر کبیر بهادر مظلهم زیاده از بیان و تحریر است حق تعالی ذات قدسی آیات ایشان را مدام بر سر خلائق سلامت باکرامت دارد و جمیع مقاصد ایشان را محصل آرد آمین

فصل بدانکه صحت فوج اعراب که در ملک نظام ست و شوارچه فهرست آن از افسران ایشان یافته نمی شود و از دفتر معلوم پس درچنین فوج کشاده نبض بسیار ست اگر برای حساب داخله و خارجه و تقسیم تنخواه این گروه سررشته جداگانه مقرر شود و نقشه های آن بموجب نقشه که در فوج امینی ست درست گردد حاضری و غیر حاضری فوج و وصول تنخواه و چال و رویه افسران و جوانان و تعداد ملازمان نوشته شود البته صحت آشکار گردد آنچه مینویسیم تخمیناست مقابله تصحیح اعتباری ندارد و نخندانکه وجود ندارد میزان کل ۱۳۶۰۰

نام جمعدار	تعداد پیاده	تنخواه روسوار	میزان	نام جمعدار	تعداد پیاده	تنخواه روسوار	میزان
عبدالصمد خان	۴۰۰	۰	۴۰۰		۴۰۰	۰	۴۰۰
غالب خان	۶۰۰	۱۵۰	۷۵۰		۸۰۰	۰	۸۰۰
عابد	۲۵۰	۰	۲۵۰		۲۵۰	۰	۲۵۰
حبیب	۴۰۰	۰	۴۰۰		۴۵۰	۰	۴۵۰
بن شاهس	۴۰۰	۰	۴۰۰		۵۰۰	۰	۵۰۰
شاه	۷۵	۰	۷۵		۱۰۰	۰	۱۰۰
فتح	۲۵	۰	۲۵		۵۰	۰	۵۰
حبیب	۵۰	۰	۵۰		۲۵	۰	۲۵

	نام عہدہ	تنخواہ	کمک پولیس	پولیس	بھتہ	میزان

فصل در بیان جمعیت و ملازمان لوازم جناب فیضمآب نواب شمس الامرا عمدۃ الملک بہادر دام فیضانہم و مبارح احسانہم

اگرچہ فقیر را صحت نوح ایشان بخوبی حاصل نیست اما ہرچہ بہ سمع دریافتہ شد حوالہ خانہ کردہ میشود اگر ہمین قدر در سرکار وقار الامرا اقتدار الملک بہادر محسوب شود مضاف خواہد بود و تحسین کامل سرکار شمس الامرا سوائے مغفور خواہد شد

نام عہدہ	تنخواہ	نام عہدہ	تنخواہ	نام عہدہ	تنخواہ

وسکون لام نام موضعیست از جاگیر نواب مختار الملک بہادر و یک رجمنٹ نو ملازم دیگر نگاہداشتہ اند و برسالہ حبشیان سی سوار دیگر افزودہ اند و در توپخانہ فیلان دو توپ اند و بتوپخانہ اسپی شش توپ ہستند فقط

گوشوارۂ تنخواہ پولس وغیرہ سرداران فوج باقاعدہ

نام عہدہ	تنخواہ	پولس کمان	پولس اسٹاپ مع ڈاکٹر	کرایہ مکان و ڈیرہ	پولس اسپ	میزان

سہ پلٹن پیادہ

نمبر	نام مع عہدہ	تنخواہ	تعینات	نام مع عہدہ	تنخواہ	تعینات
۱	سرتیپان	۱۰۰		متصدیان	۶	۱
۲	سرحلقہ دوم	۵۰		منشیان	۱۵	۱
۳	لفٹنٹ جمعدار	۳۰		پیادگی نویسی	۱۵	۱
۴	لفٹنٹ سرداران	۳۰		صرافان	۱۵	۱
۵	دفعدار سرداران	۲۰		دربیسران	۱۵	۱
۶	صوبہ داران	۲۰		نشان بردار	۱۵	۱
۷	صوبہ داران	۲۰		قاشقچی	۱۵	۱
۸	جمعداران	۱۵		نیزہ بان	۱۵	۱
۹	سرحلقہ اللہ	۱۵		سرداران	۱۵	۱
۱۰	جمعداران	۱۵		سقہ	۱۵	۱
۱۱	نائیکان	۱۵		بیشقدم	۱۵	۱
۱۲	سرنائیکان	۱۵		گولندازان	۱۵	۱
۱۳	بگل زنان	۱۵		آہنگران	۱۵	۱
۱۴	سرباں چوبدار	۱۵		بیشتیان	۱۵	۱
	اسلحہ بیشتیان	۱۵		نقالچی	۱۵	۱
	بابچیان بیشتیان	۱۵		سقہ چیان	۱۵	۱
	بابچیان سرداران	۱۵		چوبداران	۱۵	۱

یک جمبٹ را نام کپال رجمبٹ ست زیرا کہ کپال بضم کاف عربی و تشدید مع فتحہ بای فارسی

تعداد	نام مع عہدہ	تنخواہ	بقیہ	کیفیت	تعداد	نام مع عہدہ	تنخواہ	کیفیت
۱					۱			
۱					۱			
۳					۱			
۶					۱			
۱۰					۲			
۲					۲			
۱					۶			
۱۰					۱			
۱					۱			
۲					۶			
۱					۱			

جنسی یعنی توپچانۂ نرگاوان

۱					۲			
۱					۲			
۱					۱			
۱					۱			
۱					۱			
۱					۲			

تعداد	نام مع عہدہ	پیشخدمت	تنخواہ	کیفیت	تعداد	نام مع عہدہ	پیشخدمت	تنخواہ	کیفیت
۱	قوالدار ان	ص	۱۵		۱	حراف	ایضاً	ایضاً	
۱	ناسکان	ایضاً	ایضاً		۱	دریسیر بغیر وردی	ص	ص	
۵	نیم نوازہ	ایضاً	۱۲		۱	ترنگا	ایضاً	ایضاً	
۴	نفیر	ایضاً	۱۰		۱	بیرقی	۱۲	۱۲	
۴۰	سواران	ایضاً	۱۵		۴	غلام	۱۲	۱۲	
۱	اشتاب پوسوار بیرق	ص	ص		۴	سہایان	۱۲	۱۲	
۱	مقدمی	ایضاً	ایضاً		۴	سنت	۱۲	۱۲	
۱	نشان	ایضاً	ایضاً		۱	ریوندوان	۱۲	۱۲	
۱	ریپر ونگ نیز	ایضاً	ایضاً						

سواران ونپرتی لانسیر یعنی نیزہ بردار

شمار	نام مع عہدہ	پیشخدمت	تنخواہ	کیفیت	شمار	نام مع عہدہ	پیشخدمت	تنخواہ	کیفیت
۱	کپتان سامیر	ایاوط	ایاوط		۱	ڈوار کیپر	۱۲	۱۲	
۱	ریسلدار صاحب				۱	ریسالدار	۱۲	۱۲	
۱	سرکردہ دوم	۱۲	۱۲		۱	خواجہ امامی			
	نبک صاحب					الزنجان			
	اجیتن لیکن صاحب	۱۲	۱۲			غلام			
	نظام	۱۲	۱۲			منوہیان			
	سعید	۱۲	۱۲						
	رضا				۱	ریسالدار	ص	ایاوط	

آدم خوب شنیدہ ام کہ بسیار باعہود شان صحبت داردلہذا ہمیشہ در فضول فروی مبتلا شدہ زیاں میشود

تعداد	نام مع عهده	تنخواه	تفاوت	کیفیت	تعداد	نام مع عهده	تنخواه	کیفیت
۴۰	سواران				۱	بخشی		
۱	مقصدی				۱	تحصیل انداز		
۱	میر آتش زنی				۱	موسیقی		
۱	صراف				۱	جاروب کش		
۱	داروغه مطبخ				۱	رخت انداز		
	داروغه اصطبل				۶	کهاران		
۴	سقا				۴	پیر اسپان		
۱	سقاز				۱	خیاط		
۴	خلاص				۱	داروغه		
۱	فراش				۱	معلم		

این ذاتی ماهوار جشیان ست و اسپ هایشان همه سرکاری و تنخواه اسپ لبست و هفت روپیه است و سلاح و ورد و مکان برای بود و باش عیال و اطفال ایشان و بارود و گوله و باربردار در سفر همه از سرکار است و طعام قرار

سواران حیدرآباد لانسر یعنی نیزه باز

۱	کپتان				۱			
۱	لفتنت							
۱	لفتنت				۴	صوبه داران		
۱	لفتنت				۴	جمعداران		
۱					۱			

مسکنہ شاہجہان آبادی نژاد دست وچند محرر تحت ایشان مامور وتقسیم تنخواہ مطابق حساب ماہ
الٰہی میشود روز یکہ جمعیت ماموزہ بلدۂ برای گرفتن تنخواہ درین سررشتہ میآید باساز ویراق
بارزق وبرق میباشد سوای این فوج فوجی درست نیست فہرست جمعیت باقاعدہ علاقۂ

نظام الملک آصفجاہ بہادر متعلقۂ دیوانی

جنرل اسٹاف

تعداد	نام مع عہدہ	تنخواہ	تنخواہ	کیفیت	تعداد	نام مع عہدہ	تنخواہ	تنخواہ	کیفیت
۱					۱				
۱					۱				
۱					۱				
۱					۱				
۱									
۱									
۱									
۱									

سواران رسالہ جنیشان

۱								
۱								
۱								
۱								

که اول فهرست کنجنیان وچنین زنان که کسب میکنند بشرح پیر وجوان وصبیه تیار کنانیده شود
در شهر باشند یا در قصبه یا در موضع بعده صبیات از اوشان گرفته هر که وارث او پیدا شود باو
سپارند واگر کسی وارث او نباشد حاکم مربی او گردد و در مدرسهٔ یتیمان تعلیم کرده عقد و باهل کنانیده
دهد واگر کسی معتبر برای پروردن طلبد باو سپارند وتاکید کنند که او را پرورده تعلیم کرده بعقد
رساند وزنان جوان را حکم کنند که بهر ماه نزد طبیب رفته اندام نهانی خود نموده باشند وطبیب اورا
اگر آکودهٔ بلای سوداوی یابد او را بیرون آبادی یا بر کنارهٔ آن آباد ان کند وبعلاج او پردازد
واشتهار کند که کسی نزد او نرفته باشد واین اشتهار بذریعهٔ حاکم فوجداری باشد تا اگر کسے
عدول حکمی کند فاعل ومفعوله هر دو زیر شکنجهٔ تعزیر کشیده شوند یقین که باین تدبیر ورسوائی
خود باز آمده توبه کنند واین پیشه پدر را بگذارند وباز همیشه ملازمان فوجداری نگران حال ایشان
زنان پیر قحبه باشند تا باز دیگر دختران را نیارند واگر آرند بسزای اشترای برده وفریب
بسزای معقول رسانیده شوند تا قلع وقمع این رسم بد خانه خراب گردد **بیت** از زنا
خیزد وبا اندر جهات ❊ ابر ناید از پی منع زکوة ❊

فصل در بیان کچهری میقیمی آنکه در قرضه های ذات ونالشهای زمین نزول یا بت دیوار و
تیاری مکان ومرمت امکنهٔ سرکاری وتیاری ناودان وغیره دران ودرستی فرش آن وقلعی امکنهٔ
سرکاری ونعلین رسانی حضور پرنور که بهر هفته میشود ونالشهای تجاران واڈران وبڑدان که
بانس پهوڑ باشند وکهاران وسنگتراشان در انجا پیش میشوند وافسر این محکمه شیخ فیض درین ایام
از بندگان حضوری اند وسر دفتر ایشان لاله شیو پرشاد ست که قریب مکان محمد خان جمعدار می باشد

فصل در بیان سررشته لین بدانکه لین عبارت از چهاونی ست مگر در بنجام مراد از لشکر ست
از انجا که این سررشته متفرق ست یکجا نیست که حالش مفصل معلوم گردد مگر سررشتهٔ لین گوشه
محل که در حویلی اکبر جاه ست در بنجا تقسیم تنخواه ماموران گوشهٔ محل میشود نام سررشته دار
این محکمه لاله گردهاری پرشاد ست مشهور منبسی راجا پسر لاله نرهری پرشاد صاحب قوم کایست

به سه روپیه می فروشد اما آرندگان که می آیند کڑه برنجی یا آهنی یا سبی خود را که نه نشان دکاندار
میباشد نزد جوانان ناکه محصول بدعت امانت داشته می آیند که باصطلاح خود ڈهرپ بفتح
های هوز و فتح رای هندیه و سکون بای فارسی یعنی امانت وضمانت گویند و چون بعد رسانیدن
سیوا ز دکان بسیندهی بن میگردند نه گنڈه پول از دکان دار آورده محصول ناکه بجوانان مدعت
داده کڑهٔ خود گرفته بمکان خود میروند

فصل در بیان کچهری ارباب نشاط که باصطلاح مردم اینجا آنرا کنچن کچهری نامند
مهتمهٔ آن محکمه باماشریفه است که یکی از معظمات حضور پرنور ست عمرش قریب شصت سال باشد
فقیر هم وقتیکه برای ملازمت حضور پرنور رفته بودم دیده بودم در خدمت ایشان یک کس جمعدار
مسمی غلام رسول و چار کس محرر و چند ماهر کاره و جوانان مقرر اند درین محکمه اکثر مقدمات نارضامندی
چهوکریهای کنچنیان دائر میشود مثلاً اگر کسی چهوکری را بلا رضامندی نائکه اش فرار کنانید و نائکه اش
درین محکمه نالش کرد و بسعی و کوشش متوسلان این کچهری نشان آنرا یافتند پس آن فرار کننده
و منعوی هر دو را گرفتار کرده حاضر میکنند و بعد ثبوت جرم هر دو قید کرده میشود و از گریبانند و صاحبه
معتد بها گرفته میشود از یکروپیه تا بمقدورش و اگر چهوکری بلا رضامندی بانی جی خود بکسی نکاح میخواهد
بانی جی نالش بران و درین محکمه میکنند و هر دو قید کرده میشوند الا اگر نکاح نائکه را رضامند میکند یا
او را و حق پرورش چیزی ماهوار مقرر میکنند یا صرف پرورش سابق چهوکری سید هد مجاز
نکاح بآن میگردد و الزانیة لا ینکحها الا زان زیرا که الخبیثات للخبیثین مگر این فرقهٔ ملعونه
همه پر از آتش ست هر که ازین هر قدر که بظاهر آراسته تر و بجسن لباس و زیور پیراسته
در باطن خراب تر و بدتر خواهد بود **بیت** چه قدر آورد بندهٔ حور دیس ۞ که زیر قبا دارد اندام
پیس ۞ بیشتر اوقات دریک صحبت او صاحب او مایهٔ هستی خود را سوخته است و
در تمام بدن خود آتش مواد خبیثه را افروخته خسر الدنیا و الاخرة اندوخته پس
بر همت علیای بادشاه واجب ست که این فرقه را نیست و نابود نماید باین طریق

است وسرکہ او ہاضم ومہرہ کنندۂ گوشت وخمر او بعد تعفین تقطیر میکنند بسیار سبک وفوائد او مثل فوائد خمر است وطریق ساختن خمر وسرکہ اینست کہ سیندہی خالص گرفتہ در سبو کنند بنوعیکہ ثلث سبو خالی باشد پس بر دہن سبو سفالی گلی نہادہ از آرد گندم مہر کردہ مدت دو ہفتہ روز در آفتاب وشب زیر آسمان نہادہ از دیگ وسرپوش گلی مقطر نمودہ دران عرق الایچی کوفتہ وگل چنبیلی سبزی دور کردہ وپوست لیمو داخل نمودہ بار دوم تقطیر نمایند آنچہ مقطر شود وتند باشد خمر است وآنکہ در دیگ بماند سرکہ میگردد پس صاف نمودہ بکار برند انتہی کلامہ گویم درین بلدہ ضعف اشتہا وکثرت برص وضیق النفس ونزول الماء فی العین وپیدایش امراض سوداوی وضعف رجولیت وعروض اسہال وبی مروتی وخشک مزاجی در مردم اینجا بیشتر در استعمال ہمین بلای بد است فلہذا از سرکار والا ممانعت کلی ست کہ اندر بلدۂ فرخندۂ بنیاد حیدرآباد فروخت نشود باوجود این ہمہ تشدد وممانعت بسیاری کسان خفیہ می نوشند واندرون بلدہ سبار بانواع حیل میبرند ومورد لوم لائم می گردانند اگرچہ محاصل این صیغہ بسیار ست اما اگر بر ہم انگیزی کردہ شود ومحصول افزودہ شود دران دو فائدہ باشد یکی آنکہ محصول این المضاعف گردد دیگر بسبب گرانی قلت نوشندگان ہم شود وجنگ وجدل کہ بیشتر بسبب خوردن ہمین آب میگردد وہم مرتفع گردد ونرخ فی سبو درینولا سہ روپیہ در شہرست وبہ یکروپیہ در سیندی بن بدست میرسد ودر یک سبو نسی سیری گنجد وچون بردارندۂ آن اکثر بدست میباشد چون سبوے افتد وشکستہ می گردد اگر گلوی سبو سلامت باشد وبدکاندار مزدور برندۂ آن نشان دہد نصف مزدوری مثلاً دو آنہ یا سہ آنہ یابد وآنہ ہیچ ویک لوٹہ جداگانہ بمزدور دادہ میشود کہ آن را بندگی بکسر باے موحدہ وسکون نون ووال مہملہ موقوفہ وبکسر کاف فارسی ویاے معروفہ گویند پس خواہد مزدور آن را بنوشد وخواہد بشست یا دو آنہ بفروشد الحاصل سبو سیندہی در سیندہی بن بیکروپیہ می آید ومزدور چار آنہ یا شش آنہ بلحاظ قرب وبُعد دکان بیرون بلدہ وسیندہی بن از دکاندار می یابد سواے لوٹہ سیندہی کہ از کلال می یابد ودکاندار

را چه سود از رهبر کامل پ که خضر از آب حیوان تشنه می آرد سکندر را ؛ و خبر این مرتبه بیشتر موافق ماهیت خبر می باشد که خاصه حکومت هندست اما این عزیز اکثر برفع احتمال آن می کوشد و قطع نظر از واقع و تکلم وغیره نمیکند

نوزدهم کچهری بدعت که آن را صیغهٔ مسکرات نامند این محکمه را ناظم کند رسمی مدلیا اند گویند نسبت سابق ناظم حال خوب بند و بست مسکرات کرده درین صیغه آمد نفع بسیار ست زیرا که کسی از زن و مرد درین بلده نباشد که سیندهی ننوشند گویا که همه می نوشند و همین سیندهی خانه باعث دنگه و فساد ست بچه را از وقت تولد بجای شیر قه سیدهند و این آب درخت خرماست و طریق برآوردن آن حکیم رضا علیخان مرحوم حیدرآبادی در کتاب تذکرة الهند که مشهور بیادگار رضاست چنین نوشته که زیر درخت بصورت مثلث تراشیده و فصد نموده کوزه گلی می بندند پس ازان آب روان میشود و در کوزه جمع میگردد تا وقتیکه جوش زند و از دُر و صاف و شیرین باشد آن را نیز بکسر نون و سکون یا و معروفه و فتح راء مهمله و وقف های هوز و اتبعها بضم همزه و فتح تای فوقانیه و سکون میم و فتح باء موحده و الف خوانند و چونکه درین ظرف دُرد آنرا انداخته بنبذند و جوش زند و مزه تلخ و ترش بهم ساند سکر در و پیدا میشود سیندهی نامند مزاج نیره که شیرین و رقیق و خوشبو دارد و خالص باشد سرد و تر و مزاج سیندهی سرد و خشک نیره سکر نمی کند و غائط براند و مسکن حدت و گرمی و تشنگی و دافع احتراق و مرطب و مسمن بدن و مدر بول و موافق امزجه حاره یابسه و مدر قوقین و غذای بدن میشود و چون ازنه قوله شروع کنند و هر روز سه تولهٔ افزایند از یک تا سه رطل میرسد و بعضی امزجه قائم مقام ماء الجبن میشود اما مسقط اشتهاست و سیندهی ز رخت و شیرین و تلخ و ترش و گران و سردی و بادی میکند و کف و صفرا دور کند و مزه میدهد و سکری می آرد و اگر تخم تاتوره در و آمیزند باد را دور کند و اگر همین نیت آمیزند سنگ هنی و اورام دست و پا و فساد امراض جلدیه و بواسیر و کلانی شکم و قروح تقعد و حکه آن و کرم و باد دور کند و هر چیزیکه دران آمیزند انفعال آن پیدا کند و سیندهی که یکدو روز برو گذشته باشد باد و صفرا و کف دفع نماید و فزاینده برص

برضعیفان رحم آرہیجد ہم پٹہ مغلی یعنے ڈاک سرکار نظام دام اقبالہ این پٹہ در عوام این
بلدہ فرخندہ بنیاد بنام پٹہ لالہ موہن لال دہلوی معروف ومشہور ست الحال ناظم این محکمہ لالہ
کالکا پرشاد دہلوی نہایت دانشمند فطین وفہیم وعالم امور سررشتہ خود مرد خلیق ومتواضع
وضعدار خوش بیان مردم شناس خوش صحبت راست پسند خیر خواہ سرکار خود راحم برابلکاران
خویش متعلق محکمۂ خود اما باختلاف رای ارباب مجلس مال معذور چہ سفر کردہ وزمانہ دیدہ وملکہا
گردیدہ را باغیران ومحکوم را باحکام ہمان فرق ست کہ میان زمین وآسمان مثل ہندیست
حاکم کانیٹھ کا سر ریس چہ گوید وچہ سراید قطعہ مرد خردمند ہنرپیشہ را ؛ عمر دوبایست
درین روزگار ؛ تا بیکے تجربہ آموختی ؛ دزدگری تجربہ بردی بکار ؛ محصول درین سررشتہ
برفاصلہ مقامات ست چنانکہ سابق دستور ملک انگریزی بودہ است اگر درین ریاست ہم
ٹکٹ آصفیہ طبع شدہ بندوبست محصول مقرر کردہ شود البتہ زیادت حصول محصول آنقدر
گردد کہ صرف ڈاک را کفایت کند زیرا کہ باجرای ٹکٹ تغلب در محصول کمتر باشد وحاجت حساب
اہل حساب ہم کم میشود وہم تشخیص نرم وتحصیل گرم مسئلہ مشہورست وچوکیہا ہم تجویز ناظم مقرر شود
وبامداد تحصیلداران وتعلقداران تیار کردہ شود بلکہ چوکیہا وناکہ ہای محافظان راہ وپیادگان فوجداری
ہم بقرب این چوکیہای مامور ومعمور گردد تا بحمایت ایشان ڈاک وہرکارہ بسلامت رسیدہ باشد
خصوصاً جائیکہ در انجا وقتے واردات شدہ باشد بالضرور چوکے جوانان از سرکار یا جاگیردار
یا زمیندار مقرر کنانیدہ شود تا باز شوخے در انجا مرتکب غارت ڈاک نگردد واگر بندوبست
خوب قابل اطمینان گردد باز چوکی برخاست کردہ شود ورنہ مدام بودہ باشد ویک بگل ہمراہ
ہرکارہ باشد تا اگر حرامیان افتند بوق بزند تا جوق برسد وعلاج آنہا کند تنخواہ ناظم کہ اورا
میرسد بسیار کم ست شاید کہ این باعث کم نصیبے او باشد ورنہ ذات جناب نواب فلک رکاب
قدردان ملازمان خیر اندیش وخیر اندیشان مصلحت کیش حضرت مختار الملک بہادر دام ظلہٗ
چنان نیست کہ ملازم خیر طلب را بترقی نرساند وباعلی مرتبہ فائز نگرداند آری بیت تہیدستان قسمت

معدنیات چون الماس و فولاد و فلزات پیدا یشی مانند طلا و نقره و مصنوعی مانند زیور طلا و نقره
و مرصع جواهر و ظروف مسی و برنجی و آهنی و مقراض و چاقو و قفل و دلو و اشیائیکه از خاک
و گل پیدا می شود مانند نمک و شوره و گیرو یا طیار بآن میشوند مانند خشت و سفال صنف
چهارم اشیاء متفرقات مانند آتشبازی و شیشه آلات و صابون و ظروف چینی و کلابتون
و خرید و فروخت مکانات پس شرح محصول هر یک مفصلاً درین فهرست درج ست گویم که سبب
گرانی همین سخت گیری محصول ست که تاجران مال خود را بسبب گرانی محصول کمتر در بازار می آرند
بیت شهنشه که بازارگان را نجست ❊ در خیر بر شهر و لشکر ببست ❊ و کسیکه این فهرست تیار
کرده است کمال خود بین و خسّ ابنای خود بوده باشد چه صنف چهارم همه قابل موقوفی
نه لائق گرفتن محصول همچنین بسیاری از اجناس ست که قابل معافی محصول ست تقنن را
می باید که نظر بند و بست و نظم بر اصل دارد نه بر فروع گمارد زیرا که چون محصول از گشت گرفت
نباید که از غله گیرد که این ظلمست و باید که در باب معدنیات نظم بر معدن گمارد نه محصول
از معدنیات بازار آرد و که اینچنین تشخیص محصول متقلل آمدنی اشیای ست و آن باعث
گرانی و تکلیف خلائق میگردد و همچنین اگر محصول مقرر کردن بر مصنوعات ست پس محصول
بر دکان صانع مقرر کنند نه بر مصنوع یا بر اده مقرر کند چون مس نه بر مجهول مانند ظروف مسی
العیاذ باللہ در حکومتی بر خشت و سفال محصول ندیده ام و نه شنیده ام و نه بر موم و نه بر انگشت
و نه بر کاسنی و خوبکلان و چرائیته و نه بر الی و پوست املتاس و غیره مندرجه قسم چهارم صنف اول
و این رسم کاشتکاران ست و نه دستور والیان ملک و سلطنت نبظر محصول همین جزئیات که
غربای رسانیده شکم پروری خود بدان میکردند و مرجی و فارغ البال میشدند تباهی پیدا ست
چون از سر کار محصول مقرر شد هر دو محروم شدند بیت کی آنجا دگر هوشمندان روند ❊ چو آوازه
رسم بد بشنوند ❊ خدا کند که در نظر ثانی این فهرست اجناس والی ملک را توفیق نیک
بخشد تا رفاه خلائق حاصل گردد و در حدیث شریف آمده من رحم رحم ع رحم خواهد

بسر اخواهد رسید دفعهٔ یازدهم درباب معائنهٔ مهتمم بیجک رایابستهٔ اسباب ماکشاده دیدن
دفعهٔ دوازدهم اگر بیوپاریان وغیره براه تغلب چیزی تمی درقیمت اصلی آن یا در بیجک های
گذرانیده خود ظاهر خواهند کرد و علاقه داران محصول خانجات همچو مال را ضبط نموده کیفیت آن
بواسطهٔ علاقه دار کروگری لبسرکار عرض خواهند نمود و از سرکار حکم اخذ جریمهٔ متغلب خواهد شد
دفعهٔ سیزدهم درگرفتن محصول سکه حالی مقرر ست بر فیصد روپیه رقم مندرجهٔ بیجک دفعهٔ
چهاردهم محصول غله همگی اقسام معاف اما اگر از ملک سرکار عالی بیرون حد خواهد رفت محصول
گرفته خواهد شد دفعهٔ پانزدهم اگر کدامی بیوپاری راسته های محصول که مقرر از سرکار امد ترک نموده
باراده تغلب محصول مال خود مخفی براه دیگر خواهد برد سزایش داده خواهد شد دفعهٔ شانزدهم در ضلوط
چنگی های داخله دفعهٔ هفتدهم اگر کسی بر راس زیاده از فی راس نهد محصول زیاده راس گرفته
خواهد شد و محصول هر یک اشیای و اموال بموجب فهرست موضهٔ غرهٔ رمضان المبارک سنه ۱۲۸۱ هجری
که از علاقهٔ سرکار عظمت مدار بعلاقهٔ سرکار عالی و از علاقهٔ سرکار عالی ببلدهٔ فرخنده بنیاد حیدرآباد
و چهاونیات سکندرآباد و الوال و بازارات وچادرگهاٹ مے آید یا از علاقجات سرکار
عالی بعلاقجات سرکار عظمت مدار روانه میشود مقرر و سرکار عالی بقیمت مال مشتمل بر چار صنف ست
صنف اول در اشیای اصلی و مصنوعی از پیدایش زراعات و باغات و صحرا مشتمل بر هفت
قسم قسم اول غله قسم دوم میوه جات مانند خرما و بیخهای زیر زمین مثل آلو و مغزیات چون
بادام قسم سوم تخم روغن مانند کتان و روغن قسم چهارم ریشجات اصلی چون پنبه و مصنوعی
مانند رشته و پارچه پشمی و سوتی و ابریشم قسم پنجم مصالحات چون قرنفل و الائچی و ادویات مانند
بهدانه و طباشیر و پنگ چون هلدی و کسم و پتنگ و زعفران و خوشبوها مانند عطر و لوبان و
غنچه گلاب وغیره قسم ششم چوبینه وغیره مانند کڑی و کرچه و شیشم قسم هفتم اجناس متفرقه
مانند انگشت و شراب ولایتی و شکر و بوره و قند سیاه و کاغذ و لاکهه وغیره صنف دوم
جانوران و ماحصل آنها چون فیل و اسپ و گوسپند و چربی و روغن و پشم صنف سوم

محمد احمد حلف قاسم الدولہ مرحوم مہتمم محصول خانہ کوداڑ و واڑہ پلی اندو بابت لنگ سکھ رہمہ واجی
مادہو و بابت نلدرگ بہرام جی واماست جی و بابت حالت دین ساجی مہربانجی و بابت راجو رانا نانک گڑہ
نارائن راؤ مہتمم اند کہ این ہمہ محصول خانہ شش ست و در چھاؤنی ہا نیز شش محصول خانہ است اول چھاؤنی
سکندر آباد یعنی حسین ساگر دوم الوال کہ مہتمم آن ہردو جا شیو شنکر فرزند کندا سامی لیار
است سوم چھاؤنی چادر گھاٹ مہتمم آن دین ساہ فرزند واراب جی چہارم چھاؤنی ہنگولی
مہتمم آن غلام دستگیر پنجم مومن آباد عرف انبا جوکائی مہتمم آن سید غلام حسین ششم
اورنگ آباد مہتمم آن نارائن راؤ ثانی ست گویند راجہ نانک بخش بہادر نہایت وسیع الاخلاق
و کریم الاشفاق و غریب پرور و رحم گستر کشادہ ابرو خندہ رو منصف حق پژوہ غم ربا و رافع
اندوہ یادگار مہاراجہ چندو لال فیاض بخشایندہ حیاض و ریاض الحق الولد سر الابیہ معروف
و بصفات حمیدہ پدر بزرگ خود موصوف ہمین اوصاف پایندہ منصب او ست کہ از ابتدای
الی ہذا الیوم بریک عہدہ موجود ست دستور العمل گرفتن محصول سائر در علاقجات سرکار عالی
مورخہ غرہ رمضان المبارک سنہ ۱۲۸۱ ہجری مشتمل بر چند دفعات ست دفعہ اول در تقرر محصول
خانجات دفعہ دوم در بیان مالیکہ از علاقجات سرکار عظمت مدار سوای بلدہ و چھاؤنیات بدیگر
علاقجات سرکار عالی درآمد خواہد شد دفعہ سوم رقم محصول برانشیاء و اموال خواہند گرفت
دفعہ چہارم محصول شراب و غیرہ مسکرات دفعہ پنجم در شش جا محصول خانہ بر سرحدات علاقہ
سرکار عالی مقرر بمہتمان مفوض دفعہ ششم در تفصیل محصول خانجات چھاؤنیہا دفعہ ہفتم در تفصیل
معافی محصول در تعلقات صرف خاص و غیرہ دفعہ ہشتم در بیان آنکہ بکدام راستہ یک محصول
خانہ گذر خواہد نمود محصول آن طلب کردہ نخواہد شد دفعہ نہم در بیان آنکہ مال پیداوشی
و مصنوعی ممالک محروسہ سرکار عالی روانہ خواہد شد محصول آن بموجب فہرست بکدام یک
محصول خانجات سرحد گرفتہ رسید آن دادہ خواہد شد دفعہ دہم اگر کدامی بیوپاری
چٹھی داخلہ گرفتہ و مال بمحصول خانہ نبردہ در اثنای راہ بدون ادای محصول خواہد فروخت

شانزدہم محکمہ فوجداری ست درین شہر چنانکہ محکمۂ فوجداری را رونق حاصل ست دیگر محکمات
را نیست زیرا کہ نظم بلدۂ خاص متعلق بصیغۂ فوجداریست پیش ازین این کار منقسم بر چند محکمہ
بودہ است نواب مختار الملک بہادر دیگر محکمہا را بہ تخفیف درآوردہ کارکنانی مقرر فرمودند
ناظم این محکمہ فقیر مصنف این رسالہ است درین محکمہ دو نائب اند یکی مولوی حسن رضا صاحب
نگینوی کہ نائب اول اند استعداد علم عربی خصوصاً در حدیث بخوبی دارند از شاگردان حافظ
مولوی سید تہور علی صاحب مرحوم نگینوی محدث اند ایشان از شاگردان مولانا مخدوم مغفور
لکھنوی اند و ایشان از تلامذۂ شاہ فاخر الہ آبادی محدث مغفور اند و ایشان از شاگردان مولانا
محمد حیات سندہی مکی اند رحمہم اللہ و نائب دوم مولوی حافظ نصر اللہ فاروقی ولایتی اند
نہایت مرد مقدس صاحب استعداد باین ہر دو بزرگ کمال مدد در طے مقدمات یافتم
سررشتہ دار این محکمہ سید اعظم صاحب کارگزار قدیم اند نہایت محنت کش کہ دیگرے
اینچنین نباشد ہستند و ناظر این سررشتہ سید نظر علی نہایت ہوشیار و مستعد و شریف اند
کہ صیغۂ اجرای اعمال ہم متعلق ایشان ست و محافظ دفتر این سررشتہ مولوی حبیب حسن
دہلوی نہایت فطین و محنت کش اند و نائب ایشان میر غلام علی کہ ملازم قدیم از نہایت
در کار خود ہوشیار با محنت ہر دو امیدوار ترقی و فقیر ہم تا اختیار خود در ریع نخواہم داشت
و سید عبد اللہ مندرا سی روز نامچہ نویس آدم لائق ہر چہ بآن عزیز سپردہ شود امید کہ جملہ
کار سرکار را سرانجام رساند لائق ترقی بخشی ست باقی در حال محکمۂ خود و آہالی آن انشاء اللہ تعالی

کتابی جداگانہ خواہم نوشت تا این کتاب دراز نگردد

ہفدہم محکمۂ کرورگیریست کہ متعلق براجہ نانک بخش بہادر ست کہ پسر خرد راجہ چندو لال بہادر اند
ناظم و کارپرداز ایشان بابو جی ابن دلکا جی پارسی اند برادر زادہ بسنبھجی تحت ایشان واراب جی و نوشیروان جی
ہستند واراب جی کارکرد گری میفرمایند یعنی محصل محصول پارچہ و کرانہ و چوبینہ و فیل و اسپ
و فروخت امکنہ اند و نوشیروان جی محصول نمک را حاصل می نمایند و زیر حکم نوشیروان جی

فی صد دو روپیه ده آنه و تحریر صرف خزانه فیصد چهار روپیه واز بعضے دو روپیه و تحریر بنام بخشی خانه
بابت مرتب کنانیدن احکام و سند اگر بر تعلقه حاصل نمایند فی صد روپیه پنج آنه حسب دستور
سابق میگیرند و در حساب سرکار جمع می کنند دیگر روپیه مهرانه و عدم تنخواه فی شهریک آنه یا نیم آنه است
دیگر اگر کسی مثلاً صد روپیه را منصبدار بتاریخ غرهٔ رجب مقرر شد از تنخواه آن بعد وضع یک ماه
داخل چوکی و هیجده روزه نوملازمی وغیره تقرر از تاریخ یازدهم شوال میشود و فردیاین طریق
نوشته میشود و در صورت اعانت یکماه از سرکار معاف هم میشود

نمونه برآورد بشرح وضعات و موجودات برآورد طلب تنخواه باسم فلان منصبدار

نوملازم سرکار سررشتهٔ دیوانی علاقهٔ راجه رای رایان بهاسن ابتدای غرهٔ ماه الهی موافق یازدهم شوال سنه ۱۲۶۶ھ
لغایت آخر شهریور ماه الهی ۲۲ شعبان سنه ۱۲۶۷ھ سال تمام

سنه ۱۲۶۰ فصلی

شهر

بابت ورماهه وصولی

یافت

مهرانه عدم تبدیل

نیم ماهه موجودات

وضعات یکماهه

عدم تنخواه

بموجب سوال در تنخواه از غره
رجب سنه ۱۲۶۶ھ فی صد روپیه
بعد وضع یکماه و دخل چوکی و هیجده روزه نوملازمی
و غیره تقرر از تاریخ یازدهم شوال سنه ۱۲۶۶ھ

بهادر وراجه اندرجیت بهادر بهر جاکه لائق میشود فرستاده میشود ونام مهتمم خزانه بتابهی رامارا و
برادرزاده هنمنت راؤ مردمان مسکین ست فارسی وتلنگی وفی الجمله انگریزی میداند ویک نائب
مهتمم ست گوپال راؤ نام فارسی وتلنگی میداند وچند صرافان اند صدر ایشان رانام نارائن جی ست
چهاردهم محکمه تنقیح سرکار عالیست که مهتمم این دفتر رانام نامی میر قادر علیخان صاحب بهادر
است وپیشیدست ومدرگار اول ایشان رانام راؤ راگندر اؤست تصحیح جمله مخارج برمنظوری ایشانست
بحسب تطابق احکام سرکار عالی ودرینولا اهتمام تقسیم تنخواه محلات حضور پرنور نیز
بذات ایشان تعلق دارد وایشان ازنبائر نواب عظیم الملک مغفوراند
پانزدهم کچهری تقسیم تنخواه منصبداران ست نام مهتمم این سررشته که الحال کارفرمااند شهسوار
جنگ بهادرست زیرایشان هشت سررشته دارانداول شیوراج فرزند راجه اندرجیت بهادر مشهور
بلقب عم خود لاله بهادر کایست وراجه سنکر راؤ ورای رایان امانت ونت بهادر برهمن سمارتهه که
ٹهیکه کشیده میکشند بعمر هفتاد ساله وراجه تیجرای بهادر کایست وراجه دلسکه رام کهتری وراجه نهوبرای
کایست ولال پرشاد وسورج پرتاب وٹهاکرپرشاد وبابوراؤ سردفتراند وکشن راؤ مددگار اول
وراجه رام مددگار دوم جمله سررشته داران گوشواره بهرماه درست کرده بملاحظه نواب
مختارالملک بهادر میدرانند بران شرح حکم جاری میشود که برآورد ها درست نمانید بعده ایشان
برآورد ها درست کرده بتوسط مهتمم بملاحظه سرکار درآورده بعد داشتن نقل اصل بدفتر
خزانه میرسانند واز انجا چٹهی تقسیم تنخواه درین سررشته میرسد وچٹهی هریک سررشته دار
جداگانه میرسد وسررشته داران رسانند بمنصبداران میدهند ومنصبداران حسب ضابطه وتسخط
ومهرخود برآن ثبت کرده میدهند وتنخواه میگیرند وسررشته داران کاغذ تقسیم درست کرده بدفتر خود میدانند
گویند یکماهه وروضعات که دریکسال وضع کرده میشود وپنج ماه درموجودات گرفته میشود یعنی درنخشی گری
مگراز بعضی منصبدار فقط نیم ماهه موجودات درنخشی گری میگیرند ویکماهه نمیگیرند واز بعضی منصبداران
موجودات ووضعات هر دو میگیرند وتحریر دفتر وسررشته دیوانی فی صد سه پیه میگیرند وبعضی منصبداران

بس طویل و عریض ست و باین جمعیت قلیله انجام معلوم فلهذا درخواست دیگر جمعیت هم کرده شود
است و غرض از ناموری این محکمه گرفتاری مجرمان و اردوات شوارع عامه و مواضع حوالی بلده
و ماموری رهروان و ساکنان ست و کار کوتوالی اینجا سوای حفاظت و گرفتاری مجرمان فیصله کردن
مقدمات خفیفه و چالان کردن مجرمان بمقدمات سنگین و حفاظت و نگهبانی پٹه و بهنگے و مسافرین
سڑک مدراس و کرنول و ناگپور و بمبئی و بهون گیر و شوارع کوچک ست که درمیان سڑک بمبئی
و کرنول واقع ست یا دیگر شوارع که میان دو سڑک واقع باشد همه متعلق صیانت این محکمه
است علاقه این کوتوالی طرف کرنول تا جرچڑلا که از بلده سی کروه ست و جانب مدراس کاپرتی
که بست و چار کروه ست و طرف بهون گیر شانزده کروه و جانب ناگپور پانزده کروه اما گوشه
علاقه سمت هذا تا چهل و پنج کروه است تا پانچ پور و لچهاپٹه و جانب سڑک بمبئی ڈیڑه باشد
دوازده کروه و هم کار این محکمه تعمیل احکام جمیع دواوین واقع بلده از دیوانی و فوجداری
وغیره است و تعمیل بعض احکام حکام چهاونی و حفاظت چوکیات واقع چادر گهاٹ هم

۱۳ سیزدهم محکمه جات ست که آنرا دفتر محاسب نامند بجای کچهری اکونٹنٹ که نام افسران محکمه
هنمنت راؤ ست مشهور بهنمنت راؤ بلم از قوم برهمن و شینوی و کهنی مدهوا چاری گویند که نهایت مرد
خلیق و در فن حساب او را تبحر بدیانت و امانت موصوف و بجلا امور حسابیه مقید و مفصل مشغوف تعلق این دیوان
کاغذات مفصل از وصول و باقی و گوشوارهٔ ماهوار و سه ماهی و شش ماهی و نه ماهی و سالانه محاصل ممالک محروسه
سرکار عالیست و هم او ارجه و مجملی و واز خام و کاغذات تنخواه ماهوار و تصفیه حساب تعلقداران
هرچه باشد و کاغذات تدارک وصول باقی و جمع خرچ و کاغذ تنخواه اول در محکمه تنقیح میرود
و بعد تنقیح ازانجا بابت ملازمان بلده بمحکمه محاسب می آید و ازانجا بعد تصحیح چٹهی بنام خزانه میشود و
تنخواه ازانجا حاصل میگردد و بابت بیرونجات از تنقیح بیرونجات فرستاده میشود و مدد گار اول ایشان
رام کشن راؤ برهمن سمارتهه ست و اجرای امورات ملکی این محکمه بر عهده واران منقسم ست و
گوشواره و جمع خرچ و غیره کاغذات بلاحظهٔ نواب عالیجاه درآمده بدفتر اجه رای ایان امانت و نت

تفصیل جرم متعلق کوتوالی اینجا	نمبر یعنے نشان شمار
داشتن وساختن ورواج دادن پیمانہ دروغ ✣	۲۳
داشتن شے مضرت رسان خلائق بشاہراہ عام ✣	۲۴
عمداً گذاشتن مویشی مضرت رسان خلائق ✣	۲۵
جراحت رسانی مویشی اشخاص غیر بمراد نقصان ✣	۲۶
ہلاکت مویشی تا بقیمت پنجاہ روپیہ ✣	۲۷
بازن غیر مذاق یا کلام نا ملائم کردن ✣	۲۸
براہ تلبیس جامہ ولباس مشابہ نوکران سرکاری پوشیدن ✣	۲۹
شکستن بند یا مجری آب براہ شرارت تا زراعت دیگران خراب شود ✣	۳۰
آب ریختن براہ برای اذیت رسانی ✣	۳۱
نقصان رسانی بچراگاہ یا زراعت ✣	۳۲
واکردن لفافہ موسومۂ غیر صرف براہ شرارت ✣	۳۳
فریب خفیف ✣	۳۴
مفروری قیدی زیر دریافت از حرست ✣	۳۵

دوازدہم

کوتوالی ہیرون بلدہ

کوتوال ہیرون بلدہ ست کوتوال اینجا درینولا مرزا حید ربیگ اورنگ آبادی فرزند چہارم منشی حافظ کرم احمد صاحب مغفور اند ومنصف اینجا کہ رای نگار مقدمات سنگین اند مولوی محمد مراد صاحب بہٹی اند وپنج کس امین دیگر ہستند یکی بدرجۂ اولی و دوم بدرجۂ چہارم ودو بدرجۂ پنجم وسے سوار ویک جمعدار ویک دفعدار کہ علاقہ باین کوتوالی دارند وپنجاہ سوار دیگر از فوج درینجا معین اند واز پیادگان ہنوز بست وچار حوق از سرکار عطا شدہ اند ودر ہر حوق سیزدہ جوان ویک جمعدار ویک دفعدار ست چون علاقۂ این کوتوالی

نمبر یعنے نشان شمار	تفصیل جرم متعلقہ کوتوالی اینجا
۵	دشنام دہے ✣
۶	مضاربت خفیفہ ✣
۷	ہنگام آرائی بلا وقوع شدائد ✣
۸	بیدخلی بلا مجروحے ومضروبے شدید ✣
۹	جبر وتعدی بیجا بدون صدمۂ شدید وضرر جسمانی ✣
۱۰	غفلت بہ تعمیل حکم سرکار ✣
۱۱	روپوشے از حکم سرکار ✣
۱۲	دہرنان دادن ✣
۱۳	اخفای واردات مقدمات خفیفہ ✣
۱۴	پناہ دہے مجرم مقدمات خفیفہ ✣
۱۵	اخبار دروغ بعلم ودانستگی پیش داروغۂ پولس یا دیگر عہدہ دار یا زنیندار رسانیدن ✣
۱۶	تحقیر حکم سرکار ✣
۱۷	تحقیر حکم عدالت ✣
۱۸	تخویف ملازم سرکار بغرض عدم عمل آوری ✣
۱۹	بجبر باز داشتن دادخواہ را از دادخواہے ✣
۲۰	اخفای مال غیر یا مال لاوارث ✣
۲۱	اخفای اشیای محصولی بغرض اتلاف محصول سرکار ✣
۲۲	فروختن یا داشتن اشیای ممنوعہ بعلم این معنی کہ از سرکار برای فروختن یا داشتن این اشیا ممانعت است ✣

محرر چار کس اند و امناشش کس اند و جمعدار پیادگان شش کس و دفعدار دوازده نفر وغیره
نود و شش کس و مراد از وغیره سرگروه است و برقنداز یکهزار و سه صد کس سوای بلوچیان که
بست و پنج کس و کابلی سے و نه و سندهیان بست و پنج نفر سکهان نوزده کس اعراب سی و نه نفر
گویندگان بست و پنج کس تعین خان سرگروه و افسر جمله جمعیت و چوربیگ که انبار نیک و بد
تلاشیده میرساند همچو چپراسیان کوٹ گشتی ده نفر و هرکاره هفتاد نفر و جلادیک کس
و کوڑه بردار یک نفر کامانی هشت کس اند که وقت برآمدن سواری حضور رسی راه میکنند
و دف نواز یازده کس که وقت گشت شب دف میزنند و نرسنگها نوازنده کس که وقت شب
هنگام ضرورت آنرا میدمند و هوشیاری میکنند و از واقعه خبر بحامیان میرسانند و خاکروب
شش نفر اند و منادی نوازیک کس و طبیب یعنی ڈاکتر یک و پیشدست او یک و چپراسے یک
طباقی یک و بهوی شش کس اصیل و دتای و دربانان دروازه ها و کهڑکی های آن سی و هشت
کس و نشان بردار یک نفر و طاشه و مرفه نواز سه کس و بهالدار دو نفر نقیب که حلیه نویس بیاه
و قیدیان ست یک کس و سقا هشت کس و شعلچی هشت نفر و مقصود باین تفصیل نوشتن آنکه
تا معلوم شود که ضروری کیست و عدم ضروری چیست فهرست جرائم خفیفه که انفصال آن
در ملک آیینی به تحصیلداران میرسد اینجا متعلق کوتوالان است لیس التکحل فی العین کالکحل
شاید در بیرون بلده هم چنین باشد اما از آیین بیرونی آگهی ندارم که نوشته آرم

نمبر یعنے نشان شمار	تفصیل جرم متعلق بکوتوالے اینجا
۱	دزدی مال قیمتی صد روپیه مگر در ملک آیینی پنجاه روپیه ست اما اینجا اختیار کوتوال بلده تا دزدی سه صد روپیه ست ✣
۲	داشتن مال مسروق تا بمقدار مذکور ✣
۳	نقب بلا دزدی و دیگر واردات از مضروبی یا مجروحی صاحب خانه یا حارس
۴	مجروحی و مضروبی خفیف ✣

در ایام سال که سه صد و شصت و پنج یوم ست ضرب کنند چار لکه و سے و هشت هزار آنه میگردد
چون آنرا بر شانزده آنه تقسیم نمایند بست و هفت هزار و سه صد و هفتاد و پنجر و پیه حاصل میگردد
و همین تخمیناً سالانه خرچ تنخواه و مدد خرچ ملازمان فوجداری ست یعنی بست شش هزار
و یکصد و هفتاد و دو روپیه الحاصل نام نامی کوتوال صاحب سید جعفر علیخا صاحب و رآوجنگ
بهادر ست ایشان از خاندان نواب رفعة الملک بهادر اند نهایت مرد رحیم و کریم و مروت قدردان
علما و فقرا و خوش عقیدت مرنج و مرنجان حق پسند با صوم و صلوة ارادتمند مقیم الجمعة و الجماعة
امامردم میگویند که در خدمت ایشان سفارش بسیار مؤثر ست گویم خصوصیت این اعتراض
بر ذات گرامے ایشان محض تهمت ست بلکه این در همه محکمات ست از کوتوالی تا فوجداری
و دیوانی خرد و بزرگ و مرافعه و عدالت خاص و دار الانشای و خود تا بجناب فیض انتساب
نواب مختار الملک بهادر بلکه خود تا بحضور فیض معمور وزیر هند نواب والاجناب حضرت افضل الدوله
بهادر دام اقباله و افاض علی العالمین بره و نواله سفارش را اثر تام است لهذا این عمل در نیجا
مقبول هر خاص و عام است بلکه باب سفارش در حضرت رسول مقبول صلے الله علیه و آله و اصحابه وسلم
و بجناب رب العالمین مفتوح است و در کوتوالی بلده دو نائب اند یکی چاند خان دوم سید احمد هر دو
کهنه و هوشیار و دو منصف یکی مولوی بدر الدین و دوم مولوی محمد حسین اول عامل بر رسم قدیم
دوم کارگذار بر دستور جدید و یک سررشته دار گویند را و نام و شش محرر زیر آن ازان یک مولوی نور محمد
ولایتی مصحح که در جمله اهالی کوتوالی همچو بصارت ست دیده کاردانی را عنقریب منور این سررشته خواهد بود
انشاء الله القدیر و منشی اول منصف اول مرزا امداد علی بیگ است و میر جعفر علے میر منشی و سید
عبد الله محافظ دفتر اما دفتر اینجا بسیار ابتر و خراب است اگر ترتیب آن بر وضع دفتر فوجداری
بلده کرده شود بسیار خوب گردد مهتمم هر سه مجالس منشی سید عبد الرحمن حیدر آبادی ست
نهایت طباع کار صیغه خود حسب هدایت ناظم فوجداری و رضای افسر خود انجام میدهد یقین
که در چند روز اگر دیانت را اختیار خواهد کرد زود به ترقی خواهد رسید و در سه محبس داروغه اند و

میر دلاور علی صاحب ست نہایت مرد بزرگ صاحب اولاد کثیرہ اند نائب ایشان ملا بوستان تاجیک اند نہایت ذہین و فطین و کارگذار و محنت شعار کہ منصب خود را آسائش میدہند اما در دار القضای کار بسیار از یکپاس روز بکچہری میروند و ہنگام شام برخاست می کنند باز کار بسیار افتادہ میماند اگر دو نائب میشدند و حصہ بلدہ شرقی و غربی تقسیم کردہ کار بر ایشان تقسیم میکردند و تصحیح مسائل متعلق بقاضی صاحب میشد خوب انجام این کار میشد اینجا ہمان مثل ست کہ یک سر و ہزار سودا **بیت** یک دل و خیل و آزر و دل بکہ مدعا دہم ۔ تن ہمہ داغدار شد پنبہ کجا کجا نہم ۔ و اہالیان دار القضا بموجب ہدایت صدر تحقیق و دریافت و تجویز و انفصال مقدمات می پردازند و خواہند پرداخت **یازدہم** کوتوالی بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد ست دران جملہ مقدمات زدوکوب و مجروحی خفیف و دزدی خفیف کہ دران مقدار مال مسروق زائد بر سہ صد روپیہ نباشد مع دیگر مقدمات جرائم خفیفہ کہ فہرست آن مفصلہ ذیل ست دائر میشوند و بیشتر اسامیان حوالاتی و قیدی فوجداری و عدالت خاص و دار القضا و صدر تعلقات در مجالس کوتوالی قید میباشند متعلق کوتوالی سہ قید خانہ ست یکی مشہور بقید خانہ چارمینار ۱ دوم غول خانہ طالب الدولہ ۲ سوم جیلخانہ رکاب ست بیشتر درین قید خانہا قیدی بسیار بودہ اند بوجود بعضی بسبب آنکہ مدعی او پیدا نبود و بعضی بسبب آنکہ لائق اخراج بود خارج نشدہ و بعضی بسبب آنکہ لائق اخراج نشدہ بود و بعضی بسبب عدم روبکار قید بودہ ست و بعضی را مقدمہ روبکار شدہ بود اما بسبب نرسیدن شہود مدعی یا شواہد تیر بہ مدعی علیہ التوای مقدمہ بود و بعضی را میعاد فتوی گذشتہ بود اما بسبب عدم پرسان حالش ہنوز قید بود و بعضی بسبب آنکہ قید او را کمتر میبایست او را بقید لا انتہا حکام سابق یا بسبب جہل خود یا بسبب قساوت قلب قید کردہ بودند فقیر ہمہ قیدیان را تختہ مرتب کردہ و نقشہ آن درست ساختہ و صیغہ داران مقرر نمودہ بعد سعی و کوشش و تحقیق تمام ازان جملہ چارصد محبوسان را رہا کردم و آزاد نمودم اگر ملازمان سرکار غور فرمایند تخفیف صرف بست و ہفت ہزار و سہ صد و ہفتاد و پنجروپیہ سالانہ کردم چہ اگر رؤس چارصد قیدی را در سہ انہ روز خوراک یومیہ ضرب کنند یکہزار و دو صد آنروز مے شود و چون آنرا

بِالسِّکِّیْنِ وَاِذَا بَلَغْنَ اِلٰی سِتِّیْنَ فَلَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَۃِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ آن زنان چون بعمر دہ سالہ میرسند پس میباشند بازیچہ بازندگان
وہرگاہ بپانزدہ سالگی رسند پس باشند زنان سفید وسیاہ چشم بہشت وچون بہ بست سالگی
رسند پس آنہا میباشند بر آسمان ہشتم یا در برترغرفات بہشت وچون بسی سالگی رسند پس
آنہا مادران دختران وپسران باشند وچون بہ چہل سالگی رسند پس میباشند گوشت وپیہ
وچرب وفربہ وہرگاہ کہ بہ پنجاہ سالگی رسند پس بدرستی کہ بکش آنہا را بکارد وہرگاہ بشصت سالگی
رسند پس بر آنہا باشد لعنت خدا وفرشتگان ومردمان ہمہ وزنان ودختران اینجا کمال فہم وفراست
ودانش وکیاست دارند تمام ذہن اند اگر برای ایشان مدرسہ مقرر کردہ تعلیم علوم وفنون
وحرفہ آموزانیدہ شود یکتای روزگار باشند مگر افسوس کہ بہ سبب بے علمی بمرتبہ لعنۃ اللہی میرسند
اگر درین ملک مردم شماری کردہ شود سہ حصہ زنان باشند ویکحصہ مردان ووجہ کثرت پیدایش
زنان اینجا بجای خود خواہم نوشت وہمہ ساحرہ می باشند وسیہ چردہ گویا مار سیاہ اند کہ آدم
کمتر از گزند ایشان سلامت میماند از عوام ورموسم گرما پیش ہر دردہ دہ پانزدہ پانزدہ زن
سر برہنہ موی سر بر قفا بستہ برای شکار مردان مسافر ایستادہ دل ایشان را بیک سخن میربایند وہر چند
اہل انش باشد ابلہ میکنند **بیت** آن سیہ چردہ کہ شیرینی عالم با اوست ۔ چشم میگون لب خندان
دل خرم با اوست ۔ ودرینجا کمتر کسے باشد کہ قانع بر چار زن باشد بلکہ زیادہ از چہل خواص
اکثر از امرای دارند وتعجب کہ مولویان اینجا ایشان را منع نمی کنند واز ین فعل حرام
باز نمیدارند کہ صریح ممنوع است رہنمائی دہد این نابینایان را خداوند علیم وہادی وبرخیزاند
پردہ جہل از نظر این علمای دین فروشان ودنیا خریداران کہ چون کور مشعلہ دارند کہ بر منبر نشستہ
وقصہ ہای واہی تباہے بیان می کنند وحلال وحرام وصوم وصلوۃ وحج وزکوۃ واخلاق محمدیہ و
خصائل احمدیہ را صاف صاف بیان نمی کنند خصوصاً قاضے ومحتسب ہمہ کتاب زیر سر نہادہ
وعظ در روحانیان بیان میکنند واز حید رآبادیان خبرے ندارند نام نامی حضرت قاضے صاحب

در تحریر و هم در تقریر خوب می آرند منشی بی نظیر و مقرر دلپذیر سوای نائب و مم بودن اجرای اعمال را هم مهتمم اند محتسب حال را که ناظم محکمهٔ صدارت ست هنوز از حضور نظام خطاب عنایت نشده ست درین محکمه تمامی استغاثه منازعات یومیه و سالانه و انعام و جاگیرات وغیره بطور خیرات یا عود و گل درگاهها و تکیه ها و خدمات مجاوری و دیوستان و پوجاری گری وغیره متعلقه بلده یا اطراف بلده که دران تعلق عدالت ضلع نباشد و یا متعلق باضلاع و بیرونجات بوده و مدعیان و مدعی علیهم هر دو در بلده موجود باشند دائر میشود و اهل صدارت بموجب هدایت صدر اداستغاثان خواهند رسید

فصل دارالقضاست

اینجا دعاوی نکاح و طلاق و حضانت و تقسیم ترکه و دعاوی شفعه و تمامی مقدمات واقعه بلده رجوع میشوند همه مقدمات هنود بابت ترکه وغیره بموجب هرم شاستر فیصله میشود مگر مقدمات قصاصی و تعزیر و شفعه اکثر بر شرع شریف میشود و کسی را از ایشان انکاری نیست بلکه در دعوی شفعه هنود بموجب قواعد شریعت فیصله میخواهند اگر کسے را اطلاع بر دعاوی زنان هچو مکه معظمه درینجا منظور بود دارالقضاے بلده آید و ملاحظه کند تا بالیقین داند که بیشتر مردان را زنان اینجا بانواع کید و مکر و سحر و زهر و اصراف بیجا در هلاکت انداخته اند و مردان را در اضطراب و افتقار و بی آبروئی ناچار ساخته هر که برآرزوهای اینها مانع نیاید مطلقة العنان ایشان اساز دو سیه روئی خود در هر دو جهان اختیار نماید درین فارغ البال و خوشحال باشد بلکه صدها کسان از زن اینجا باعث ترقی و فلاح شده است

الحاصل **رباعی** در ملک دکن کسی که کرده ست وطن ✤ مانند غلیو از نمرد ست نه زن ✤ این رسم عجب نگر که در ملک دکن ✤ زن شوهر شوهر ست و شوهر زن زن ✤ و این مضمون عامة الخلائق ست

درینجا مراد عبارت لطیفه شیخ بوعلی سینا رحمة الله علیه یاد م آمد که نقل میکنم و ترجمه آن در فارسی مینویسم

النِّسَاءُ إِذَا بَلَغْنَ إِلَى عَشَرَةٍ فَهُنَّ بُعْتَةُ اللَّاعِبِينَ وَإِذَا بَلَغْنَ إِلَى خَمْسَةَ عَشَرَ فَهُنَّ حُورٌ عِينٌ وَإِذَا بَلَغْنَ إِلَى عِشْرِينَ فَهُنَّ فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ وَإِذَا بَلَغْنَ إِلَى ثَلَثِينَ فَهُنَّ أُمَّهَاتُ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَإِذَا بَلَغْنَ إِلَى أَرْبَعِينَ فَهُنَّ لَحْمٌ وَشَحْمٌ وَسَمِينٌ وَإِذَا بَلَغْنَ إِلَى خَمْسِينَ فَاقْتُلْغَنَ

مجوز حال نموده آید و هر روز سماعت عرائض کرده آید و کتابهای مقدمات درست کرده روزانه نائبان و در ماه یکبار ناظم ملاحظه فرموده سبب التوا دریافته در اجرای کار احکام نافذ نموده باشند اجرای کار اهل معامله خوب شده باشد و باب شکایت همه مسدود گردد و درین محکمه مهتمم اجرای احکام و اعمال مولوی ابو القاسم صاحب اند ایشان هم اگر چنین کتاب مقدمات که مذکور شد ملاحظه فرموده سبب توقف را که بلا وجه باشد برداشته باشند همه اصحاب معامله مداح و شکر گزار باشند

ششم محکمهٔ صدارت و احتساب است

ناظم آن درین بلده بنام نرخی مشهور است که پیشتر امتحان گز و آلات اوزان متعلق بایشان بوده است و مردمان بدو ضع تارک الصوم و صلوة را ازین محکمه سزا در تعزیر می شد و جا برسم قدیم نرخی بماه رمضان المبارک یکدو بار سوار میشود و در شهر می گردد اگر بابتدای روز دکان کسے را از حلوائیان وا می بیند فوراً حکم تاراج میفرماید و لوندان شهر که همراه او در سواری بهمین غرض می باشند همه رخت دکان را بیک چشم زدن بتاراج می برند و غنیمت بیشمار ند این طور محتسب در تمام رمضان المبارک باطراف مختلف میگردد که بر همه عب آن مستولی میشود محتسب حال که رسول یار خان نام دارد و متبنی نواب محی الدوله مرحوم ست اگرچه صغیر سن است شاید که چهارده ساله نباشد مگر بحکم حضور درین رمضان بشهر برآمده بود و غلغله انداخته اگرچه طفل ست مگر طالع خوب دارد شدنی معلوم میشود زیرا که نائب خوب یافته صاحب علم اول جناب مولوی آل حسن صاحب جامع علم معقول و منقول حاوی فروع و اصول آزموده کار و رموز قانون دانی بمثال لطیف و ظریف و یکتای روزگار غلغلهٔ معامله فهمی ایشان در چار دانگ هندوستان ست کتاب استفسار از حضرت ایشان ست اگرچه از چندی سماعت مفقود ست مگر ناطقه افزود است فیصلهٔ ایشان آراسته بقوانین میباشد و طرز ترتیب آن پیراسته بآئین است در ردّ آن فیصله ارباب مجلس مرافعه را کمال محنت میشود و قلم حضرات ایشان نهایت مشقت در برداشتن براهین میبرد دوم مولوی فضل حق صاحب که سرمایهٔ علمی چنانکه دارند مقدمه را هم

حسب ہدایت صدر باستماع دعاوی و انفصال آن می پردازند و خواہند پرداخت دفتر این عدالت از قدیم خراب ست اگر برای چندی محران مقرر کردہ ترتیب و تہذیب دفتر کنانیدہ شود و بستہ بہ ترتیب نام مدعی و مدعی علیہ بہ ترتیب ماہ و سن مرتب کردہ شود برای تعمیل مقدمات و تحریر کیفیات بسیار آسایش باشد نائب ایشان دو بزرگ اند یکے مولوی حمید الدین صاحب میدکے از مریدان مولوی فضل رسول صاحب بدایونی نہایت مرد بزرگ خوش اوقات متدین خدا ترس دوم مولوی احمد علی شکر گنجی مردم ایشان را نیز خوش وضع خوانند اما فقیر از کیفیت ایشان آگاہ نیستم بریں ختم کردم کہ چون منیب نیک باشد امید کہ نائب و جلیس او ہم نیک باشد مہتمم اجرای احکام اعمال مولوی مسیح الزمان لکھنوی صاحب مطبع کانپور کہ نام نامی ایشان در تمام ہندوستان مشہور ست نہایت ہوشیار آزمودہ کار صاحب علم و فراست و فہم و کیاست مگر البتہ صیغہ حال بعد چندے در استقبال چنان انجام یابد کہ باید و شاید

ہشتم عدالت دیوانی خرد ست کہ سابق ازین موسوم بعدالت دیوانخانہ بود و بعضی عوام عدالت کچہری خانہ نامش میکردند و تمامی مقدمات متعلقہ دیوانی از قسم قرضہ و رہن و فک الرہن و وصول یا فتن قیمت اشیای مبیعہ و مقدمات دخلیابی و مماثل آن کہ تعداد دعوی یا قیمت شی مدعی بہا زیادہ بر یک ہزار روپیہ نباشد درین عدالت رجوع میشوند و حسب ہدایت صدر فیصلہ می یابند و خواہند یافت و اگر قیمت شی مدعی بہا زاید بر یک ہزار روپیہ باشد بعدالت دیوانی بزرگ رجوع می نمایند و فیصلہ در انجا می یابد نام نامی ناظم این محکمہ گرامی مولوی فضل علی صاحب ست کہ برادر مولوی فضل اللہ صاحب میر مجلس صدر مرافعہ اند حضرت ایشان را دو نائب اند یکے مولوی شمس الدین دکھنی کہ ہندوستان را نیز سیر کردہ اند دوم مولوی صبغۃ اللہ اند ہر سہ بزرگ کار محکمہ را بر دستور معمولیہ انجام میدہند فلہذا اجرائے کار بدیر نمی شود و اکثر عرائض در عدالت خاص میگذرند اگر ترتیب دفتر بر سہم حال کردہ شود و ترتیب امثلہ بدستور

در تعلقات رجوع باشند درین دوران وو دریافت بلا رسیدن فیصلنامه ازین محکمه مداخلت
نمیشود ناظم این محکمه مولوی امین الدین خان صاحب فرزند ارشد مولانا مؤید الدین خان صاحب
معتمد عدالت خاص اند نهایت زیرک و صاحب علم و خلیق و صاف طبع و خوشرو و بیتکلف و فطین
که زود مطلب معامله میرسند و بعد تجربه بچند روز سر آمد مجربین بی نظیر خواهند بود نائب ایشان مولوی
عبد الحکیم از نبائر مولانا کرامت علی دهلوی مرحوم ست از نونهالان زمان و نونهالان دوران است
طبع خوبک دارد اما توجه بکار منصب خود نمی آرد و این وقت و صحبت و مربی را که
ذات فیض آیات مولانا مؤید الدین خان صاحب ست از نعمت عظمی و غنیمت کبری نمی پندارد
سررشته دار ایشان مولوی حافظ محمد صدیق اورنگ آبادیست جوان صالح و فطین و خوش قلم
چابکدست حافظ قرآن مجید لفظاً و معناً فی الصدر سوای زباندانی عربی و فارسی دارد و مهارت تامه
در انگریزی تحریراً و تقریراً دارد امید از خداوند قادر و آقای نعمت ظاهر آن دارم که زود و برتر ازین
عزیز را ایام بم و شکر مفضل منعام بجا آرم

هفتم محکمه عدالت دیوانی بزرگست درین عدالت همگی مقدمات قرضه و رهن و فک رهن
و وصول یافتن قیمت اشیای مبیعه و مقدمات دخلیا بر مبیعه و مثل آن که تعداد دعوی یا مقدار
قیمت شئ مدعی بهاز اند بر یکهزار روپیه باشد و مقدمات حقوق که آنرا باصطلاح این ملک و طن دار نمی نامند
متعلقه بلده و اطراف ملحقه بلده و مقدمات منازعت جائداد غیر منقوله و مرافعه عدالت دیوانی خرد و مقدما
جعل که متعلق بدستاویز اداد و ستد باشد دائر میشوند ناظم این محکمه علیا مولانا عبد الحلیم صاحب لکهنوی اند
حضرت ایشان بسبب آنکه درس بکثرت داده و حواشی بر اکثر کتب درسیه نوشته اند پیش خواص و
عوام مشهور تر از آفتاب اند ذکاوت و فطانت و حداست و وقادت طبع حضرت ایشان
بر جمیع اهل هنر و علم واضح و لائح اگرچه در علم و عمر جوان اند اما در رای و مشاوره پیر فی الواقع
طالع این ترقی علیا بکمال عدالت بوده است که اینچنین حاکم حق جو و حق پسند معامله فهم درین
عدالت قیام نموده است حضرت ناظم صاحب و جمیع اهالیان عدالت دیوانی

که ارباب مجلس فرمایند وحسن وقبح این متعلق بارباب مجلس و میزان ست وتقوی را مدارج اندو ما مردم چون چاکری کردیم تقوی کجا واز تهمت بری شدن نمی توانیم اگر کسی را مطلب درست شد تبقوی سرایید کسی را که حسب خواهش کار نه برآمده بهزار تهمت متهم گردانیده والعلم عند الله واز کجا که شکر مردم کامل کرده باشند اگر از زبان نباشد بدل باشد وظاهر که بزبان شکر کردن و بدل کفران نمودن از صفت نفاق ست ومی تواند که بجای ادای شکر هم بزبان باشد وهم بدل بوده وهم بدست وهم بقلم اما هر لحظه ادای شکر محسن ومنعم نمودن بسیار مشکل است چنین کس درین زمانه نادر وجود ست ومراتب علم فقه وقانون معلوم پس هر یک را بقدر حصه او رسیده است جامع این همه بر سر رشته داری مجلس کسے آید وفوق کل ذی علم علیم است تنخواه حال را این قدر فقه وقانون بس باشد بلکه تجربه اینقدر علم اربابی را میخواهد بلکه کمتر ازین علم بصدر الصدوری وڈپٹی کلکٹری بلا امتحان یافته ام ونسبت احکام موافق باشد یا مخالف عائد بکام ست نه بسر رشته داری زیرا که سر رشته دار محرر ست نه حاکم فقد بر دوم مولوی عبد الباسط مدراسی از کارگزاری این بزرگ اطلاع ندارم مگر آدم صاحب تدبیر وهوشیار ومصدر حسنات یکی از مجلس آن بزرگ این که از کارگذاران تحت او کسے شاکی وناراضی نیست شاید که حکم فرمایان فوق هم خوشنود باشند وتا که نسبت علاقه داران تحت وفوق درخوشنودی برابر نمی شود مزاج اجرای کار باعتدال نمی آید فقط باید دانست اگرچه فائده این مجلس بالفعل خوب معلوم نمیشود مگر خداوند تعالی مرتب این مجلس را سلامت دارد بعد چندے پس از اصلاح امور ضروریه انشاء الله القدیر منتج فوائد کثیره وراحت رسان مخلوق وناظم امور مملکت خواهد بود ودستور قدیم ست که ابتدائے کار سخت مشکل میشود وبعد استقرار همه امورش آسان وسهل می نمایند واجرای کارش بآسانی می گراید

ششم محکمه صدر تعلقات ست درین کچهری تصحیح قادری تعلقداران میشود ومرافعه تجویز تعلقداران میگردد وکدامی مقدمه دریجا ابتداءً دائر نمیشود والا بحکم خاص سرکار ملحاظ کدامی مصلحت ومتقدماتیکه

بزرگان اند که کار و سرکار انگریزی نه فرموده اند بلکه صرف درین ملک نموده یا بر منصب حکم مامور
نموده اند لهذا آرای ایشان هم بیشتر افراد میباشد و طوعاً و کرهاً باتفاق میگرایند رکن چهارم مولوی
اعظم الدین خان صاحب بخاری اند اگرچه ایشان از مردم ولایت اند و رای ستوده ایشان با
رای دکهنیان همان قدر ابعد ست که ولایت خراسان را نسبت دوری با دکن اما از ثقات
شنیده ام که هر قدر که رای رسائی ایشان در مقدمات میرسد دیگران کمتر بآن مرتبه میرسند اگرچه
هر کس بقدر اجتهاد در تحقیق حق ساعی باشد مگر ایشان زیاده تر مصیب از دیگران اند و
شاب عند الرحمان رکن پنجم مولوی حیدر علی فیض آبادی صاحب منتهی الکلام اند که
غلغلهٔ علم و فضل ایشان در چار دانگ هندوستان ست بلکه در تمام عرب و ترکستان و عراق
و اصفهان صیت یکتائی ایشان فرا رسیده اما انجام کام حکومت را جای ندیده اند لهذا
عامیان رای ایشان را نه پسندیده اند الحق اگرچه کار کدامی سرکار انجام نداده اند اما باستعداد
کامل علمی خود هر لحظه در تحقیق امور متعلقه سررشته خود همه تن مستعد و آماده شنیده ام اگر غضبنفر
از مجلسیانست پس لباس عبارت رقعات از ایشانست امیر این مجلس رفعه ثانیه مولوی فضل الله
صاحب اند که پیش ازین ناظم عدالت دیوانی کلان بوده اند عمری در کار عدالت بطرز دستور معموله
انجام فرموده اند صاحب علم اهل مروت ارادت با حضرت شاه سعد الله صاحب نقشبندی مظهری
قدس سرهم دارند درین مجلس دو مولوی سررشته دارند یکی مولوی احمد علی رامپوری که
در عهد مرحوم محی الدوله بگفت و گوی مسئله شق القمر به تهمت مذهب وهابی از بلده بلکه از حکومت
نظام برآورده شده بودند بتائید مولانا مؤید الدین خان صاحب باز درین سرکار بر سرکار شدند
اما مردم در حق ایشان هنوز لب نه بسته اند بعضے شاکی خشکی طمع ایشان و بعضے در
خشونت تحریر ایشان و بعضی در عدم التقای ایشان و بعضے درین که من لم یشکر الناس لم یشکر الله
و بعضے در عدم تفقه و قانون دانی ایشان و بعضے در تحریر احکام متضاده ایشان سخنها میکنند
گویم اول مقتضای وقت ست و هم مرطوب طبع را محمول بر حمق و طمع کنند و تحریر ایشان باشد

تجربه کار سرکار انگریزی و هندوستانی از نشان نویسی تا روبکار و پروانه و فهرست و نقشجات
همه چکیدهٔ قلم ایشان میباشد از هنگام صبح تا زدن سه ساعت شب قلم از دست ایشان
نمی افتد مقابله تحریر ایشان همه محرران سررشته قلم برگوش می دارند شخصی را در کار ایشان
دخلی نیست و برمرادات ایشان کسی را خبری نه محرران خوش قلم و چابک دست که در محکمهٔ
ایشان جمع اند در محکمهٔ دیگر نیست نائب ایشان فرزند کوچک ایشان ست آن هم جامع صفات
حمیده است و نعوت پسندیده اگرچه پدر موئید الدین ست مگر احمد سد که پسر معین الدین ست

پنجم مجلس صدر مرافعه ثانیه ست دران پنج رکن و یک میر مجلس هستند **اول رکن مولوی**
احمد علیصاحب سوم فرزند ارجمند مولوی اکبر علی صاحب واعظ سلمها که غلغلهٔ وعظ ایشان در هندوست
کمتر از اهل علم آنجا باشد که ایشان را نداند از عرصهٔ دراز در سرکار نظام سلسلهٔ هدایت و ارشاد
و تعلیم خلق و بیان وعظ خصوصاً در ایام محرم شریف و ایام دوازدهم کمال هجوم خلائق طرف
ایشان میباشد فرزند ارجمند ایشان اول ناظم عدالت پادشاهی بوده اند سالها سال کارنمایان
دران خدمت بجا آورده اند حالا آن خدمت تخفیف و رامده سرکار بکمال قدردانی رکن اول
این مجلس مقصور فرموده اند خوش گذران اند چون این خدمت عورطلب اند بسبب تعمق افکار شکایت
دماغ را بیان میکنند والحق بمزید فکر آدم بمرتبهٔ فارابی میرسد **رکن دوم** مولوی کریم الدین
صاحب اند نهایت مرد بزرگ کریم النفس تجربه کار آزموده شعار بیشتر ازین در مرافعهٔ اول بوده اند نسبت
ارادت یا حضرت شاه سعد الله صاحب نقشبندی مجددی مظهری دارند قدس اسرارهم رای ایشان
بر وضع قانون مغولیه زرین ست و تجویز ایشان بیشتر مبنی بر رحم خوش آئین ست با بندگان خدای
کریم نیکو منش و بار عایا و برایا خوش روش اما حسن طریق حضرت ایشان در آرای جماعت
محجوب ست مگر بمقام فرویت اوضح و عند الجرمین مقبول و مرغوب ست **رکن سوم**
مولوی جمال الدین صاحب مدراسی اند بیشتر در سرکار انگریزی مامور بوده اند و بکارگزاری معروف
و مشهور اما اینجا اگرچه مدار حکم بران نباشد مگر خالی هم ازان نباشد بیشتر اصحاب درین جماعت

جواب آنها بعد دستخط دیوان صاحب برسودات جاری میشوند و بدیگر حاکم هم تحریر احکام واجبه
میشود در سیجاد و منشی گرامی اندیک منشی میر مهدی حسین صاحب و دیگر منشی محمد صدیق صاحب که
هر دو در کار خود فرد بل جوهر فرد و دیگر محکمه صدر مالگزاری که افسران معتمد مالگزاری سید عماد الدین
صاحب قادری اند نهایت صاف درون و هوشیار و کارگزار و دیانت شعار و واقف
دستورات این ملک و مصدر حسنات نفس نفیس خود انجام کار سرکار میدهند نائب ندارند
و این خوب نیست که حوائج و عوائق همه را عارض در حالت نبودن نائب و پیش آمدن مانع
حرج کار متصور و نظم کار ایشان بر وضع دستورات مغولیه ست نه بر قوانین مروجه
سوم کچهری مجلس مالگذاری ارباب این محکمه بنحکیس اندازموده کار رکن اول را نام مستر
چارلست و رکن دوم موسوم به منشی عبد القادر و رکن سوم معروف بجیونجی بستن جی فارسی و
رکن چهارم مشهور به سید محی الدین صاحب علوی و میر مجلس ایشان آغا محمد شوستری هستند اجرای
کار ایشان نه بر وضع مغولیه ست نه بر قوانین انگریزیه بلکه بین بین میان هر دو دست و سررشته دار
این محکمه آدم هوشیار ست اما مردم بسبب اینکه آورده های قوم خود بسیار مامور کرده است از هر
سیز نند و تهمت ها می نهند تا آنکه از راه حسد در اخبار نکت نویسانیده اند و نمیدانند که این رسم
قدیم ست اما حاسدان را قلب سیاه که هرگاه کثیر التوسلین را میابند بدگمانیها می کنند پس
هر دانشمند را حفظ خود مناسب ست و بحکم اتقوا عن مواقع التهم احتیاط ضرور و پرهیز واجب
و چون درین محکمه صندوق عرائض مقرر کرده اند که مستغیث عرضی خود را دران می اندازد و بعد
عرصه دراز خوانده میشود تا آنکه مستغیث مضطرب شده عاجز گردیده بخانه خود محروم میگردد
لهذا مناسب چنانست که از جمله ارکان یک افسر هر روز ساعت عرضی مستغیثان کرده باشد تا این شکایت عوام رفع گردد
چهارم عدالت خاص ست نام افسر آن محکمه مولانا مؤید الدین خانصاحب ست
دهلوی ملقب بمعتمد عدالت خاص هر قدر کار را که بر قانون آورده است ذات سامی ایشانست
نهایت کارگزار و مدبر و دیانت دار و محنت کش در کار سرکار نیز قلم بغایت درجه معاملهفهم

نمبر شمار	نام ناکہائے اندرون شہر	راہ	کیفیت	نمبر شمار	نام ناکہائے اندرون شہر	راہ	کیفیت	نمبر شمار	نام ناکہائے اندرون شہر	راہ	کیفیت
۱۰	[illegible]			۱۰	[illegible]			۱۰	[illegible]		
۱۱	[illegible]			۱۱	[illegible]			۱۱	[illegible]		
۱۲	[illegible]			۱۲	[illegible]			۱۲	[illegible]		

فصل نہم در بیان چاوڑی ہای متعلق بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد دبایدانست

در اصطلاح مردمان این دیار چاوڑی چوکی را مانند کہ دارالامین ہست آنجا امین می باشد گویا کہ کوتوالی چند محلات باشد وآن چاوڑی کہ اندرون بلدہ ہست ہفت ہست

نمبر شمار	نام ناکہائے اندرون شہر	راہ	کیفیت	نمبر شمار	نام ناکہائے اندرون شہر	راہ	کیفیت
۱	[illegible]			۵	[illegible]		
۲	[illegible]			۶	[illegible]		
۳	[illegible]			۷	[illegible]		
۴	[illegible]						

چاوڑی بیرون شہر ہفت ہست

۱	[illegible]	۵	[illegible]		
۲	[illegible]	۶	[illegible]		
۳	[illegible]	۷	[illegible]		
۴	[illegible]				جملہ چہاردہ باشد

فصل دہم در بیان محکمات کہ در بیولا در بلدہ وافتہا ہست

دارالانشا کہ در زمان انتظامات صاحب عالیشان بہامیر سند و از انجا

نمبر شمار	نام ناکہائے بیرون شہر	راہ	کیفیت
۴۹	ناکہ اسوٹہ		
۴۸	ناکہ پیپل		
۴۷	ناکہ [illegible]		
۴۶	[illegible]		

نمبر شمار	نام ناکہائے بیرون شہر	راہ	کیفیت
۵۰	[illegible]		
۵۱	[illegible]		
۵۲	[illegible]		
۵۳	[illegible]		

نمبر شمار	نام ناکہائے بیرون شہر	راہ	کیفیت
۵۴	[illegible]		
۵۵	[illegible]		
۵۶	[illegible]		
۵۷	[illegible]		

فصل ہشتم در بیان ناکہای اندرون شہر

نمبر شمار	نام ناکہائے اندرون شہر	راہ	کیفیت
۱	[illegible]		
۲	[illegible]		
۳	[illegible]		
۴	[illegible]		
۵	[illegible]		
۶	[illegible]		
۷	[illegible]		
۸	[illegible]		
۹	[illegible]		
۱۰	[illegible]		
۱۱	[illegible]		
۱۲	[illegible]		
۱۳	[illegible]		

نمبر شمار	نام ناکہائے اندرون شہر	راہ	کیفیت
۱۴	[illegible]		
۱۵	[illegible]		
۱۶	[illegible]		
۱۷	[illegible]		
۱۸	[illegible]		
۱۹	[illegible]		
۲۰	[illegible]		
۲۱	[illegible]		
۲۲	[illegible]		
۲۳	[illegible]		
۲۴	[illegible]		
۲۵	[illegible]		
۲۶	[illegible]		
۲۷	[illegible]		
۲۸	[illegible]		
۲۹	[illegible]		

نشان شمار	نام محله	راه	کیفیت	نشان شمار	نام محله	راه	کیفیت	نشان شمار	نام محله	راه	کیفیت
۱۴۶	کوچه اکبر جاه			۱۴۸	محله			۱۴۹	محله چاه		
۱۴۷	محله چهته				دهلی دروازه				مرغ خانه		

فصل هفتم در بیان ناکهای بیرون شهر

نشان شمار	نام ناکهای بیرون شهر	راه	کیفیت	نشان شمار	نام ناکهای بیرون شهر	راه	کیفیت	نشان شمار	نام ناکهای بیرون شهر	راه	کیفیت
۱				۱۶				۳۱			
۲				۱۷				۳۲			
۳				۱۸				۳۳			
۴				۱۹				۳۴			
۵				۲۰				۳۵			
۶				۲۱				۳۶			
۷				۲۲				۳۷			
۸				۲۳				۳۸			
۹				۲۴				۳۹			
۱۰				۲۵				۴۰			
۱۱				۲۶				۴۱			
۱۲				۲۷				۴۲			
۱۳				۲۸				۴۳			
۱۴				۲۹				۴۴			
۱۵				۳۰				۴۵			

نشان نمبر	نام محلہ	راہ	سمت	نشان نمبر	نام محلہ	راہ	سمت	نشان نمبر	نام محلہ	راہ	سمت
۱۰۵	محلہ درگاہ امیر اللہ شاہ			۱۲۰	محلہ شاہ لنکن صاحب			۱۳۲	محلہ کوٹلہ عالیجاہ		
								۱۳۳	محلہ بازار پی پی		
۱۰۶	دروازہ چاوڑ گھاٹ		اندرون گذر میر چوک	۱۲۱	محلہ طہماس خان پورہ			۱۳۴	محلہ مکان لالہ بہادر		
								۱۳۵	محلہ گاڑ خانہ		
۱۰۷	محلہ نجاران			۱۲۲	محلہ میر چوک			۱۳۶	محلہ چار مینار		
۱۰۸	محلہ سلیمانجاہ			۱۲۳	محلہ گرد حویلی قدیم			۱۳۷	محلہ کمان تکسال		
۱۰۹	محلہ جام باغ							۱۳۸	محلہ حوض خشک		
۱۱۰	محلہ راوڑ بنہا			۱۲۴	محلہ کمان ایلچی بیگ			۱۳۹	محلہ کوچہ غلام رسول		
۱۱۱	محلہ بازار نورخان										
۱۱۲	محلہ امام باڑہ			۱۲۵	بھانڈ کوڑہ			۱۴۰	محلہ بازار پنجہ شاہ		
۱۱۳	محلہ چاہ حجام			۱۲۶	محلہ کھڑکی ماتا						
۱۱۴	محلہ بازار کوکا			۱۲۷	محلہ یاقوت پورہ			۱۴۱	بازار عصمام الملک بہادر		
۱۱۵	محلہ سدھی ٹھٹھہ کھڑکی بودلی صاحب			۱۲۸	محلہ چوتر دیچی						
				۱۲۹	محلہ کوچہ کمل بوش			۱۴۲	محلہ کمان ماتا		
۱۱۶	محلہ ایلچی پورہ							۱۴۳	منڈی میر عالم		
۱۱۷	محلہ حافظ محمود			۱۳۰	محلہ سنڈوہ پنبیلی			۱۴۴	محلہ پتھر کھٹی نعل صاحب		
۱۱۸	محلہ دروازہ دبیر پورہ										
۱۱۹	کایت واڑی			۱۳۱	محلہ کھڑکی رنگ علی شاہ			۱۴۵	محلہ ڈیوڑھی نواب فخر الملک بہادر		

نشان نمبر	نام محلہ	راہ	نشان نمبر	نام محلہ	راہ	نشان نمبر	نام محلہ	راہ	نشان نمبر
۶۵	محلہ قاضی پورہ		۷۸	محلہ فیلخانہ			بدیع اللہ خان		۲۱
۶۶	محلہ ہمت پورہ		۷۹	محلہ کوتی پورہ		۹۴	محلہ کمانساجد بیگم		۸۱
۶۷	محلہ فرحت محل		۸۰	محلہ سلطان شاہی		۹۵	محلہ کوچہ بافنا		۸۱
۶۸	مکہ مسجد		۸۱	محلہ ٹک سال		۹۶	محلہ مسجد		۵۱
۶۹	محلہ دروازہ بن		۸۲	محلہ کوٹ جان			مولوی منظہر		۵۶
	اندرون گذر سلطان شاہی		۸۳	بنگلس		۹۷	محلہ کوچہ پکھن لال		۱۶
۷۰	محلہ مغلپورہ		۸۴	محلہ بھوئی واڑہ		۹۸	محلہ منڈی گاہ		
۷۱	محلہ علی آباد		۸۵	محلہ بخشی بازار		۹۹	محلہ کان		۶۶
۷۲	محلہ بنگی باولی		۸۶	محلہ مسجد شکر			بہاندار جاہ		۶۶
۷۳	محلہ پنج موکھی		۸۷	محلہ غسالان		۱۰۰	محلہ بازار		۶۶
	ہنومان		۸۸	محلہ دائرہ میر مومن			بہادر الدولہ		۵۶
۷۴	محلہ لال دروازہ		۸۹	محلہ مسجد نورالدین خان		۱۰۱	محلہ بازار		۵۶
۷۵	محلہ ناگل چیتا		۹۰	محلہ کوچہ بالکند			ہمت گنج		۵۶
۷۶	محلہ بیلہ مہاراج		۹۱	محلہ مکان قمرالدولہ		۱۰۲	محلہ دروازہ		۵۶
۷۷	محلہ پھاٹک سبحان خان		۹۲	محلہ مسجد مولوی حیدر			تالاب میر جملہ		۵۶
			۹۳	محلہ مغلپورہ		۱۰۳	محلہ پھاٹک ممتاز الدولہ		۵۶
				محلہ حوض		۱۰۴	محلہ کٹری گاڑی کوڑہ		۱۶

دکن نقیب کاتب عجمی دکن رای سندھ بایاد بھوپال

نمبر شمار	نام محلہ	راہ	نمبر شمار	نام محلہ	راہ	نمبر شمار	نام محلہ	راہ	نمبر شمار	نام محلہ
۱۶	محلہ سرائے الاوہ			ونانک رام		۴۸	محلہ پوچیا باولے			
۱۷	محلہ حوض چار محل		۳۳	محلہ ڈیوڑھی		۴۹	محلہ کٹرہ بہادر خان			
۱۸	محلہ گڑھ چار محل			کیوان جاہ		۵۰	محلہ کٹرہ کی بوہرہ			
۱۹	محلہ بازار سلیمانجاہ		۳۴	محلہ چوک		۵۱	محلہ مہادیو گنبد			
۲۰	محلہ اُردو		۳۵	محلہ شاہ گنج		۵۲	محلہ منڈی آئنہ			
۲۱	محلہ بازار		۳۶	محلہ ڈیوڑھی		۵۳	محلہ جال وارے			
	گھاسی میاں			امیر کبیر بہادر		۵۴	محلہ غازی بنڈہ			
۲۲	محلہ رکاب گنج		۳۷	محلہ جلال کوچہ		۵۵	محلہ چوترہ سید علے			
۲۳	محلہ فراش خانہ		۳۸	محلہ ڈیوڑھی		۵۶	محلہ شکر گنج			
۲۴	محلہ کوسلی اڈی			وقار الامرا بہادر		۵۷	محلہ بازار روپ لال			
۲۵	محلہ کوٹھہ شکر		۳۹	محلہ تعلیم ملیٹر		۵۸	محلہ مسجد کوکا			
۲۶	محلہ کوچہ تمنا نہ بادشاہی		۴۰	محلہ فتح دروازہ		۵۹	محلہ اسلام وارے			
۲۷	محلہ تکیہ امیر		۴۱	محلہ دودباولی		۶۰	محلہ حوض پوچیر پل			
۲۸	محلہ کمیلہ		۴۲	محلہ کوچہ نانک رام						
۲۹	محلہ کمہوار وارے		۴۳	محلہ کمان سنگھ کی سیر		۶۱	محلہ دیول دیبا پیٹھہ			
۳۰	محلہ امین باغ		۴۴	محلہ حسینی علم						
۳۱	محلہ موتی مسجد اندرون گڑھی آبلو		۴۵	محلہ جوہر کوچہ		۶۲	محلہ شاہ علی بنڈہ			
			۴۶	محلہ بارہ گلی		۶۳	محلہ پنج بہجا			
۳۲	محلہ کوچہ سنگھ لال		۴۷	محلہ کبوتر خانہ کمنہ		۶۴	محلہ جوڑوان حوض			

نشان شمار	نام محلہ	راہ	کیفیت	نشان شمار	نام محلہ	راہ	کیفیت	نشان شمار	نام محلہ	راہ	کیفیت
۱۲۸	ماہی پورہ			۱۳۸	گھسٹہ کوڑہ			۱۴۸	کلثوم پورہ		
۱۲۹	محلہ پوپا فروشان			۱۳۹	رازدار خاں پٹہ			۱۴۹	بنی پورہ		
۱۳۰	محلہ تیرداران			۱۴۰	پہوری کوڑہ			۱۵۰	محلہ مکرمت کنڈ		
۱۳۱	گوشہ کنٹہ			۱۴۱	نام پلے			۱۵۱	امام پورہ		
۱۳۲	کمانی پورہ خرد			۱۴۲	تکیہ غنی صاحب			۱۵۲	چھپا کوڑہ		
۱۳۳	ٹیٹی خانہ			۱۴۳	تکیہ ملا فرحید بخش			۱۵۳	پہاڑی سنی صاحب		
۱۳۴	مشعل خانہ			۱۴۴	امڑا پور			۱۵۴	سنگ تولہ		
۱۳۵	پٹیہ ستیارام			۱۴۵	کوبارچی کوڑہ			۱۵۵	محلہ پل قدیم		
۱۳۶	کومٹہ کنٹہ			۱۴۶	جعفر کوڑہ			۱۵۶	محلہ تافتہ واڑہ		
۱۳۷	ملی پلے			۱۴۷	رام سنگہ کوڑہ						

فصل ششم در بیان محلات و بازارہا و غیر آن آبادی کہ اندر حصار بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد ست بتفصیل اسامے اندر گذر حسینے علم

نشان شمار	نام محلہ	راہ	کیفیت	نشان شمار	نام محلہ	راہ	کیفیت	نشان شمار	نام محلہ	راہ	کیفیت
۱	بازار سید عنبر			۶	محلہ اودے بہان			۱۱	محلہ اطاشاہ عالم		
۲	محلہ مقطع مرومہ حمید خان			۷	محلہ کوچہ گدا اب سنگہ				محبوب عالم		
۳	بازار شہامت جنگ			۸	محلہ چیلا پورہ			۱۲	محلہ براق پنجہ		
۴	محلہ لاؤ سنگہ			۹	محلہ باولی گوڑہ			۱۳	محلہ دادمحل		
۵	محلہ کاچی واڑہ			۱۰	محلہ احاطہ سوے صاحب قادرے			۱۴	محلہ چوراہہ جنسی		
								۱۵	محلہ گاڑیخانہ		

نشان شمار	نام محلہ	راہ	کیفیت	نشان شمار	نام محلہ	راہ	کیفیت	نشان شمار	نام محلہ	راہ	کیفیت
۶۹	محلہ کوہ ٹانکی			۸۸	محلہ بہمن وارڈ			۱۰۸	سکندر پورہ		
۷۰	محلہ تکیہ مومن صاحب			۸۹	محلہ تعلیم یافتہ پورہ			۱۰۹	گوشہ محل		
۷۱	محلہ گلا کوڑہ			۹۰	محلہ جعفر گنج			۱۱۰	بازار امیر الدولہ		
۷۲	محلہ چھاؤنی جان نثار			۹۱	محلہ لاوہ تیم			۱۱۱	بازار خانسامان		
۷۳	محلہ چھاؤنی غلام مرتضے			۹۲	محلہ روشندل صاحب			۱۱۲	بازار نقار خانہ		
۷۴	محلہ چوکی چھتری			۹۳	محلہ کاچی کوڑہ			۱۱۳	بازار امیرایان		
۷۵	محلہ بگیرہ			۹۴	محلہ بازار نانسیان			۱۱۴	بازار خان بہادر		
۷۶	محلہ راجیسر راے			۹۵	محلہ چاوڑی سیکندر آباد			۱۱۵	بازار فرید دکھنی		
۷۷	محلہ چندرا کنٹہ			۹۶	بازار اکبر جاہ			۱۱۶	بازار مغل علیخان		
۷۸	محلہ رین بازار			۹۷	محلہ بازار وسی گنج			۱۱۷	سیواتی پورہ		
۷۹	محلہ حکیم وارڈ			۹۸	محلہ بازار فوجدار خان			۱۱۸	چھاؤنی مدرسہ		
۸۰	چھاؤنی محلہ			۹۹	محلہ حافظ گنج			۱۱۹	شاہ عنایت گنج		
	ناد علی بیگ خان			۱۰۰	محلہ بازار بی صاحب			۱۲۰	بجل کوڑہ		
۸۱	محلہ چھنال بنڈہ			۱۰۱	محلہ بھگوان گنج			۱۲۱	چوراہہ جنبی کلان		
۸۲	محلہ درگاہ بہ بہ صاحب			۱۰۲	محلہ بازار چراغ امر سنگ			۱۲۲	چوراہہ جیسی خرد		
۸۳	محلہ بادشاہ گنج			۱۰۳	محلہ مٹھہ گوشامین			۱۲۳	نقار خانہ خرد		
۸۴	محلہ کوہ واڑی			۱۰۴	دال منڈی			۱۲۴	جزال خانہ		
۸۵	محلہ عیدگاہ			۱۰۵	بازار نو			۱۲۵	دھول پٹہ		
۸۶	محلہ امام باڑہ			۱۰۶	بازار آنا			۱۲۶	پورہ ملا رحیم تک		
۸۷	محلہ امام گنج			۱۰۷	سبزی منڈی			۱۲۷	ریر بنڈہ		

نشان نقشہ	نام محلہ	راہ	سنگینی	نشان نقشہ	نام محلہ	راہ	سنگینی	نشان نقشہ	نام محلہ	راہ	سنگینی
۲۴	لنگر پلّے			۳۹	محلہ بدیم کوڑہ			۵۶	محلہ بخشی گنج		
۲۵	زندہ نسے چھاؤنی			۴۰	محلہ بہادر پورہ			۵۷	محلہ حوض سبز میر عالم مرحوم		
۲۶	بھادر پورہ			۴۱	محلہ کمٹیدی کوڑہ						
۲۷	بی بی گنج			۴۲	محلہ بازار اپاجی			۵۸	محلہ گنبد شاہ راجو صاحب		
۲۸	بازار محمد شکور			۴۳	محلہ سکندر نگر						
۲۹	شمشیر گنج			۴۴	محلہ تالاب یعالم			۵۹	محلہ فتح گنج		
۳۰	علی آباد بیرون دروازہ			۴۵	محلہ بیم رکن الدولہ مرحوم			۶۰	محلہ پھول باغ		
								۶۱	محلہ بازار جہان نما		
۳۱	چادر گھاٹ بیرون دروازہ			۴۶	محلہ چوہ دھرپیٹ			۶۲	محلہ باغ گوبند بخش		
				۴۷	محلہ کوہ بیاض شاہ						
۳۲	بازار سلیمانخاں باہر تیسرو			۴۸	محلہ دوبا ولی کمائی پورہ			۶۳	محلہ جمال اڑی		
۳۳	محلہ درگاہ شہامت اللہ صاحب							۶۴	محلہ باغ عظیم اللہ خان		
				۴۹	محلہ بازار حمدہ						
۳۴	محلہ بدن شاہ			۵۰	محلہ حشمہ بی بی			۶۵	محلہ تکیہ مغل فقیر		
۳۵	چنکنی پورہ			۵۱	محلہ لین بنگلیس			۶۶	محلہ باغ سرفراز جنگ		
۳۶	باغ غلام رسول ومحلہ دودمال کوچہ			۵۲	محلہ نانک ساہی						
				۵۳	محلہ صالح کوڑہ			۶۷	محلہ تقطع درے		
۳۷	محلہ باغ راجہ نذر			۵۴	محلہ مصری گنج			۶۸	محلہ روٹے پلی سوری		
۳۸	محلہ مسجد چندا			۵۵	محلہ زنبورخانہ						

چہارم دبیر پورہ دروازہ پنجم یاقوت پورہ دروازہ ششم دروازہ تالاب سیر جملہ ہفتم گبد دروازہ
ہشتم لعل دروازہ نہم علی آباد دروازہ دہم غاری بنڈہ دروازہ یازدہم فتح دروازہ
دوازدہم دود باولی دروازہ سیزدہم دروازہ پل کہنہ و این حصار نیکو آثار را سیزدہ دریابند
یعنی کھڑکی ہستند اول کھڑکی بوہرہ دوم کھڑکی تالاب سیر جملہ سوم کھڑکی ماتا چہارم کھڑکی رنگ علے
شاہ پنجم کھڑکی بودلہ صاحب ششم کھڑکی دار الشفا کہ بکھڑکی راور ینہا مشہورست ہفتم کھڑکی کلالان
ہشتم کھڑکی قصاران یعنی دہو بیان نہم کھڑکی حسن علی کہ این ہر سہ کھڑکی مخفی ہستند کہ
مردم آمد و شد ازان کمتر دارند دہم کھڑکی چنپا دروازہ یازدہم کھڑکی چار محل دروازہ
دوازدہم کھڑکی دود باولی کہ حالا بندست سیزدہم کھڑکی کمارجی کوڑہ

فصل پنجم در بیان آبادی محلات و بازارہای وغیرہ آن کہ بیرون حصار بلدہ مبارکست

بدانکہ بسیارے از گنج عمارات کہ پیوستہ بلدہ ہستند و بعد از تیاری حصار وقتاً فوقتاً آباد ان شدہ اند تفصیل آن

نشان نمبر	نام محلہ	سنہ	سنہ	نشان نمبر	نام محلہ	سنہ	سنہ	نشان نمبر	نام محلہ	سنہ	سنہ
۱	بیگم بازار			۸	الادہ بانی			۱۶	کھارواڑے		
۲	چوڑی بازار			۹	کاروان اسپان			۱۷	رحمت پورہ		
۳	مہاراجگنج چوڑ				کاروان سانہو			۱۸	مہاراج گنج		
	بیرون دروازہ			۱۰	کاران گجراتی			۱۹	مختار گنج		
۴	دبیر پورہ			۱۱	مستعد پورہ			۲۰	افضل گنج		
	بیرون دروازہ			۱۲	کاغذ واڑے			۲۱	بازار		
۵	یاقوت پورہ			۱۳	بازار کولی پورہ				علیسے سیان		
۶	بالا گنج			۱۴	قطبی کوڑہ			۲۲	حشمت گنج		
۷	اپو کوڑہ			۱۵	پچھل کوڑہ			۲۳	ترب بازار		

از سر عقل بحر اسٹورٹ ؛ پل بنا کرد مثل مهر و ماه ؛ در ۱۲۴۵ هجری و در فرمان روای جناب
فیضمآب حاتم دوران فیاض زمان نواب میر تهنیت علیخان بهادر افضل الدوله نظام الملک
آصف جاه خامس ظهیر سریر سلطنت مشیر امور مملکت مقنن قوانین ریاست اسوهٔ ارکین کیا
رکن السلطنت القاهره عضد الدوله الباهره الفیض المجسم والفضل المفخم دام اقباله و طال
افضاله پلی نهایت پسندیده و متحکم ساخته شد تاریخ ابتدای بنای او را شیخ امین الدین
ساکن حال چنچل کوڑه مولد پاکلور تعلقه رایچور خوش ماده یافته سلمه ربه رب اهدنا الصراط
المستقیم سال یکهزار و دو صد و هفتاد و پنج هجری و تاریخ ختم و تمام بنای او را شاعر لاثانی
اعنی وجیه الدین خان معنی خوش منظوم فرموده است و سر کار بر دیوار پهلوی راست دهلی دروازه
جدید بر سنگی کنده کنانیده درج نموده اینست قطعه تاریخ بعهد افضل الدوله بهادر ؛ نظام الملک
آصف جاه دوران ؛ آلهی تا بود تابان مه و مهر ؛ بود خورشید اقبالش درخشان ؛ نکو
دیوان او مختار ملک ست ؛ که نیکی را بود هر حال خواهان ؛ بود کرنیل ڈیوڈسن بهادر ؛
سفیر نیک دل ذی شوکت و شان ؛ ز حسن رای مسٹر مارٹ این پل ؛ بنا شد هیچو طاق هفت
ایوان ؛ صراط مستقیم رود سوی ؛ رهی صرع تاریخ بر خوان ؛ از مصنف این کتاب تاریخ
بنای آن پل تعمیه اینست قطعه تاریخ نظام الملک آصف جاه افخم ؛ پلی خوش وضع
واوسع ساخت محکم ؛ بنایش را بسے تاریخ گفتند ؛ که باشد ناظمش مشهور عالم ؛ قمر باین
همه لطف و فصاحت ؛ نه تاریخی بگفته ابن آدم ؛ بفرق افضل الدوله بهادر ؛ عجب تاریخ گفتی
جسر اعظم ؛ هر گاه عدد الف را در مجموعهٔ اعداد جسر اعظم داخل کنند تاریخ بنای این پل حاصل
شد یعنی سنه یکهزار و دو صد و هفتاد و پنج هجری حاصل میگردد دام اقبال لبانی بدعای الاقاصی والادانی

فصل چهارم در بیان دروازه های حصار این بلده و دریچه

بدانکه حصار این بلده فرخنده بنیاد را سیزده دروازه شمرده می شود اوّل دهلی دروازه قدیم
دوم دهلی دروازه جدید که بدروازه افضل گنج مشهور ست سوم چادرگهاٹ دروازه

پنجکروه بود و سال یکهزار و یکصد هجری نواب میر قمر الدین علیخان بهادر نظام الملک آصفجاه
حصار بلده پنجکروهی جریب باتمام رسانید

فصل دوم در بیان نعل صاحب در سنه یکهزار و یکصد و هفتاد و هشت هجری نواب میر نظام علیخان بهادر نظام الملک آصف جاه ثانی جاگیرات تبرکات مقرر فرمودند از انجمله بینی خود آهنی سرور کائنات ست صلی الله علیه وآله وسلم که از نعل مبارک نامند و در معرکه کربلا بر سر مبارک سید الشهدا حضرت امام حسین رضی الله عنه بود و ازان خود پارچه بینی جدا شده بود و بعد مرور عهود کسی از زواران یافته دست بدست نزد سلطان یوسف علیخان عادل شاه آرای بیجاپور تبرک رسیده و از انجا بعهد سلاطین قطب شاهی در حیدرآباد رسیده چونکه سلطان تعظیم آن پرداخت و در تعویذ نقره نموده بصورت لفظ مبارک الله بر علم زده در صندل گرفته همیشه بعشره محرم شاه آداب در سوم تعزیت امام الشهدا رضی الله عنه بجا می آورد هنوز آن دستور جاریست که در عشره محرم متصل دهلی دروازه آنرا استاده می کنند خاص و عوام اینجا در اینجا آمده عود می سوزانند و گلها می اندازند و ازدحام این عمل بشب دهم هجوم خلایق میشود که آن را می بردارند و کثرت آدمیان همراهی و بسیاری روشنی مشاعل و عود سوزی گل ریزی میشود قابل دید اینجاست که سوای آدمی دیگر از حیوان سواری دران مجمع نمی باشد و چون بینی خود مانند نعل میباشد پس مشبه را باسم مشبه به موسوم کردند

فصل سوم در ذکر بناء پل ثانی و ثالث در ایام مسند نشینی نواب میر فرخنده علیخان بهادر ناصر الدوله افضل الامرا کین نظام الملک آصفجاه رابع بایام ایلچی گری میجر اسٹورٹ صاحب عالیشان بهادر در سال یکهزار و دو صد و چهل و پنج هجری تیاری پل بر رود موسی قریب چادر گهاٹ باهتمام الفنسن صاحب بهادر بصرف هشتاد و پنجهزار روپیه که از خزانه عامره عطا شد متصل دروازه چادر گهاٹ بارتفاع پانزده در عرض سه صد گز طول بناء یافت و تاریخ آن راجه راجایان مهاراجه چندو لال تصنیف فرمودند بر سنگ سیاه کنده نصب نموده اند تاریخ ناصر الدوله شاه آصف جاه

که نظیرش کمی ندید نگاه ❊ حکم چون شد براجه چندو لال ❊ زود سازند پل بشام و پگاه ❊

بلطائف الحیل سیر و شکار در بیت الطف رسیده نروزان مذکور بعیش و عشرت سے گذرانید
و بعد رفع هوای نفسانی مراجعت بقلعه میکرد روزی در موسم برشکال بر اسپ سوار شده برود
موسی رسیده دید که دریا بطغیانی ست در ولوله عشق بی اختیار اسپ خود را بدریا
انداخت و جان بسلامت برد و بجوبه رسیده کامروا گردیده باز بقلعه آمده اخباری
این خبر را بجناب شاه رسانیده پادشاه بمجرد استماع این واقعه حکم برای تعمیر پل بداروغه صادر
فرمود و او در عرصهٔ هشت ماه برود موسی بنای پل باتمام رسانید گویند برای تیاری پل نقد یک
لک روپیه عنایت شده بود ازان چار هزار روپیه باقی ماند داروغه زر بقیه بحضور شاه عرض نمود
حکم شد که ازان طعام پخته بر فقرا و غربا تقسیم نمایند مفلوکی تاریخ پل صراط المستقیم گفته بحضور
شاه پیش نمود پادشاه پنج صد اشرفی باو عنایت فرمود تیاری پل قبل از آبادی بلده نوزده سال
است چه پل در نهصد و هشتاد و یک هجری سال ساخته شد و بلده در سال یکهزار هجری آباد
گردید که مادهٔ تاریخ بنای آن یا حافظ ست و تاریخ اتمام آن فرخنده بنیاد شد گویند در ایام
فرمان روائی محمد قلی قطب شاهیه بود که ملقب بپیڑی ملک از طبقهٔ چهارم قطب شاهیه چون بعضو نت
هوا حادثهٔ وبای در گولکنڈه روی نمود تمامی ارکان پیشگاه سریر سلطانی عرض نمودند که هر سال
رود موسے بفاصله سه کروه از قلعهٔ گولکنڈه شهری بنا فرمایند سلطان حسب معروضه ایشان
شهری باسم بهاگ نگر آباد بنا فرمود زیرا که بادشاه بر لولی که بهاگمتی نام داشت بران واله و عاشق
بود بنامش موسوم کرد و تکثیر آبادانی پرداخت بعد مردن مسماة مذکوره این معموره
بحیدر آباد مشهور ساخت آن زمان بلده بی حصار بود بنای فصیل آن مبارز خان انداخت
و طول پل نزوه که حالا بنام پل کهنه مشهور ست نوصد و عرض دوازده درعه ارتفاع
آن چهارده درعه است و بلده احضرت اورنگ زیب بهادر پس از سریر آرائی سلطنت هندوستان در سال
سی و یکم جلوس در سال یکهزار و نود و هشت هجری مسخر بکمند اقبال گردانیده و ابو الحسن خاتم طبقهٔ قطب الملکیه را
اسیر نموده حیدر آباد را بالحاق سوم فرمود بزمان قطب شاهیه و در این بلده قریب

آداب وسلام بجا آوردم وچوبداران احکام رسان که همراه آمده بودند حکم حضور رسانیدند بحضور نواب مختار الملک بهادر زند رسرفرازی ومامورسی پنجروپیه گذرانیدم پذیرا فرمودند ومنظور نمودند بمعائنهٔ عمامه بسیار خوش شدند وفرمودند که این عمامه شما را بسیار زیباست عرض کردم که بنده در دربار سرکار انشاء الله تعالی با عمامه خواهم آمد احوال وربار وحقیقت اجرای کار محکمه وتفصیل نصایح حضور استفسار فرمودند همه مفصل یکیک بمجل عرض سپرده شد بسیار مسرور شدند پس مرخص شده ببکان رسیدم چوبداران مجرائی واحکام رسان که آمده بودند دهن ایشان شیرین کرده شد که گفته اند قطعه حاصل نشود رضای سلطان ✤ تا خاطر بندگان نه جوئی ✤ خواهی که خدای بر تو ببخشد ✤ با خلق خدای کن نکوئی ✤ وَاَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ چون کثرت کار دیدم واکثر ملایان ملازم را خالی از کار یافتم ورخواست نائب خود بسرکار گذرانیدم و نوشتم که اگر مولوی حسن رضا صاحب نگینوی نائب فقیر مقرر شوند بفقیر بسیار مدد رسد و اطمینان خیرخواه هم حاصل شود نواب صاحب منظور فرمودند که ایشان از تاریخ

بست ونهم شوال المکرم سنه ۱۲۸۱ھ روز سه شنبه مطابق بست وهشتم مارچ سنه ۱۸۶۵ع

کار سرکار را شروع فرمودند حال تنخواه ایشان بلکه جمله کسان از نقشه که از ملحقات این کتاب ست واضح خواهد شد جناب مولانا موید الدین خان صاحب بتاریخ

سوم ذی قعده سنه ۱۲۸۱ھ مطابق سی ویکم مارچ سنه ۱۸۶۵ عیسوی

هر دو فرزندان مولوی قدرت غنی صاحب مرحوم ناظم سابق را بحضور نواب مختار الملک بهادر بردند که جناب ممدوح الشان یکصد پنجاه روپیه چلنی منصب ایشان ازراه بنده پروری وچاکر نوازی مقرر فرمودند

باب سوم دربیان بلدهٔ فرخنده بنیاد حیدرآباد وآن مشتمل بر چند فصلست فصل اول در بنا حیدرآباد

در تزک قطب شاهیه آورده که پیش معموری بلده فرخنده بنیاد حیدرآباد آبادی خلائق در گولکنده بود ودر جائیکه بلده است قریه بود که امکنه متعدده می داشت در انجا زنی جمیله حسینه از قوم لولیان بوده است شاهزادهٔ زمانه بآن تعشق میداشت از پدر خود پوشیده

محمد شکر خان گفتند این جای بجا آوری آداب ست که دفعۀ چوبداری آواز داد که آداب بجا
آرید پس سه بار سلام بجا آوردم باز قدمی چند پیشتر بردند باز گفتند نگاه روبرو و نواب بین این
دو صد قدم بر تاب بمن فقیر دید باز گفتند که آداب بجا آرید باز آداب تسلیم بطور بالا بجا آوردم
باز گفتند پیش بیائید باز پیش رفتم چون قریب فرش رسیدم باز گفتند آداب بجا آرید و نگاه روبرو
باز آداب و سلام دیگر بجا آوردم باز قریب بردند و گفتند که نذر بگذرانید پس پنج روپیه خالی بر سر
رومال نهاده پیش نظر سرکار کردم هر دو امیر که نشسته بودند ایستادند ازان هر دو نواب محی الدین
بهادر هر دو دستهای مرا گرفته پیش حضور کردند براه مسافر نوازی حضور روپیه از روی رومال
برداشته فرمودند که بشما فوجداری سپرده شده است عرض کردم که با صاحب زمین دند حالا
برای نشستن شما اجازت نمیدهم که وقت تنگ گردیده است مگر بدانید که شما بر مسند پیغمبر خدا
صلی الله علیه وسلم نشسته اید باید که موافق حکم خدا و رسول با امانت و دیانت مقدمه ها را
فیصله کنید و مردمان را بحق رسانید تا باستماع عدل و انصاف شما بدولت راضی و خوش
شویم و شما را طلب فرموده پیش خود نشانیم و بشما سخنها کنیم عرض کردم که انشاء الله تعالی
همچنان خواهد شد باز چوبدار گفت که بیائید و آداب بجا آرید قدمی چند گردیده بودم که باز حضور
طلبیده همان سخنان نصیحت را اعاده فرمودند بارک الله فی عمره و حکمه و عدله و فضله باز عرض
کردم انشاء الله القدیر همچنان خواهد شد پس برگردیدم و نعلین پوشیدم باز چوبدار گفت که آداب
بجا آرید آداب بجا آوردم و سه بار مجرا کردم و روانه شدم چون بمقام اول رسیدم باز چوبدار
گفت که نگاه روبرو چون بمن دیدند باز چوبدار گفت آداب بجا آرید باز سه بار مجرا کردم و
بیرون آمدم همه حضار در دولت استحقاق و انعام خود خواستند آخر جائیکه نشسته بودم
بانتظار نواب محی الدوله بهادر نشسته ماندم که ممدوح الشان تشریف آورده مرا همراه
چوبداران احکام رسان اعنی محمد حسین و قادر بخش و محمد کلن از نشست حمید خان عرف
اعتماد نواز خان بخدمت نواب مختار الملک بهادر روانه فرمودند پس در حضور الشان رسیده

این رقعه مولانا مؤید الدین خان صاحب رسید که بعبارت ها نقل کرده می شود رقعه
معظما حسب الحکم سرکار بلکه بعینه رشحهٔ کلک گوهر سلک نگارم که فردا یوم جمعه وقت شش گهنٹه اول روز
با دستار ایجا نزد محی الدوله بهادر رفته همراه بهادر موصوف برای نذر بڈیوڑهی روند والسلام مؤید الدین
تحریر بست و چهارم شوال ۱۲۵۱ هجری عریضه بجواب آن خدمت مولانا ممدوح فرستادم
که بندش همین دستار که دارم علامت و نشان حسب و تمغهٔ شرافت من بود الحال بدل کرده
می شود در هندوستان موجب ریشخند من خواهد بود و نواب محی الدوله بهادر فرموده بودند که اگر
این دستار دربار می منظور نباشد عمامه بسته برای ملازمت حضور باید رفت بدل و جان پسندیده
بودم که اتباع سنت ست انکار آن باعث ضلالت و کفر باشد فقط پس فردای آن وقت نواب
بهشت ساعت روز جامه پوشیده و عمامهٔ عربی بسته خدمت نواب محی الدوله بهادر
رفتم و از مکان ایشان همراه ایشان بر دولت سرای اعظم الامرا ذو الفضل الامرا
و اکرم الانجیاد و اخدم الفقرا و العلما جناب فیضمآب نواب افضل الدوله بهادر مدظله
و عم فضله رفتم اول بجلو خانه حاضر شدم بعده قریب بدیوان عام همپای نواب محی الدوله
بهادر رفته در مکانی که پیوسته آنست و در انجا تهنیت یار الدوله بهادر نشسته بودند رسیده
نشستیم و قرار گرفتیم و تا پاس نشسته ماندیم قریب نیم روز سواری رئیس ملک نظام
برهوا دار که آن را بنجاه زنان برداشته بودند دالان خانه برآمده عازم محل نشستگاه خاص
شدند چون که سواری مسلی قریب نامروم رسید همه حاضرین برای تعظیم از جا برخاسته آداب
تسلیمات و کورنش و مجرا بجا آوردند فقیر نیز رسم تعظیم بجا آوردم این هر دو امیر همپای
سواری سرکار تا بدولتخانهٔ خاص که تشریف میبردند رفتند و فقیر بهمانجا نشسته ماندم بعد چند قاقر
طلب فقیر شد همراه چوبداران روانه شدم چون بدر دولت رسیدم محافظان آنجا گفتند که
در اینجا آداب بجا باید آورد و همراهیان که فقیر را برده بودند گفتند نه چون قدمی چند پیشتر رفتم
بر چبوترهٔ رسیدم محمد میران و محمد بهادر و محمد سبحانی چوبداران نشست محمد چاند خان عرف

سنت سرور کائنات ست صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین فرمودند کہ بسیار خوب پس مرخص شدہ بخانہ رسیدم وبمولانا ماجرا گفتم وبکار خویش مشغول شدم بملاحظہ نقشہ قیدیان معلوم شد کہ یک کس قیدی میعادی چار سال بعوض میعاد یکسال از راہ غلطی اہلکاران رہا گردیدہ است بعد طلب کیفیت او را گرفتار کردہ باز قید کردم ومعلوم شد کہ بسیاری از قیدیان محبس چنان ہستند کہ از عرصہ دراز قید ہستند وفیصلہ ایشان را ہنوز کسے نہ پرسیدہ است واکثری چنان ہستند کہ قید ایشان تمام شدہ است وکسی ایشان را خلاص نکردہ است وبسیاری چنان ہستند کہ ہیچیک الزام ایشان نیست وناحق در قید ہستند وبعضی لائق قصاص ست وبقصاصی نرسیدہ است وبعضی ہا را قید کمتر می بایست ودر فتوای ایشان قید لا انتہا نوشتہ اند فلہذا در فکر آن شدم کہ فہرست جملہ اقسام قیدیان کوتوالی درست نمودہ بتحقیق فیصلہ آنہا کردہ شود تا ہر کہ لائق رہائی باشد رہا کردہ شود دہر کہ قابل قید میعادی یا دائم القید باشد نگاہداشتہ آید لیکن چون عملہ کمتر میسر داشتم لہذا در انجام این مہام قاصر ماندم وتیاری این فہرست را موقوف بروقت دیگر داشتم وبعد چندی فہرست تیار کردم وجرائم قیدیان را صاف کردم وقریب پنج صد کس را بوجوہ رہا کردم اللہ تعالی مرا نیز از جرائم رہائی دہد بجاہ نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسید انم کہ فقیر را دعای این غربای مقیدین بہ نیت نیک رئیس ونائب آن مخلص برای رہائی این بیچارگان رسانیدہ کہ ایشان برادر سیدند ومن ہنوز نامرادم آقا رضی اللہ عنہ وعلیہ وبتاریخ

۲۲ بست ودوم شوال ۱۲۸۱ھ مطابق بست ویکم مارچ ۱۸۶۵ء

کہ تحویل آفتاب برج حمل بود یعنی نوروز مجلس را فقہ ثانیہ از حضور تجویز شد ومولوی فضل اللہ صاحب میر عدل ومولوی احمد علی ومولوی کریم الدین ومولوی اعظم الدین حسین بخاری ومولوی جمال الدین ومولوی حیدر علی ارکان مجلس را فقہ ثانیہ صدر مقرر شدند وتہذیب نقشہ ہای مجلس وماموران عملہ ووکلا متوجہ شدند بتاریخ

۲۳ بست وچہارم شوال ۱۲۸۱ھ مطابق بست وسوم مارچ ۱۸۶۵ء

چاؤش اعراب مولدی ست که حسن نام دارد و دو فعدار سند هیان حیدرآباد مولد دهلی اصل
مرزا یعقوب بیگ موسوم ست وحوالدار جوانان لین این شخصی هندو بوده است که مرده حالا
بهوانی سنگه بجایش مقرر شد و در سائر خرچ فوجداری که آن را صادر خرچ مینامند دبست و
دو روپیه نوشتند باین تفصیل که کاغذ وغیره را پانزده روپیه و روغن چراغ وهیمه ومشاهره
کناس وبشتی را هفت روپیه وتعلق این صادر بنا ظر مذکور بود وقت شام برخاسته
بمکان مولانا آمدم وتصفیهٔ مقدمات کمر بستم از صبح تا نیمروز بر بمکان کار دیوان می دیدم
بعده بکچهری در نیمروز رفته تا شام کار میکردم اما کار تمام نمی شد اگرچه کارگذار قدیم سرکار
انگریزی مشاق بوده ام اما چونکه از رسوم اینجا ناواقف بوده ام فلهذا از مولانا مؤیدالدین
خانصاحب ضاعف الله قدره که از چند سال از مراسم اینجا خوب آگاه بوده اند مشاور
شدم که هر منتهی در مقام دیگر مبتدی می باشد بتاریخ شانزدهم شوال سال یکهزار و دو صد
و هشتاد و یک هجری رقعهٔ مولانا ممدوح رسید که حسب ایمای ملازمان والاتر قیم ست
که آن مکرم بوقت نواخت سه گهنٹه درین سرشته تشریف آرند تا بروقت نواخت سه و نیم
گهنٹه برای ملاقات ممی الدوله بهادر روانه شوند فقط بموجب ایمای جناب موصوف بروقت
مقرر حاضر شدم واز انجا چوبدار همراه خود گرفته بخدمت بهادر موصوف حاضر شدم باخلاق
تمام پیش آمدند واز هر باب سخن فرمودند جواب عرض نمودم بعده فرمودند که برای حصول
گوهر ملازمت بحضور رئیس عرض میکنم بهر روز و بهر وقت که ارشاد احضار میشود بخدمت
نواب مختار الملک بهادر خبر میرسانم مگر واضح باد که حصول ملازمت حضور باین دستار
که بسته اید نمی شود یا دستاری درباری بندید یا عمامه گفتم که تبدیل دستار در قوم وملک ما
بسیار عیب دارد و در سرکار انگریزی که بست و هفت سال ملازمت کردم بر عهده های معزز
خدمتها بجا آوردم گاهی با لباس مامردم تعرض نشده است اگر وضع تبدیل کنم همه حکام
انگریزی سخریه نمایند و در ملک فقیر موجب استهزا گردد دیگر در عمامه بستن عذری نیست که

که طریقه مسنون ست و دعای ترقی عمر و جاه و حصول علم و ورع و تقوی کردم و بمردم محل
سولانا مرحوم پیام رسانیدم که کسانیکه در حیات مولانا مغفور در خدمت حاضری ماندند بدستور
تا قیام اهالی ایشان در اینجا در خدمت و بجا آوری کار حاضر خواهند ماند و هر کار لائق فقیر باشد
بلا تکلف و تصنع ارشاد شده باشد که بالراس و العین در بجا آوری آن عزت و فخر خود حاصل
نموده باشم و از سید اعظم صاحب که سررشته دار قدیم فوجداری بوده اند فهرست ملازمان
خواستم و هم گوشوارهٔ اشله که فیصله طلب باشند طلبیدم ایشان بسته های کلان کلان
شاید که زیاده از پنجتا باشند پیش نمودند که بدیدارش طائر هوشم پرواز نمود که خدایا اینقدر
کار چگونه بانجام خواهد رسید زیرا که باقی این قدر و آمدنی کار روزانه علاوه بران خواهد بود
و دران بسته ها هم اشله و هم کاغذات پریشان بود و فهرست آن تیار نبوده است
اما فهرست ملازمان که بود باین طور گذرانیدند

نام عهده	نام عمله	تعداد مشاهره	مد خرچ	میزان	نام عهده	نام عمله	تعداد مشاهره	مد خرچ	میزان
سررفتر یعنی سررشته دار	سید اعظم	۱۵۰			هرکاره	انندا	۵۰		
نائب سررشته دار	ولی الله عرف سید غلام علی	۷۰			ایضاً	جوتی	۴۰		
خلاصه نویس	میر لطف علی	۵۰			ایضاً	نرو	۴۰		
اظهار نویس	سید محمد عبد الله	۵۰			چوبدار	محمد شریف	۷۰		
روزنامچه نویس و	حبیب حسن	۵۰			خدمتگار	شیخ ہنی	۱۲۰		
نقشه نویس مع بین					هرکاره متعین	رامجی			
صاف نویس	غلام ابراهیم	۷۰			جوانان اعراب	۵۰ نفر			
متصدی	بنکٹ راؤ	۴۰			جوانان سندهی	۵۰ نفر			
ناظر	مرزا غفور بیگ	۱۵۰			جوانان مابعینی بین	۵۰ نفر			
هرکاره	بانکو جی	۴۰							

حضور رئیس نواب مختار الملک بهادر مرحمت شده بود آنهم پذیرا گردید و بانواع الطاف و اخلاق نواختند و حسب دستور عطر عنایت فرمودند مرخص شدیم و بخانه رسیدیم از هفتم شوال درین شهر و دیار مرض وبائی هیضه شائع ست که بسیاری از بندگان خدا هلاک شدند و بمرگ ملاقی گردیدند فقیر حبوب پیارا نگا تیار ساخته تقسیم بین العوام والخواص نمودم هر که خورد بعون الله الشافی جان بسلامت برد و ترکیب نسخه اینست پیارا نگا پنج توله یاؤ بالا دیمن قدر بتیسا و مرچ سیاه ده و نیم توله و قرنفل شصت و هفت توله و نه ماشه همه را باریک در گلاب نموده و سائیده بقدر مثقال حبوب بستم یک حب همراه دو توله گلاب سائیده نیگرم نموده بهر کس که دادم و بعد یک یک ساعت همچنین سه حب نوشانیدم الحمد لله شافی شد اگر خواب آمد بیدارش نه کردم تا آنکه خود بیدار نشد و خوردنش ندادم تا آنکه گرسنگی صادق او را حاصل آمد آنگاه شوله کهڑی چار پنج توله خورانیدم اگر قبل خوردن تشنگی پیدا شد شش ماشه بادیان را در شش توله آب سائیده بشکر سرخ یک توله شیرین کرده نیم گرم نوشانیدم و بعد طعام آب تازه دادم صحت یافت بعونه وکمال کرمه فقط درین عرصه بتاریخ

۱۳ ر شوال روز یک شنبه سنه ۱۲۸۱ ه مطابق ۱۲ ر مارچ سنه ۱۸۶۵ عیسوی

که روز خاک افشانی و مستی هندوان بود مولوی قدرت غنی صاحب ناظم فوجداری بلده فرخنده بنیاد حیدرآباد بدرحمت حق تبارک پیوستند انا لله وانا الیه راجعون و بتاریخ یازدهم ماه شوال وقت نواخت سه ساعت بر نیمروز مولوی معین الدین خان صاحب بر سکان رسیدند و رقعه بلونا مؤید الدین خانصاحب و رقعه جناب فیضمآب نواب مختار الملک سالار جنگ بهادر آورده فرمودند که حکم سرکار ست که خانصاحب همین وقت در کچهری عدالت فوجداری رفته بجای مولوی قدرت غنی صاحب مرحوم اجرای کار محکمه تا شام نمایند بنده بموجب حکم سرکار همان وقت رفتم اول رسم تعزیت مولانا مغفور بجا آوردم و بسیاری از کلمات تسلی و تشفی با اهل خانه آن مغفور گفتم و بر سر اطفال ایشان دست مراحم گردانیدم که

انگریزی بنده را طلب فرمودند فقیر و مولوی امین الدین خان صاحب پسر کلان مولانا
و مولوی معین الدین خان صاحب پسر متوسط حضرت ممدوح هر سه کس رفتیم و بملازمت
فائز گردیدیم فقیر چهار روپیه چهره دار بر رومال نهاده نظر در آوردم بخنده پیشانی باخلاق
تمام منظور فرموده جاداوند و از هر باب سخن بمیان آمده نه حرف مطلب فقیر بر زبان و هر چه
پرسیدند جوابش گذاردم بعد جلسه نیم ساعت مرخص شدیم نشست اینجا دوزانو بوده است
بحکم قیافه از بشره نواب رفیع الشان دانشمندی و معامله فهمی و دهش وسط و قدردانی بر قسوم
و خوش خلقی و اقبال بلندی و بردباری و متانت و محنت کشی یافته میشود هر قدر از روسای هند
دیده ام و ذکور شمال ذات جامع الصفات ایشان و در اناث هیچو والیه بهوپال کمتر یافته ام
مگر افسوس که بیگم محترمه در مزاج تلون دارد و انتهای ایشان مثل ابتدائی نیست و نسبت ملازمان
سخنان درشت اکثر بر زبان می آرند که بآن هر کس کار سرکار را بر یاس می کند و چون هر اس تمام
بمیان آمد درستی کار کجا زیرا که مسئله مشهور ست دنیا بامید قائم رئیس را باید که هیچو رگ زن
باشد که هم جراح و هم مرهم نه بود اگر وقتی در غضب آید هنگامی بمرحمت هم گراید شعر
درشتی و نرمی بهم در به است ۔ چو رگ زن که جراح و مرهم نه ست ۔ القصه درین عرصه
ماه مبارک به سی ام تمام شد و یوم عید سعید بروز سه شنبه رسید نماز دوگانه عید الفطر همراه
مولانا موید الدین خان صاحب در باغ سید سعد الدین صاحب که معتمد سرشته مجلس مال
اند خواندیم و فطره بحساب نصف صاع گندم که دوسیر باشد ادا کردم و نرخ گندم امروز
بیک روپیه چلنی هشت سیر پاؤ بالاست و تعطیل جمیع کچهریها ست تا سه روز و روز چهارم
جمعه بوده یا بسیاری کسان اینجا بمکان مولانا ممدوح ملاقات شد بروز سوم از عید سعید یوم الخمیس
بود همراه مولانا باز بملازمت نواب مختار الملک بهادر رسیدم همه مرا و تمام ملازمین متمار برای ادای نذر
عید سعید حاضر بودند بعد نواخت دو ساعت بر نمیروز مامردم پیش شدیم فقیر اول چهار روپیه خالی
نذر عید نظر در آوردم که منظور شد بعده چهار روپیه دیگر چهره شاهی مکرر نظر در آوردم بابت عطای انگشتر که از

شجاع الدولہ سالار جنگ بہادر فرستادند الشکر للہ القادر القدیر کہ بندہ فقیر را کہ تکالیف سفر کہ السفر قطعۃ من العذاب گفتہ اند نجات بخشید و از العذاب قطعۃ من السقر بآرام و آسایش رسانید و در دیار منیو سوار بلدہ فرخندہ بنیاد حیدر آباد فائز گردانید اینچہ در راہ بابت کرایہ وغیرہ خرچ ستہ کس شد این ست حساب خرچ راہ از خورجہ تا سید آباد فرخندہ بنیاد از خورجہ تا آگرہ بابت ریل ۱۱ ۹ پائی از آگرہ تا گوالیار بابت تمام شکرم ۱۰ از گوالیار تا بیاورہ بابت تمام کرایچی ۱۰ از بیاورہ تا اندور بابت تمام کرایچی ۱۰ از اندور تا ناہرگاؤن بابت تمام بہلی ۱۰ از ناہرگاؤن تا شعلہ پور بابت ریل ۱۰ از شعلہ پور تا حیدر آباد بابت تمام بنڈی ۱۰ جملہ ما بہ ۱۰ ۹ پائی منفرق ۱۰ ۵ ۱۳ پائی کل ما بہ ۱۰ ۸ ہر گاہ کہ بلغ کیصد و شصت و ہشت روپیہ ہشت آنہ از ہر ستہ کس تقسیم نمایند فی کس پنجاہ و ہشش روپیہ دو آنہ ہشت پائے می رسد لیس نزد فقیر اوسط خرچ برای یک کس پنجاہ روپیہ کافی خواہد بود فقط الحاصل شانزدہم

بست و چہارم رمضان المبارک روز شنبہ ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۲ فروری ۱۸۶۵ع

مولانا مؤید الدین خان صاحب حکم نواب صاحب بہادر رسانیدند کہ بروز پنجشنبہ اول برای ملازمت جناب صاحب رزیڈنٹ بہادر باید رفت بعدہ بروز شنبہ حصول ملازمت نواب صاحب بہادر باید نمود مطابق آن بروز پنجشنبہ وقت نواخت چار ساعت روز بحضور صاحب بہادر ممدوح حاضر شدم صاحب رزیڈنٹ بہادر بکمال تعظیم و تکریم و اخلاق عمیم پیش آمدہ بندہ نوازی فرمودند تا نصف ساعت از ہر باب سخن راندہ فرمودند کہ نزد شما دیگر اسناد کارگزاری کہ پیش حکام کردہ اید ہم خواہند بود عرض کردم کہ بلی صاحب ارشاد رفت کہ بروقت دیگر بملاحظہ حضور در آرید پس مرخص شدہ بمقام استقامت خود باز آمدم و بروز شنبہ جامہ در بر کردہ و دستار ہندی بر سر بستہ اول بدیوان مولانا رفتم و در پنجا نشستم ایشان بکار ہر کار مشغول بودند کہ از خدمت نواب والا جاہ طلب ایشان شد جناب ممدوح تشریف بردند بعد از دو ساعت

۷ ملازمت صاحب رزیڈنٹ بہادر حیدر آباد

۸ ملازمت نواب فخار الملک بہادر

دریخا وقت نواخت سه ساعت بر نیم شب رسیدیم و بر در ڈاکخانه سیام سندر لال تا صبح
افتاده ماندیم کسی از اهالی ڈاک خبری از حال ما نگرفت چون قریب روز روشن شد بنهار
تاکید و طلب شدید اصحاب ڈاک نرگاوان آوردند بعد تبدیل لباس از انجا در شب بهمت
شهر فرخنده بنیاد روانه شدیم قدری راه طی کرده بودیم که فجر نمودار شده آب روان یافتم که چادری
از آب می افتاد پس از حصول فراغ از امور ضروریه بر آب روان آبدست گرفته نماز خواندیم
از انجا پیاده باطراف حشمت گنج چادرگهاٹ مکان مولانا مؤید الدین خان صاحب روانه شدیم

بست و دوم رمضان المبارک روز یکشنبه سنه ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۹ فروری سنه ۱۸۶۵ء

بعون الله الکریم وقت نواخت نه ساعت روز در صدر بازار محله چادرگهاٹ متصل کوٹھے
رزیڈنسی در حشمت گنج بمکان مولانا مؤید الدین خان صاحب بعد استفسار بسیار که مردم کمتر
جناب ایشان را امید انستند رسیدیم معلوم شد که مولانا آرام می فرمایند در دیوانخانه جناب
ممدوح نشستیم زبانی یعقوب خان دربان اول بخواجه سخت علی صاحب اطلاع رسانیدیم
ایشان رسیدند و ملاقات کرده بمولانا در نعشت خانه رسیده بیدار کردند و برسید فقیر
اطلاع رسانیدند جناب ممدوح بعد دریافت خبر فقیر برهنه سر تشریف آورده معانقه و مصافحه
فرمودند و هر دو فرزندان ارجمندان مولوی امین الدین خانصاحب و مولوی معین الدین
خان صاحب تشریف آورده معانقه و مصافحه نمودند و برخبر رسی فقیر الحمد لله خواندند و
الشکر لله الرحمن علی لقاء الخلان بجا آوردم درهمین دیوانخانه گوشه گزین شدم خطوط
خبر رسی باغزه داخله کرسی و لکهنؤ و میرٹھ وغیره دو ٹوک نوشتم و بواسطه ڈاک سرکار
انگریزی روانه کردم مولانا ممدوح عزم دربار فرمودند چٹھی مسٹر جارلسن جان و نیگفیلڈ صاحب
چیف کمشنر بهادر را داده که بنام مسٹر لول صاحب رزیڈنٹ بهادر حیدرآباد آورده بودم
مع دیگر اسناد و کارگزاری که همراه خود نگاه میداشتم خدمت شریف مولانا ممدوح
گذارم جناب ممدوح آن همه را بحضور فیض گنجور جناب فیضمآب نواب مختار الملک

پیوستہ بفتح کاف عربی وسکون تای قرشت وفتح واو بالف پیوستہ چون ازینجا درگذشتیم
در وبچوکی آئینہ آوردیم آفتاب برآمد در ینجا از امور ضروریہ فارغ شدیم

بست ویکم رمضان المبارک روز شنبہ ۱۲۷۸ھ مطابق ۱۸ فروری ۱۸۶۲ع

نندی بفتح نون اول وسکون نون ثانی وکسر دال مہملہ ویای معروفہ بودریلی بضم باء موحدہ باواو
مجہولہ وفتح دال مہملہ وسکون رای مہملہ وفتح بای موحدہ وتشدید لام بالکسرہ ویای معروفہ
رودرارم[۲۹] بضم رای مہملہ وسکون دال مہملہ وفتح رای مہملہ بالف کشیدہ وفتح رای مہملہ وسکون
یم ٹین[۳۰] چرو بفتح بای فارسی وتای ہندی وسکون نون وفتح جیم فارسی وضم رای مہملہ
دو امعدودہ وقت ظہر در ینجا رسیدیم ونماز خواندیم در ینجا تالابیست کلان پر از آب
صاف جاری ودو مقبرہ پختہ بلند بسیار خوب ساختہ اند وبران چیزے در طغرا نوشتہ اند
اما خواندہ نمی شود وقبور از سنگ سیاہ اند ومعلوم نمی شود کہ اصحاب قبور از کدام فرقہ
بودہ لیکن انسی از اہل قبور معلوم نمیشد کمال توحش وتنفر مفہوم گردیدہ از ارباب دنیا بودہ اند
ہنوز چشمش نگران ست کہ بلکش باوگران ست ۔ در ینجا سرای مسافران ہم ست سلبوہای
سیندی بسیار فروختہ میشود مردم می آیند ونوشیدہ مست می افتند وسیر وند شعری مرا
یعنی تاڑی[۳۱] برحال ایشان از اوستادی یاد آمدہ **بیت** میرود آن بت بدست زخود بیخبری ؛ پا بدست
دگری دست بدست دگری ؛ گنگارم[۳۲] بفتح کاف فارسی وسکون نون وفتح کاف فارسی
بالف پیوستہ وفتح رای مہملہ وسکون میم در قرب اینجا شام شد طعام خوردیم وشیر دیم
والحمد للہ علی احسانہ خواندیم وروانہ شدیم کوکٹ[۳۳] پلی بضم کاف عربی وواو معروف وفتح
کاف عربی دوم وسکون تای ہندی وفتح بای فارسی وتشدید کسر لام وبآخر یاے
معروفہ حسین ساگر در ینجا تالابی کلان ست آبش صاف بہ سمت جاری صدہا بیگہ بآبش
برنج کاشتہ می شود وچشمہا ازان جاری ہستند در ینجا چھاونی انگریزی ست ہمچو چھاؤنی
میرٹھ کہ بازارش خوب آراستہ وپیراستہ ست وتاجرہای متمول ازین از ہر قسم کاروبار دارند

بالف پیوسته وفتح بای موحده بالف کشیده وبآخر دال موقوف ازینجا گلبرگه شریف چارده کروه
طرف جنوب واقع است وشاید که اصل نام بهمن آباد باشد کپرگاؤن شاید که اصل این
نام کفرگاؤن یا غفورگاؤن یا غفرگاؤن باشد جوڑی والہ اینجا بسیار کافری وشرارت کرده
وغفلت نموده وتا دیر غیر حاضر مانده وهرگاه که آمده کلام بیهوده سر کرد الغرض ملازمان این
ڈاک بسیار غافل اند سنگلی[۲۱] بفتح میم وسکون نون وفتح کاف عجمی وسکون لام وکسر کاف
فارسی بایاے معروفه درمیان مالکان چوکے میان نشان هیجده ونوزده تکرار ومنازعت
است یکے دیگرے را نزگاؤ نمی آرد ونمی طلبد اگر گفته می شود پس مسافر را باید که درین
چوکی خصوصاً ودرجمله چوکیها عموماً تا نزگاوان چوکے حاضر نیارند نزگاوان چوکی گذشته
را نگذارند ونصیحت نکنند واگر کسے از فن روانگی گاڑی آگاه باشد آن را سوار کنانیده
باید که روانه بشیتر شود که باین حیله زود گاڑیبان میسر شود وحاضر میشود همینست علاج این شریران
چھوٹی اکیلی بضم جیم فارسی بهای هوز متصل وواو مجهوله وکسر تای هندی ویاے معروفه
وفتح همزه وکسر کاف عربی ویای مجهوله وکسر لام ویای معروفه بهنگور[۲۲] بفتح بای موحده
وسکون های هوز ونون موقوف وضم کاف فارسی وواو معروفه ورای مهمله موقوفه
گاڑیبان اینجا هم بسیار خراب وشوخ اند تا مسافران بایشان نمی جنگند نزگاوان حاضر نمیکنند
وبر چوکی نمی آرند دستوار[۲۳] بفتح سین مهمله وسکون تای مثناه فوقانیه وفتح واو بالف کشیده ورای
مهمله موقومه بڑی اکیلی بفتح بای موحده وکسر رای هندی وبای معروفه اینجا شام شد نماز
مغرب خواندیم وافطار کردیم وطعام خورده سیر شده الحمد لله خوانده برسر راه شدیم ڈگوال[۲۴]
بکسر دال هندی وسکون کاف فارسی وفتح واو بالف کشیده ولام موقوف ازینجا طرف
جنوب بفاصله یک ونیم کروه کوهیر واقع است کم کول[۲۵] بفتح کاف عربی وسکون میم وضمه
کاف عربی وواو مجهوله ووقف لام درمیان چوکی نشان بست وچهارم وبست وپنجم انیقدر بار
گردیده که آب جاری گردید گنگا کتوا[۲۶] بفتح کاف فارسی وسکون نون وفتح کاف فارسی بالف

که آن راجو کی ین کور بفتح یای تحتانیه وکسر نون آخر نیز مانند

نوزدهم رمضان المبارک روز پنجشنبه ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۶ فروری ۱۸۶۵ء

یکی بکسر یای تحتانیه بایای مجهوله وکسر لام بایای معروفه در ینمقام فجر شد نماز صبح خواندیم در ینجا بسبب نیامدن گاڑیبان خرج بسیار گردیده بعد ده ساعت آمده تا هم کلام بشوخ چشمی میکرد عمر گا بضم عین مهله وفتح میم وسکون رای مهله وفتح کاف فارسی بالف پیوسته شاید که این گا مخفف گاه باشد این قصبه است آبادی خوبک دارد وهمه اشیاء ضروری اینجا بهم می رسد گُرّی بضم کاف عربی وسکون رای مهله ودیگر رای مهله مکسوره بایای معروفه ترمُر بفتح تای قرشت وسکون رای مهله وضم میم وسکون رای هندی در ینجا نماز ظهر خواندیم جنگاپور بفتح جیم فارسی وسکون نون وفتح کاف عربی بالف پیوسته وضم یای فارسی وواو معروفه ورای مهله موقوفه ستّناپور بفتح سین مهله وسکون سین مهله وتای قرشت مفتوحه بالف پیوسته در ینجا شام شد افطار کردیم ونماز مغرب خواندیم وطعام سیر خوردیم وشکر منعم حقیقی بجا آوردیم در ینجا باولی ست بجنگل واقع وقت شام بصحرا رفتم ماری سیاه واز دیدم که بشنیدن آواز پایم بتیز رفتاری سوی درختان جنگل میگریخت من خود بدیدنش پرهیزیدم واز ان موذی کناره گرفتم واول ڈُڈی بفتح دال مهله بالف کشیده وفتح واو وسکون لام وفتح دال هندی وکسر تای بایای معروفه در آخر راجیر بفتح رای مهله بالف پیوسته وکسر جیم عربی بایای مجهوله وفتح سین مهله بسکون رای مهله از ینجا طرف چپ بهمنا آباد مشهور رهنا آباد بفاصله یک کروه مکان مانک پربهو فقیر هندوست که صبح وشام از مجره خود برآمده بسیار خیرات بر سائلان میکند گویند که در ینولا واز ین خاکدان گذشت ودر مجره خود خاک نشین تا روز رستاخیز شد

بستم رمضان المبارک روز جمعه ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۷ فروری ۱۸۶۵ء

در بهمن آباد که مشهور بهمنا باد ست صبح شد نماز فجر بعد از فراغ امور ضروریه خواندیم این مقام هم قصبه کلان ست سرای پخته دارد وشاید که مجمع شرفای هر قوم باشد این آباد عرف بهمنا باد بضم های هوز وسکون میم وفتح نون

۷ این عبارت ناقص است بیفزایید کرد و فقط شد عبارت صحیح شود ان آنجا بود و او را شیخ بابا گویند مترجم

بدرشتی پیش می آید و بیشتر که با جرامیان آشتی دارد دزدی می کنانند یا ڈاکه مے اندازد
وخود کنارہ میکنند و میگریزد و مسافران را تاخت می کنانند اگر تاوان این غارت از مالک
ڈاک بعد تحقیق دہانیدہ شود و گاڑیبان را از سرکار قید مقرر شود ہمہ این تکلیف مسافران
رفع میگردد اما کسی حال مسافران را پرسان نیست قہر درویش برجان درویش بیچارہ مسافر
حسب حال خود میگوید رباعی دل مین آتا ہے کرون چاک گریبان اپنا ؛ جاؤن صحرا کو نکل
تن کرون عریان اپنا ؛ جو کوئی پوچھے کہ کیا تجھپہ دیوانے گذری ؛ ہنسکے رو دون
نکہون حال پریشان اپنا ؛ پس مسافر باین تبدیل سوارے واخذ دو جرا لغام مکرر در
راہ بسیار تکلیف می کشد و بدیری رسد رفع این قبائح بر ذمہ مالک ڈاک لازم و برگردن
والی ملک فرض عین ست تفصیل چوکیہا از شعلہ پور تا حیدرآباد شعلہ پور دودگی بضم دال مہملہ
وواو معروف وکسر وال ہندی دیای معروف در ینجا نماز صبح خواندیم برم ناتھہ بقریب اینجا
رودیست بورا سنی نام دارد کہ بران تعداد گاڑیہا نوشتہ میشود گویند کہ حکام انگریزی فی
گاڑی از صاحب ڈاک چہار آنہ محصول میگیرند شاید کہ باین محصول بعد چندی ارادہ پل
بستن باشد آنکل بکسر ہمزہ وسکون تای قرشت وفتح کاف عربی وسکون لام اینجا حکومت
سرکار نظام عالیجاہ دام ملکہ شروع گردیدہ کہ آثار اغلبی می نامند و در ینجا رودیست بہندی ہرنی
مشہور در ینجا ڈاک بنگلہ کہ مسافرخانہ باشد ہم ساختہ اند و برین رود پل پختہ است وچوکی
اسپان ڈاک ہم ست شاید کہ این چوکی از شعلہ پور برشش کروہ واقع باشد پہلواری
بضم باء ہندی کہ در اصل باء فارسی متصل بہای ہوز ست ملدرک بفتح نون وسکون
لام وضمہ دال مہملہ وراء مہملہ وسکون کاف عربی در ینجا غروب آفتاب شد این قصبہ ست
متصل بدیودرک وعیدگاہ ومزار راجہ پادشاہ وقلعہ پختہ دارد و دیودرک یک کروہ راہ فاصلہ
دارد و در چوکی نلدرک یک پاس مقیم بود و طعام پخت کنانیدہ خوردہ روانہ پیشتر شدم
دستار انگور بکسر ہمزہ وسکون نون وضم کاف فارسی وواو معدولہ وسکون راء مہملہ

حاضر می باشد زرگاوان برچوکی حاضر نمیدارند بلکه اگر کارکنان ڈاک آواز مسافر می شنوند کافور میشوند و روبفرار می نهند اگر کسی را گرفته می آرند بسبب تاریکی شب و هجوم خواب عذرها پیش می آرد و تکرارها میکند که مسافر بیچاره بیخبر درآمده خاموش و شرمنده می نشیند چهارم افسران ڈاک از جمعدار و رساله دار یا گماشته برای نگریستن حال زرگاوان و گاڑیبانان و تنخواه رسانی و مواخذه کردن در غیر حاضری مقرر نیست و نیز سبب دیر رسانی از وقت مقرر کسی نمی رسد و نمی دریابد که بر کدام چوکے بچه سبب دیر شد و تدارک آن دیر رسی اگر ممکن باشد کند پنجم برای اصحاب ڈاک بنڈی قانونی مقرر نیست ضرور مقرر کردنی ست که هرگاه گاڑیبانی یا مسافری در ڈاک رسد و آواز برای آوردن زرگاوان دهد فورًا حاضر آرد ورنه مستوجب جرمانه خواهد شد و برین حکم عمل باشد و نوشتنا که برای ایشان این قاعده مقرر است اما بسبب عدم رعب مالک یا نبودن افسر مواخذه عمل بران قانون نیست و حق آنست که در ڈاک مهاجنی انتظام انگریزی نیست که رعب مالک بسبب تحمل او نمی باشد بهمین سبب کارڈاکخانه مجی لاله چهنا لال صاحب را ملازمان نمک حرام خراب و برباد کرده و ملازمان مال بحرام خورده و لاله صاحب رنج مفت برده مسافر آینده و رونده حیدرآباد تا اورانبد و بستی دیگر ممکن باشد بڈاکخانه سیام سندر لال رونیاورد ورنه تکلیف بسیار خواهد کشید مناسب آنست که گاڑی منزلی کرایه کرده منزل بمنزل بهشت روز از شعله پور بحیدرآباد رسد ورنه مختار ست و طرفه اینکه هرگاڑیبان بنڈی رسان بر هر چوکی بعد خرانے بصره بدست میرسد و در و بمنزل می نهد آخر انعام می طلبد و چون وعده کرده میشود در راه رفته اگر ازان طرف بنڈی دیگر می آید بدل کرده فورًا خود باز میگردد و انعام می طلبد از نصف راه و این مبدل چون برچوکی میرساند خواستگار انعام دیگر میشود گویا در یک چوکی دو انعام مقرر کرده مسافران را آزار می کنند و اگر گفته مے شود که اگر مامردم را از مقامی بمقامی معهود بآسایش زود میرسانیدی مستحق انعام می شدی حال اینکه اینچنین نکرده پس بکلام تلنگانی

بڈاکخانہ لالہ شیام سندر لعل مہاجن منزل گزیدیم و شب گذرانیدیم و فاتحہ ہفتد ہم حسب معمول خود
خواندم درین بلدہ بانات نہایت عمدہ بہر رنگ کہ خواہند بدست میرسد و ازان میباشد سفید رنگ
ہمچو پارچہ و رنگین زیادہ ازان مانند پارچہ ترشمین فی گز ہفت روپیہ قیمت دارد با شخصے
میر صلابت علی صاحب کہ یکے از منصب داران سرکار نظام اند ملاقات شد حالا بعزم زیارت
تشریف می برند مرد فہمیدہ معلوم میشوند درینجا عجلہ تمام بر کرایہ بست روپیہ سکہ کمپنی تا حیدرآباد
کرایہ کردم و این سواری بسیار انوکل ست کہ آن را بزبان دکھنی بندی بفتح بای موحدہ و سکون
نون و کسر دال ہندی و یای معروفہ نامند و آن در ہندوستان سواری گورہ ہای بیماران
است کہ در حالت علت در سفر بران سوار میشوند و بآن دفع حرد و برد می نمایند بعد نواخت
دو ساعت نصف النہار از ڈاک خانہ این بلدہ ارادہ بیرون آمدن کردیم اما سواری میتیاب
نشد این ڈاکخانہ بسیار خوب مشہور درین دیار ست اما در حقیقت ڈاکو خانہ است کہ کیسہ
مسافران درینجا و ہم در راہ می برند و در انواع تکالیف میرسانند و گاریبانان در راہ مسافران
را افتادہ میدارند برای نظم این بدمعاشان جوفروش گندم نما و سکلف مسافران غربا قانونی
در کار ست تا مسافر از ظلم این ظالمان محفوظ ماند

ہیزدہم رمضان المبارک روز چہارشنبہ ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۵ فروری سنہ ۱۸۶۵ء

بعد از نصف اللیل از ینجا کوچیدیم شعلہ پور شہر کلان مجمع اسلامیان ست مساجد اینجا با قامت
صوم و صلوٰۃ و جمعہ و جماعت آباد است بندی ڈاکخانہ انیکس بسیار سست میرود شب و روز
ہشت چوکی راہ قطع میکند یانہ چوکی بہزار شدومد میچلد درین ایام شب سہ چوکی میرود و بروز پنج
چوکی اگر تاکید بسیار بہلبان کردہ شود شاید کہ شش چوکی بروز برد یانہ برد بچند وجوہ یکے
رانندگان بندی اکثر بچہ اند و ظاہر کہ کار جوان از بچہ بمشکل بر آید دوم بہلبان بر چوکی حاضر نمی ماند
چہ از طرف صاحب ڈاک گرد آور مقرر نیست کہ خبر حاضری آنہا گرفتہ باشد مسافران غریب
می آیند و شب و روز افتادہ و در حق مالک ڈاک او عیہ بدے نمایند سوم اگر کسی بر چوکے

اتفاق سیر فقیر نشد حسرت در دل ماند

ہفدہم رمضان المبارک ۱۲۸۱ھ روز سہ شنبہ مطابق ۱۴ فروری ۱۸۶۵ء

وقت برآمد ہفت ساعت روز در ریل کہ وقت نواخت شش ساعت روز از شعلہ پور در پونہ رسیدہ بود سوار شدیم گاڑیہای اینجا بر وضع جدید ست کہ دران تختہ ہای کہ بجای کرسی میباشد نصب نیستند بلکہ سطح آن ہمچو سطح کرایچی ست کہ اندرون آن ہر کس ہمچو نشست زمینی می نشیند البتہ درین وضع مسافر را آسایش بیشتر ست اما گنجایش دران کمتر تفصیل چوکیہای کہ ریل میان پونہ و شعلہ پور واقع است اینست از پونہ اُرَنْدی بضم ہمزہ و سکون رای مہملہ و کسر لام و سکون یای تحتانی معروفہ کیرگاؤن بکسر کاف عربی و یای مجہولہ و رای ہندیہ موقوفہ پاٹس بفتح بای فارسی بالف پیوستہ و کسر تای ہندیہ و سکون سین مہملہ گاردون بفتح کاف فارسی بالف پیوستہ و رای مہملہ موقوفہ و فتح دال مہملہ و سکون واو و وقف نون از اینجا احمدنگر بست کروہ بشمال ست و از اینجا اورنگ آباد دو منزل و ناوگاون ہم دو منزل ڈگسل بکسر دال ہندیہ و سکون کاف فارسی و فتح سین مہملہ و سکون لام کول واڑی بضم کاف عربی با واو مجہول و فتح میم و سکون لام و فتح واو بالف پیوستہ و کسر رای ہندی مع یای معروفہ جیور بکسر جیم عربی یای مجہولہ و ضم واو و سکون رای مہملہ کیم بکسر کاف عربی با یای مجہولہ و سیم موقوفہ کرڈی کی باڑنی بضم کاف عربی و سکون رای مہملہ و کسر دال ہندیہ با یای معروفہ و بای موحدہ با الف پیوستہ یا واو و با الف پیوستہ و کسر رای ہندیہ با یای معروفہ ماڑا بفتح میم با الف کشیدہ و رای ہندیہ مفتوحہ با الف پیوستہ موہل بضم میم و واو مجہول و ضم ہای ہوز و سکون لام و بعضے مُہل بضم سیم و فتح ہای ہوز و تشدید لام خوانند شعلہ پور بضم شین معجمہ و سکون عین مہملہ و فتح لام و سکون ہای ہوز و ضم بای فارسی با واو معروفہ و رای مہملہ موقوفہ و بعضی شولاپور بضم شین معجمہ و واو معروفہ می نگارند ہیچ معنے ندارد شعل بمعنے زبانہ آتش ست و ثانی بمعنے عبادت خانہ باشد بہر تقدیر بعد ہنود ست و این شہر ست آباد از ہنود و مسلمانان دریجا وقت نواخت سہ ساعت روز رسیدیم و از ریل فرود آمدہ

سواری ریل داده بود و ایشان امروز وقت نواخت هشت ساعت روز بالخیر والعافیه داخل
بمبئی خواهند شد انشاء اللہ القدیر ایشان را بالخیر بمقصود و مطلوب رساند و باز در وطن بالصحة والعافیة
رسانیده ملاقی و مسرور گرداند **بیت** خرم آن روز یکه رو در شیراز بطحا کنم ۞ گه بمکه منزل و گه
در مدینه جا کنم ۞ و فقیر بانتظار آمد ریل پونه در کلیانی متوقف شدم و در دو هم ساله که قریب یک ست
قیام گرفته نان گندم و دال ارهر تیار کنانیدیم نرخ آرد گندم در ینجا بیک پیسه چار و نیم سیر ست بعد از
فراغ امور ضروریه و ادای نماز فجر طعام سیر خوردیم و شکر مطعم حقیقی و منعم تحقیقی جلشانه و بزکره احسانه آنجا دیم
وقت نواخت ده ساعت روز ریل از پونه بکلیانی رسیده بذریعهٔ همان ٹکٹ ناهر گاؤن بران
ریل سوار گردیده بعد یک ساعت روانه پونه شدیم تفصیل مقامات چوکی ریل از کلیانی تا پونه
این ست کلیانی بدلاپور نیرل در ینجا یعنی کلیانی شیخ ولی محمد شخصے باشنده زیدپور علاقه
اودھ در ملازمان فوجداری که کانشیبل ست مرد لائق قریب ازین نیرل کوهی ست نانا رام
نام که بران بنگله های بسیار برای تبدیل آب و هوا دانایان فرنگ ساخته اند سرد بسیار در گرما
می گویند و ریلی در ینجا کوه کنده سوراخ کرده اند دران اول مرتبه ریل درجهٔ اولی و ثانیه را
انجن بسته هم در اول گاڑی ها و هم در آخر گاڑیها نصب کرده ازان سوراخ میگذرانند و مردمها را
می برند و دوم مرتبه گاڑیهای درجهٔ سوم بهمان طور بسته می برند و میگذرانند چون دران چشم
می کشایند خبر از تاریکے کور نمیدهد کهنڈالا در ینجا کوه کوکن را تراشیده اند در هشت مقام و ازان
بدستور بالا ریل رامی برند و بر سر دره کوهی ست و در انجا موضعی ست دستوری نام دارد پس
زیر این کوه آب را بسته بالا رسانیده اند این مقام لائق سیر ست نهایت پر فضا ست نونالا
کهنڈالا تلی گاؤن و این نونالا را الهڑ و نانیر گویند گهڑکی از ینجا چاؤنی پونه و تالاب آن که بسیار
خوب ست شروع میشود و از ینجا پونه برد و کروه میماند پونه در ینجا باخر عصر رسیدیم و بدهرم ساله
پخته جدید که متصل اسٹیشن ریل ست بانتظار ریل شعله پور مقام کردیم و تمام شب بعد از خوردن
طعام گذاردیم پونه شهر و چهاونی همه آراسته قابل دید ست اما بسبب تنگی وقت و قلت فرصت

ناورہ ۱۶ وکوئی ۱۷ والت پوری ۱۸ وکسیرہ ۱۹ وکھرکی ۲۰ وارنونڈ ۲۱ ودرسند یعنی سپلیٹر ۲۲ وشاہ پور ۲۳ و
مٹھوالہ ۲۴ وکلیانی ۲۵ وزناہرگاؤن ٹکٹ وقت نواخت یازدہ ساعت روز تقسیم می شود و در
ریل اینجا دستور ہای عجیب دیدم کہ تفصل می اندازند وکسی را برای شاشیدن وریدن اجازت
نمی دہند لہذا مسافران را تکلیف بسیار می شود و زنان را بر ریل دیگر می نشانند و جداگانہ
ہمراہ زنان سوار می کنانند و در چالیس گاؤن بعرصہ پنج گھنٹہ رسیدیم و برنای ڈونگری آفتاب
غروب شد روزہ افطار کردیم و بنا ند گاؤن نماز مغرب خواندیم و انگور خریدہ خوردیم بچارہ
می فروخت وچوکی بایجی را اعتباری نیست زیرا کہ مخص بسبب اجتماع میلہ کہ در انجا می شود
چوکی مقررہ کردہ میشود و بعد میلہ برخاست میکنند و درین ملک مسلم نیست کہ بر ہر اسٹیشن
آب گرفتہ شود بلکہ درمیان گنج گاؤن و چالیس گاؤن ہم آب میگیرند و درین روانگی مردم
گوارا دیدم کہ عیسائی مذہب اکثر اند و اگر کسی از برہان پور برای سواری ریل آید بناگاؤن
رفتن ضرور نیست بلکہ اولی آنست کہ از برہانپور طرف جل گاؤن آید از انجا سوار شود و ہرگاہ
کہ ریل از برہان پور جاری شود احتیاج رسیدن ناہرگاؤن و جل گاؤن نماند و در اکت پوری کہ در ا
نیت پوری بودہ است مسافر را تکلیف آب بسیار میشود و ہرکہ از ناہرگاؤن وغیرہ ٹکٹ بگیرد باید کہ تا ناند
گاؤن بگیرد و از انجا تا کلیانی و از انجا تا پونہ و از انجا تا شعلہ پور تا با سایش بگذارند و تکلیف نکشد
وریل در یک گھنٹہ کہ ساعت باشد دوازدہ کروہ قطع راہ میکند پس باین حساب مسافت جملہ چوکیہا
دو صد و چہار کروہ شد زیرا کہ ساعت ہفتدہ شدند و چون ہفتدہ گھنٹہ را در دوازدہ کروہ ضرب کردند
دو صد و چہار حاصل شد و چون دو صد و چہار کروہ را بر بست و چہار چوکی تقسیم کردند فاصلہ
فی چوکی ہشت و نیم کروہ مساوی حاصل شد بعد فی چوکی $\frac{17}{2}$ (۸.۵) کروہ (۲۳ چوکے

شانزدہم رمضان المبارک ۱۲۸۱ھ روز دوشنبہ مطابق ۱۳ فروری ۱۸۶۵ء

وقت نواخت پنج ساعت صبح در کلیانی رسیدیم وصوفی غلام قادر خانصاحب وغیرہ قافلہ حجاج کہ باز
در ناہرگاؤن ملاقی شدہ بودند از بنجا روانہ بمبئی گردیدند از ایشان فی کس از ناہرگاؤن تا بمبئی پنجروپیہ کرایہ

چہاردہم رمضان المبارک روز شنبہ ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۱ر فروری ۱۸۶۵ء

بعون اللہ الکریم الحفیظ وقت زدن سہ ساعت شب از اینجا پور کوچیدیم وقت نواخت ہشت ساعت روز بمقام اعدل آباد کہ قصبہ ایست مشہور بایدل آباد نہایت آباد انست وعمارت پختہ وسرائے سنگین دارد وشاید کہ امکنہ شرفا ہم در انجا باشند گذرم زیر آن شد اندرونش سیر نکردم دریغا رودے ہم جاریست کہ بران مرور وعبوری شود ناشش پوزنا از انجا چلیدہ وقت نواخت یازدہ ساعت روز بلکہ ہنگام نیمروز وزناہر گاؤن کہ اسٹیشن روانگی ریل دارد رسیدیم وقریب سڑک آہنی سمت جنوب آن زیر درخت انبہ کہ سر بسجدہ دارد ومناسب حال فقرا است فرود آمدیم وشب گذاردیم امروز شخصے مرزا غلام محمد نام کہ خود را ہراتی می فرمودند از حیدرآباد رسیدند می فرمودند کہ محصول ریل بابت یک سواری از شعلہ پور تا ناہر گاؤن باین تفصیل دادہ ام

از شعلہ پور تا پونہ	از پونہ تا کلیانی	از کلیانی تا اکت پوری	از اکت پوری تا ناہر گاؤن	سنیر نکل
۱۴ر ۳ر ۶ پائی	۱۴ر ۹ر	۱۴ر ۶ پائی	۷ر ۴ر ۶ پائی	۱۱ر ۶ پائی

از حیدرآباد تا شعلہ پور بابت پٹال لالہ سیام سندر لعل پنجر روپیہ کرایہ یکسواری دادم اگر تمام کرایہ خواہید گرفت شاید کہ بر نفتد روپیہ یا ہیجدہ روپیہ بدست خواہد رسید از انجا باید گرفت گفتم بچشم فرمودند کہ سواری خوب می دہد واز شعلہ پور باحتیاط تمام تا حیدرآباد می رساند از نجا رحیم بخش بہلبان را رخصت کردم وبقیہ مزد او با دادم

پانزدہم رمضان المبارک روز یکشنبہ ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۲ر فروری ۱۸۶۵ء

بعون اللہ وکمال منہ وفضلہ بوقت نواخت دوازدہ ساعت روز از ناہر گاؤن بر ریل بعد ادای بست وہفت روپیہ کرایہ بحساب فی کس ندروپیہ داده سوار شدیم واز انجا بشعلہ پور ٹکٹ گرفتہ روانہ گردیدیم تفصیل چوکیہای ریل از ناہر گاؤن تا کلیانی بذیل نوشتہ می شود واضح باد

از ناہر گاؤن	۲ ودرن گاؤن	۳ وبھوساول	۴ وجل گاؤن	۵ ومساوڈ	۶ ومانجی	۷ وپاچورہ	۸ وکج گاؤن و
۹ چالیس گاؤن	۱۰ ونای ڈونگری	۱۱ وناند گاؤن	۱۲ وسنواڑ	۱۳ ولاسل گاؤن	۱۴ وپنار	۱۵ وناسک	

موضعہ وکسترای مشاۃ فوقانیہ ویای معروف گویند برہانپور در خاندیس بودہ است و بیشتر دریجا تحریر
وتقریر بزبان مرہٹی بودہ است حالا در خاندیس است لہذا بزبان نماڑیست کہ علاقہ نماڑی بکسر نون
وفتح میم بالف پیوستہ وکسر رای ہندی ویای موقوف از ناگپور تا برہانپور ست واز ایدل آباد تا
حیدرآباد خاندیس ست پس در خاندیس بیشتر مرہٹی گفتہ ونوشتہ میشد واز چار سال برہانپور کہ متعلق
ناگپور گردیدہ است وآن در نماڑیست فلہذا دریجا ہم تقریر وتحریر در نماڑی گردیدہ است و بیشتر و
دریجا مرہٹی تحریر وتقریر بودہ است چہ برہان پور در خاندیس بودہ است و زبان خاندیس بیشتر مرہٹی بودہ است

سیزدہم رمضان المبارک یوم جمعہ ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۰ فروری ۱۸۶۵ء

امروز صوفی غلام قادر خانصاحب و علی محمد وغیرہ قافلہ حجاج از دریجا تشریف بردند و فقیر بسبب تبدیل
لباس و ابدال پوشاک کہ بسیار چرکین شدہ بود وعزم شو یانیدن آن نمیداشتم و موی سر تراشیدہ بود
متوقف شدم تا نیمروز خطوط بنام اجلہ داخلہ دومرہٹہ اعظم گڑھ و آگرہ و گوالیار و حیدرآباد کسی
و میرٹھ نوشتم و بڈاک سرکاری روانہ کردم منشی ڈاک بر ہر خط انگریزی نوشتہ وفی خط یکپول
انگریزی زیادہ از محصول حق التحریر گرفتہ واز ہر کس میگیرد و اگر کسی نمیدہد منشی آن خط نمیگیرد و روانہ
نمیکند و این بظاہر خلاف آئین سرکار ست ندانم کہ این دستور خلاف ملک آئینی سرکار کہ تجویز کردہ
است وخداداند کہ اگر این خبر تا حکام بالا ہم رسیدہ است یا نہ وخط پیڈ بود یا بیرنگ بر ہمہ پاؤ آنہ
زیادہ از محصول میگیرند این سخن قابل تحقیق ست از حکام محصول ڈاک زیرا کہ کل محصول خط نیم آنہ
واجرت تحریر یاؤ آنہ کہ نصف محصول باشد اگر تجویز حکام ست سراسر نقصان سرکار ست چرا کہ
آنرا جمع نمیکنند و یک کس بشماہرہ ہشت روپیہ مقرر نمیکنند کہ نام مقام بابران نوشتہ باشد و بائے
آمدنی را بسرکار جمع کردہ باشند این سخن فقیر قابل غور و تامل ست مصرع رموز مملکت خسروان
دانند ۞ و پارچہ کہ شست وشو کنانیدم مزدش فی پارچہ یک پول انگریزی بگاذرد و دم و قت نوشتن
دو ساعت بر نیمروز از دریجا کوچیدم کہ رحیم بخش ہلبان ہم رسیدہ بود و بعد از غروب آفتاب بموضع
انچہا پور کہ فاصلہ ہفت کروہ از برہان پور دارد رسیدیم و بدہرم سالہ اینجا فرود گردیدیم

را بحضور حکام انگریزی ظاهر نمی سازند و حکام انگلش اگر بندگان حضور امیر کبیر بهادر بآرایش
سر او سبز و آبادانی بازار آنجا بمقرر فرمودن وکیل متوجه میشوند پس راضی و خوشنود میکردند زیرا که
خداوند قدیر در خلقت حکام زبان انداخته است که کسی را که باحیای این چنین رسوم متوجه میباشند
نهایت سعی و حمای آن باظهار هزار خوشنودی می شوند خدای قدیر حیات چند روزه مرا
نصیب کند که آن المکنه ویران را بسعی حضرت امیر کبیر بهادر آباد دان بینم و بزبان حال بزبان
آرم تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ واز زبان هریک مردم آنجا شنوم بیت خزان
نکل گئی اب موسم بہار آیا ؛ چمن مین بلبلو اب جاکے آشیان کیجے ؛ این شهر نهایت پُر
فضاست بهر طرف در بلده نهر جاری و زمین نهایت درخت پذیر و همه میوه ها و اشجار و
ادویه و بقول در هر موسم موجود انگور خوب و مرغوب گویا که در هند زمین طائفست نام
نامی صاحب ضلع بهادر که درینولاست مسٹر بروک ست مردم آنجا اخلاق نیک او را بسیار
بیان میکردند و نهایت مشکور بوده اند این هم موجب رحمت و باعث آبادانی ملک ست که در آنجا
حاکم نیک عادل منصف رحیم گماشته است و از برهان پور تا کهنڈوا مد ریل جاریست امید
که شرک ریل تا آنجا زود درست شود و ریل تا آنجا بعرصهٔ قریبه جاری گردد گویند که از اسجا براه
هوشنگ آباد و جبلپور می رود و بشعبهٔ مرزا پور می پیوندد الحال ریل تا لال باغ برهان پور
رسیده است اما خوب عموماً جاری نیست نرخ اشیا مفصلهٔ ذیل در ینجا بالفعل اینست پارچه
کرکهه که در ینجا آن را کمیز گویند فی گز یازده آنه بنین سکه که در ینجا آن را جگناتی گویند فی گز نه آنه
آرد گندم فی روپیه نه سیر پان بسیار ملائم فی پول شانزده عدد وال ار هرکه بسیار خوب میشود
فی روپیه نه سیر روغن گاو که زرد باشد فی روپیه یکسیر گوشت گوسفند فی سیر چار آنه گذر فی سیر
نیم آنه انگور تحفه فی روپیه چار سیر ار هر را در ینجا تور گویند اما در هندار هر دیگر است که درخت
و دانه خرد دارد و تور دیگر ست که درخت و دانه کلان دارد و بدو الفقه میباشد آن را کسی
نمی خورد و نمی خرد و محکمهٔ حکام برهان پور بر رود تپتی ست بفتح تای قرشت و سکون بای

نرگاوان اورا برای ڈاک رسانی برگرفت هرچند که واویلا نمود پذیرا نشد زود بندش وسع نرگاوان برو بندش گفتم که بقیه اجرت خود بگیر و مرا خلاصی ده که در آرام تو رنج من ست گفت که زود می رسم بخدایش سپردم و خود عجلتاً دیگر کرایه کرده به برهان پور روانه شدم بعون الله القدیر وقت نواخت ده ساعت روز بالخیر والعافیت در شهر برهانپور داخل شدیم واز سندی دروازه بسرای پخته که نزدیک مسجد نواب عبدالرحیم خان صاحب مرحوم هم قریب ازانجاست رسیده فرود آمدیم این مهمانسرای پخته بسیار خوب ست که هم حوض دارد و هم نهر اما کهنه و پوسیده و مرمت طلب ست حالا سرکار انگریزی بمرمت آن متوجه است امید که زود درست گردد و مردمان مسافرین را آسایش بسیار رسد مسجد نواب صاحب مغفور نهایت پوسیده که چونے بوده واجب الترمیم ست از سقف و دروبایش جز اثرے نمانده است شاید که کسی از ورثهٔ حضرات ایشان مغفور در حیدرآباد نیست یا از منتسبان نواب صاحب مرحوم کسی در برهانپور نمانده است که خبر غربت و کربت این مسجد و این خرابی سرای و بازار بحضرت امیر کبیر رساند ۵ بلاز مان سلطان که رساند این دعا را ؎ که بشکر پادشاهی ز نظر مران گدارا ؎ شاید که رسانندهٔ خبر این غربا و مساکین که نیاز و اخلاص خود در حضرت امیر کبیر بهادر قدوة الصلحاء وسلالة الکبراء امیر فقیر شعار و فقیر امیر آثار دارند من باشم شاید که این دولت سعی و ثواب را در جریدهٔ فقیر ثبت کرده باشند اگرچه بالفعل در قبضه کردن این ملکیت و ماموری وکیل و آدم که واقف از دستورات مال سرکار انگریزی باشد خرچ باشد اما بعد چندی آمدنی آنجا برای صرف آنجا کافی باشد و امراء را همیشه کار با ثواب نام ست و باوجود بودن حضرت امیر کبیر بهادر مجبولهٔ دانش و عقل این ملوک خود را بلا وجه گذاشتن و دعوی ملکیت معتدبهای خود را مهمل داشتن دور از صواب مینماید و عقل نامردم بفلک حیرانی سر خود را می فرساید خدایا کاریکه باندک تحریک خدمت صاحب رزیڈنٹ بهادر و حاکم برهانپور تعیین وکیل و تحریر فرمودن می برآید چرا باهمال می اندازند و چرا دعوی خود

۵ فاتح اکبرآباد نواب عبدالرحیم خان خانان
مخاطب بخان خانان سپهسالار اکبری
مخاطب بخان خانان سپهسالار جهانگیری
مخاطب بخان خانان سپهسالار شاهجهانی
مخاطب بخان خانان سپهسالار اورنگزیبی
مخاطب بخان خانان سپهسالار بهادر شاهی
مخاطب بخان خانان سپهسالار جهاندار شاهی
مخاطب بخان خانان سپهسالار فرخسیری
مخاطب بخان خانان سپهسالار محمد شاهی

دفن شدن صوبه دار دوم برهانپور در سرای خود
صاحب سرای و بازار در برهانپور
مغفور در وقت آصفجاهی
اورنگ آباد سر فراز
درباره ی وفات یافتن

است از حضرات بدایون واز حیدرآباد سه قافله می رسند خشم بسیار کردم وغضب بے شمار
نمودم که چرا جواب سوال من زود نه دادی که انتظار ایشان می کشیدم اگر معلوم شدی از
اخبار حیدرآباد پرسیدمی ناچار خاموش ماندم از انجا بموضع دیس گاؤن رسیدم معلوم شد
که در ینجا چوکی پرمٹ از سرکار انگریزی ست که نمک را میتلا شدو حسب آئین نمک اگر
می برآید مواخذه میکنند از انجا کوچیده وقت عصر بموضع سوکل گاؤن رسیده بدهرم ساله
فرود آمدیم وتمام روز که بقطع ده کروه زمین کوفته شده بودیم آسایش گرفتیم

یازدهم رمضان المبارک روز چهارشنبه ۱۲۸۱ھ مطابق ۸ر فروری ۱۸۶۵ء

باخر شب که پاسے مانده بود از سوکل گاؤن کوچیده براه رستم پور که از ینجا سه کروه بر سر راه
واقع است ودهنی نالہ که از رستم پور فاصله سه کروه دارد روانه باسیرگڑھ شدیم که از ین
نالہ بعد سه کروه دارد وبعد نماز عصر در اسیرگڑھ رسیدیم وبدهرم ساله ایجا فرود آمدیم این
شهر ویران ست مقابر بسیار دارد ایجا قلعهٔ خوب وبسیار مستحکم بر قلعه کوه ساخته اند که از دشت
کروه دیده می شود ودرختان انگور در ینجا بسیار ست درین ایام فی روپیه پنج سیر می فروشند
بسیار شیرین ولذیذ درین دهرم ساله مردم مسافر بکثرت فرود آمده بودند قلت مکان وکمی جاے
بود وطره بران اینکه از مردم جهلا، متوقاضی طبیب مرحوم ازین وعروو بچه بسیاری بیمار افتاده
بودند تمام شب آه ونالہ کردند وخواب از چشم فقیر کمیر بردند در تمام روز نه کروه چلیدیم وشب این اندوه کشیدیم

دوازدهم رمضان المبارک روز پنجشنبه ۱۲۸۱ھ مطابق ۹ر فروری ۱۸۶۵ء

هرگاه که آه ونالہ بیماران اسیرگڑھ سر بفلک کشیدم وتمام شب به بیداری رسیده در
نیم شب برحیم بخش بهلبان شاهجهانپوری که مکاری فقیر بود آواز دادم که برخیز وروانه
شو آن بیخبر از خود رفته گفت که هنوز آرام نگرفته ام نمی روم باستماع این سخنش رنج
بسیار بقلب فقیر رسیده بی پروائی او را بخدای قدیر سپردم ودو ساعت نگذشته بود
که شخصی از حکام انگلشی بر سر وقت آن مخمور غفلت رسیده او را گوشمال واجب داده

بڑوار بدھرم سالہ سرکار مہاراجہ ہلکر بہادر والی اندور رسیدہ فرود آمدیم مکان خوب ست گوشت
بہم رسید اما بسیار خراب بود در شب چند بار ابر غلیظ آمد و بسیار بارید در اینجا آسایش یافتم

نہم رمضان المبارک روز دوشنبہ ۱۲۸۱ھ مطابق ۶ - فروری ۱۸۶۵ء

باہم صفیران ہم سفر در عین ہجوم ابر و تقاطر بارش از مسافرخانہ بڑوار کوچیدیم و بر لب دریای نربدا
دران گل و لای بہزار تکلیف زیادہ از یک کروہ راہ قطع کردہ رسیدیم محافظان قنطرۃ البحر
از عبور دریا مانع آمدند کہ درین حالت نمی پل و شدت ہوا عبور جملہ از پل ناممکن اگر بارش دہوا
کم میشود و پل خشک میگردد مرور و عبور سبک می تواند شد ناچار بر لب دریای نربدا در دہرم سالہ
کہ ہم شیوالہ است فرود آمدیم و مقیم شدیم نماز ظہر خواندیم و صحرا گردیدہ آمدیم وقت نواخت یک
ساعت بزنیم روز از انجا کوچیدیم و بعبور دریا و مرور پل بموضع سناودہ وقت عصر رسیدہ بعبور
رودہ آنجا بعد غروب آفتاب در موضع دہن گانون رسیدہ بدہرم سالہ مقیم گردیدیم امروز
در تمام روز صرف مسافت ہشت کروہ طی کردیم در اینجا با ملا منوہر جی دبیر من جی پارسیان
متوطن قلعہ بمبئی و قاضی شمس العارفین متوطن سورت کہ از فرزندان قاضی قوی عالمگیری
مغفور ست ملاقات شد در اینجا شب گذرانیدیم از شروع سفر دکن تا اینجا آرد گندم از سیزدہ سیر
تا نہ سیر فی روپیہ خریدہ شدہ ست و روغن گاؤنی روپیہ یک و نیم سیر یا دو با لاگرفتہ شد اما طرفہ حال
است کہ در روغن این ملک مطلقاً چربی نیست و اللہ علم بالصواب و علت این شاید ہمین باشد
کہ ملک خشک ست و علت آب و دانہ گاہ خشک می چرند

دہم رمضان المبارک روز سہ شنبہ ۱۲۸۱ھ مطابق ۷ - فروری ۱۸۶۵ء

امروز از یکپاس شب از دہرم سالہ دہن گانون کوچیدیم وقت برآمد یک ساعت روز بموضع
روسہ رسیدیم چون از انجا گذشتیم در میان راہ بزرگ ریش سفید اطول لحیہ را دیدم کہ بسواری عجلہ
میرفت بکریم بخش طبلچی گفتم کہ نام این بزرگ متشیخ را پرسیدہ بیا و خود براہ میرفتم کہ طبلچی مذکور
رفتہ نام ایشان دریافتہ آہستہ باز گردیدہ بعد عرصہ دراز باز آمدہ گفتہ کہ نام ایشان مولوی فضل رسول

واقع است برقم هشتاد روپیه سکه کمپنی از رام پرتاب گماشته وصول کرده رسید بمهر و دستخط
نوشته داده شد و از تهه این دکان در حیدرآباد بر دکان پورن مل و هرگوپال سیٹهه در بیگم بازار
هم ست و اندور بابر همن پسری خورجوی که بلدیو پسر روپرام نام دارد و در بازار چهته کهنه
خورجه سکونت دارد ملاقات شد درین ملک در چهاؤنی منوآڑهه و دلالی افیون وغیره
می کنند از اندور تا ناهرگاؤن عجله کامله بکرایه نوزده روپیه سکه کمپنی مقرر کرده شد نام بهلبان
رحیم بخش ست باشنده شاهجهان پور افاغنه مرد چرب زبان ست وعده رساندن بناهرگاؤن
بهشت روز کرده است الله تعالی خیر فرماید چه کسانیکه در القاب خود لفظ بان دارند بسیار شریر
و بدزبان و بدقول میباشند چون شتربان و بهلبان و سربان و فیلبان و دربان بسرای اندور
امروز مقام کردم و شب هم بسر بردم در شب ملازمان مهاراجه صاحب بهادر والی آنجا برای
مسافران طعام آوردند و تقسیم کردند که تقریب شادی پسر جناب ممدوح بوده ست فقیر مع
همراهیان که سیر خورده بودیم چادر سکوت کشیدیم و دیگر مسافران را بانواع اطعمه سیر کردند زیدا الله توالکه
وافوا اقبالکه این خاندان در اقران خود افزود و او حدست الله تعالی اولاد ایشان را نامی و گرامی دارد

هفتم رمضان المبارک روز شنبه سنه ۱۲۸۱ هجری مطابق چهارم فروری سنه ۱۸۶۵ ع

وقت صبح از سرای اندور کوچیدیم و وقت شام بدهرم سالهٔ موضع بانی رسیدم که فاصله نه کروه
از اندور دارد امروز هوای پورب تندی وزید در ینجا مسافرخانه بس بوسیده است که نصف
سقف از کهپریل پوشیده بودند و از نصف ستاره ها می شمردیم و شکر حق تعالی بجا می آوردیم
وقت شب صاحب مکان فی گاڑی نه پائی گرفته در ینجا با صوفی غلام قادرخان رامپوری
ابو العلائی رضی الله عنه که اکثر در سرونج قریب مکان نواب احمد سعید خان تشریف میدارند و حالا
برای حج تشریف می برند ملاقات شد آدم نیک صاحب همت و توجه اند بلقای ایشان مسرور شدم

هشتم رمضان المبارک روز یکشنبه سنه ۱۲۸۱ هجری مطابق ۵ ر

فروری سنه ۱۸۶۵ ع بالخیر بعد از نماز صبح از بانی کوچیدم و وقت عصر در موضع

بموسم گرما که بسبب تمازت آفتاب دگرمی هوای سنگلاخ دنایافتن آب که اکثر دشتهای
کربلائی فیمابین فیافی چوکیها واقع میشود مسافران ورزگاران بسیار جان بحق می سپرند رای فقیر
بران ست که اهالی ڈاک چوکی بدستور برسه سه کروه مقرر کنند تا همه سلامت باشند ودربهیران کهیڑی
شام شد در انجا افطار روزه کردم وطعام تیار کنانیده خورده نماز شام وشب خوانده روانه پیشتر شدیم
پیپلیا[۴۲] کهال ودویورس[۴۳] وپلیالوهار[۴۴] دتمام شب چلیدیم سوای سه چوکی که نتوانستیم زیرا که یک کروه
این ملک برابر یک ونیم کروه ملک ماست باین حساب در تمام شب دوازده کروه این ملک وهیجده کروه ملک ها چلیدیم

ششم رمضان المبارک روز جمعه ۱۲۸۱ھ مطابق سوم فروری ۱۸۶۵ء

وکاچیا[۴۵] وتلاولی[۴۶] واندور[۴۷] بمقام هذا که وکاچیاست صبح شد در ینجا باولی پخته بسیار خوب ست
نماز فجر خواندیم پس راه پیشتر گرفتیم وبکرم الله سبحانه وقت نواخت هشت ساعت روز در
ڈاک خانه اندور رسیدیم واز انجا اختر وبا اختر خود را بر گاڑی کرایه هشت آنه بار کرده در مهالسرای
اندور رسیدیم وفرود آمدیم واین برای آسایش مسافران خانه خوب ساخته اند واین را
دو حصه کرده اند یکی شمالی[۱] برای فرود آمدن مسلمانان ودیگر جنوبی[۲] برای قیام هندوان
ودر حصه مسلمانان پس پشت سرای بیت الخلا ساخته اند نهایت متعفن عجب نباشد که بموسم
گرما همین باعث وبا، گردد واین بسبب غفلت ملازمان سرکار امیر بن امیرست ورنه ذات
والا صفات ایشان نظیف الطبع محیط نوال ست وساخت این مهالسرای خود دلالت
برهمت علیای خدام والامقام رئیس اینجا می کند فقط برین شارع عام بمبئی که راه ریل
مقرر خواهد شد ضرورست که برای آسایش مسافران مهالسراها وچاههای بسیار پر متصل تیار
کنانیده شود چه در ملک مالوه آب بسیار قریب از زمین می برآید چاه کندن درین ملک چندان
دشواری ندارد روپیه هنڈوے که یار طریقتم محمد مصطفی خان صاحب مرحوم از دکان
رسیتا رام وبرج لال از خورجه کنانیده معرفت برخوردار حافظ عثمان خان سلمه ربه
رسانیده بودند وبنام دکان دهن راج وپورن مل بود از دکان ایشان که در ینجا بصرافه

وروزه افطار کردیم وطعام خورده ونماز مغرب وعشا خوانده روانه طرف اندور گردیدیم
تمام شب چلیدیم ودرسیوره صبح کردیم درینجا بعد فراغ از امور ضروریه نماز صبح خواندیم گویند
سارنپور آبادی خوب دارد وسڑک از گوالیار تا شیورپوری بسیار خوب ست اما از انجا تا کناه
ستایش کنند آن پرگناه واز ینجا تا بیاوره بسیار خراب واز بیاوره تا اندور خراب ست وطرفه آنکه
بندوبست ڈاک جدیدست وکرایچیان بچه بهرچوکی موجود وعمر هریک ازان زیاده از نه سال نخواهد بود
ٹیکه داران ڈاک برای جلب نفع خویش این بچه ها را مقرر کرده اند وایشان را برای بردن
ورواندکردن کرایچی مامور نموده اند چه ایشان را تنخواه داون کم میشود واگر جوان نوکر دارند تنخواه
زیاده داده شود واین بچگان نافهم وناتجربه کار کرایچی را از بلندی کوه که مثلاً چارصد گز خواهد بود
بلامزاحمت احدی یله مے کنند ومی دوانند خواه کرایچی ونرگاو وسرسافر شکسته شود یا بقسمت
خود سلامت ماند یا درست بگذارد بقول گوینده مصرعه هرچه باداباد ما کشتی در آب انداختیم
ازبجات کھیڑی پاؤ کرده چلیده کولودی ناله می آید بران پل غریب بسته اند بعد ازان دو دهیا
ندی می آید آن را می کنند شاید که بران پل بندند بعده نکرا کهائی می آید آنجا هم تیاری پل می شود

پنجم رمضان المبارک روز پنجشنبه ۱۲۸۱ھ مطابق دوم فروری ۱۸۶۵ء

درسیوره آفتاب برآمد بعد از فراغ از امور ضروریه از انجا روانه شدیم ولعون الله سبحانه تا صبح
چوکیهای مفصله طے کردیم شاہجہانپور[۳۸] وبنجاری[۳۹] مکسی[۴۰] بھیروان کھیڑی[۴۱] درین شهر شاہجہانپور
وقت برآمد هر هشت ساعت روز رسیدیم این بلده ست خوش که شهر پناه وحصار پخته دارد از ینجا
اجناس پختنی خریدیم درینجا عیدگاه هم خوب ست ونائب صوبه از طرف مهاراجه عالیجاه والی
گوالیار درینجا یعنی شاہجہانپور میماند درینولا برنیابت صوبه اینجا مولوی عماد الحسن صاحب ثانی
مامور وسرفراز اند بسبب عجلت باجناب ایشان ملاقی نشدم ودرچوکی مکسی بسبب خرابی نظم
ڈاک چوکیها دیر کشیدیم یعنی پیش ازین چوکی نرگاوان برفاصله سه سه کروه مامور بوده حالا بر
چار چار کروه چوکی نرگاوان مقرر نموده اند فلهذا مسافران را تکلیفی بسیار عارض میشود خصوصًا

زیرا که این زن مردان سیرت حاجه سبقت برحجاج وغیرهم برده است وکمال محققه ازد انشمندان روزگار خود ست سلمها الله تعالی وزید اقبالها امروز بسنت هندوان بوده است مردم عالم این ملک این روز را مرتبه نوروز می شناسند ازینجا خطی بنام حاجی حافظ مولوی محمد ایوب صاحب بجهوپال ودیگر خط بحیدرآباد بنام مولانا سویدالدین خان صاحب وسوم باورنگ آباد بنام منشی مولوی حسن رضا صاحب ورڈاک سرکار انگریزی روانه کردم وهرچند سواری درینجا برای روانه شدن بهوپال جستم اما بشومی ارادت خود یافته نشد محروم ماندم وحصول این نعمت سترگ را که زیارت مزار شریف حضرت شیخی ومرشدی شاه عبدالعلیم لوهاروی قدس الله سره مراد بآنست برفتن بهوپال بجهانگیرآباد منوی بود بروقت دیگر حواله کردم وامروز را در وحشت گذرانیدم بیت دردم از یارست ودرمان نیز هم ؛ دل فدای او شد وجان نیز هم ؛ رفع الله درجاته فی القرب والوصول وآوصلنا الله الیه وهو المامول والمسئول

بیت از حلقه بندگیش بیرون ندروم ؛ تا نقش حیات درنگین دلم است ؛

چهارم رمضان المبارک روز چهارشنبه ۱۲۸۲ مطابق یکم فروری ۱۸۶۶ع

تا برآمدن یکپاس روز چون ازیافتن سواری بهوپال مایوس شدم بازکرانچی تمام ازڈاکخانه بیاوره بکرایه بست ودو روپیه وهشت آنه سکه کمپنی بکری گرفتم حال آنکه منشی ڈاک که لچمن سنگهه نام دارد پذیرفته تمام کرانچی را برهیده روپیه میداد حالا ازان منکر گردیده خاک درد هان بابوی آنجا که بیک نقطه یا بو میشود انداختم وبست ودو روپیه وهشت آنه سکه کمپنی دادم وگفتم شعر چو پا بو بیک نقطه یا بو شود ؛ لگامش بده تا بقا بو شود ؛ وقت برآمدن ساعت روز کرانچی گرفتم وسوار شده ازبیاوره برآمدم وبراه ذورروانه شدم بتفصیل ذیل چوکیها راطی کردیم وقطع راه تا جمع نمودیم جمله نه چوکی تمام شد پرسوله بهات[30] کهیڑی[31] دبیجوریکی[32] وپیپلیا[33] منگو[34] وسازنپور[35] وجرودہ[36] وسیوره[37] وپرسوله بفتح باء فارسی وسکون رای مهمله وضم سین مهمله واو ومعروفه ولام مفتوح با هاء هوز زده بر پیپلیا شام کردیم درروز چارچوکی رفتیم ودرینجا پاسی قیام کرده طعام تیار کنانیدم

انداختم اول بتحصیلدار اینجا برای بندوبست گاڑی نوشتم تا از اینجا مراد بھوپال انداز دجواب فرستاد کہ درین ملک بھلی وگاڑی وغیرہ سواری دستیاب نمیشود وچون از دیگر مردمان کرایہ چھکڑہ پرسیدہ شد فی منزل را کرایہ دوازدہ روپیہ میخواستند تاہم بھم نرسید دانستم کہ مرضی روح مبارک حضرت شیخ ماقدس سرہ نیست کہ باین راہ بافعل روم ناچار عزم قرار بران گرفت کہ بسواری کرایچی روانہ اندورشوم از عصر تا نماز عشا تقاطر وترشح با برغلیظ بود کہ تمام روے زمین تر نمود درین ملک میان ہندوان بجای سلام جیگوپال مرسوم ومستعمل ست وحرف ایجاب ہوّ بفتح ہای ہوز وتشدید واو ست بوقف ودرین ملک در یک بیگہہ زمین قسم اول کہ اوسلی باشد دومانی غلہ می باشد از گندم وفی مانی بفتح میم مایل بکسرہ وکسرہ نون بایای معروف بست سیئی بکسرہ سین مہملہ ویای مجہولہ وہمزہ مکسورہ بایای معروفہ ویک سیئی را فرش سیر غلہ میشود یعنی شش من فی بیگہہ پیدا مے شود

سوم رمضان المبارک روز سہ شنبہ ۱۲۸۱ ہجری مطابق ۱۳ جنوری ۱۸۶۵ع

اگرچہ امروز آسمان صاف فاما بسبب بھم نرسیدن سواری ہنوز دلم مکدر نام تحصیلدار اینجا چنی لال ست پارہ است از سنگ سخت کہ از جانب راجہ صاحب بہادر ماموروپسر متوسط والی راجگڑھ منصرم کار اینجاست کاش اگر خدایش توفیق دہد وبخیال ملازمانش در آید کہ مہمان سرائے مسافران یا دھرم سالہ یا مسافرخانہ دراینجا تیار کنانیدہ دہد بسیار باعث آسایش واردان باشد و سبب آرام مسافران وموجب شہرۂ ناموری رئیس گردد مگر افسوس رؤسای ہندی نژادان را مطلقاً بچنین اعمال توجہی نیست الّا ماشاء اللہ ودیگر اگر نظم شارع عام از اینجا تا بھوپال کردہ شود ومالکان ہر ریاست ہم سرحد بندوبست سڑک نمایند ابواب تجارت مفتوح شود وآمدورفت ہر شے ضروری بافراط گردد چہ این وآن ہر دو موقع منڈی وارد مال تجارت را مگردد برذمۂ ہمت رئیسان ریاست اینجا وآنجا واجب ومتحتم ست تا تاجران ومسافران آسایش بردارند وبحق ایشان بدعای مزید عمر ودولت واقبال پردازند مرجو کہ این دولت درحق والیہ بھوپال نصیب باشد

وقت طلوع آفتاب در کناہ[19] رسیدیم کہ برکنارہ نالہ آبادی این معمورہ است وچھاؤنی سابق ویران ست امّا چھاؤنی حال آباد ان ست یکساعت بڈاکخانہ قیام کردہ کوچیدیم دریخجا مہاراجہ عالیجاہ والی گوالیار سرای پختہ عمدہ برای آسایش مسافران بنا فرمودہ اند لائق تحسین و آفرین ست پس تا صبح آیندہ کہ می آید این قدر چوکیہا چلیدیم بجرن[20] گڑھ معمورہ چوکی بستم ویران شہر پناہ و قلعۂ پختہ وارد و تا لابھای پختہ اندرون حصار متعدد واقع و بہر چہار طرف دور دور کوہ ہا دارد و تحت حکومت مہاراجہ عالیجاہ بہادرست درنسل راجہ سابق کہ جی سنگھہ نام میداشت کسے نماندہ است کاتی[21] مائی[22] وراکھوگڑھ[23] وساونت کھیڑی[24] وپرست[25] وبانچہ[26] ومہاراج گنج وچون کہ زمین چوکی بست ویکم بس سیاہ ست لہذا در ہندی زبان بکالی مائی مشہورست گویند درین زمین سیاہ کان یاقوت ست اگر کندہ شود برآید بقربت اینجا دو رود اندیکی[27] راچوپیرہ ودوم[28] را اوڑا ہندورا کھوگڑھ ہم شہر پناہ پختہ دارد امّا برآبادی آن رونقی نیست غلہ فروشے کھنہ سال از مرزا ابراہیم بیگ صاحب برادرم محمد داؤد خانصاحب سابق رسالہ دار سیجر نہادر را می پرسید و در سانونت کھیڑی آفتاب غروب شد دریخجا برای افطار صوم دال وچاپاتی تیار کنانیدم وسیر خوردیم و ہم دریخجا با محمد حیدر خان صاحب خورجوی ملاقات شد خانصاحب ممدوح ہمین وقت شام کہ شفق غائب نشدہ بود بنظر ضرورت بکناہ روانہ شدند واز بہدورہ کہ چوکی ہفتدہم ست تا مہاراج گنج غلغلہ شیرست بلند و نام نایش ارجمند در تمام شب سہ چوکی ختم شد

دوم رمضان المبارک روز دوشنبہ سنہ ۱۲۸۱ ہجری مطابق ۳۰ جنوری ۱۸۶۵ع

امرگڑھ[29] لال پہاڑ[30] بیاورہ[31] در امرگڑھ صبح شد نماز دریخجا خواندم وکوچیدم چوکی والہ امرگڑھ بر چوکے ندی گھوڑا پچھاڑ رسانیدہ مرخص شدہ چوکی والہ ندی در چوکی لال پہاڑ رسانید و چوکی والہ امرگڑھ ہرگز رسانیدن راتا چوکی لال پہاڑ قبول نکرد واوقات بسیار ضائع شد از یخجا وقت نواخت یازدہ ساعت روز در بیاورہ رسیدیم وکرایچی را بڈاکخانہ کچہرہ رسانیدیم وخود را در دکانہای بازار پیش غلہ فروشی

رفتم آنجا بسبب تاریکی شب وضعف بصر نشیب و فراز معلوم نشد پایم از جا رفت او فتادم بسیار افتان
افتان از لب شارع تا بته زمین سلامت رسیدم و بسیار ضرب کشیدم مصرع رسیدہ بود بلائے ولی بخیر
گذشت بمشکل تمام باز از غار بر لب سڑک برآمدم و بمرزا صاحب حقیقت الحال گفتم و شکر حق بجا آوردم
وانا للہ تا آخر خواندم و سوار شدم و دو بالہ را پیش گرفتم بر چوکی رہٹ آفتاب برآمد و بالخیر میر فتم کہ بر چوکی
کاڑا گھاٹ آفتاب غروب شد بر بندی سووال بصحرا رفتم فراغت از ضروریات کردم این تاریخ

بست و ہشتم شعبان روز جمعہ ۱۲۸۱ ہجری مطابق ۲۷ جنوری ۱۸۶۵ عیسوی

بودہ است در تمام شب گذشتہ و امروز چوکیہای منفصلہ ذیل تمام شدند جھنگ گنج وٹیکا کانوا
یعنی چاہ ٹیکا و کوکرتیک کی دمرجھولی و سرسہ و رہٹ و موہن و کرسنا و چورپورہ و کاڑا گھاٹ
از ینجا بشب می رفتم کہ بکولارس آفتاب برآمد در شیوپوری کہ رسیدہ بودم نصف شب بود
از کولارس کوچیدم بر چوکی شیومیلا شام شد در تمام شب گذشتہ و امروز کہ تاریخ

۲۹ شعبان روز شنبہ ۱۲۸۱ ہجری مطابق ۲۸ جنوری ۱۸۶۵ ع مذکور ست چیہاے

مفصلۂ ذیل تمام کردیم مامولی و شیوپوری کہ آن را سیپری ہم گویند ہمین جا در چھاؤنی دختر خانۂ
کریم اللہ خان مرحوم داماد برادرم محمد داؤد خان صاحب سالہ دار میجر بہادر پیدا شدہ بود کہ نامش
سیپری بیگم کردہ اند و سیسی و کولارس و چوکی دھروا کہ آنرا کیدی کی سیپری نیز گویند از ینجا چون
یک کروہ پیش می روند موضع لکواس می آید کہ بسیار آباد ست و دی کو ہریا ڈری کہ در ینجا چاہیست
کلان این وقت بر نیمروز دہ بودند و شیومیلا در ینجا بنواخت پنج ساعت شام رسیدم اما چون
از باوری کوچیدم بعد دو کروہ موضع بہدرواس بدست راست آمدہ در ینجا چاہ پختہ و بنگلہ بدست
چپ ست اینجا نماز ظہر خواندم و در شیومیلا عصر اینجا شام شد و از ینجا بشب می رفتم
بھدورہ یعنی چوکی کھجوری قریب این چوکی ہلال رمضان مبارک دیدیم و اندر ابر دیدہ شد الحمد للہ
علی ذلک باز بر چوکی بھاٹی رسیدیم یعنی بر تر الوکی چوکی رسیدیم اینجا شب اخیر گردید +

یکم رمضان المبارک روز یکشنبہ ۱۲۸۱ ہجری مطابق بست و نہم جنوری ۱۸۶۵ ع

برنیمروز در گوالیار رسیدہ بڈاکخانہ سرکاری اول بحمی سید عنایت علی خوشنویس متوطن
کول ملاقی شدیم بعدہ از انجا کوچیدہ بمقام غزنی دوست دلی اوستاد عبداللہ خان تیرانداز
وقت ظہر رسیدیم وفرود آمدیم بلقای اغزہ مسرور گردیدم شب در ینجا گذرانیدم صباح فحول العلماء
واحد الفضلاء جامع فنون معقول وحاوی علوم منقول شاعر عرب لاشال ادیب علوم ادب
فی تمثال افرد الزمان یکتای دوران برادرم مولانا علی عباس چڑیاکوٹی اعرفہ اللہ تعالی
برموز العالم اللاہوتی تشریف آوردند وبصحبت خود کہ بعد عرصہ دراز حاصل شد مسرور
فرمودند واز اخلاق مردم حیدرآباد آگاہ فرمودند در ینجا ظروف مسی خریدیم یک لوٹہ زیرا کہ
درچوکی اول کہ از آگرہ می آمدم کریم بخش لوٹہ من گم کردہ بود ودورکابی بہ ترخ فی سیر یکروپیہ
ونہ ونیم آنہ ویک کفگیر ویک دیگچی فی سیر یک روپیہ وپنج ونیم آنہ قیمت جملہ پنجروپیہ وچار آنہ
شد وقت نواخت ہشت ساعت روز منشی سید عنایت علی کراچی آوردند فقیر وہمراہیان فقیر را
بران سوار کنانیدہ بڈاکخانہ سرکاری بردند در لشکر از حافظ صاحبداد خان وحافظ عثمانخان
وبرادرم حبیب خان وعبدالرحمن خان وحافظ احمد علی ودیگر صاحبان مرخص گردیدم و
بخدائے کریم سپردم وخود درمیان راہ لبرای ملاکہ پیشتر مولانا ممدوح رارخصت کردہ بوم
برای ملاقات مع اوستاد عبداللہ خان صاحب واسیر محمد خان رفتم بعد لقای مولانا ممدوح
بمکان منشی سید عنایت علی رسیدہ طعام دعوت سیر خوردہ وقت نواخت چار ساعت روز در
جھنک گنج رسیدیم وبعداد خال بست وپنجروپیہ وہشت آنہ محصول تمام کراچی بڈاکخانہ انڈی
ان کرن کمپنی بدست سید عنایت علی بر بلکٹرین سوار شدہ روانہ شدیم ومولانا ممدوح ومنشی
بیر علی جونپوری وسید عنایت علی واسیر محمد خان رابخدای قدیر متعال سپردہ مرخص کردیم
امروز بتاریخ بست وہفتم شعبان ۱۲۸۱ھ ہجری مطابق بست وششم جنوری روز پنجشنبہ
۱۸۶۵ع بودہ است چون از جھنک گنج کوچیدیم وبرگوکلپور رسیدیم شام شد بعد عبور عمر جھولی
قریب باولی رسیدہ آب طلبیدم وخود برای شاشیدن از کراچی فرود آمدہ بکنار شارع

که در نوگانوه است شاید که در اندور یافته شود و میان بیاوره و بهوپال ڈاک نیست شاید که گاڑی
چھکڑہ در بیاوره یافته شود تا بهوپال رساند و مقصود فقیر بهوپال رفتن بود که مزار شیخ حضرت
شاه عبدالسلیم قدس سره در انجا بجهانگیر آباد است و عزم زیارت آنجا نمیداشتم و وقت روانگی
چوپهیه از آگره باندور در ڈاک خانه کپتنی هشت ساعت روز مقرر است و در تمام چوپهیه اگر
گیرند گنجایش سوار شدن پنج کس ست و دران آسایش بسیار ست و محصول تمام چوپهیه شصت
و هفت روپیه و هشت آنه است و انیقدر خرچ راه از مکرمی راجه جی کشن داس صاحب
ڈپٹی کلکٹر بهادر علیگڑه که باتفاق وقت وارد آگره بوده اند در وجه حساب کرایه مکان فتح باغ
واقع کول خواستم ایشان بتوسط برادر خُرد خود چوبی دهنپت داس صاحب ڈپٹی کلکٹر بهادر
آگره فرستاده دارند ممنون ایشان گردیدم و درین چوپهیه هر کس مجاز ست که بست سیر از اسباب
خود باخود برد و یکروز قبل از روانگی خود محصول داخل کند و چوپهیه از آگره بگوالیار در شش
ساعت میرسد که یکروز و دو شب و یا دو روز و یک شب می شود محصول تمام چوپهیه از
آگره تا گوالیار چارده روپیه و یک آنه بحساب فی کس و دو روپیه سیزده آنه میشود و چوپهیه از
آگره تا بیاوره بعرصه پنجروز و تا اندور عرصه نه روز میرسد و چون از ڈاک خانه لاله موتی لال
محصول دریافته شد کم بآسایش یافته شد لهذا تمام گاڑی شکرم نرگاوان بکرایه نه روپیه دوازده
آنه از آگره تا گوالیار گرفته شد و از آگره میرزا ابراهیم بیگ و کرم بخش طباخ مرخص شدیم و
بر شکرم سوار شدیم مرزا عبدالغفار بیگ صاحب و حاجی مولوی محمد شاه صاحب و فرزند علے
چاکر ایشان را و مولوی محمد سمیع الله خانصاحب و حکیم غلام دستگیر خانصاحب و شیر محمد خانصاحب
و برادر طریق دلدار علیخان صاحب و مولوی حاجی حیدر حسین صاحب و برخوردار رحمة الله خان
و دیگر دوستان را که برائے ترخیص تشریف آورده بودند در آگره بخدا سپردیم و بتاریخ
بست و چهارم شعبان وقت نواخت هشت ساعت شب از شام روانه شدیم بعد دو
شب دیگر روز بتاریخ بست و ششم شعبان المعظم روز چهارشنبه وقت نواخت یک ساعت

وبخدای کریم سپردیم وریں سواری باسٹر پیڈ یصاحب کہ سیجر کمپنی کشتیہای گنگ بود ملاقات شد کہ
او بکانپور میرفت وبوقت نواخت دو ساعت شب باگرہ رسیدیم وبمکان مولانا محمد سمیع اللہ خانصاحب
دہلوی المعروف بمحمود خان وکیل صدر کہ صدیق فقیر اند فرود آمدیم وآرام گرفتیم ویازدہ روز مقام
کردیم باد وستان اینجا کہ ساکن و وارد بودند مجلس ہا کردیم باسید مصاحب علی باشندۂ قصبۂ
سہارپر گنہ چہاتہ ضلع متھرا ملاقات شد فردی ست از عجائب روزگار ومردیست از مخصوصان کردگار
کہ زن پردہ نشین را قرآن مجید در پنج ماہ و الکن الثغر را در شش ماہ وعامی را در کم از سہ ماہ
ختم می کناند بہر لہجہ وقراۃ کہ خواہد تعلیم تام می کند امارو زاول از خواندہ یا وارثانش اقرار
نمیگیرد کہ اگر برمدت وعدہ خود کلام اللہ شریف ختم کنانم یکصد روپی ودو روپیہ بگیرم وکم از ان
نمیگیرم وزیادہ را ہر چہ مقدرت داشتہ باشد توفیق اوست واگر نمیدہد بحوالہ بخدای قدیر میکند و
ہنگام شروع کناندن یا درمیان درس ہیچ نمیطلبد ونمیگیرد وبعد ختم برمدت موعودۂ خود میگیرد ونوکری
کسی نمیکند وہمین محصول را وجہ رزق خود گردانیدہ است واز سہ سال بمکان لالہ مادھو رام وکیل صدر اگرہ
در بلین گنج مقیم ست وطبعۂ خوش وآواز حزین ودلکش وارد وبسیاری کسان ازو خواندہ اند ومیخوانند ازین ملکہ را
از انغامات الٰہیہ درحق او باید شمرد وافسوس کہ عالم نیست اگر عالم می بود باین ترکیب تربیت
وقواعد تعلیم بسیاری را بفیضان علوم می رسانید فقیر نیز بعون اللہ الکریم در طبایع مناسبہ
از سیزان تا مطول ودرسہ سال درس دادن میتوانم بعون اللہ العلیم مرزا ابراہیم بیگ برادر
ہمپائی تاریخ شانزدہم شعبان ۱۲۷۸ ہجری سال مذکور رسیدہ داخل قافلہ شد حال بہرسی
پٹال یعنی چوہپیہ از ڈاک خانہ پچمنے از آگرہ تا بمقام ریل دکن دریافت شد اہالی آنجا
گفتند کہ ما مردم را معلوم نیست کہ بندوبست ڈاک تا مقام ریل شدہ است یا نہ از آگرہ تا
اندور رسانیدن می توانیم فی نفر محصول سیزدہ روپیہ وہشت آنہ خواہم گرفت بابت سہ کس فقیر
ومرزای موصوف وکریم بخش بودیم چہل روپیہ وہشت آنہ خواستند واز آگرہ تا بیاورہ
محصول سہ کس بست وہفت روپیہ بحساب فی کس نہ روپیہ گفتند وڈاک چوہپیہ تا ول

فقیر دو ورق نوشته بذریعهٔ ڈاک نزدم درخورجه فرستادند فقیر بعون الله العلیم عصا و زنبیل خود از تکیه برداشته بذریعهٔ آن نگاشته عازم این بلدهٔ فرخنده بنیاد گردیدم چون خرچ نداشتم نظر برخدا داشتم بکسی چیزی نگفتم ملقی غیب در دل یار طریقتم محمد مصطفے خان مرحوم القا کرده که زبانی عثمان خان فرزند معنوی ام گفته فرستادند که خرچ موجود ست گفتم جزاکم الله خیر الجزاء نقل شیخ رضی الله عنه قابل گفتن ست که می فرمودند که مرید سه قسم می باشد دو کس را ازان پسند دارم یکی آنکه هرچه از نام خدای کریم او را آموزانم بران مستقیم باشد و بعمل آورده باشد ازان بسیار راضی میباشم دوم آنکه اگر دران قاصر باشد خادم پیر باشد و چیزی خورانده باشد آن هم خوب ست سوم آنکه نه بر تعلیم شیخ عامل باشد و نه خدمت آن کند و نچیزی خوراند او را اعتباری نباشد رحمه الله و برزگے بفقیر در هندی میفرمودند دوهره بے فیض سے مرغی بھلی که انڈے دیوے تیس ؛ سالکرام سے چکی بھلی که آٹا دیوے پیس ؛ و در امر بیعت یا پیر بکار مرید در آید یا مرید بکار پیر شاید اگر ازین خالی بود امری ست رسمی آری راست ست شعر دوست آن باشد که گیرد دست دوست ؛ در پریشان حالی و درماندگی ؛ پس بست و پیاز و شان گرفتم و هشتاد و دو روپیه هنڈوی برزور کنایدم

باب دوم در بیان روانه شدن و تفصیل منازل و احوال دیگر متعلق آنها

بتاریخ سیزدهم شعبان سال یکهزار و دو صد و هشتاد و یک هجری مطابق ۱۲ر جنوری سال یکهزار و هشت صد و شصت و پنج عیسوے ؛

بعد نواخت دو ساعت بر نیمروز روز پنجشنبه بعد سپردن جمله اعزه بخدای کریم مع حاجی مولانا محمد شاه صاحب یگذوی و حافظ مرزا عبد الغفار بیگ صاحب و کریم بخش طباخ و حاجی فرزند علی خادم مولانا از خورجه که وطن مالوف فقیر ست کوچیدیم و بمقام ریل رسیده نماز عصر خواندیم و فی کس یک روپیه و شش آنه و بالا را بر خوردار حافظ عثمان خان ٹکٹ خریده آوردند بر ریل سوار شدیم و ازینجا مولوی حداد خان صاحب و عثمان خان و حکمت الله خان و میان عبد العزیز و حافظ محمد حسن و خلیفه عبد الله و دیگر وطن داران را که برای ترخیص آمده بودند مرخص کردیم

معاملت و اگر سائلے پیش آید بقدر امکان اجابت کنند اگرچه کلمهٔ باشد و با تنار رفتن شور
و غوغا نکنند و سیانه راه نروند بلکه بکنارهٔ آن روند و مردم قافله متصل یکدیگر فرود آیند اگر
مرکب بود اول فکر علف او کند سیر و هم اگر ممکن بود سامان طعام یکروزه همراه دارد و بجز در نزل
چیزی خوردن شروع نکنند و اگر تواند اول بفقیر دهد و پیش از خوردن طعام ترشی بچشد و اگر شهری
درآید که در انجا حاکم نباشد یا طاعون یا دیگر فتنه در انجا باشد داخل نشود اگر درآید زود از انجا برآید و
در قیام اگر وبا درآید بخوف آن نه برآید اما برای کاری برآمدن باکی نیست و در قحط خروج از بلده باکی ندارد

باب اول در بیان سبب آمدن فقیر در بلدهٔ فرخنده بنیاد حیدر آباد

چون از روی اخبار او وهد و دریافتم که بتجویز جناب فیضمآب قدردان اصحاب عقل و نقل اعنی نواب
شجاع الدوله مختار الملک سالار جنگ سید تراب علیخان بهادر نائب رئیس و والی ملک دکن
بمنظوری آقای نامدار خود و بدولت مجلسی از ارباب مال مقرر خواهد شد و چهار کس دران ارکان
معین میشوند یکی هندو و دیگری مسلمان و سوم پارسی و چهارم عیسائی و اجرای کار مال بمشورهٔ
این اراکین خواهد شد چون عمری در کار مال صرف کرده تجربه بهم رسانیده بودم در خدمت مولانا
مکرمنا جناب مولوی مویدالدین خان صاحب دهلوی که در معتمدی جناب نواب ممدوح الشان
کار فرما بوده اند مشاور شدم که این وقت تقریب احسن ست بحضور نواب صاحب بهادر در اظهار
کارگزاری فقیر عرض نمایند اگر جناب ممدوح منظور فرمایند فوراً خود را در انجا رسانم و باین عنایت
سامی بچ هم فائز المرام میشوم مولانا موصوف تقریب فقیر فرموده برنگاشتند که بندگان عالی نواب صاحب
منیع الشان میفرمایند که اگر خطی از حکام رفیع المرتبهٔ آن ملک بنام صاحب رزیڈنٹ بهادر انجا در سفارش خود
بیارند درین مجلس مقرر خواهم کرد یا بر کار دیگر مامور خواهم نمود چون این نامهٔ نامی بمن رسید خواندم بجنسه
بذریعهٔ عرضی خود بدست مسٹر چارلس جان ونیگفیلڈ صاحب چیف کمشنر بهادر ملک اودهه که آقای قدیم فقیر اند و
هنگام رفتن بولایت و رسیدن مسٹر لویل صاحب بهادر که حالا صاحب رزیڈنٹ بهادر ملک دکن اند بحضور ایشان ملاقات
کنانیده بودند درخواست خط سفارش فرستادم صاحب بهادر بفرط عنایت و کرم قطعهٔ خط مشعر بحوال و سفارش

از حلال گیرد اگر میسر آید ورنه خدا تعالی بس میکند و از اشیاء ضروری مثل شانه و مسواک و آئینه و مقراض و سلاح اگر مانعی نباشد و جوال دوز و سوزن و رشته و لوٹه و رسن او و بعض اوقات بر این و بعض ادویه از قسم مفرد مانند ناریل دریائی و زهر مهره ختائی و چیزی ترش و شیرین و نمک و مرچ و مرکب مانند جوب و سفوف نیز همراه خود گیرد **سوم** رفیق صالح معتمد بهوطن خردمند تجربه کار بدست آرد که الرفیق ثم الطریق گفته اند و اگر ممکن بود از رفقا و کم از چار کس نباشد و تنها قصد سفر نکند که بیشتر دران تکلیف میباشد **چهارم** پیر طریقت فرموده است رضی الله عنه اگر خطوط بنام کسانی که آنجا میرود میسر آید و مانعی نباشد نیز همراه برد باین مضمون که برنده خط از آشنایان من ست تا وقت ضرورت بی اعتبار نباشد چه در غربت کمتر شناسند که معتبر ست یا نا معتبر **پنجم** از مرد موسوی مثل منجم و رمال همراه نگیرد که موجب خطرات ست **ششم** مسافر اگر مسلمان ست رخصتهای خود را که در حق مسافر بکتب فقه مسطور ست یاد دارد **هفتم** مبلغ را اگر زیاده بود نقد نگیرد بجایش کاغذ زر گیرد و نقد را در یک جا یا نزد یک کسی نگاه ندارد بلکه متفرق کند تا اگر آفتی افتد در صورت تلف یکجا نشاید که جای دیگر باقی ماند **هشتم** اظهار سفر بکسان کمتر کند که در اخفاء مصالح ست شعر

گفت پیغمبر که هر کس سر نهفت ❊ باز گردد بامراد خویش جفت ❊ دانه چون اندر زمین پنهان شود ❊ سر از او سرسبزی بستان شود

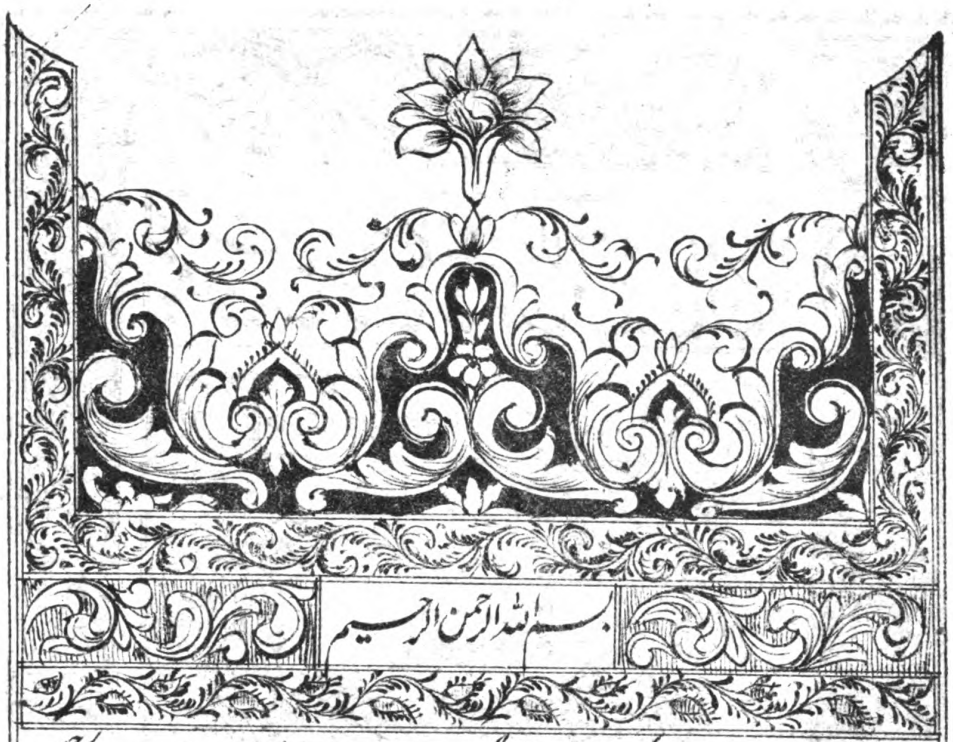
نهم بهترین روز سفر در اسلام پنجشنبه و شنبه و دوشنبه و جمعه است امّا بشب جمعه و بروز جمعه پیش از نماز جمعه مسافر نشود بهترین ساعات سفر بامداد پنجشنبه و شنبه است و در آخر ماه که تحت الشعاع بود سفر نکند و این همه در صورت امکان ست **دهم** بهیئت در سفر دراز مرد متدین و حسن الخلق را امیر کند و متبع او باشد و توشهٔ راه همراه باشد و در قافله باجماعی رود و متفرق نشود و اگر سه کس باشند دو کس سرگوشی نکنند تا رفیق سوم منادی شود و در بدگمانی افتد **یازدهم** بر کمیت مال خود اگر کسی را مطلع نسازد اولی باشد چه در قلت استحقار و در کثرت خوف استهلاک **دوازدهم** کار با مشاورت کنند و از ما یحتاج بدیگرے دریغ ندارند و باهم بحسن سلوک باشند و در کلام با بشاشت وجه و مطایبه مباح باشند و همچنین در

کند بر حال این مسکین دعائی ❊ وعلی اللہ التوکل وبہ الاعتصام وھو نعم صاحب الکرم والانعام

مقدمہ در بیان فوائد سفر و آداب سفر بدانکہ خداوند تعالی در کلام مجید سیر فرماید سیروا فی الارض بزمین بچلید و ملاحظہ کنید صنائع و بدائع حق تبارک و تعالی را کہ چگونہ آفریدہ است و فرمود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالسفر لازم گیرید سفر را فان السفر فیہ عون اللہ پس سنے شک مسافر در تائید ربانی ست جل شانہ **اول** در سفر انقیاد امر خداوند تعالی ست **دوم** اتباع حکم رسول مقبول ست صلی اللہ علیہ وسلم کہ آن اصل اصول دین ست **سوم** پیروی ارشاد صلحاء مجربین روزگار آن ہم خالی از استحباب نیست سعدی علیہ الرحمہ می فرماید شعر

تا بدکان خانہ در گروی ❊ ہرگز ای خام آدمی نشوی ❊ برو اندر جہان تفرج کن ❊ پیش ازان روز کز جہان بروی ❊

پیر ارادت فقیر مرشد عالم حضرت شاہ عبد العلیم لوہاروی قدس اللہ سرہ از عمر پنجسال تا سن شصت و پنجسال ہمیشہ در سفر بودہ اند فقیر نیز در احیاء سنت ایشان ام رضی اللہ عنہ و شبتنی علی الطریقۃ المستقیمۃ **چہارم** حصول بسیاری از مقاصد دینی و دنیوی و اسباب وسعت رزق متعلق بآنست **پنجم** بازماندنست از مانوسات طبعی و نفسی کہ اصل تجرد است **ششم** تہذیب اخلاق در انست تحمل شدائد و ریاضات غربت و تبدیل اوصاف رزیلہ باخلاق جمیلہ **ہفتم** دیدن آثار صنائع آفریدگار ست جل شانہ بملاحظہ نباتات گوناگون و جمادات بوقلمون و انواع حیوانات و اقسام السنہ و اصناف نوع انسان و شنیدن اصوات و نغمات دیگر جانوران **ہشتم** ملاقات علماء و فضلاء و مشائخ و حکماء و عبّاد و زہّاد کہ صحبت ایشان کیمیا احت و زیارت مزارات کرام کہ ارباب دین را حصول فیض معنوی و اصحاب دنیا را عبرت در دست **نہم** دیدن بقاع خیر کہ محرک انواع حسنات ست **دہم** تفرج امکنہ و بلاد بذریعۂ کہ روشنی بخش دیدۂ دانش ست اگر عاقل باشد اما سفر وقتی رو ابود کہ محافظ اوقات خود باشد **آداب** سفر یکی ازان مشاورت ست با مردم دانا آزمودہ کار **دوم** اجازت خواستن از بزرگان مثل پیر و استاد و غیر ہما اگر باشند ورنہ استخارہ است بروجہ مسنون و توشہ



بسم الله الرحمن الرحیم

سپاس خداوند صمد راست که سفر را وسیلهٔ ظفر گردانید درود و فرستهٔ آخر زمان محمد راست که صاحب
حرکت را مژده برکت رسانید زهی معبودی و ذهی محمودی الحمد لمن هو محمود فی کل شان والصلوٰة
علی رسوله الذی هو محمد فی کل زمان ومکان ونبی خاتم الرسل فی اواخر الزمان وعلی اله الکرام واصحابه
العظام ما دام القرآن یطلعان این تاریخ فرخ فال ست از فقیر الی الله الکریم القوی عبد العلیم نصر الله خان
الخشکی الاحمدی الخورجوی در احوال سفر و فوائد آن و حالات بلدهٔ فرخنده بنیاد حیدرآباد حرسها الله ۱۲۸۵
عن الفساد و توابع آن و کیفیت مملکت و مالک آن و چگونگی منازل راه از خورجه تا بلدهٔ موصوفه و
بیان امراء و صلحاء و علماء و فقراء و شعراء و عمارت و دواوین و جبال و بحار و خصائل مردم عام
و اخلاق اشخاص خواص اینجا و احوال سلاسل والی ملک دام اقباله و مختار الملک بهادر و امیر کبیر بهادر
و دیگر امرای نامی گرامی مع دیگر حالات که فهرست آن بآخر مرتب خواهد شد برای تذکرهٔ من نادان
و تبصرهٔ دیگر آشنایان الله تعالی این نگاشته را منظور نظر خاصان خود گرداند و فقیر را بدعای خیر
رساند قطعه غرض نقشی ست کز ما یاد ماند ۔ که هستی را نمی بینم بقائی ۔ مگر صاحبدلی روزی برحمت ۔

به عون صناع مکین و مکان فضل و خلاق زمین و زمان مرآت

حالات نوکین سنجل و دیہاے احوال زمن باسم تاریخی

المسمی به

تاریخ نجم دکن

تصنیف

فاضل کامل جناب ڈپٹی مولوی عبدالعلیم نصر اللہ خانصاحب ادام مجدہ

در مطبع نامی منشی نول کشور بطبع مزین مقبول جہان شد

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب موجود ہین شائقین کو فہرست مطول ہے جو علیحدہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اس سال مین نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب تاریخ بزبان فارسی اور کچھ کتابین تاریخ زبان اُردو ذیل مین درج کرتے امید کہ ناظرین اور شائقین ملاحظہ فرماکر حظ کافی وبہرہ وافی اوٹھاوین —

کتب تاریخ بزبان فارسی

اکبر نامہ ہر سہ دفتر و مجلد ہر سہ جلد مصنف اسکے شیخ ابو الفضل ہین —

آئین اکبری — ہر سہ دفتر ہر سہ جلد بالتصویرات و نقشجات سرخ و سبز و سیاہ بمقابلہ چند نسخون کے صحیح ہو کر طبع ہوئی —

تاریخ فرشتہ — دو جلد مصنفہ ملا حیدر قاسم ہندو شاہ استر آبادی حالات راجگان و سلاطین ہند تا عہد اکبر شاہ اسمین مذکور ہے —

طبقات اکبری — تصنیف خواجہ نظام الدین احمد بن محمد مقیم ہروی یہ کتاب تاریخ شاہان ہند کی زمانہ سبکتگین سے عصر جلال الدین محمد اکبر تک نہایت مبسوط و مفصل ہے

عماد السعادت تصنیف سید غلام علی نقوی صاحب ہروی ہے اس کتاب مین خاندان شاہان اودہ کا بیان ہے

منتخب التواریخ تصنیف مولوی عبد القادر بدایونی تاریخ سلاطین ہند تا عہد اکبر شاہ مصنف نے اکبر شاہ کے حالات کو بطور واضح لکھا ہے اور چونکہ مصنف ابو الفضل وغیرہ مقربان سلطنت مخالف تھے اسلیے اکبر شاہ کی حالات کفر اور بدوضعی خلاف شرع کی بتصحیح تحریر کیے ہین اور اکثر شعرائے اسعصر کا تذکرہ بھی ہے یہ تاریخ مستند ہے اردو مین ترجمہ بھی چھپا ہے

مفتاح التواریخ تالیف تامس ولیم بیل صاحب بہادر ان مصنف صاحب کو نہایت لائق فارسی زبان کا پیدا کرنا چاہیے پس اس کتاب مین اول حالات ہر ایک سنہ کے من ابتدا آنحضرت تا زمان فتح پنجاب درج ہین اور ہر ایک اشخاص کے صحیح روایات کے ساتھ منظوم مادہ تاریخ لکھے ہین خصوصاً آگرہ و دہلی وغیرہ کی عمارات کے کتبہ اور مقابر کی تاریخین نہایت عمدہ اور چیدہ کتب مؤلفان قدیم سے منتخب کی ہین یہ وہ کتاب ہے کہ آجتک مثل اسکے دیکھنے مین نہ آئی

صحیفہ ولاقدری — خواجہ محمد بشیر لکھنوی کی تصنیف ہے واقعات مصرح غدر شہر لکھنؤ ۱۸۵۷ع کے —

تاریخ دکن تصنیف جناب مولوی نصر اللہ خانصاحب بہادر سابق ڈپٹی کلکٹر ممالک مغربی و شمالی حال صدر تعلقدار ملک نظام حیدر آباد دکن بعبارت پاکیزہ و سلیس اس ملک سے حیدر آباد دکن تک مختصر حالات منازل اور مقامات کے درج ہین خاص ملک حیدر آباد اور خصوص شہر حیدر آباد کی رواج ملکی اور وہان کے رئیسون کا مفصل حال تحریر فرمایا ہے —

عجائب القصص — قصص الانبیا مشہور فارسی ذکر انبیا عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام —

تاریخ شاہنامہ فردوسی طوسی مشہور کتاب ہے جسکی شان عظمت محتاج بیان نہین چند نسخ صحیحہ سے مطابق کرکے خوشخط بالتصویرات کاغذ نفیس تقطیع کلان بحسن اہتمام طبع ہوا —

ایضاً — کاغذ رنگین و عمدہ —

شاہنامہ قاسم کنابادی مؤلف اسکا بہت کامل اہل زبان مشہور شخص ہے یہ تتبع شاہنامہ فردوسی زور طبع دکھایا ہے حالات جنگ شاہان فارسی عمدہ طرز سے لکھی —

وقائع نعمتخان عالی — حالات عالمگیر سوانح دکن —

جنگنامہ تصنیف نعمت خان عالی ہے مشتمل جنگ شہزادگان عالمگیر عبارت

Zarrekh Kazim

به عون صناع مکین و مکان فضل و خلاق زمین و زمان مرتب است

حالات نوکین سنجمل و مبسوط احوال زمین باسم تاریخی

المسمی به

تاریخ زمین

تصنیف

از فضل کار جناب میرزا عبدالعظیم نصرالله خان صاحب ادام مجده

در مطبع نامی منشی نول کشور بطبع مزین مقبول جهان شد

Tārīkh-i-Dakhin.

History

Persian F 32

~~H9 F 32~~

~~H9 F 45~~

Indian Institute, Oxford.

The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

